6

تَهْذِيبُ الْفَتْحِ الرَّبَّانِي

ترتیب

مُسند امام احمد بن حنبل شیبانی

شیخ احمد عبدالرحمٰن بنّا ساعاتی رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا عباس انجم گوندلوی، پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

ابوالقاسم محمد محفوظ اعوان حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

اختصار و تہذیب: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

تحقیق و تخریج: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

35
سلسلة خدمة الحديث النبوي
6

تہذیب

الفتح الربانی

ترتیب

مسند امام احمد بن حنبل شیبانی

شیخ احمد عبدالرحمن بنا ساعاتی رحمہ اللہ

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

اختصار و تہذیب
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تحقیق و تخریج
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز
محفوظ ہیں

نام کتاب: تَهْذِيبُ الْفَتْحِ الرَّبَّانِي ترتیب مُسند امام احمد بن حنبل شیبانی

تالیف شیخ احمد عبدالرحمن بنا ساعاتی رحمہ اللہ ترجمہ ابوالقاسم محمد محفوظ اعوان

اختصار وتہذیب: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی
تحقیق وتخریج: حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی
ناشر: ابومومن منصور احمد
اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587
Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@gmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

سیرتِ نبویہ

- آپ کے جسد اطہر، اعضاء کے تناسب و درستی اور آپ کے دیگر کمالات کا تذکرہ 25
- آپ کے چہرۂ انور اور گیسوؤں کا بیان 27
- رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے سفید ہو جانے کا بیان 29
- آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا بیان 30
- رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹ اور خوشبو کا بیان 32
- رسول اللہ ﷺ کے عظیم اخلاق کا بیان 33
- رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان 36
- رسول اللہ ﷺ کی بردباری، معافی اور حیاء کا بیان 38
- رسول اللہ ﷺ کی شفقت و رحمت، اللہ تعالیٰ پر توکل اور طہارت قلبی کا بیان 40
- اس امر کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے دنیوی مال و دولت عطا کرنے کی پیش کش کی گئی تو آپ ﷺ نے اس سے بے رغبتی کا اظہار کیا اور معمولی مال پر قناعت فرمائی 42
- رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان 43
- رسول اللہ ﷺ کی شجاعت اور ایفائے عہد کا بیان 49
- نبی کریم ﷺ کی خاموشی، گفتگو اور مزاح کا بیان 50
- رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات کا تذکرہ 52
- رسول اللہ ﷺ کو عطا کردہ معجزات اور خوارق عادت خصوصیات سے متعلقہ ابواب 56
- اس امر کا بیان کہ آپ پر قرآن مجید نازل کر کے آپ کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا 56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ کا معجزہ چاند کا پھٹنا، کا بیان 56
- آپ ﷺ کا معجزہ کہ آپ ﷺ کی برکت سے مریضوں کی شفایابی 57
- اس امر کا بیان کہ جمادات اور حیوانات کا گفتگو کرنا اور کھجور کے تنے کا آپ ﷺ کی جدائی میں رونا..... 59
- نبی کریم ﷺ کی جدائی میں غمگین ہونے پر کھجور کے تنے کا گریہ 60
- اس امر کا بیان کہ نبی ﷺ کی برکت سے سرکش اور باغی جانور اور جمادات بھی فرماں بردار بن جاتے تھے .. 61
- اس امر کا بیان کہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ والا بھی ہے، جو دوران سفر چلنے سے عاجز آ کر راستے میں بیٹھ گیا تھا، آپ نے اسے اپنا قدم مبارک مارا تو وہ انتہائی پھرتیلا ہو گیا..... 63
- اس امر کا بیان کہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شدید پیاس کے موقع پر آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارکہ سے پانی پھوٹنے لگا 64
- آپ ﷺ کی برکت سے کھانے میں اضافہ ہو جانا بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے 67
- یہ بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی برکت سے پانی میں اضافہ ہو گیا 74
- دو مشکیزوں والی خاتون کا واقعہ..... 76
- یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ تھنوں سے دودھ اتر آیا، حالانکہ اس سے پہلے ان میں دودھ نہیں تھا..... 79
- یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ اس زہر آلودہ بکری کے بارے میں بتلا دیا، جو ایک یہودی خاتون نے تحفہ کی صورت میں آپ ﷺ کو پیش کی تھی..... 80
- یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی لاٹھی کسی صحابی کے لیے روشن ہو گئی، یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گیا .. 81
- یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ نے ایک کنویں میں کلی کی اور اس سے کستوری کی طرح کی خوشبو پھوٹنے لگ گئی 82
- صحابۂ رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ کا ادب کرنا اور آپ کے آثار سے تبرک حاصل کرنا 82
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ اور انگلیوں کے اثر سے تبرک حاصل کرنا 83
- نبیٔ کریم ﷺ کی عاداتِ مبارکہ سے متعلقہ ابواب 85
- آپ ﷺ اور آپ کے اہل بیت کی معیشت کا بیان، اس موضوع سے متعلقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث 85
- اس موضوع سے متعلقہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث..... 86
- سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے اس موضوع سے متعلقہ مروی احادیث..... 88

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ ماکولات کا بیان 88
- کھانے سے متعلقہ آپ ﷺ کے آداب کا بیان 90
- رسول اللہ ﷺ کی نیند اور بستر کا تذکرہ 91
- رسول اللہ ﷺ کے لباس اور زینت کا بیان 93
- نبی کریم ﷺ کی عبادات کا بیان 97
- نبی کریم ﷺ کے قیام اللیل اور وتر وغیرہ کا بیان 97
- آپ ﷺ کے نفلی روزوں کا بیان 99
- حج نبوی ﷺ کا تذکرہ 100
- نبی کریم ﷺ کی اولاد، اہل بیت اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المؤمنین کا تذکرہ 102
- سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 102
- دختر رسول ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 106
- سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 107
- اہل بیت اطہار کا ذکر خیر 109
- نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ، لیجئے بالترتیب ان کا ذکر کیا جاتا ہے 115
- دوسری زوجۂ رسول ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 115
- رسول اللہ ﷺ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح کی تاریخ، رخصتی کا بیان، اس وقت ان کی عمر اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضری کا تذکرہ 116
- نبی کریم ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دل لگی اور ان کو خوش کرنے کا تذکرہ 116
- رسول اللہ ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت پر ازواج کی غیرت نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کے دیگر ازواج پر غلبہ کا بیان . 118
- واقعہ افک، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزمائش اور سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی براءت کا نزول 120
- امت کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ ان کی وجہ سے تیمّم کی رخصت کا حکم نازل ہوا 131
- عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت وفہم کی شدت وکثرت اور اشعار، تاریخ، طب اور شہرۂ آفاق فقہ سے واقفیت کا بیان .. 132
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جبریل علیہ السلام کو دیکھنے، اُن کا اِن کو سلام کہنے اور ان کے دیگر فضائل کا بیان 132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مرض الموت کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کی تعریف وتوصیف کا بیان 133
- رسول اللہ ﷺ کی چوتھی زوجہ محترمہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا 135
- رسول اللہ ﷺ کی چھٹی زوجہ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا 136
- رسول اللہ ﷺ ساتویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا 137
- رسول اللہ ﷺ کی نویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں ... 138
- رسول اللہ ﷺ کی دسویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا 138
- نبی کریم ﷺ کی گیارہویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا 140
- سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اور اس کا بیان کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں.. 143
- نبی کریم ﷺ کے اپنی ازواج کے ساتھ میل جول اور آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ..... 145
- نبی کریم ﷺ کے اپنی ازواج کے درمیان ہر چیز میں انصاف کرنے اور دن کے کسی حصہ میں سب کے ہاں چکر لگانے کا بیان 145
- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پیالہ توڑنے کے واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کے عدل اور آپ کے اخلاق کا ظہور 146
- رسول اللہ ﷺ کی اپنی ازواج کے ساتھ نرمی اور ان کے امور کا اہتمام کرنے کا بیان..... 147
- خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر خدام رسول کا تذکرہ..... 148
- نبی کریم ﷺ کے بعض غلاموں کا تذکرہ 148
- نبی کریم ﷺ کے خطوط اور کاتبین کا بیان 149
- نبی کریم ﷺ کے کاتبین کا تذکرہ، کاتبین میں سے ایک سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے 153
- کاتبین میں سے ایک سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے 153
- نبی کریم ﷺ کے جانوروں، اونٹوں، اونٹنیوں، گھوڑوں اور اسلحہ وغیرہ کا بیان 154

فضائل ومناقب کی کتاب

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ابواب 157
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا اجمالی تذکرہ..... 157

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- انصار کے فضائل ومناقب 160
- انصار اور مہاجرین کی فضیلت کا بیان 165
- ان خصوصیات وفضائل کا بیان جو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں مشترک ہیں 166
- ان فضائل ومناقب کا تذکرہ جو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں مشترک ہیں 169
- سیدنا زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن رواحہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب کا تذکرہ 170
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے بعض خصائص 172
- خواتین صحابہ علیہا السلام کی ایک جماعت کے مشترکہ خصائص 173
- عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کے فضائل 174
- بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی فضیلت 175
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کی تحدید اور ان سے اور دوسرے حضرات سے متعلقہ تاریخی امور کا بیان 177
- بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کے ابواب 179
- سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 179
- سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان 181
- سیدنا اسید بن حضیر کی فضیلت کا تذکرہ 182
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ 184
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 186
- سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 187
- سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 188
- مؤذن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ 188
- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 188
- سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 194
- سیدنا جعفر بن ابی طالب اور ان کی اولاد کا تذکرہ 196
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھی زاد سیدنا حارثہ بن عمیر رضی اللہ عنہ 198
- سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 199

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ کی فضیلت اوران کا واقعہ 200
- سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ 201
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 204
- سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 206
- سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 206
- سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ 207
- سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 208
- سیدنا خبیب انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ 210
- سیدنا خریم اسدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 213
- دگنی گواہی والے سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 214
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اوران کے نکاح کا واقعہ 216
- سیدنا زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 217
- سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 218
- سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 220
- سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 221
- سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 223
- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے 223
- اوس کے رئیس سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 225
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 228
- سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ 229
- سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، ان کا واقعہ اوران کے قبول اسلام کا از اول تا آخر مکمل اور مفصل واقعہ 231
- سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 232
- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 233
- سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 235

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 236
- سیدنا عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 236
- سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 238
- سیدنا عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 239
- سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 240
- سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 241
- سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 242
- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 244
- سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 246
- سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 248
- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 252
- سیدنا عبداللہ بن مسعود المعروف ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 253
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 258
- سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 258
- سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 260
- سیدنا عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 263
- سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 264
- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 265
- نابینا صحابی سیدنا عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 267
- سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 268
- چوتھے نمبر پر دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والے ابو نجیح سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 269
- سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور ان کے قبول اسلام کا واقعہ 272
- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 274
- سیدنا معاویہ بن قرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 275

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 276
- سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 286
- سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 286
- سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 288
- سیدنا معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 290
- سیدنا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 290

کنیتوں سے مشہور ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکروں کے ابواب 291

- سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کا صدی بن عجلان تھا 291
- سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 292
- سیدنا ابودحداح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 293
- سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 294
- سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور ان کے اسلام لانے کا واقعہ 295
- سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کا نام عمرو بن اخطب ہے 296
- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 297
- سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 301
- سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 301
- سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 302
- سیدنا ابوعامر عبید اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 303
- امین الامہ سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 304
- سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی سلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 307
- سیدنا ابوموسی عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ 310
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ 313

صحابیات کے فضائل کے ابواب 317

- سیدہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 319
- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 320
- سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ماں، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ ام سلیم رمیصاء (یا غمیصاء) رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 321
- صحابہ کرام کی طرح کنیت سے مشہور ہونے والی صحابیات کا تذکرہ 325
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی اور مربیہ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 325
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 325
- سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 326
- سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا تذکرہ 327
- خاتمہ: ایسے لوگوں کے مناقب، جو صحابہ میں سے نہیں ہیں 328
- اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ 328
- حبشہ کے بادشاہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ 330

خلافت وامارت کے مسائل

- خلافت کے احکام 331
- اس امر کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا 331
- ارشادِ نبوی ''ائمہ قریشی ہوں گے'' 332
- نبوت، خلافت اور ملوکیت کے مراحل پر مشتمل سیدنا حذافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک جامع حدیث 334
- قریشی خلفاء کی تعداد 335
- ہر امام، امیر اور لوگوں کے معاملات کا مسئول بننے والے کی ذمہ داری ہے 337
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھ گچھ ہوگی'' ... 338
- اس حکمران کی وعید کا بیان جو رعایا کے امور کے سامنے رکاوٹیں ڈالتا ہے 340
- حکمرانوں کو اس بات سے ڈرانا کہ وہ برے لوگوں کو اپنے خاص مشیر بنائیں اور اس امر کا بیان کہ حکمرانوں کے لیے اللہ کے اموال کس قدر حلال ہیں 341

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حکمرانی طلب کرنے سے ممانعت اور اس سے نفرت دلانے کا بیان 343
- گمراہ کرنے والے حکمرانوں اور بے وقوفوں اور نا اہل لوگوں کی حکومت کا بیان 345
- بے وقوفوں، نا اہل لوگوں کی حکومت کا بیان، ہم ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں 345
- لڑکوں کی حکمرانی کا بیان 349
- خواتین کی حکومت وسربراہی کا بیان 350
- حکمرانوں کی اطاعت کے وجوب اور ان کی بغاوت نہ کرنے کا بیان 351
- اللہ کی نافرمانی کی صورت میں کسی انسان کی اطاعت نہیں ہے 354
- حکمرانوں کی خیر خواہی کرنے کے وجوب اور ان کو بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرتے رہنے کا بیان.. 355
- مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے اور بادشاہ کا اکرام کرنے کا بیان 357
- نبی کریم ﷺ کی بیعت لینے کی کیفیت کا بیان 358
- اس امر کا بیان کی بیعت کرنا اور اس پر پابند رہنا ضروری ہے اور بیعت کے بغیر رہنا درست نہیں 359
- **خلفائے راشدین میں سب سے پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب .. 363**
- ان احادیث کا بیان جن میں ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے 363
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اور واقعۂ سقیفہ کا بیان 365
- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی میراث کے مطالبہ کرنے کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجنا . 367
- نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال کا بیان 368
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قرآن مجید کو یکجا جمع کرنے کا بیان..... 369
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت..... 370
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذہانت، فطانت، علم اور فضیلت کا بیان 372
- اسلام میں ان کے پہلے خطاب کا بیان..... 373
- باب ششم: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری، مرض الموت اور وفات کا بیان 374
- **خلیفۂ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ متعلق ابواب 376**
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت کا تقرر 376
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعض فضائل اور ان کا اپنے اسلاف کی اقتداء کرنا..... 376

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ نے جنت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جو کچھ دیکھا، اس کا اور ان کی غیرت کا بیان 378
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علم کی وسعت، قوتِ دین، ان کی نیکی اور زہد کا بیان 380
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حق کی موافقات یا آپ کا الہام والے لوگوں میں سے ہونا..... 381
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت اور وقار کا بیان 384
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعض فتووں اور فیصلوں کا بیان 386
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 15ھ میں ہونے والے واقعۂ یرموک کا بیان 388
- کسریٰ کے خزانوں کی فتح 389
- بیت المقدس کی فتح، جابیہ مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مشہور خطاب... 390
- 18ھ میں شام میں پڑنے والے طاعونِ عمواس کا تذکرہ 391
- 19ھ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سرزمین خیبر سے یہودیوں کو جلاوطن کرنا 391
- رعایا کے مابین عدل کے بارے میں ان کا خطبہ 392
- عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے خواب کے بارے خطبہ اور اپنی وفات کے قریب ہونے کی صورت میں اس کی تعبیر کرنا 394
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خواب کی تعبیر کا ثابت ہونا، عجمی کا ان پر حملہ کرنا..... 396
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات، ان کی نماز جنازہ اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کی مدح سرائی کا بیان 398
- **تیسرے خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلاف سے متعلقہ ابواب 400**
- نبی کریم ﷺ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرنا 400
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان، نیز نبی کریم ﷺ کا عثمان رضی اللہ عنہ کی آزمائشوں کی طرف اشارہ کرنا ... 401
- رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو رازدارانہ باتیں کیں، ان کا بیان 405
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے شرم وحیاء اور فرشتوں کا ان سے شرمانے کا بیان 406
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی صفات اور ان کے بعض خطبوں کا بیان..... 408
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر بعض لوگوں کے اعتراضات اور ان کا دفاع..... 408
- محاصرہ کے دنوں میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف میلان رکھنے کا بیان..... 410
- سیدنا عثمان کا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا مطیع ہونا، ان کا لوگوں کے سامنے عذرخواہی کرنا 410
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت، ان کی جنازہ، دفن اور مدتِ خلافت کا بیان 412

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- چوتھے خلیفۂ راشد سیدنا علی ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب 413
- پچھلے مناقب اہل بیت میں بیان کیے جانے والے فضائل کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب 413
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امام علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمانا: ''تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے... 417
- غزوۂ خیبر کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دینے کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منتخب کرنا 418
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کرنا اور اس امر کا بیان 420
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعض خطبات کا بیان 421
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکلنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے متعلق پیشین گوئی کرنا 422
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بصرہ میں تشریف آوری اور لوگوں کو جنگ جمل کے لیے بلانا 422
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہما کو اہل کوفہ کی طرف بھیجنا 424
- سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارے میں فرمانا 425
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کی صفین کے موقع پر کامیابی کے بعد ہزیمت کا سبب اور خوارج کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ان کو قتل کرنا 425
- خوارج کی بنیاد کا بیان 428
- خوارج، ان کے قائد کی علامت اور ان کی خدمت اور اس کا بیان کہ ان کو قتل کرنے کا حکم ہے اور یہ بیان کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ برحق تھا 431
- جب علی رضی اللہ عنہ پر خوارج کا فساد واضح ہوا تو ان کا نہروان میں خوارج سے قتال کے لیے اپنے لشکر کو لے جانا... 433
- عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کی وہ مفصل حدیث جو انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سنائی تھی، یہ حدیث خوارج کے تفصیلی واقعہ پر مشتمل ہے 438
- خوارج کے سروں کو مسجد دمشق کے دروازہ پر نصب کرنے کا بیان 442
- سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اس امر کا بیان کہ ان کے جسم کا کون سا حصہ زخمی ہوگا 443
- اس امر کا بیان کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا 444
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ 445
- سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے فرزند امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب 446
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان 446

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ کی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اور ان سے محبت کرنے والے سے محبت کا بیان 448
- اس امر کا بیان ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے..... 449
- ان مناقب کا بیان، جن میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما مشترک ہیں 450
- **سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب** 452
- سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان 452
- سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب..... 452
- سیدنا معاویہ کے بعض حالات، خطبوں اور حج کا بیان..... 453
- **یزید بن معاویہ کی خلافت اور ان کے عہد خلافت میں ہونے والے واقعات سے متعلقہ ابواب**.... 455
- یزید کی بیعت اور بعض لوگوں کی اس کی بیعت سے بے زاری اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان 455
- نبی کریم ﷺ کی طرف سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ان کے مقتل کے بارے میں مروی احادیث . 456
- فصل دوم: سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قتل اور ان کے سر کے ساتھ ابن زیاد کا سلوک..... 456
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا خواب 457
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت کا لوگوں تک پہنچنا، اہل عراق کے بارے میں لوگوں کی آراء.. 457
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مزید مناقب کا بیان..... 458
- یزید بن معاویہ کے عہد میں وقوع پذیر ہونے والے ایک انتہائی المناک واقعہ حرہ کا بیان..... 459
- حرّہ میں لڑنے والے لشکر کو یزید کا مکہ کی طرف سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے روانہ کرنا 460
- سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ اور ان کو زیر کرنے کے لیے یزید اور اس کے ساتھیوں کا اپنے لشکروں کو مکہ کی طرف روانہ کرنے کا بیان 460
- یزید بن معاویہ کی طرف سے مدینہ کے حکمران عمرو بن سعید بن العاص اموی کا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے مکہ کی طرف لشکر بھیجنا اور ابوشریح رضی اللہ عنہ صحابی کی اس کو نصیحت اور سعید کے انکار کا بیان 461
- عبیداللہ بن زیاد کا تذکرہ..... 463
- **یزید بن معاویہ کی موت کے بعد سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت** 465
- باب اول: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا بیان 465
- باب دوم: ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مناقب اور تاریخ ولادت 466

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا عبدالملک اور سیدنا عبداللہ بن زبیر کے مابین پیدا ہونے والے فتنے کو ناپسند کرنا . 467
- مختار ثقفی کا ظہور 468
- اس امر کا بیان کہ عراق میں مصعب کو قتل کرنے کے بعد عبدالملک نے حجاج کو سیدنا عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا اور اس نے بیت اللہ کی حرمت کو پامال کیا 469
- **امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت کے ابواب** 471
- عمر بن عبدالعزیز کے مناقب 471
- یزید بن عبدالملک کی اطاعت سے یزید بن مہلب کا خروج 471

فضائل کے بارے میں کتاب

- امت محمدیہ کے فضائل و خصائص اور ان امور کا بیان جن کی وجہ سے یہ امت دیگر امتوں سے ممتاز ہے 474
- امت محمدیہ کی فضیلت کا بیان 474
- دیگر امتوں کے مقابلے میں اس امت کی تعداد اور مقدار کا بیان اور اس حقیقت کا بیان کہ جنت میں دو تہائی تعداد اس امت کے افراد کی ہوگی 478
- اس امر کا بیان کہ امت محمدیہ میں سے ایک گروہ قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گا 480
- اس امر کا بیان کہ امت محمدیہ میں سے سات لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ افراد حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے 482
- اس امر کا بیان کہ قیامت کے دن باقی امتوں میں سے صرف امت محمدیہ کی امتیازی علامت یہ ہوگی کہ ان کے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے 485
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے حق میں دعاؤں کا بیان 486
- **امت کے ابتدائی ادوار کی فضیلت پر مشتمل ابواب** 488
- اس دور کی فضیلت، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے 488
- دور اول اور دور ثانی کی فضیلت 489
- دور اول، دورِ دوم اور دورِ سوم کی فضیلت کا بیان 489
- باب چہارم: دورِ اول، دورِ دوم، دورِ سوم، دورِ چہارم اور ایک روایت کے مطابق دورِ پنجم کی فضیلت کا بیان... 491

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عربوں کی مطلق فضیلت کا بیان 491
- قریش اور بعض دیگر عرب قبائل کے فضائل کا بیان 493
- اس امر کا بیان کہ قریش کی تکریم کی جائے اور ان کی اہانت اور ان کو برا بھلا کہنے سے احتراز کیا جائے 493
- اس امر کا بیان کہ قریش کی اقتداء کی جائے اور خلافت ان ہی کا استحقاق ہے 493
- قریش کے خصائص اور ان کے حق میں نبی کریم ﷺ کی دعا کا بیان 495
- بعض دیگر عرب قبائل کے فضائل 495
- ربیعہ اور مضر کے بارے میں وارد شدہ احادیث کا بیان 496
- مختلف مقامات کے فضائل کے ابواب 497
- مکہ مکرمہ کی فضیلت کا بیان 497
- مسجد حرام یعنی مکہ کی مسجد کا تذکرہ 499
- آب زمزم کی فضیلت 500
- مدینہ منورہ کے فضائل کے ابواب 502
- مدینہ منورہ کی حرمت اور اس کے حرم ہونے کا بیان 502
- مدینہ اور اہل مدینہ کی خیر و برکت اور یہاں سے وباؤں کے ٹلنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعاؤں کا تذکرہ 504
- مدینہ منورہ کی سکونت، وہاں کے شدائد پر صبر اور شدائد سے گھبرا کر وہاں سے باہر چلے جانے کی کراہت اور اس امر کا بیان کہ مدینہ کی سرزمین برے لوگوں کو خود ہی باہر نکال دیتی ہے 507
- اس امر کا بیان کہ جو آدمی اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے یا ان کے ساتھ بدسلوکی کا ارادہ کرے گا، اللہ اسے ہلاک اور اپنی رحمت سے دور کر دے گا 509
- اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو طاعون اور دجال کے دخول سے محفوظ رکھا ہے اور آخری زمانے تک یہاں اہل ایمان باقی رہیں گے 510
- نبی ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت اور آپ کا اس کو طیبہ کا نام دینا اور اس کے یثرب کے نام کو ناپسند کرنا ... 511
- آخری زمانہ میں مدینہ منورہ کی ویرانی کا بیان 512
- مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان 513
- مسجد میں مشرک کے داخل ہونے کا حکم، اس امر کا بیان کہ جس مسجد کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسجد نبوی ہے، جو مدینہ منورہ میں واقع ہے 514
- مسجد نبوی کے پلاٹ اور تعمیر کا بیان 515
- مسجد نبوی میں توسیع کرنے والوں کا بیان 516
- نبی کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے مابین جگہ کی فضیلت اور منبر والی جگہ کی فضیلت کا بیان 516
- رسول اللہ ﷺ کے منبر کی کیفیت اور اس امر کا بیان کہ وہ کس چیز سے بنا ہوا تھا 518
- تینوں مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے فضائل 519
- مسجد قباء اور اس میں نماز کی فضیلت اور مسجد فضیخ کا بیان 520
- باب نہم: بقیع، احد اور حجاز کی فضیلت کا بیان 520

مختلف شہروں اور مقامات و جہات کے فضائل 523
- مطلق طور پر شام کے فضائل کا بیان 523
- حمص، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی فضیلت کا بیان 525
- مطلق طور پر یمن کی فضیلت کا بیان 525
- اہل یمن کی فضیلت 526
- عمان، عدن اور وہاں کے باشندوں کی فضیلت 528
- باب پنجم: اہل فارس اور خراسان کے نواح میں واقع مرو شہر کے بارے میں وارد نصوص کا بیان 529
- باب ششم: مصر اور مغرب کی سمت کے بارے میں وارد احادیث کا بیان 529

کتاب میں مذکورہ مقامات کے علاوہ دیگر اوقات کے فضائل کے ابواب 530
- بعض ایام کی فضیلت میں وارد احادیث کا بیان 530
- صبح کے اوقات کی فضیلت 530
- مطلق طور پر راتوں کی فضیلت کا بیان 531
- درختوں اور شجر کاری خصوصاً کھجور کی فضیلت 531
- کھجور اور عجوہ کی فضیلت 532
- نر کھجور کا بور مادہ کھجور پر ڈالنے کا بیان 533
- شجر کاری وغیرہ کی فضیلت 534

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت، احوالِ آخرت سے قبل برپا ہونے والے فتنوں اور علامتوں کا بیان

- نبی کریم ﷺ کی بعثت کے قیامت کے قریب ہونے کا بیان 535
- امتِ محمدیہ کا فرقوں میں تقسیم ہوجانے کا بیان 536
- مسلمانوں کے آپس میں لڑنے کا بیان 537
- نبی کریم ﷺ کا اپنے صحابہ کو فتنوں کے دور میں ان سے اجتناب کرنے کی وصیت کرنے اور اس وقت کی خیر والی چیز کی رہنمائی کرنے کا بیان 540
- اس جہت کا ذکر جدھر سے فتنے آئیں گے، نیز خوارج، حروریہ اور روافض کا بیان 546
- سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور میں نمودار ہونے والے ان خوارج کا تذکرہ، جو متقدم الذکر عراقیوں کی اولاد تھے، ان کو حروریّہ بھی کہا جاتا ہے 546
- قیامت سے پہلے تیس جھوٹوں کے ظہور کا بیان، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، ان میں سے ایک مسیلمہ کذاب ہے 548
- قیامت کے قائم ہونے تک پے در پے آنے والے ان فتنوں کا بیان، جن کے باقاعدہ نام رکھے گئے ہیں ... 549
- ان عام فتنوں اور اہم امور کا بیان، جن کے وقوع پذیر ہونے کے بعد قیامت قائم ہوگی 557
- ذِمّی لوگوں کا جزیہ کی ادائیگی بند کردینے کا بیان 561
- فتنوں سے متعلقہ سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایات 562
- وہ احادیثِ مبارکہ جو "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ ....." کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں 564
- قیامت کے قائم ہونے سے قبل خون ریزیوں اور گھمسان کی جنگوں کا بیان 571
- امام مہدی کا ظہور اور اس کی مدتِ قیام 572
- امام مہدی کی بیعت اور ان کے مخالفین کا زمین میں دھنسنے کا بیان 572
- جزیرۂ عرب، فارس اور روم کے غزوات کا بیان 573
- ارضِ بصرہ میں ترکوں کے ساتھ لڑائی کا بیان 577
- دریائے فرات کا سونے کے ایک پہاڑ سے سرکنے اور اس پر لوگوں کے لڑنے کا بیان 577
- قسطنطنیہ کی فتح کا بیان 578

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قیامت سے قبل ظاہر ہونے والی بڑی بڑی علامتوں کا بیان 579
- سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ابن صیاد کا سامنا کرنے اور اسے مارنے اور اس وقت ابن صیاد کی طرف سے خلافِ عادت امور کے ظاہر ہونے کا بیان..... 579
- ابن صیاد کی جرأت، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس کو قتل کرنے کے ارادہ کرنے اور نبی کریم ﷺ کا ان کو اس سے منع کر دینے کا بیان 581
- نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے بارے میں اس طرح اہتمام کرنا کہ آپ ﷺ کا مخفی انداز میں اس کی طرف جانا اور اس کی باتیں سننے کی کوشش کرنا اور اس کی ماں کو خبردار کرنا..... 582
- ابن صیاد کے خلافِ عادت امور کا بیان 584
- دجال کے ظہور سے تین سال پہلے لوگوں پر پڑنے والی مشکلات اور اس کے ظہور کے بعد ان کے ساتھ اس کے سلوک کا بیان 585
- فتنہ دجال کے بڑے ہونے اور اس کے ظہور کی علامتوں کا بیان..... 586
- دجال کے مقام کے تعین اور نبی کریم ﷺ کے زمانے سے اس کے موجود ہونے کا بیان 587
- نبی کریم ﷺ کے دجال کے ظہور کی خبر دینے اور اس کی جائے ظہور، اوصاف، پیروکار، فتنے اور اس سے ڈرانے وغیرہ کا بیان 590
- ان لوگوں کا تذکرہ، جن کو اللہ تعالیٰ فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا 595
- دجال کے ظہور کے بعد اس کی زمین پر قیام کی مدت، اس کا خضر نامی مومن کو قتل کر کے پھر زندہ کرنے اور اسے اس کے علاوہ کسی دوسرے پر اس قسم کا تسلط نہ ہونے اور اس کے ہلاک ہو جانے کا بیان..... 596
- ان احادیث کا تذکرہ، جن میں دجال کے ظہور، زمین میں اس کے قیام کی مدت، عیسیٰ علیہ السلام کے نزول 597
- اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونے، دجال کو قتل کرنے، لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے، زمین میں چالیس برس تک قیام کرنے کا بیان 605
- یاجوج ماجوج کا ظہور بھی قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے..... 607
- سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے اور توبہ کے دروازے کے بند ہونے کا بیان 609
- چوپائے کا ظہور 611
- ایک خوش گوار قسم کی ہوا کا چلنا، جو اہل ایمان کی روحیں قبض کر لے گی 611

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کعبہ کا منہدم ہونا اور حبشیوں کے ہاتھوں اس کے خزانوں کو نکالا جانا 612
- لوگوں کا زمین میں دھنسایا جانا اور لوگوں کا کثرت سے بے ہوش ہونا 613
- حضر موت کی جانب سے نکلنے والی آگ جو لوگوں کو جمع کر دے گی 614

قیامت کے برپا ہونے، صور میں پھونکے جانے اور لوگوں کے قبروں سے اٹھائے جانے کا بیان .. 615

- صور پھونکے جانے کا بیان 615
- قیامت کے اچانک برپا ہو جانے اور سب سے آخر میں مرنے والے آدمی کا بیان 616
- لوگوں کو اٹھائے جانے کا اور سب سے پہلے اٹھائے جانے والے بشر کا بیان 616
- حشر اور اس میں لوگوں کی کیفیت کا بیان 618
- قیامت کے دن کی ہولناکی اور سورج کے لوگوں کے سروں کے قریب ہو جانے کا بیان 620
- جہنم والوں کی تعداد اور ان میں سے بعض کی علامات 621

قیامت کے دن گنہگاروں کے حق میں شفاعت کا بیان 624

- قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کا حریص ہونا 624
- حشر والوں کے لیے شفاعت عظمیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہونا اور آپ ﷺ کا سب سے پہلا سفارشی ہونا 626
- سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث 626
- بسلسلۂ شفاعت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، اور اس میں اصدقاء، انبیاء اور شہداء کی شفاعت کا تذکرہ 630
- امت کا ایک گروہ، جو عذاب کا مستحق ہوگا، لیکن جہنم میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ ﷺ کا ان کے حق میں سفارش کر دینا، اور ایک گروہ کو اللہ کی رحمت سے جہنم سے نکالنا، جن کو بعد میں بھی جہنمی ہی کہا جائے گا .. 634
- فرشتوں، نبیوں اور مومنوں کی شفاعت کا بیان، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید والے اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے 636
- بعض صحابہ کا نبی کریم ﷺ سے اپنے حق میں شفاعت کی درخواست کرنا اور آپ ﷺ کا ہر اس شخص کے حق میں سفارش کرنا، جس کو اس حال میں موت آئی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو 638
- امت محمدیہ کے بعض صالحین کی دوسرے بعض نیک لوگوں کے حق میں شفاعت کرنے کا بیان 639

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کوثر اور اس کی صفات کا بیان 639
- حوض کا سرچشمہ کوثر کی نہر ہوگی 640
- حوض کی کیفیت اور اس سے متعلقہ دیگر روایات 641
- ان لوگوں کا تذکرہ، جنہیں حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے 642
- یومِ حساب اور اس دن انسانوں کو ربّ الارباب کے حضور پیش کیے جانے کے ابواب، اور اس میں کئی فصلیں ہیں 645
- محاسبہ کی سختی، اہل ایمان کا مزید نیکیاں نہ کر لانے پر ندامت اور کفار کی ڈانٹ ڈپٹ کا بیان 645
- قیامت کے دن زمین اور انسان کے اعضاء کی انسان کے خلاف شہادت 648
- قیامت کے دن قصاص اور مظلوموں کو ان کے حقوق دلائے جانے کا بیان 648
- فیصلے میں اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف، اس کے اپنے مومن بندے پر رحم کرنے اور اس کی ستر پوشی کرنے اور کافر اور منافق کو ذلیل ورسوا کرنے کا بیان 650
- پل صراط، انبیاء اور اہل ایمان کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے اپنے موحد بندوں پر مہربانی کرنے کا بیان 653
- جہنم اور جنت کے متعلقہ مسائل 657
- جنت اور جہنم کا تذکرہ 657
- جنت اور جہنم والوں کا بیان 657
- جنت اور جہنم کا تکرار 657
- آپ ﷺ کا فرمان: ''جنت کو ناپسندیدہ امور سے گھیرا گیا ہے.....'' 659
- اہل جہنم کی بدبختی اور اہل جنت کی نعمتوں کا بیان 660
- جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور اس سے جنت کا سوال کرنے کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ دونوں انسان کے تسمے سے زیادہ قریب ہیں 663
- آگ کی کیفیت کا بیان، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اس کی گرمی اور اس کے زمہریر کی ٹھنڈک کا بیان . 664
- جہنم کی گہرائی، اس کی وادیوں اور عذاب کے ذرائع کا بیان، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے 664
- جہنم کی وسعت اور اس کی دیواروں کا بیان 665
- قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن کا ظہور اور جہنم کا کہنا کہ کیا مزید افراد ہیں 666

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جہنم سے ڈرانے کا بیان 666
- جہنم والوں اوران کی صفات کا بیان 667
- اہل جہنم کے کھانے پینے اوران کے عذاب کی کیفیت اوراس معاملے میں ان کے مابین تفاوت کا بیان 669
- اہلِ توحید میں سے جہنم سے سب سے آخر میں رہائی پانے والا اورسب سے آخر میں جنت میں جانے والے کا تذکرہ 670
- وہ امورجن میں مسلمانوں کی اولاد اور کافروں کی اولاد کا ایک ہی حکم ہے 673
- مشرکوں کی اولاد کا بیان 673
- اس امر کا بیان کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، نیز پیدا ہونے والے ہر بچے کو شیطان کے چوکا دینے کا بیان 674
- اہلِ اسلام کی اولاد کے بارے میں 674
- اہلِ فترہ، بے شعور، بہرے اورانتہائی بوڑھے افراد کے انجام کا بیان 675
- نبی کریم ﷺ کے والدین کا تذکرہ 676
- جنت، اس کی صفات، اس کے رہنے والو اوران چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں 678
- جنت کی نعمتوں اورآپ ﷺ کے اس قول کا بیان کہ ''اس میں وہ کچھ ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا'' 678
- جنت کی عمارت، مٹی، کمروں اور خیموں کا تذکرہ 679
- جنت کے درختوں، پرندوں اورنہروں کی کیفیت کا تذکرہ 681
- جنت کے بازار، جنتی عورتوں کی صفات اور جنت میں موتی آنکھوں والی حوروں کے گانے کا بیان 683
- جنت الفردوس کی صفات، اس کے مستحقین، اس میں جنتوں کے درجات اورفردوس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہونا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس میں رہنے والوں میں سے بنا دے 684
- جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے لوگوں اوران کی صفات کا تذکرہ 686
- حساب کتاب کے بغیر جنت میں جانے والوں کی تعداد اوران کی صفات کا بیان 689
- سب سے کم درجہ والے اورسب سے بلند درجہ والے جنتی کے انعامات کا بیان 690
- اہل جنت، ان کی صفات، دیگر امتوں کے مقابلے میں امتِ محمدیہ کی تعداد اوران کے کھانے پینے، نکاح اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس کا تذکرہ 691
❁ جو جنتی جنت میں جس چیز کی خواہش کرے گا، وہ اسے مل جائے گی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جنت میں ہر وہ چیز مہیا ہوگی جسے دل چاہیں گے اور آنکھیں پسند کریں گی۔'' 693
❁ اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی، اور یہی چیز اہل جنت پر سب سے بڑی نعمت ہوگی 694
❁ موت کو ذبح کر دینے اور جہنمیوں کا ہمیشہ جہنم میں رہنے اور جنتیوں کا ہمیشہ جنت میں رہنے کا بیان 695
❁ اہل ایمان کا جنت میں اپنے ربّ کا دیدار کرنا اور یہ سب سے بڑی نعمت ہوگی 697

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

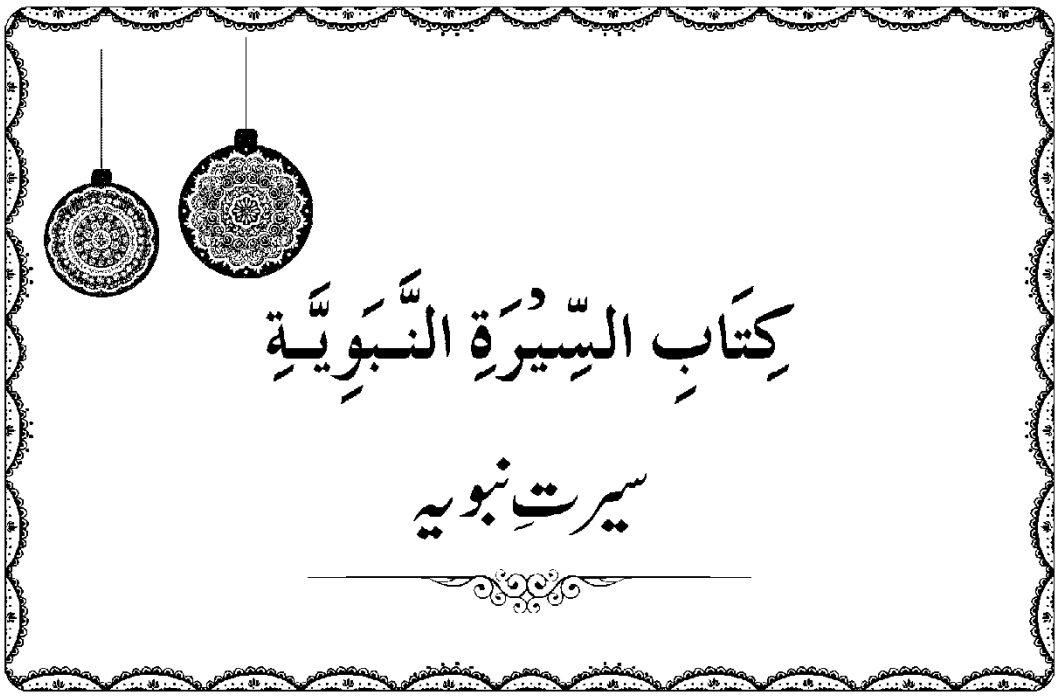

كِتَابِ السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ

سیرتِ نبویہ

فِيْ شَمَائِلِهِ وَخِلْقَتِهِ الْوَسِيْمَةِ وَأَخْلَاقِهِ الطَّاهِرَةِ الْعَظِيْمَةِ، وَخَصَائِصِهِ وَمُعْجِزَاتِهِ، وَعَادَاتِهِ، وَعِبَادَاتِهِ، وَأَوْلَادِهِ، وَآلِ بَيْتِهِ، وَزَوْجَاتِهِ، وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ، عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَأَتَمُّ التَّسْلِيْمِ

جو آپ کے خصائل، خوبصورت جسم، باعظمت اخلاق مطہرۃ، خصائص، معجزات، عادات، عبادات، آپ کی اولاد، اہل بیت اور ازواج مطہرات کے تذکرہ کے علاوہ آپ کے ان فضائل پر مشتمل ہے جن سے اللہ رب العزت نے آپ کو سرفراز فرمایا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ خَلْقِهِ، وَتَنَاسُبِ أَعْضَائِهِ، وَاسْتَوَاءِ أَجْزَائِهِ وَمَا جَمَعَ اللّٰهُ فِيْهِ مِنَ الْكَمَالَاتِ

آپ کے جسد اطہر، اعضاء کے تناسب و درستی اور آپ کے دیگر کمالات کا تذکرہ جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا

[11121/6351]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَخْمَ الرَّأْسِ، عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ، هَدِبَ الْأَشْفَارِ، مُشْرَبَ الْعَيْنِ بِحُمْرَةٍ، كَثَّ اللِّحْيَةِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، إِذَا مَشٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَكَفَّأَ، كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صُعُدٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 660، مسند ابویعلی: 370. (مسنداحمد: 684)

ترجمۃ الحدیث محمد بن علی اپنے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا، آنکھیں خوب موٹی، پلکیں طویل اور آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔ آپ ﷺ کی داڑھی گھنی تھی، رنگ خوب روشن تھا، آپ چلتے تو ذرا سامنے کو جھک کر چلتے، گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں، کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح ادھر مڑتے، آپ کی ہتھیلیاں اور قدم بھرے بھرے تھے۔

[11123/6352]..... عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْعَتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ شَبْحَ الذِّرَاعَيْنِ، أَهْدَبَ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، يُقْبِلُ إِذَا أَقْبَلَ جَمِيعًا، وَيُدْبِرُ إِذَا أَدْبَرَ جَمِيعًا، قَالَ رَوْحٌ فِي حَدِيثِهِ: بِأَبِي وَأُمِّي لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا بِالْأَسْوَاقِ، زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔

تخریج الحدیث حسن: دلائل النبوة البیهقی: 244/1. (مسنداحمد: 9787)

ترجمۃ الحدیث ابوصالح مولی التوأمہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ ﷺ کے ہاتھ طویل (یا عریض) تھے، آنکھوں کی پلکیں بھی طویل تھیں، کندھوں کے درمیان تھوڑا سا نمایاں فاصلہ تھا (یعنی آپ ﷺ کا سینہ چوڑا تھا)، آپ ﷺ جس طرف بھی مڑتے، پوری طرح مڑتے اور متوجہ ہوتے۔ روح راوی نے اپنی حدیث میں کہا: میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، آپ عادۃً یا تکلفاً فحش گو نہ تھے، نہ ہی آپ ﷺ بازاروں (اور گلیوں) میں بلند آواز سے بولتے تھے، آپ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے، میں نے آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

[11124/6353]..... عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجِلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3551، 5848، صحیح مسلم: 2337. (مسنداحمد: 18473)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدھے بالوں والے تھے، آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا، آپ کے کندھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا (یعنی آپ ﷺ کا سینہ کشادہ تھا)، آپ ﷺ کے سر کے بال کانوں کی لوؤں تک طویل تھے، ایک بار آپ ﷺ نے سرخ پوشاک زیب تن کی ہوئی تھی، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آپ سے بڑھ کر خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

[11125/6354]..... عَنْ رَبِيعَةِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَنْعَتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْعَتَهُ، قَالَ: ثُمَّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَبْعَةً مِنْ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، أَزْهَرَ لَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ وَلَا الْأَمْهَقِ، رَجِلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ، بُعِثَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ، أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، لَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3547، 3584، 5900، صحيح مسلم: 2347. (مسنداحمد: 13519)

ترجمۃ الحدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک اپنے ہی انداز میں بیان کر رہے تھے، میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو سنا، انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ لوگوں میں میانہ قد والے تھے، نہ بہت پست قد تھے، نہ بہت زیادہ طویل قامت، آپ ﷺ کا رنگ چمکیلا تھا، نہ گندم گوں تھا، نہ بالکل سفید، بلکہ گورا چمک دار تھا، آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ سخت گھنگھریالے، بلکہ ہلکا سا خم لیے ہوئے تھے۔ چالیس برس کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے، اس کے بعد آپ ﷺ نے دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام کیا، ساٹھ برس کی عمر میں وفات پائی، آپ کے سر اور داڑھی میں سفید بال بیس بھی نہ تھے۔

[11130/6355]..... عَنْ مُحَرِّشٍ الْخُزَاعِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا فَاعْتَمَرَ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَصْبَحَ كَبَائِتٍ بِهَا، فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 200/5. (مسنداحمد: 15512)

ترجمۃ الحدیث سیدنا محرش خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت جعرانہ سے روانہ ہو کر جا کر عمرہ ادا کیا اور واپس آ گئے، آپ ﷺ نے جعرانہ میں صبح کی اور یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ نے رات یہیں جعرانہ میں ہی بسر کی ہے، میں نے آپ کی پشت پر دیکھا، یوں لگتا تھا کہ وہ چاندی کی تختی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ وَجْهِهِ وَشَعْرِهِ ﷺ

آپ کے چہرۂ انور اور گیسوؤں کا بیان

[11131/6356]..... عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قِيلَ لِلْبَرَاءِ: أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيدًا هٰكَذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3552 . (مسنداحمد: 18478)

ترجمۃ الحدیث ابو اسحاق کا بیان ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور تلوار کی مانند لمبا اور چمک دار تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح تابناک اور گول تھا۔

[11132/6357]..... عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ، فَإِذَا ادَّهَنَ وَمَشَطَ لَمْ يَتَبَيَّنْ ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ ، وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ وَاللِّحْيَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُسْتَدِيرًا ، قَالَ: وَرَأَيْتُ خَاتَمَهُ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2344 . (مسنداحمد: 20998)

ترجمۃ الحدیث سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور سر کے اگلے حصہ کے بال سفید ہونے لگے تھے، جب آپ تیل لگا کر کنگھی کر لیتے تو ان کی رنگت نمایاں نہ ہوتی تھی، لیکن جب نہ تیل لگایا ہوتا اور نہ کنگھی کی ہوتی تو وہ سفید بال نمایاں ہو جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال گھنے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی مانند لمبا اور چمک دار تھا؟ لیکن سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، تلوار کی طرح نہیں تھا، بلکہ سورج اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپ کے کندھے کے قریب دیکھا، وہ کبوتری کے انڈے کے برابر باقی جسم کے مشابہ تھی۔

[11135/6358]..... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ شَعْرُهُ رَجِلًا ، لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ ، كَانَ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5905، صحيح مسلم: 2338 . (مسنداحمد: 12382)

ترجمۃ الحدیث قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے کہا: آپ کے بال نہ سخت گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، بلکہ قدرے خمیدہ تھے، آپ کے بال کندھوں اور کانوں کے درمیان ہوتے تھے۔

[11138/6359]..... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ، لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3551، 5848، صحيح مسلم: 2337 . (مسنداحمد: 18558)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی ایسے آدمی کو جس کے بال کندھوں تک طویل ہوں اور وہ سرخ لباس زیب تن کیے ہوئے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسو کندھوں تک ہوتے، کندھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ کشادہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد نہ بہت پست تھا، نہ بہت زیادہ طویل۔

[11141/6360]..... عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَـخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَكَانَ شَعْرُهٗ يَبْلُغُ كَتِفَيْهِ اَوْ مَنْكِبَيْهِ۔

تخریج الحدیث: صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 726/22، دلائل النبوۃ للبیہقی: 238/1. (مسند احمد: 17497)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہندی اور کتم کے ساتھ بال رنگتے تھے، آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ شَيْبِهٖ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے سفید ہو جانے کا بیان

[11143/6361]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَخْضِبْ قَطُّ، اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِیْ مُقَدَّمِ لِحْيَتِهٖ وَفِی الْعَنْفَقَةِ وَفِی الرَّاْسِ وَفِی الصُّدْغَيْنِ شَيْئًا لَا يُكَادُ يُرٰی، وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ۔

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2341. (مسند احمد: 13263)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب نہیں لگایا، بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے سامنے والے حصے میں، داڑھی بچے میں، کنپٹیوں میں اتنے معمولی بال سفید تھے کہ ان کو دیکھنا بھی مشکل ہوتا تھا، البتہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ مہندی سے رنگا کرتے تھے۔

[11144/6362]..... عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا غِلْمَانًا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَلَمْ نَكُنْ نُحْسِنُ نَسْأَلُهٗ، فَقُلْتُ: أَشَيْخًا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ: كَانَ فِی عَنْفَقَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 3546. (مسند احمد: 17672)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: حریز بن عثمان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم بچے تھے اور صحابیٔ رسول سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور ہم ان سے اچھے انداز میں سوال و جواب نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا: آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے کہا: بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داڑھی بچہ میں چند سفید بال تھے۔

[11146/6363]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً۔

تخریج الحدیث: حسن لغیرہ: صحيح ابن ماجه: 3630 . (مسنداحمد: 5633)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس کے قریب بال سفید تھے۔

[11149/6364]..... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ) فَأَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَخْضُوْبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 5897 . (مسنداحمد: 26713)

ترجمۃ الحدیث: عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں: میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے، وہ مہندی اور کتم بوٹی سے رنگے ہوئے تھے۔

[11150/6365]..... عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّوَائِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالْأَبْطَحِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَارَّةِ الطَّرِيقِ، وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ بِعَنْفَقَتِهِ أَسْفَلَ مِنْ شَفَتِهِ السُّفْلٰى۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 3545، صحيح مسلم: 503 . (مسنداحمد: 18752)

ترجمۃ الحدیث: ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابطح کے مقام پر دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں عصر کی نماز دو رکعتیں ادا کی اور اپنے سامنے اور گزرنے والوں کے درمیان ایک نیزہ گاڑھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نچلے ہونٹ کے نیچے داڑھی بچہ میں کچھ سفید بال بھی دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ﷺ

آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا بیان

[11152/6366]..... عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجِسَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْتُ مَعَهُ مِنْ طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقُلْتُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ؟ قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ، قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكُمْ وَقَرَأَ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ ثُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَظَرْتُ إِلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ كَتِفِهِ الْأَيْسَرِ ، (شُعْبَةُ الَّذِي يَشُكُّ) فَإِذَا هُوَ كَهَيْئَةِ الْجُمْعِ عَلَيْهِ الثَّآلِيلُ ، (وَفِي رِوَايَةٍ: وَرَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى كَأَنَّهُ جُمْعٌ ، فِيهَا خِيلَانٌ سُودٌ كَأَنَّهَا الثَّآلِيلُ)۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2346 . (مسنداحمد: 20780)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کے ساتھ کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ عاصم کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ سے دریافت کیا کہ کیا اللہ کے رسول نے بھی تمہارے لیے مغفرت کی دعا کی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے میرے لیے اور تم سب اہل ایمان کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی، پھر اس آیت کی تلاوت کی: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾..... ''اور آپ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور جملہ اہل ایمان خواتین وحضرات کے لیے بھی مغفرت کی دعا کریں۔'' (سورۂ محمد: ۱۹) پھر میں نے آپ ﷺ کے دائیں یا بائیں کندھے (یہ شک شعبہ کو ہے) کی نرم ہڈی کو دیکھا، ایسے لگ رہا تھا کہ بند مٹھی کی طرح وہاں گوشت جمع ہو اور اس پر مسّے ہوں۔ ایک روایت میں ہے: میں نے آپ کے بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے قریب بند مٹھی کی مانند گوشت دیکھا، وہ مہر نبوت تھی اس پر کالے تل تھے، جیسے وہ مسّے ہوتے ہیں۔

[11159/6367]..... عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَالَ اَبِیْ: هَلْ تَدْرِیْ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا ، قَالَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَاقْشَعْرَرْتُ حِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ ، وَكُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَا يُشْبِهُ النَّاسَ فَإِذَا بَشَرٌ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ اَبِیْ ، ثُمَّ جَلَسْنَا فَتَحَدَّثَنَا سَاعَةً ، ثُمَّ انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِیْ: ((اِبْنُكَ هٰذَا؟)) قَالَ: اِیْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! قَالَ: ((حَقًّا۔)) قَالَ: لَأَشْهَدُ بِهِ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ضَاحِكًا فِیْ تَثْبِيْتِ شَبَهِیْ بِأَبِیْ وَمِنْ حَلْفِ اَبِیْ عَلَیَّ ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِیْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَيْهِ۔)) وَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى﴾ [الاسراء: ۱۵] الحدیث۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4206، 4495 . (مسنداحمد: 7116)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے ابو جان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے ابا جان نے کہا: ابورمثہ! تو آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جانتا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: یہ محمد رسول ﷺ ہیں، پس میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، میرا خیال تھا کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی کی عام انسانوں سے الگ تھلگ حیثیت ہوگی، مگر آپ ﷺ ایک انسان تھے، آپ ﷺ کے بال کانوں تک آ رہے تھے، بالوں پر مہندی کے نشان تھے اور آپ ﷺ نے سبز رنگ کی دو چادریں پہن رکھی تھیں، میرے ابو نے آپ ﷺ پر سلام کہا اور ہم بیٹھ گئے، آپ نے کچھ دیر تک ہم سے باتیں کیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا بیٹا ہے؟'' میرے ابا جان نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی؟'' انھوں نے کہا: کعبہ کے رب کی قسم! یہی بات درست ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے، میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ یہ ساری باتیں سن کر آپ ﷺ کھل کر مسکرا پڑے، کیونکہ میری اپنے باپ کے ساتھ مشابہت بالکل واضح تھی، لیکن اس کے باوجود وہ قسم اٹھا رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! یہ تیرے حق میں جرم نہیں کرے گا اور تو اس کے حق میں جرم نہیں کرے گا۔'' ساتھ ہی آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى﴾ .....''کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ضِحْكِهِ ﷺ وَرِيْحِهِ

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹ اور خوشبو کا بیان

[11162/6368]..... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: ضَحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، وَقَالَتْ: كَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ، فَقَالُوْا: هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4828، 4829، صحیح مسلم: 899. (مسنداحمد: 24369)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ ﷺ کے گلے کا کوا دیکھ سکوں، آپ ﷺ صرف زیر لب مسکراتے تھے اور جب آپ ﷺ بادلوں یا ہوا کو دیکھتے تو اس کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتے (یعنی آپ ﷺ پریشان ہو جاتے)، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو بادل یا ہوا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، کیونکہ انہیں بارش کے آنے کی امید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے،لیکن اس کے برعکس میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کے چہرے پر تشویس کے آثار نظر آنے لگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے اس سے کیا امن ہے کہ اس میں عذاب ہو، جبکہ ایک قوم (یعنی قوم عاد) کو ہوا ہی کے ذریعہ ہلاک کیا گیا اوراس قوم کی نظر تو عذاب پر پڑ رہی تھی،لیکن وہ (ظاہری بادل کو دیکھ کر) کہہ رہے تھے: یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسانے والا ہے۔''

[11164/6369]..... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3641 . (مسنداحمد: 17713)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تبسم کرتے کسی کو نہیں دیکھا۔

[11165/6370]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا مَسِسْتُ قَطُّ خَزًّا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1973، صحیح مسلم: 2330 . (مسنداحمد: 13074)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: میں نے خوشبو میں رسول اللہ ﷺ کے جسم سے بڑھ کر کوئی کستوری یا عنبر نہیں دیکھا اور نہ میں نے کوئی ایسا موٹا یا نفیس ریشم دیکھا ہے، جو آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِهِ الْعَظِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَتَمُّ التَّسْلِيمِ

رسول اللہ ﷺ کے عظیم اخلاق کا بیان

[11173/6371]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا (وَفِي لَفْظٍ: يُخَالِطُنَا) وَكَانَ لِي أَخٌ صَغِيرٌ (وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَاحِكُهُ) وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ نُغَرُهُ الَّذِي كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا، فَقَالَ لَهُ: ((مَا شَأْنُ أَبِي عُمَيْرٍ حَزِينًا؟)) فَقَالُوا: مَاتَ نُغَرُهُ الَّذِي كَانَ يَلْعَبُ بِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6203، صحیح مسلم: 659 . (مسنداحمد: 12137)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتے اور ہمارے ساتھ گھل مل جاتے، میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، آپ ﷺ اس کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کرلیا کرتے تھے اور اسے ہنسایا کرتے تھے، اس نے ایک بلبل پال رکھا تھا اور وہ اس کے ساتھ کھیلا کرتا تھا، وہ مر گیا، ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اسے غمگین دیکھا اور فرمایا: ''ابوعمیر کو کیا ہوا، یہ غمگین کیوں ہے؟ گھر والوں نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! یہ جس بلبل کے ساتھ کھیلا کرتا تھا، وہ مر گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! بلبل نے کیا کیا؟''

[11175/6372]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ جَبْذَةً حَتّٰى رَأَيْتُ صَفْحَ أَوْ صَفْحَةَ عُنُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَعْطِنِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3149، 5809، صحيح مسلم: 1057. (مسنداحمد: 12548)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، آپ ﷺ موٹے حاشیہ والی ایک نجرانی چادر زیب تن کیے ہوئے تھے، ایک بدو آپ ﷺ سے ملا، اس نے آپ ﷺ کو چادر سے پکڑ کر اتنے زور سے کھینچا کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن پر چادر کے نشانات نمایاں نظر آنے لگے۔ اس بدو نے کہا: اے محمد! اللہ کا جو مال آپ ﷺ کے پاس ہے، مجھے بھی اس میں سے عطا کریں۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے اور اسے کچھ عطیہ دینے کا حکم صادر فرمایا۔

[11176/6373]..... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ، عَلِقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوهُ إِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3148. (مسنداحمد: 16756)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلے جا رہے تھے، یہ حنین سے واپسی کا واقعہ ہے، آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ دوسرے لوگ بھی تھے، اسی دوران دیہاتی لوگ آپ ﷺ سے آ چمٹے اور آپ ﷺ سے مال مانگنے لگے اور آپ کو زور سے (کیکر یا ببول کے) ایک خاردار درخت کی طرف کھینچ لے گئے، آپ ﷺ کی چادر اتر گئی، اللہ کے رسول ﷺ رک گئے اور فرمایا: ''میری چادر تو مجھے دے دو، اگر ان کانٹوں کے برابر بھی جانور ہوتے تو میں ان کو تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11177/6374]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِالصِّبْيَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، قَالَ: وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ، قَالَ: فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ، قَالَ: فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ إِمَّا حَسَنٍ وَإِمَّا حُسَيْنٍ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2428. (مسند احمد: 1743)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ ﷺ کے خاندان کے بچوں کو آپ ﷺ کو ملایا جاتا، ایک دفعہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے اور مجھے سب سے پہلے آپ ﷺ کی طرف لے جایا گیا، آپ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے آگے بٹھا لیا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بیٹھا لیا، پھر ہم اس طرح تین آدمی ایک سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

[11179/6375]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6029، صحيح مسلم: 2321. (مسند احمد: 6504)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عادۃً یا تکلفاً فحش گو نہ تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''تم میں سب سے اچھا وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔''

[11181/6376]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَّابًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا فَحَّاشًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعَاتَبَةِ: ((مَا لَهُ، تَرِبَ جَبِينُهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6031، 6046. (مسند احمد: 12609)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالیاں دینے والے، لعنت کرنے والے اور فحش گو نہیں تھے، جب کسی کو ڈانٹنا ہوتا تو صرف اتنا کہتے کہ ''اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

[11183/6377]..... عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3035، 6089، صحيح مسلم: 2475. (مسند احمد: 19173)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس آنے سے مجھے کبھی نہیں روکا اور آپ ﷺ نے جب بھی مجھے دیکھا، آپ ﷺ مسکرا دیئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَوَاضُعِهٖ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان

[11185/6378]..... عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا وَيَا خَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ! مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُوْنِي فَوْقَ مَا رَفَعَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 6240، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: 248. (مسند احمد: 13529)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا: اے ہمارے سردار! اور اے ہمارے سردار کے فرزند! اے وہ ذات جو ہم میں سب سے بہتر ہے اور ہم میں سے سب سے افضل کی اولاد ہے، لیکن نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''لوگو! تم معروف بات ہی کر لیا کرو اور ہرگز شیطان تمہیں غلو میں مبتلا نہ کر دے، میں محمد بن عبداللہ اور اس کا رسول ہوں، اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو مقام دیا ہے، تم مجھے اس سے اوپر نہ لے جاؤ۔''

[11186/6379]..... عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2462، 3928، صحیح مسلم: 1691. (مسند احمد: 154)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میری مدح میں اس طرح غلو نہ کیا کرو، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں غلو کیا، میں تو محض اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[11187/6380]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَلَسَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّ هٰذَا الْمَلَكَ مَا نَزَلَ مُنْذُ يَوْمِ خُلِقَ قَبْلَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ، قَالَ: أَفَمَلِكًا نَبِيًّا يَجْعَلُكَ أَوْ عَبْدًا رَسُولًا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: تَوَاضَعْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: ((بَلْ عَبْدًا رَسُولًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر: 10686. (مسنداحمد: 7160)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے، انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی، پس اچانک اوپر سے ایک فرشتہ نیچے اتر رہا تھا، جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا: یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا، تب سے اب تک یہ کبھی زمین پر نہیں آیا، جب وہ آیا تو اس نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے مجھے اس پیغام کے ساتھ آپ کی طرف بھیجا ہے کہ وہ آپ کو بادشاہ بنائے یا بندہ اور رسول؟ جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے لیے تواضع اختیار کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ رسول بننا چاہتا ہوں۔''

[11189/6381]..... قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً لَقِيَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: ((يَا أُمَّ فُلَانٍ! اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ۔)) قَالَ: فَقَعَدَتْ فَقَعَدَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4818. (مسنداحمد: 12197)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں ایک خاتون، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام فلاں! تم مدینہ کی جس گلی یا راستے میں چاہو بیٹھ جاؤ، میں بھی تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بیٹھ گئی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے پاس بیٹھ گئے، یہاں تک کہ اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔

[11194/6382]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَمَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَرْقَعُ ثَوْبَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 4876، صحیح ابن حبان: 5677. (مسنداحمد: 24749)

ترجمۃ الحدیث عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر آ کر کس قسم کے کام کیا کرتے تھے؟ (یعنی گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیت کیا ہوتی تھی؟) انھوں نے کہا: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر آتے تو ایسے ہی کام کیا کرتے تھے) جیسے تم کرتے ہو، مثلاً اپنے جوتے کی مرمت کر لیتے اور کپڑا سی لیتے۔''

[11198/6383]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: قَدِمَ مُعَاذٌ الْيَمَنَ أَوْ قَالَ: الشَّامَ، فَرَأَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّصَارٰی تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا وَأَسَاقِفَتِهَا فَرَوَّأَ (أَیْ فَكَّرَ) فِیْ نَفْسِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ أَنْ یُعَظَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَیْتُ النَّصَارٰی تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا وَاَسَاقِفَتِهَا فَرَوَّأْتُ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّكَ أَحَقُّ أَنْ تُعَظَّمَ، فَقَالَ: ((لَوْ كُنْتُ آمِرَ أَحَدًا أَنْ یَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَا تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهَا كُلَّهُ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا عَلَیْهَا كُلَّهُ، حَتّٰی لَوْسَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰی ظَهْرِ قَتَبٍ لَاعْطَتْهُ اِیَّاهُ۔))

تخریج الحدیث حدیث جیّد: سنن ابن ماجه: 1853 . (مسنداحمد: 19403)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ یمن یا شام میں آئے اور عیسائیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے لیڈروں اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں، انھوں نے اپنے دل میں سوچا کہ نبی کریم ﷺ اس تعظیم کے زیادہ مستحق ہیں، پھر جب وہ واپس آئے تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عیسائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے لیڈروں اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں اور مجھے اپنے دل میں خیال آیا کہ کہ آپ اس تعظیم کے زیادہ مستحق ہیں؟ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، بیوی اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کرسکتی، جب تک کہ وہ اپنے خاوند کے کما حقہ حقوق ادا نہ کرے، اگر خاوند عورت کو وظیفہ زوجیت کے لئے طلب کرے اور وہ پالان کے اوپر بیٹھی ہو تو اس عورت کو خاوند کا مطالبہ پورا کرنا پڑے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حِلْمِهِ وَعَفْوِهِ وَحَیَائِهِ

رسول اللہ ﷺ کی بردباری، معافی اور حیاء کا بیان

[11201/6384]..... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: قَالَ: جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكُوْا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ، اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2937، 6397، صحیح مسلم: 2524. (مسنداحمد: 7315)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ قبیلہ دوس اللہ کا نافرمان ہے اور انہوں نے دعوت حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، آپ ﷺ ان پر بددعا فرمائیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے سوچا کہ اب قبیلۂ دوس تباہ ہو جائے گا (کہ آپ ﷺ ان پر بد دعا کرنے لگے ہیں)۔لیکن آپ ﷺ نے یوں دعا کی: ''یا اللہ! دوس قبیلہ کو ہدایت عطا فرما، اور انہیں مطیع بنا کر ہمارے پاس لے آ، یا اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں مطیع بنا کر ہمارے پاس لے آ۔''

[11205/6385]..... حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُمْ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَظِلُّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا بِهَا نَوْمَةً، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُونَا فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ۔)) فَشَامَ السَّيْفَ وَجَلَسَ فَلَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2910، 4139، صحیح مسلم: ص 1786 . (مسنداحمد: 14335)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں نجد کی جانب ایک غزوہ کیا، رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آئے، واپسی پر دوران سفر قافلہ ایک ایسی وادی میں ٹھہرا جہاں خاردار درخت بکثرت تھے، نبی کریم ﷺ ایک جگہ نزول فرما ہوئے اور لوگ خاردار درختوں کے نیچے سائے کی تلاش میں ادھر ادھر بکھر گئے، اللہ کے رسول ﷺ بھی ایک درخت کے نیچے سائے میں ٹھہرے اور آپ ﷺ نے اپنی تلوار درخت کے ساتھ لٹکا دی۔سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم اپنی اپنی جگہ جا کر سو گئے، اتنے میں ہم نے سنا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں پکار رہے تھے، ہم آپ ﷺ کے قریب آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بدو بیٹھا ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، اس نے آ کر میری تلوار سونت لی، میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی، یہ کہنے لگا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ تو میں نے کہا، مجھے تیرے شر سے اللہ بچائے گا، اس نے پھر کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ۔'' اس نے تلوار کو واپس نیام میں رکھ دیا اور بیٹھ گیا۔نبی کریم ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا حالانکہ وہ اتنا بڑا کام کر چکا تھا۔

[11206/6386]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2016 . (مسنداحمد: 25417)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عادۃً یا تکلفاً بد کلام نہ تھے، نہ ہی بازاروں میں بلند آواز سے باتیں کرتے تھی، نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، لیکن معاف فرما دیتے اور درگزر فرما دیتے تھے۔

[11207/6387]..... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا ، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3562، 6102، صحیح مسلم: 2320 . (مسنداحمد: 11862)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپ ﷺ کو کوئی بات نا پسند ہوتی تو اسے ہم آپ ﷺ کے چہرہ انور سے پہچان لیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَتَوَكُّلِهِ ﷺ وَطَهَارَةِ قَلْبِهِ

رسول اللہ ﷺ کی شفقت و رحمت، اللہ تعالیٰ پر توکل اور طہارت قلبی کا بیان

[11208/6388]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَنَّ النَّاسُ بِهِ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ، فَكَانَ يُحِبُّ مَا خُفِّفَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَائِضِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1128، صحیح مسلم: 718 . (مسنداحمد: 24056)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض کام ایسے ہوتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس پر دائمی عمل کرنا چاہتے تو تھے، لیکن محض اس لیے اسے ترک کر دیتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں اور اللہ کی طرف سے اسے ان پر فرض ہی کر دیا جائے، اللہ کے فرائض میں سے لوگوں پر جو تخفیف کر دی جاتی تھی، وہ آپ ﷺ کو پسند تھی۔

[11209/6389]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا لَهُ قَطُّ ، وَلَا امْرَأَةً لَهُ قَطُّ ، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ فَانْتَقَمَهُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَا عُرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا أَخَذَ بِأَيْسَرِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَأْثَمًا ، فَإِنْ كَانَ مَأْثَمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2327 . (مسنداحمد: 24034)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی خادم یا اہلیہ کو کبھی نہیں مارا اور آپ ﷺ نے جہاد کے علاوہ کبھی بھی کسی کو اپنے ہاتھ سے ضرب نہیں لگائی اور اگر کسی نے کبھی آپ سے کوئی بدسلوکی کی تو آپ ﷺ نے کبھی اس کا بدلہ نہیں لیا، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی پامالی ہوتی ہو اور جب بھی آپ کو دو سے کسی ایک بات کو منتخب کرنے کی پیش کش کی جاتی اور ان میں سے ایک صورت دوسری کی نسبت آسان ہوتی تو آپ ﷺ دونوں میں سے اس کا انتخاب کرتے جو زیادہ آسان ہوتی، الا یہ کہ کوئی گناہ کی بات ہوتی تو آپ ﷺ اس کا انتخاب نہ فرماتے، اگر وہ بات گناہ والی ہوتی تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔

[11210/6390]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضَعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَنْطَلِقُ، وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، فَإِنَّ لَهُ ظِئْرَيْنِ يُكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2316 . (مسنداحمد: 12102)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال کے حق میں مہربان کسی کو نہیں پایا، آپ ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کی بالائی بستیوں میں رضاعت کے لیے بھیجے ہوئے تھے، آپ ﷺ ان کو دیکھنے کے لیے تشریف لے جاتے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، آپ ﷺ ان کے گھر میں داخل ہو جاتے، حالانکہ اس گھر میں دھواں اٹھ رہا ہوتا تھا، کیونکہ ان کا رضاعی والد لوہار تھا، پھر رسول اللہ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے، اسے بوسے دیتے اور پھر واپس تشریف لے آتے۔ عمرو راوی کہتے ہیں: جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہے، چونکہ یہ دودھ پینے کی مدت کے اندر اندر فوت ہوا ہے، اس لیے اس کی جنت میں دو رضاعی مائیں ہوں گی، جو اس کی رضاعت کو پورا کریں گی۔''

[11211/6391]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ يُقَبِّلُ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا، فَقَالَ لَهُ: لَا تُقَبِّلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَقَدْ وُلِدَ لِي عَشَرَةٌ مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5997، صحیح مسلم: 2318. (مسنداحمد: 7121)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عینیہ بن حصن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے، جب انھوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے، تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بچے کو بوسہ نہ دیں، میرے تو دس بچے پیدا ہوئے ہیں، میں نے ان میں سے ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

[11212/6392]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: ((إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِأَوْلِيَاء، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5990، صحیح مسلم: 215. (مسنداحمد: 17804)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخفی طور پر نہیں، بلکہ برسرِ عام فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بیشک ابی فلاں کی آل میرے اولیاء نہیں ہیں، میرے اولیاء تو اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زُهْدِهِ ﷺ فِي الدُّنْيَا بَعْدَ عَرَضِهَا عَلَيْهِ وَقَنَعِهِ بِالْقَلِيْلِ مِنْهَا

اس امر کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے دنیوی مال و دولت عطا کرنے کی پیش کش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بے رغبتی کا اظہار کیا اور معمولی مال پر قناعت فرمائی

[11216/6393]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: لَقَدْ اَصْبَحْتُمْ وَاَمْسَيْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزْهَدُ فِيْهِ، اَصْبَحْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِي الدُّنْيَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزْهَدُ فِيْهَا، وَاللّٰهِ! مَا اَتَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةٌ مِنْ دَهْرِهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا لَهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْلِفُ۔ وَقَالَ: غَيْرُ يَحْيٰى: وَاللّٰهِ! مَا مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنَ الَّذِيْ لَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 326/4. (مسنداحمد: 17817)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تم تو صبح و شام ایسی چیزوں کی رغبت کرنے لگ گئے، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے رغبتی کرتے تھے، تم دنیا میں راغب ہونے لگ گئے ہو، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور رہنے والے تھے، اللہ کی قسم! ہر آنے والی رات کو رسول اللہ ﷺ جو قرض دینا ہوتا تھا، اس کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی تھی، جو آپ ﷺ نے لینا ہوتا تھا، بعض صحابہ نے کہا: تحقیق ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ قرض لیتے تھے، یحیی کے علاوہ دوسرے راویوں نے کہا: اللہ کی قسم! تین دن نہیں گزرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو قرض دینا ہوتا تھا، اس کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی تھی، جو آپ ﷺ نے لینا ہوتا تھا۔

[11217/6394]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْتَفَتَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أُحُدًا يُحَوَّلُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتُ أَدَعُ مِنْهُ دِينَارَيْنِ إِلَّا دِينَارَيْنِ أُعِدُّهُمَا لِدَيْنٍ۔)) إِنْ كَانَ فَمَاتَ وَمَا تَرَكَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا وَلِيدَةً، وَتَرَكَ دِرْعَهُ مَرْهُونَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ عَلَى ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: أَخَذَهَا رِزْقًا لِعِيَالِهِ)۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1214، سنن النسائی: 303/7، سنن ابن ماجه: 2439. (مسند احمد: 2109)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ احد پہاڑ کو آل محمد ﷺ کے لیے سونا بنا دیا جائے اور میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور جس دن مروں تو میں دو دینار چھوڑ کر مروں، الا یہ کہ ادائے قرض کے لیے دو دینار چھوڑ جاؤں تو الگ بات ہے۔'' پس جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ دینار، درہم، غلام یا لونڈی وغیرہ چھوڑ کر نہ گئے، آپ ﷺ صرف ایک زرہ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے، وہ بھی تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ جو اہل خانہ کی خوراک کے لیے حاصل کیے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَمِهِ وَسَخَائِهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان

[11221/6395]..... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتَاهَا، قَالَ سَهْلٌ: وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي فَجِئْتُ بِهَا لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ! اكْسُنِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللّٰهِ مَا أَحْسَنْتَ كُسِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! إِنِّي مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1277، 2093. (مسنداحمد: 22825)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بُنی ہوئی ایک حاشیہ دار چادر لے کر حاضر ہوئی۔ پھر سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ آیا تم جانتے ہو کہ ''بردۃ'' کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، چادر کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا: جی ٹھیک ہے، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے ہاتھ سے یہ چادر بن کر حاضر ہوئی ہوں تا کہ آپ کے پہننے کے لیے اسے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپ ﷺ نے اسے پسند کرتے ہوئے قبول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے اسے زیب تن کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے، سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا نام لے کر بیان کیا کہ اس نے اس چادر کو ہاتھ لگا کر دیکھا اور کہا: یہ کتنی عمدہ چادر ہے، اے اللہ کے رسول! آپ یہ مجھے دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' پس آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر اس کی طرف بھجوا دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے یہ اچھا کام نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ چادر پہننے کے لیے دی گئی اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی آئی تھی، لیکن تم نے آپ ﷺ سے یہ مانگ لی، جبکہ تم جانتے ہو کہ آپ ﷺ کسی سائل کو خالی واپس نہیں لوٹاتے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آپ سے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی، میں نے تو صرف اس لیے مانگی ہے کہ جب میں مروں گا تو یہ چادر میرا کفن ہوگی۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب وہ فوت ہوا تو وہ چادر اس کا کفن بنائی گئی۔

[11223/6396]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6034، صحيح مسلم: 2311. (مسنداحمد: 14294)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے کبھی کوئی چیز طلب کی گئی ہو اور آپ نے جواباً ''نہیں'' فرمایا ہو۔

[11224/6397]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، قَالَ: فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثُ أَعْنُزٍ، وَفِي رِوَايَةٍ اَرْبَعُ اَعْنُزٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيبَهُ، فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ، قَالَ: فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاشْرَبْهَا، قَالَ: مَا زَالَ يُزَيِّنُ لِي حَتّٰى شَرِبْتُهَا، فَلَمَّا وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَرَفَ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ، قَالَ: نَدَّمَنِي، فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ شَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ وَلَا يَرَاهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكَ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، قَالَ: وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ مِنْ صُوفٍ كُلَّمَا رَفَعْتُهَا عَلٰى رَأْسِي خَرَجَتْ قَدَمَايَ وَإِذَا أَرْسَلْتُ عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَجَعَلَ لَا يَجِيءُ لِي نَوْمٌ، قَالَ: وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فَأَتٰى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي)) قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ فَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَجُسُّهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسْمَنُ فَأَذْبَحُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلٰى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ، مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْلِبُوا فِيهِ، وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ مَرَّةً أُخْرٰى: أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ، فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ الرَّغْوَةُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَا شَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ يَا مِقْدَادُ؟)) قَالَ: قُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَأَخَذْتُ مَا بَقِيَ فَشَرِبْتُ، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَوِيَ فَأَصَابَتْنِي دَعْوَتُهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ! قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا صَنَعْتُ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا كَانَتْ هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ، أَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي نُوقِظُ صَاحِبَيْكَ هٰذَيْنِ فَيُصِيبَانِ مِنْهَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ، (وَفِي لَفْظٍ: إِذَا أَصَابَتْنِي وَإِيَّاكَ الْبَرَكَةُ فَمَا أُبَالِي مَنْ أَخْطَأَتْ)۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2055. (مسند احمد: 23813)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور میرے دو ساتھی اس حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آئے کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے ہمارے کان اور آنکھیں کام کرنے سے جواب دے چکے تھے (ایک روایت میں ہے کہ ہم شدید بھوک سے دوچار تھے) ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے پیش کرنے لگے (تاکہ کوئی ہمیں اپنا مہمان بنالے) لیکن کوئی بھی ہمیں بطورِ مہمان لے جانے کے لیے تیار نہ ہوا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلے گئے، آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے گئے، وہاں تین (اور ایک راویت کے مطابق چار) بکریاں موجود تھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تم ان بکریوں کا دودھ دوہ کر ہمارے درمیان تقسیم کرو۔'' پس ہم دودھ دوہتے اور ہر آدمی اپنا حصہ نوش کر لیتا اور ہم رسول اللہ ﷺ کا حصہ بچا رکھتے، آپ ﷺ رات کو کسی وقت تشریف لاتے تو اس قدر آواز سے سلام کہتے کہ کسی سوئے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور جاگتا آدمی سن لیتا۔ پھر آپ ﷺ اپنی نماز والی جگہ پر تشریف لاتے، نماز ادا فرماتے، پھر آپ دودھ والی جگہ جا کر دودھ نوش فرماتے۔ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ محمد ﷺ تو انصار کے ساتھ جاتے ہیں، وہ آپ ﷺ کو تحائف پیش کرتے ہیں اور آپ ﷺ ان کے ہاں سے کچھ نہ کچھ کھا پی آتے ہیں، پس آپ ﷺ کو ان چند گھونٹوں کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ میں یہ پی لوں تو اس سے کیا ہوگا؟ وہ بار بار مجھے یہ خیال دلاتا اور اس بات کو میرے لیے خوش نما کرتا رہا، حتی کہ میں وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ میرے پیٹ میں پہنچ گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب اس کے نکلنے کی کوئی بھی صورت نہیں تو شیطان مجھے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ اور کہہ گیا کہ تجھ پر افسوس ہے۔ یہ تو نے کیا کیا؟ تم محمد ﷺ کے حصے کا دودھ پی گئے، وہ آ کر دودھ نہ پائیں گے تو تجھ پر بددعا کریں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے، تمہاری تو دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی برباد ہو جائے گی، میرے اوپر ایک چھوٹی سی ادنی چادر تھی، میں اسے سر پر ڈالتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں پر ڈالتا تو سر چادر سے باہر نکل آتا، بس میں اسی کشمکش میں رہا اور مجھے نیند نہ آئی، میرے دونوں ساتھی آرام سے سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حسب معمول سلام کہا، پھر آپ ﷺ نے نماز کی جگہ پر نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ دودھ کے پاس گئے۔ ڈھکنا اٹھایا تو آپ ﷺ نے برتن میں کچھ نہ پایا۔ آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، میں نے سوچا کہ اب آپ مجھ پر بددعا کریں گے اور میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔ مگر آپ نے فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي'' (یا اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا تو اسے کھانا عطا فرما اور جس نے مجھے کچھ پلایا تو اسے پلا)۔ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے چادر کھینچ کر اپنے اوپر کس لی اور چھری سنبھالی اور میں بکریوں کو ٹٹولنے لگا کہ دیکھوں ان میں سے کونسی بکری زیادہ موٹی تازی ہے کہ تاکہ اسے اللہ کے رسول ﷺ کے لیے ذبح کروں۔ میں نے دیکھا تو ان سب کے تھن دودھ سے لبریز تھے، میں نے محمد ﷺ کے خانوادہ کے ایک ایسے برتن کا قصد کیا، جس میں دودھ دوھنے کی انہیں امید نہ تھی۔ میں نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آ گئی، پھر میں وہ دودھ لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''مقداد! کیا آج رات آپ لوگوں نے دودھ نوش نہیں کیا؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نوش فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا اور پھر مجھے عنایت فرمایا۔ میں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مزید پئیں۔ آپ ﷺ نے نوش فرما کر برتن مجھے تھما دیا، اس کے بعد جو بچاوہ میں نے پیا، جب مجھے یقین ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ خوب سیر ہو چکے ہیں اور میں آپ کی دعا کا حق دار بن چکا ہوں۔ میں اس قدر ہنسا کہ ہنستے ہنستے زمین پر لیٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مقداد! یہ تمہاری ایک نا مناسب حرکت ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو آج یہ معاملہ پیش آیا اور میں یہ کام کر بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کی رحمت تھی (اور دوسری روایت کے لفظ ہیں: یہ آسمان سے نازل شدہ برکت تھی) تم نے پہلے مجھے کیوں نہ بتلایا، ہم تمہارے ان دونوں ساتھیوں کو بھی بیدار کر لیتے اور وہ بھی اس سے فیض یاب ہو جاتے۔'' مقداد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! جب آپ اور آپ کا ساتھ میں اس برکت کو حاصل کر چکا ہوں تو اب مجھے اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کہ کسی اور کو ملی ہے یا نہیں۔ ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ جب آپ کو اور مجھے یہ برکت نصیب ہو چکی ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کون اس سے محروم رہا۔

[11228/6398]..... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ، فَمَا زَالَ يُعْطِنِيْ حَتّٰى صَارَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2313. (مسند احمد: 15304)

ترجمۃ الحدیث سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ سے بہت زیادہ بغض تھا، لیکن آپ ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن مجھے اس قدر دیا اور عنایت فرماتے گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

[11229/6399]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: كُنْتُ فِي ظِلِّ دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ أَمْشِي خَلْفَهُ، فَقَالَ: ((ادْنُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ)) فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ أُمِّ سَلَمَةَ أَوْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ وَعَلَيْهَا الْحِجَابُ، فَقَالَ: ((أَعِنْدَكُمْ غَدَاءٌ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى نَقِيٍّ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ أُدُمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ: ((هَاتُوْهُ۔)) فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَخَذَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقُرْصًا بَيْنَ يَدَيَّ، وَكَسَرَ الثَّالِثَ بِاثْنَيْنِ، فَوَضَعَ نِصْفًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفًا بَيْنَ يَدَيَّ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2052 . (مسنداحمد: 15058)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے گھر کے سائے میں بیٹھا تھا، اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں لپک کر آپ کی طرف گیا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب آ جاؤ۔'' پس میں آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام لیا، یہاں تک کہ آپ اپنی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ اندر چلے گئے اور پھر مجھے بھی اندر آنے کی اجازت دے دی۔ میں اندر گیا تو وہ پردہ میں تھیں۔ آپ ﷺ نے اپنی بیوی سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ کے سامنے تین روٹیاں پیش کی گئیں اور ان کو دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کوئی سالن ہے؟'' انھوں نے جواب دیا کہ سرکے کے علاوہ تو کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' پس انہوں نے وہی پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے اور ایک میرے سامنے رکھی اور تیسری کے دو ٹکڑے کر کے ایک اپنے اور ایک میرے سامنے رکھ دیا۔

[11231/6400]..... عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ ، فَأَتَى الرَّجُلُ قَوْمَهُ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا ، فَوَاللّٰهِ! إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مَا يَخَافُ الْفَاقَةَ ، أَوْ قَالَ: الْفَقْرَ ، قَالَ: وَحَدَّثَنَاهُ ثَابِتٌ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ يُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُصِيبَ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا ، أَوْ قَالَ: دُنْيَا يُصِيبُهَا فَمَا يُمْسِي مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ دِينُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ ، أَوْ قَالَ أَكْبَرَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2312 . (مسنداحمد: 12790)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ مانگنے کے لیے آیا، آپ ﷺ کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان وادی میں جتنی بکریاں تھیں، وہ سب اس کو دے دیں، اس نے اپنی قوم سے جا کر کہا: اے میری قوم! اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد ﷺ تو اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ وہ فقر و فاقہ کی بھی پروا نہیں کرتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسلمان ہونے آتا اور اس کا مقصد حصول دنیا ہی ہوتا، شام ہونے سے پہلے پہلے دین اس کی نظر میں دنیا بھر کی دولت سے بھی بڑھ کر عزیز تر اور محبوب تر ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شُجَاعَتِهِ ﷺ وَوَفَائِهِ بِالْعَهْدِ

رسول اللہ ﷺ کی شجاعت اور ایفائے عہد کا بیان

[11232/6401]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ: وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً، فَانْطَلَقَ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَاجِعًا، قَدِ اسْتَبْرَأَ لَهُمُ الصَّوْتَ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: ((لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوا۔)) وَقَالَ لِلْفَرَسِ: ((وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔)) قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ الْفَرَسُ قَبْلَ ذٰلِكَ يُبَطَّأُ قَالَ مَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2820، 2866، صحيح مسلم: 2307. (مسند احمد: 12494)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے بڑھ کر سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کسی وجہ سے گھبرا گئے اور خوف زدہ سے ہو گئے، لوگ صورت حال معلوم کرنے کے لیے جس سمت سے آواز آئی تھی، اُدھر روانہ ہو گئے، لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تو اُدھر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ ﷺ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے، وہ ننگا تھا، اس پر زین نہ تھی۔ آپ ﷺ اس آنے والی آواز کا جائزہ لے کر آ رہے تھے، آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ بآواز بلند لوگوں سے فرما رہے تھے: ''گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔'' اور آپ ﷺ نے گھوڑے کے متعلق فرمایا: ''ہم نے اسے سمندر کی طرح پایا۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے قبل یہ گھوڑا انتہائی سست رفتار تھا، اس کے بعد وہ کبھی دوسرے گھوڑوں سے پیچھے نہ رہا۔

[11234/6402]..... عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ نَاسًا رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2864، 4317، صحيح مسلم: 1776. (مسند احمد: 18475)

ترجمۃ الحدیث ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ بنوقیس کے ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگ غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ تو فرار نہیں ہوئے تھے، دراصل بنو ہوازن ماہر تیرانداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ تتر بتر ہو گئے۔ ہم اموالِ غنیمت جمع کرنے لگے، انہوں نے تیروں کے ذریعے ہمارا سامنا کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی باگ کو تھامے ہوئے تھے، اور آپ ﷺ یہ رجز کہتے جاتے تھے۔ "أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ" (میں اللہ کا نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں)۔

[11235/6403]..... عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ الْبَأْسُ يَوْمَ بَدْرٍ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ، مَا كَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَقْرَبَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مِنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 412. (مسنداحمد: 1042)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے دن جب معرکہ بپا ہوا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ذریعے پناہ ڈھونڈنے لگے، آپ ﷺ سب سے قوی بہادر تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ مشرکین کے قریب ہوتے تھے۔

[11237/6404]..... عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِيَ الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَداً۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَاأَخِيسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا أَحْبِسُ الْبُرْدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الآنَ فَارْجِعْ۔)) قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2758. (مسنداحمد: 23857)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی گئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کے پاس لوٹ کر نہیں جاؤں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں۔ تم لوٹ جاؤ اور اگر دل میں وہی (قبولیتِ اسلام کی چاہت) رہی، جواب ہے تو لوٹ آنا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَلَامِهِ ﷺ وَصَمْتِهِ وَمَزَاحِهِ

نبی کریم ﷺ کی خاموشی، گفتگو اور مزاح کا بیان

[11238/6405]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ ﷺ فَصْلًا يَفْقَهُهُ كُلُّ أَحَدٍ، لَمْ يَكُنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسْرُدُهُ سَرْدًا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3567، صحيح مسلم: 2493 . (مسنداحمد: 25077)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی گفتگو اس قدر واضح ہوتی تھی کہ اسے ہر کوئی بخوبی سمجھ سکتا تھا، آپ ﷺ تیز تیز نہ بولتے تھے۔

[11239/6406]..... عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ قَلِيلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ عِنْدَهُ الشِّعْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِهِمْ، فَيَضْحَكُونَ وَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 670، 2322 . (مسنداحمد: 20810)

ترجمۃ الحدیث سماک کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی محفل میں شرکت کا اعزاز حاصل ہوتا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ زیادہ تر خاموش رہنے والے اور کم ہنسنے والے تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی موجودگی میں اشعار اور اپنے امور سے متعلقہ باتوں کا ذکر کر کے ہنستے تھے اور آپ ﷺ بسا اوقات تبسم فرماتے۔

[11240/6407]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔)) قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: فَاِنَّكَ تُدَاعِبُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن البيهقی: 248/10 . (مسنداحمد: 8481)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔'' بعض صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک آپ بھی ہمارے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔''

[11241/6408]..... عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَاسْتَحْمَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّا حَامِلُوْكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ۔)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ نَاقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 4998، سنن الترمذی: 1991 . (مسنداحمد: 13817)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سواری طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اوہو، اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جنم دیتی ہیں۔''

[11243/6409]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: اَنَّ شَاةً طُبِخَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْطِنِیَ الذِّرَاعَ)) فَنَاوَلَهَا اِيَّاهُ، فَقَالَ: ((أَعْطِنِیَ الذِّرَاعَ)) فَنَاوَلَهَا اِيَّاهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَعْطِنِیَ الذِّرَاعَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ، قَالَ: ((اَمَّا اِنَّكَ لَوْ اِلْتَمَسْتَهَا لَوَجَدْتَهَا۔))

تخریج الحدیث اسنادہ جیّد: صحیح ابن حبان: 6484، سنن الکبریٰ للنسائی: 6659. (مسنداحمد: 10706)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بکری کا گوشت پکایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس کی ذراع (اگلی ٹانگ) کا گوشت لا دو۔'' انہوں نے آپ ﷺ کو لا دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس کی دوسری اگلی ٹانگ کا گوشت لا دو۔'' انہوں نے وہ بھی آپ ﷺ کو لا کر دے دی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''مجھے اس کی اگلی ٹانگ کا گوشت لا دو۔'' اب کی بار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بکری کی اگلی تو دو ہی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! اگر تم تلاش کرتے تو تمہیں اور بھی مل جاتی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُصُوْصِيَّاتِهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات کا تذکرہ

[11246/6410]..... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ مَالَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ۔)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاهُوَ؟ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِیْ طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِیْ خَيْرَ الْأُمَمِ۔))

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبۃ: 434/1. (مسنداحمد: 763)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وہ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، مجھے زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا ہے، مٹی کو میرے لیے پاک کرنے والا بنا دیا گیا ہے اور میری امت کو سب سے بہترین امت بنایا گیا ہے۔''

[11247/6411]..... عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُوتِيتُ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِیٌّ كَانَ قَبْلِی، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ مِنِّی الْعَدُوُّ عَنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِی الْأَرْضُ مَسْجِدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَطَهُورًا، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهْ، فَاخْتَبَأْتُهَا شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔)) قَالَ الْاَعْمَشُ: فَكَانَ مُجَاهِدٌ يَرٰى أَنَّ الْاَحْمَرَ الْإِنْسُ وَالْأَسْوَدَ الْجِنُّ۔

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابوداؤد: 489 . (مسنداحمد: 21299)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے کہ وہ مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دی گئیں، دشمن پر میری ہیبت اور رعب کے ذریعے مدد کی گئی ہے، اس لیے دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر ہی مرعوب ہو جاتا ہے۔ میرے لیے ساری زمین کو نماز کی جگہ اور طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے، میرے لیے اموال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے، جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے غنیمتیں حلال نہیں تھیں، مجھے سرخ و سیاہ یعنی تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا گیا، مجھ سے کہا گیا کہ آپ کوئی دعا کریں جو مانگیں گے ملے گا، لیکن میں نے اس دعا کو آخرت میں اپنی امت کے حق میں سفارش کے طور پر محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم میں سے جس آدمی نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہوگا، اسے اس دعا (شفاعت) کا فائدہ ہوگا۔'' اعمش راوی کہتے ہیں کہ مجاہد کہا کرتے تھے: سرخ و سیاہ میں سرخ سے انسان اور سیاہ سے مراد جن ہیں۔

[11249/6412]..... وَعَنْ أَبِي مُوسٰى بِنَحْوِهِ) وَفِيهِ: ((وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَةً، وَإِنِّي أَخْبَأْتُ شَفَاعَتِي، ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مصنف ابن ابی شیبة: 433/11 . (مسنداحمد: 19735)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، (یہ حدیث گزشتہ حدیث کی مانند ہے) البتہ اس میں ہے: ''مجھے شفاعت کا اختیار دیا گیا ہے اور ہر نبی نے اپنی زندگی میں ہی شفاعت کر لی، لیکن میں نے اپنی شفاعت کو چھپا لیا، (یعنی محفوظ اور مؤخر کر لیا)، اب یہ شفاعت میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کے حق میں کروں گا، جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کیا۔''

[11251/6413]..... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ ﷺ مَفَاتِيحَ كُلِّ شَيْءٍ غَيْرَ الْخَمْسِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَدْرِی نَفْسٌ بِأَیِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ﴾ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِینَ مَرَّةً۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 385، مسند ابویعلی: 5153. (مسنداحمد: 4167)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: تمہارے نبی کو پانچ چیزوں کے علاوہ ہر چیز کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ بِأَیِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ﴾..... ''قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے، اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔'' (سورۂ لقمان: ۳۴) عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ عبداللہ بن سلمہ سے دریافت کیا کہ آیا آپ نے یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پچاس سے بھی زائد مرتبہ سنی ہے۔

[11253/6414]..... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُعْطِیتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ، وَبَیْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ جِیءَ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِی یَدَیَّ۔)) فَقَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ: لَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَشِلُونَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6998، صحیح مسلم: 523. (مسنداحمد: 7632)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن پر میری ہیبت کے ذریعے میری مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں، میں سویا ہوا تھا کہ روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ تو تشریف لے گئے ہیں اور تم ان خزانوں کو سمیٹ رہے ہو۔

[11255/6415]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((إِنِّی نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَإِنَّ عَادًا أُهْلِكَتْ بِالدَّبُورِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1035، 3205، صحیح مسلم: 900. (مسنداحمد: 1955)

ترجمۃ الحدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بادِ صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ اور قوم عاد کو مغرب کی طرف سے آنے والی تیز ہوا یعنی شدید آندھی کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11257/6416]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَفِی مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ أَلَا تَرٰی كَيْفَ تُصَلِّی، إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِمَّا تَصْنَعُونَ، وَاللّٰهِ! إِنِّی لَأَرٰی مِنْ خَلْفِی كَمَا أَرٰی مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 423. (مسنداحمد: 9796)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، صفوں کے آخر میں ایک آدمی نے نماز اچھی طرح ادا نہیں کی تھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اس سے فرمایا: ''ارے فلاں! کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں ہے، تم نماز کس طرح ادا کرتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ ہے، اللہ کی قسم! میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں، اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔''

[11259/6417]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3216، سنن النسائی: 56/6. (مسنداحمد: 24137)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کے لئے مزید عورتوں سے نکاح کرنا حلال کر دیا گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا أَيَّدَهُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ وَخَوَارِقِ الْعَادَاتِ

رسول اللہ ﷺ کو عطا کردہ معجزات اور خوارق عادت خصوصیات سے متعلقہ ابواب

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِخْتِصَامِهِ ﷺ بِنُزُوْلِ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ وَهُوَ أَفْضَلُ الْمُعْجِزَاتِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

اس امر کا بیان کہ آپ پر قرآن مجید نازل کر کے آپ کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ اور یہ معجزہ علی الاطلاق تمام معجزات سے افضل ہے

[11262/6418]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهٗ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيَّ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4981، 7274، صحیح مسلم: 152، 239. (مسنداحمد: 7491)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو معجزات اور نشانیوں میں سے وہ کچھ عطا کی گئی کہ لوگ اس پر ایمان لاتے رہے، اور جو چیز مجھے عطا کی گئی ہے، وہ صرف وحی ہے، اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے، مجھے امید ہے کہ روز قیامت میرے فرمانبرداروں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔''

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ

نبی کریم ﷺ کا معجزہ چاند کا پھٹنا، کا بیان

[11264/6419]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْهَدُوْا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3636، 4865، صحیح مسلم: 2800. (مسنداحمد: 3583)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہوا، یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ۔''

[11265/6420]..... عَنْ أَنَسٍ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً ، فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُولُوْا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ﴾ [القمر: 1، 2]۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2802 . (مسنداحمد: 12688)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو مکہ میں دو بار چاند دو ٹکڑے ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُولُوْا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ﴾..... ''قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا، مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر وہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔''

[11266/6421]..... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2802 . (مسنداحمد: 13958)

ترجمۃ الحدیث: قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا۔

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ شِفَاءُ الْمَرْضٰى بِبَرَكَتِهِ وَشَكْوَى الْجَمَلِ إِلَيْهِ وَانْتِقَالِ الشَّجَرِ مِنْ مَكَانِهِ لِلسَّلَامِ عَلَيْهِ وَانْقِيَادِهِ لِأَمْرِهِ ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مریضوں کی شفایابی، اونٹ کے آپ کو شکایت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری کے لیے درخت کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کا تذکرہ

[11274/6422]..... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أُصِبْتُهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ: يَوْمَ أُصِبْتُهَا ، قَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ ، فَأُتِيَ بِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 4206 . (مسنداحمد: 16514)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: یزید بن عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا، میں نے پوچھا: ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: خیبر کے دن مجھے زخم لگا تھا، یہ اس کا نشان ہے، جس دن مجھے یہ زخم آیا تھا، لوگوں نے کہا: سلمہ رضی اللہ عنہ کو شدید قسم کا زخم آیا ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے اس زخم پر تھوک کے ساتھ تین پھونکیں ماریں، اس کے بعد اب تک مجھے اس میں کوئی درد محسوس نہیں ہوا۔

[11275/6423]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرِنِي الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْكَ ، فَأَنِّي مِنْ أَطَبِّ النَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُرِيْكَ آيَةً؟)) قَالَ: بَلٰى ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلٰى نَخْلَةٍ ، فَقَالَ: ((أُدْعُ ذٰلِكَ الْعِذْقَ۔)) قَالَ: فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ يَنْقُزُ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِرْجِعْ۔)) فَرَجَعَ إِلٰى مَكَانِهِ ، فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: يَا آلَ بَنِي عَامِرٍ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلاً أَسْحَرَ۔

تخریج الحدیث: صحیح: سنن الترمذی: 3628 . (مسنداحمد: 1954)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: قبیلۂ بنو عامر کا ایک فرد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! آپ کے کندھوں کے درمیان جو ابھرا ہوا گوشت ہے، وہ مجھے دکھلائیں۔ میں ایک ماہر طبیب ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے فرمایا: ''آیا میں تجھے ایک نشانی نہ دکھلاؤں؟'' اس نے کہا ضرور دکھلائیں۔ آپ نے کھجور کے ایک درخت کی طرف دیکھ کر فرمایا: کھجور کے اس درخت کو بلاؤ۔ اس نے اسے بلایا تو وہ چھلانگیں لگاتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس لوٹ جانے کا حکم دیا تو وہ اپنی جگہ واپس پلٹ گیا۔ تو اس عامری نے کہا: اے آل بنو عامر! میں نے اس سے بڑا جادوگر کبھی نہیں دیکھا۔

[11276/6424]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثاً لَا أُخْبِرُ بِهِ أَحَداً أَبَداً ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ فِيْ حَاجَتِهِ هَدَفٌ ، أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ يَوْماً حَائِطاً مِنْ حِيْطَانِ الْأَنْصَارِ ، فَإِذَا جَمَلٌ قَدْ أَتَاهُ فَجَرْجَرَ ، وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ بَهْزٌ وَعَفَّانُ: فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرَاتَهُ وَذِفْرَاهُ ، فَسَكَنَ۔ فَقَالَ: ((مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ؟)) فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ: هُوَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ: ((أَمَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَهَا اللّٰهُ۔)) إِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 342 . (مسنداحمد: 1745)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ ﷺ نے مجھ سے راز دارانہ طور پر ایک بات فرمائی، جو میں کبھی بھی کسی کو نہیں بتلاؤں گا۔ اللہ کے رسول ﷺ قضائے حاجت کے وقت کسی بلند عمارت یا کھجوروں کے جھنڈ کو پسند کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک دن انصاریوں کے کھجوروں کے باغات میں سے ایک باغ میں تشریف لے گئے، تو ایک اونٹ نے آپ ﷺ کے پاس آ کر بلبلانا اور آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کر دیا۔ جعفر اور عفان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس اونٹ کا مالک کون ہے؟'' ایک انصاری نوجوان نے آ کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمہیں اس جانور کا مالک بنایا ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور مشقت زیادہ لیتے ہو۔''

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ نُطْقُ الْجَمَادَاتِ وَالْحَيْوَانِ وَحَنِيْنِ الْجِذْعِ لِفِرَاقِهِ

اس امر کا بیان کہ جمادات اور حیوانات کا گفتگو کرنا اور کھجور کے تنے کا آپ ﷺ کی جدائی میں رونا بھی آپ ﷺ کے معجزات میں سے ہے

[11277/6425]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّی لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ (وَفِي رِوَايَةٍ: لَيَالِيَ بُعِثْتُ) اِنِّی لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2277 . (مسنداحمد: 20828)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں مکہ مکرمہ میں ایک پتھر کو پہچانتا ہوں، وہ بعثت سے پہلے یا بعثت والی راتوں کو مجھ کو سلام کہتا تھا، میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔''

[11278/6426]..... عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ فَأَخَذَهَا فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَأَقْعَی الذِّئْبُ عَلٰی ذَنَبِهِ قَالَ: أَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ! تَنْزِعُ عَنِّیْ رِزْقًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَیَّ؟ فَقَالَ: يَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَـجَبِیْ! ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلٰی ذَنَبِهٖ یُکَلِّمُنِیْ کَلَامَ الْإِنْسِ، فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِیَثْـرِبَ یُـخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِیْ یَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتّٰی دَخَلَ الْـمَـدِیْنَةَ فَزَوَاهَا إِلٰی زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهَا، ثُمَّ أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَـأَخْبَرَهُ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنُوْدِیَ اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلرَّاعِیْ: ((أَخْبِرْهُمْ)) فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَـدَقَ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَیُکَلِّمَ الرَجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَیُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔))

تخریج الحدیث رجاله ثقات رجال الصحیح: سنن الترمذی: 2181 . (مسنداحمد: 11792)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو پکڑ لیا، لیکن چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے بکری چھین لی، وہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، تو مجھ سے وہ رزق چھینتا ہے، جو اللہ تعالیٰ مجھے عطا کیا ہے؟ اس نے کہا: بڑا تعجب ہے، اپنی دم پر بیٹھا ہوا یہ بھیڑیا انسان کی طرح مجھ سے کلام کرتا ہے، اتنے میں بھیڑیئے نے پھر کہا: کیا میں تجھے اس سے زیادہ تعجب والی بات بتاؤں؟ محمد ﷺ یثرب میں ظاہر ہو چکے ہیں اور لوگوں کو ماضی کی خبریں بتلاتے ہیں، چرواہے نے اپنے بکریوں کو ہانکنا شروع کیا، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوا اور مدینہ کے ایک کونے میں ان کو جمع کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سارے ماجرے کی آپ ﷺ کو خبر دی، پس آپ ﷺ نے حکم دیا اور ''اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ'' کی آواز لگائی گئی، جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: ''ان لوگوں کو وہ بات بتلاؤ۔'' پس اس نے ان کو یہ بات بتلائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سچ کہہ رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسا نہیں ہوگا کہ درندے لوگوں سے باتیں کریں گے، آدمی کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ اس سے کلام کرے گا اور بندے کی ران اس کو وہ کچھ بتلائے گی، جو اس کے اہل نے اس کے بعد کیا ہوگا۔''

بَابُ حَنِیْنِ الْجِذْعِ لِفِرَاقِهٖ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی جدائی میں غمگین ہونے پر کھجور کے تنے کا گریہ

[11283/6427]..... عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا خَـطَبَ یَسْتَنِدُ إِلٰی جِذْعِ نَـخْـلَةٍ مِـنْ سَـوَارِی الْـمَسْـجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ مِنْبَرُهٗ إِسْتَوٰی عَلَیْهِ، فَاضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِیَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ، حَتّٰى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا فَاعْتَنَقَهَا، فَسَكَنَتْ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَكَتَتْ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 449، 918، 3585. (مسنداحمد: 14142)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دیتے وقت مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے ایک تنے کا سہارا لیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کر دیا گیا اور آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے تو وہ ستون (تنا) اونٹنی کی طرح بے چین ہو کر رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی آواز مسجد میں موجود سب لوگوں نے سنی۔ آپ ﷺ نے منبر سے نیچے اتر کر اس تنے کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

[11285/6428]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُّتَّخِذَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا اتَّخَذَالْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ عَلَيْهِ، فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ، قَالَ: ((وَلَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 1415. (مسنداحمد: 2236)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منبر تیار ہونے سے قبل نبی کریم ﷺ ایک ستون کے قریب کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، منبر تیار ہونے پر جب آپ ﷺ ادھر منتقل ہو گئے تو وہ تنا رونے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے قریب آ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اسے سینے سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا''۔

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ اِنْقِيَادُ مَا اسْتَعْصٰى مِنَ الْحَيَوَانَاتِ وَالْجَمَادَاتِ بِبَرَكَتِهِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَأَزْكَى التَّسْلِيْمَاتِ

اس امر کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی برکت سے سرکش اور باغی جانور اور جمادات بھی فرماں بردار بن جاتے تھے

[11287/6429]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، حَتّٰى إِذَا دَفَعْنَا إِلٰى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ حَتّٰى أَتَى الْحَائِطَ، فَدَعَا الْبَعِيْرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاتُوْا خِطَامًا۔)) فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَاحِبِهِ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ، قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 473/11، سنن الدارمی: 18، المعجم الکبیر للطبرانی: 12744. (مسنداحمد: 14333)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر سے واپس آئے، جب ہم بنونجار کے ایک باغ کے پاس پہنچے تو وہاں ایک سرکش اونٹ تھا، جو کوئی بھی باغ میں جاتا اونٹ اس پر حملہ کر دیتا، انصار نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ باغ میں گئے، آپ ﷺ نے اونٹ کو بلایا، اس نے آ کر اپنے ہونٹ زمین پر رکھ دیئے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس کی مہار لاؤ۔'' آپ ﷺ نے اس کی رسی اس سے باندھ کر اس کے سر پر رکھ دی اور اونٹ کو اس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''سرکش اور نافرمان جن و انس کے سوا زمین و آسمان کے درمیان موجود ہر چیز میرے متعلق جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

[11288/6430]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحْشٌ، فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ۔

تخریج الحدیث رجالہ ثقات رجال الصحیح: شرح معانی الآثار: 195/4، مسند البزار: 2450، مسند ابویعلی: 4441. (مسنداحمد: 24818)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کا ایک وحشی جانور تھا، جب اللہ کے رسول ﷺ باہر چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور آگے پیچھے دوڑتا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی آمد محسوس کرتا تو پرسکون ہو جاتا، پھر جب تک آپ ﷺ گھر میں رہتے، وہ کوئی حرکت نہ کرتا مبادا کہ اس کی وجہ سے آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچے۔

[11291/6431]..... عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ، ثَلَاثاً لَمْ يَذُوْقُوْا طَعَاماً، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هَاهُنَا كُدْيَةً مِنَ الْجَبَلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُشُّوْهَا بِالْمَاءِ فَرَشُّوْهَا۔)) ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ أَوِ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ!)) فَضَرَبَ ثَلَاثاً فَصَارَتْ كَثِيْباً يُّهَالُ، قَالَ جَابِرٌ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَحَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَدَّ عَلٰی بَطْنِهِ حَجَراً۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4101. (مسنداحمد: 14211)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بغیر کچھ کھائے تین روز تک خندق کھودتے رہے، کھدائی کے دوران صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہاں ایک پہاڑی چٹان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر پانی چھڑک دو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے آ کر گینتی اٹھائی اور فرمایا: ''بسم اللہ۔'' آپ ﷺ نے تین بار گینتی چلائی تو وہ چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اچانک میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بطن مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا۔

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ خَبَرُ بَعِيْرِ جَابِرِ الَّذِیْ اَعْيَاهُ التَّعَبُ فَبَرَكَ بِهِ فِی الطَّرِيْقِ فَضَرَبَهُ ﷺ بِرِجْلِهِ فَقَامَ كَأَنْشَطِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْإِبِلِ

اس امر کا بیان کہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ والا بھی ہے، جو دوران سفر چلنے سے عاجز آ کر راستے میں بیٹھ گیا تھا، آپ ﷺ نے اسے اپنا قدم مبارک مارا تو وہ انتہائی پھرتیلا ہو گیا

[11292/6432]..... عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، يَقُوْلُ: إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِیَّ بَرَكَ بِهِ بَعِيْرٌ قَدْ أَزْحَفَ بِهِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((مَالَكَ يَا جَابِرُ؟)) فَأَخْبَرَهُ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَعِيْرِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِرْكَبْ يَا جَابِرُ۔)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَا يَقُوْمُ، فَقَالَ لَهُ: ((إِرْكَبْ۔)) فَرَكِبَ جَابِرٌ الْبَعِيْرَ، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَعِيْرَ بِرِجْلِهِ، فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ وَثْبَةً لَوْ لَا أَنَّ جَابِراً تَعَلَّقَ بِالْبَعِيْرِ لَسَقَطَ مِنْ فَوْقِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَابِرٍ: ((تَقَدَّمْ يَا جَابِرُ الْآنَ عَلٰی أَهْلِكَ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَجِدْهُمْ قَدْيَسَّرُوْا لَكَ كَذَا وَكَذَا)) حَتّٰی ذَكَرَ الْفُرُشَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَمْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5079، 5245، 5247، صحیح مسلم: 1088. (مسنداحمد: 14124)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا اونٹ تھک ہار کر اور چلنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجز ہو کر بیٹھ گیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''جابر! کیا بات ہے؟'' انہوں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی، رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اتر کر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کی طرف گئے اور فرمایا: ''جابر! سوار ہو جاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو کھڑا ہی نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوار تو ہو جاؤ۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار ہو گئے اور آپ ﷺ نے اپنا پاؤں اونٹ کو مارا اور وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اگر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اونٹ کو قابو کر کے پکڑ نہ لیتے تو اوپر سے نیچے جا گرتے۔ پھر آپ ﷺ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اب تم چلو اور اپنے اہل خانہ میں پہنچو۔ تم گھر جا کر دیکھو گے کہ وہ تمہارے لیے فلاں فلاں چیز تیار کر چکے ہیں۔'' آپ ﷺ نے بستروں تک کا بھی ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(گھر میں) ایک بستر مرد کے لیے، ایک اس کی بیوی کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔''

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ تَفَجُّرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عِنْدَ اِشْتِدَادِ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ

اس امر کا بیان کہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شدید پیاس کے موقع پر آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارکہ سے پانی پھوٹنے لگا

[11293/6433]..... عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا، إِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا مَاءٌ نَشْرَبُ مِنْهُ وَلَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، فَقُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3576، صحيح مسلم: 1856. (مسند احمد: 14522)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی، رسول اللہ ﷺ کے سامنے چمڑے کا ایک چھوٹا سا برتن تھا، جس سے آپ ﷺ وضو کیا کرتے تھے، لوگ اس برتن کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنے لگے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے سامنے موجود پانی کے علاوہ ہمارے پاس پینے یا وضو کرنے کے لیے پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چمڑے کے اس برتن میں رکھ دیئے۔ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی مانند پھوٹنے لگا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو کیا۔ سالم بن ابی جعد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی رہتا، ویسے ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

[11294/6434]..... حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً، فَأُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ يَدَهُ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ۔)) قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: كَمْ كَانَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3579. (مسنداحمد: 3807)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، صحابہ کو پانی نہ ملا، پھر پانی سے بھرا ہوا پیتل کا ایک برتن لایا گیا، نبی کریم ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کرلیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ رہا ہے۔ پھر آپ نے ﷺ فرمایا: ''وضو کے پانی اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی برکت کی طرف آؤ۔'' اعمش کہتے ہیں: مجھے سالم بن ابی جعد نے بتایا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا: ہم پندرہ سو (1500) تھے۔

[11297/6435]..... عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا ثَلَاثَمِائَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3572، صحیح مسلم: 2279. (مسنداحمد: 12742)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ زوراء مقام پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا، جس میں محض اس قدر پانی بھی نہیں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیاں اس میں ڈوب جاتیں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو وضو کرنے کا حکم دیا اور اپنی ہتھیلی پانی میں رکھ دی۔ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے اور ان کے کناروں سے پانی نکلنے لگا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضوء کرلیا۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا: ہم تین سو تھے۔

[11298/6436]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْئِهِ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 169، 3573، صحیح مسلم: 2279. (مسند احمد: 12348)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کی نماز کے وقت میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، لوگوں نے وضو کرنے کے لیے پانی تلاش کیا، مگر انہیں پانی نہ مل سکا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کا وضو کرنے کا پانی پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس پانی سے وضو کریں۔ میں نے آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارکہ کے نیچے سے پانی پھوٹتے دیکھا، لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

[11299/6437]..... عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ مِنْ هٰذِهِ الْأَعَاجِيْبِ شَيْئًا شَهِدْتَّهُ لَا تُحَدِّثُهُ عَنْ غَيْرِكَ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ يَوْمًا، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى قَعَدَ عَلَى الْمَقَاعِدِ الَّتِي كَانَ يَأْتِيْهِ عَلَيْهَا جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَجَاءَ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالْعَصْرِ، فَقَامَ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ أَهْلٌ يَقْضِي الْحَاجَةَ وَيُصِيْبُ مِنَ الْوَضُوْءِ، وَبَقِيَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ أَهَالِي بِالْمَدِيْنَةِ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ أَرْوَحَ فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَا وَسِعَ الْإِنَاءُ كَفَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ بِهٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((أُدْنُوْا فَتَوَضَّئُوْا)) وَيَدُهُ فِي الْإِنَاءِ، فَتَوَضَّؤُوْا حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا تَوَضَّأَ۔ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! كَمْ تَرَاهُمْ؟ قَالَ: بَيْنَ السَّبْعِيْنَ وَالثَّمَانِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 200، صحیح مسلم: 2279. (مسند احمد: 12412)

ترجمۃ الحدیث ثابت سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو حمزہ! آپ ہمیں ان عجیب باتوں (یعنی معجزات) میں سے کچھ ایسے معجزات بیان فرمائیں جو آپ نے خود ملاحظہ کئے ہوں اور وہ آپ کسی دوسرے سے روایت نہ کرتے ہوں۔ انہوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ چل کر ان مقامات پر جا بیٹھے، جہاں آپ ﷺ کی خدمت میں جبریل علیہ السلام آیا کرتے تھے۔ اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو عصر کی نماز کے لیے آواز دی۔ (یہ سن کر) جن لوگوں کے رہائش گاہیں مدینہ منورہ میں تھیں، وہ سب اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے تاکہ قضائے حاجت کر کے باوضو ہو کر آئیں، کچھ مہاجرین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کے اہل وعیال مدینہ منورہ میں نہ تھے، وہ رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا ایک کھلا برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی مبارک ہتھیلی اس میں رکھ دی۔ مگر آپ ﷺ کی ہتھیلی برتن میں پوری نہ آ سکی، آپ ﷺ نے چار انگلیاں اکٹھی کر کے برتن میں رکھ دیں اور فرمایا: ''قریب آ جاؤ اور وضو کر لو۔'' اس دوران آپ ﷺ کا ہاتھ برتن میں ہی رہا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ میں نے دریافت کیا: ابوحمزہ! کیا خیال ہے وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ستر سے اسی کے درمیان تھے۔

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ زِيَادَةُ الطَّعَامِ بِبَرَكَتِهِ

آپ ﷺ کی برکت سے کھانے میں اضافہ ہو جانا بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے

[11301/6438]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْنَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟)) أَوْ قَالَ: ((أَمْ هَدِيَّةً؟)) قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوٰى، قَالَ: وَأَيْمُ اللّٰهِ! مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّاقَدْحَزَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَلَهُ، قَالَ: وَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، قَالَ: فَأَكَلْنَا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَجَعَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ، أَوْ كَمَا قَالَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2216، 2618، صحیح مسلم: 2056. (مسنداحمد: 1703)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟'' ایک آدمی کے پاس کھانے کی تقریباً ایک صاع کی مقدار تھی، پس اس کا آٹا گوندھا گیا، اس کے بعد ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتے ہوئے آیا، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے اور پراگندہ تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بکریاں فروخت کرو گے یا عطیہ کرو گے؟'' اس نے کہا: عطیہ یا ہبہ نہیں، بلکہ فروخت کروں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، اسے ذبح کر کے تیار کیا گیا، پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی کلیجی گردے وغیرہ بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بکری کی کلیجی کا حصہ ہر آدمی کے لیے رکھا، جو کوئی موجود تھا اسے دے دیا اور جو موجود نہیں تھا، اس کے لیے رکھ چھوڑا۔ بکری کے گوشت کے دو تھال تیار کیے گئے۔ ہم سب نے سیر ہو کر کھایا اور دونوں میں گوشت بچا رہا، پھر ہم نے وہ بچا ہوا کھانا اونٹ پر لاد لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11303/6439]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَأَرْمَلَ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَاحْتَاجُوْا إِلَى الطَّعَامِ، فَاسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَحْرِ الْإِبِلِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِبِلُهُمْ تَحْمِلُهُمْ وَتُبَلِّغُهُمْ عَدُوَّهُمْ يَنْحَرُوْنَهَا؟ بَلِ ادْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِغَبَرَاتِ الزَّادِ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: ((أَجَلْ۔)) قَالَ: فَدَعَا بِغَبَرَاتِ الزَّادِ، فَجَاءَ النَّاسُ بِمَا بَقِیَ مَعَهُمْ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ، وَدَعَا بِأَوْعِيَتِهِمْ فَمَلَأَهَا وَفَضَلَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا غَيْرَ شَاكٍّ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح مسلم: 27. (مسنداحمد: 9447)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران مسلمانوں کا زاد راہ ختم ہو گیا اور وہ کھانے کے سلسلہ میں محتاج ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کو نحر کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس کی اطلاع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! یہ اونٹ مسلمانوں کو اپنے اوپر سوار کر کے دشمن تک پہنچاتے ہیں تو کیا یہ ان کو ذبح کر لیں؟ اللہ کے رسول! آپ اس کی بجائے لوگوں کے پاس جو بچا کھچا زاد راہ ہے وہ منگوا کر اللہ عزوجل سے اس میں برکت کی دعا فرمائیں (تو زیادہ مناسب ہوگا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ٹھیک ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے ان کے پاس بچا ہوا زاد راہ طلب فرمایا۔ لوگوں کے پاس جو جو چیزیں بچی ہوئی تھیں وہ لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے اللہ عزوجل سے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے برتن (اور تھیلے وغیرہ) منگوا کر ان کو کھانے سے بھر دیا اور بہت سا کھانا بچ رہا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ جو کوئی صدق دل سے ان دو باتوں کی گواہی دیتا ہوا اللہ سے جا ملے اور اسے ان میں کسی قسم کا تردد نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[11304/6440]..... عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ شَكَّ الْأَعْمَشُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 27. (مسنداحمد: 11080)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یہ شک اعمش کو ہوا ہے) سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر گزشتہ حدیث کی طرح کی حدیث ذکر کی۔

[11306/6441]..... عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: عَمَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى نِصْفِ مُدِّ شَعِيْرٍ فَطَحَنَتْهُ ، ثُمَّ عَمَدَتْ إِلٰى عُكَّةٍ كَانَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ سَمْنٍ ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ خَطِيْفَةً ، قَالَ: ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أَرْسَلَتْنِيْ إِلَيْكَ تَدْعُوْكَ ، فَقَالَ: ((أَنَا وَمَنْ مَعِي؟)) قَالَ: فَجَاءَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ لِأَبِي طَلْحَةَ: قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ ، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَمَشٰى إِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا هِيَ خَطِيْفَةٌ إِتَّخَذَتْهَا أُمُّ سُلَيْمٍ مِنْ نِصْفِ مُدِّ شَعِيْرٍ ، قَالَ: فَدَخَلَ فَأُتِيَ بِهِ ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((أَدْخِلْ عَشَرَةً)) قَالَ: فَدَخَلَ عَشَرَةٌ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ دَخَلَ عَشَرَةٌ فَأَكَلُوْا ، ثُمَّ عَشَرَةٌ ، ثُمَّ عَشَرَةٌ ، حَتّٰى أَكَلَ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ ، كُلُّهُمْ أَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، قَالَ: وَبَقِيَتْ كَمَا هِيَ ، قَالَ: فَأَكَلْنَا۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 5450 . (مسند احمد: 12491)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نصف مد جو پیسے، پھر گھی کے لیے چمڑے کا بنا ہوا ڈبہ اٹھایا، اس میں تھوڑا سا گھی تھا۔ انہوں نے اس سے دلیہ سا بنایا، پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھے بھیجا ہے، وہ آپ کو کھانے کے لئے بلا رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور میرے ان ساتھیوں کو بھی؟'' چنانچہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ تشریف لائے۔ میں نے گھر جا کر سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ تشریف لا رہے ہیں۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور نبی کریم ﷺ کے پہلو کے ساتھ چلنے لگے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو صرف دلیہ ہے، جو ام سلیم نے نصف مد جو سے تیار کیا ہے (اتنی مقدار تو کھانے کی نہیں ہے کہ اتنے لوگ کھا لیں)۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے، وہ کھانا آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا اور فرمایا: ''دس آدمیوں کو اندر بلا لو۔'' پس دس آدمیوں نے آ کر پیٹ بھر کر کھایا، پھر دس آدمی آئے، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا، پھر دس آدمی آئے، پھر دس آدمی آئے، یہاں تک کہ چالیس افراد نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور وہ کھانا جیسے تھا، ویسے ہی باقی بچا رہا، پھر ہم گھر والوں نے وہ کھا لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11307/6442]..... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا ثَرِيْدٌ، قَالَ: فَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَدَاوَلُوْنَهَا إِلٰى قَرِيْبٍ مِنَ الظُّهْرِ، يَأْكُلُ كُلُّ قَوْمٍ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ وَيَجِيْءُ قَوْمٌ فَيَتَعَاقَبُوْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ كَانَتْ تُمَدُّ بِطَعَامٍ؟ قَالَ: أَمَّا مِنَ الْأَرْضِ فَلَا، إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ تُمَدُّ مِنَ السَّمَاءِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3625 . (مسنداحمد: 20135)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ثرید (وہ کھانا جس میں روٹی شوربے میں بھگو کر نرم کر کے کھائی جاتی ہے) کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اور دیگر لوگوں نے وہ کھایا، ظہر کے وقت تک لوگ کھانا کھاتے رہے، ایک گروہ کھانا کھا کر اٹھ جاتا تو ان کے بعد دوسرا گروہ آ جاتا۔ ایک شخص نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا کھانے میں مزید کھانا شامل کیا جاتا رہا؟ انہوں نے جواب دیا: زمین سے تو شامل نہیں کیا گیا، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ آسمان سے اس میں اضافہ کیا جاتا رہا ہو۔

[11309/6443]..... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَرْبَعِمِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَمْرِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَنَا طَعَامٌ نَتَزَوَّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: ((زَوِّدْهُمْ۔)) فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ إِلَّا فَاضِلَةٌ مِنْ تَمْرٍ وَمَا أُرَاهَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَزَوِّدْهُمْ۔)) فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى عُلِّيَّةٍ لَهُ، فَإِذَا فِيْهَا تَمْرٌ مِثْلُ الْبَكْرِ الْأَوْرَقِ، فَقَالَ: خُذُوْا، فَأَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ، قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا فِي آخِرِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَالْتَفَتُّ وَمَا أَفْقِدُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ، وَقَدِ احْتَمَلَ مِنْهُ أَرْبَعُمَائَةِ رَجُلٍ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن البیهقی: 365/5 . (مسنداحمد: 23746)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم قبیلہ بنو مزینہ کے چار سو آدمی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے لوگوں کو حکم دیا۔ بعض لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ان کو دینے کے لیے ہمارے پاس کھانا میسر نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم انہیں کھانا مہیا کرو۔'' انہوں نے عرض کی: میرے پاس تو کچھ ہلکی قسم کی کھجور ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ان کو کفایت نہیں کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جا کر انہیں دے دو۔'' وہ ہمیں اپنے ساتھ بالا خانے میں لے گئے، وہاں مٹیالے رنگ کی سی کھجور تھی۔ انہوں نے کہا: یہاں سے اٹھا لو۔ لوگوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں اٹھا لیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سب سے آخر میں تھا۔ میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہم نے ایک کھجور کے برابر بھی جگہ خالی نہیں کی۔ حالانکہ وہاں سے چار سو افراد نے کھجوریں اٹھائی تھیں۔

[11311/6444]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتٰى أَبُوْ طَلْحَةَ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُنِعَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا أَنَسُ! انْطَلِقْ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَادْعُهُ وَقَدْ تَعْلَمُ مَا عِنْدَنَا، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ يَدْعُوْكَ إِلٰى طَعَامِهِ، فَقَامَ وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((قُوْمُوْا۔)) فَقَامُوْا، فَجِئْتُ أَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَضَحْتَنَا، قُلْتُ: إِنِّيْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَهُ، فَلَمَّا انْتَهَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْبَابِ قَالَ لَهُمْ: ((اقْعُدُوْا۔)) وَدَخَلَ عَاشِرَ عَشَرَةً، فَلَمَّا دَخَلَ وَأُتِيَ بِالطَّعَامِ تَنَاوَلَ فَأَكَلَ، وَأَكَلَ مَعَهُ الْقَوْمُ حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: ((قُوْمُوْا، وَلْيَدْخُلْ عَشَرَةٌ مَكَانَكُمْ۔)) حَتّٰى دَخَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَأَكَلُوْا، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: كَانُوْا نَيْفًا وَ ثَمَانِيْنَ، قَالَ: وَفَضَلَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ مَا أَشْبَعَهُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2040 . (مسنداحمد: 13427)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دو مد جو لے کر آئے، انہوں نے اس سے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، پھر مجھ سے کہا: انس! تم جا کر رسول اللہ ﷺ کو بلا لاؤ اور تم جانتے ہی ہو کہ کھانا تھوڑا سا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے پاس تھے۔ میں نے عرض کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کو کھانے کے لیے بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو بھی کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں آپ ﷺ سے آگے آگے چلتا ہوا سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان کو صورت حال سے باخبر کیا (کہ وہ تو سارے لوگ آ رہے ہیں)۔ انھوں نے کہا: تو نے تو آج ہمیں رسوا کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد نہیں کر سکتا تھا، جب نبی کریم ﷺ دروازے پر پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو وہیں بیٹھ جانے کا حکم دیا اور آپ ﷺ خود نو صحابہ کے ہمراہ اندر چلے آئے، آپ ﷺ جب اندر آئے اور کھانا پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھ والوں نے خوب سیر ہو کر کھایا، پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم اٹھ جاؤ اور تمہاری جگہ مزید دس آدمی آ جائیں۔'' یہاں تک کہ سب لوگوں نے آ کر کھانا تناول کیا۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس دن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کیا تھی؟ انہوں نے بتایا کہ اسی سے زائد افراد تھے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ پھر بھی اتنا کھانا بچ گیا جس نے گھر والوں کو سیر کر دیا۔

[11312/6445]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: عَمِلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ ، قَالَ: فَكَانَتْ عِنْدِيْ شُوَيْهَةٌ عَنْزٌ جَذْعٌ سَمِيْنَةٌ ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ صَنَعْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَأَمَرْتُ إِمْرَأَتِي فَطَحَنَتْ لَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيْرٍ ، وَصَنَعَتْ لَنَا مِنْهُ خُبْزًا ، وَذَبَحَتْ تَلْكَ الشَّاةَ فَشَوَيْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْإِنْصِرَافَ عَنِ الْخَنْدَقِ ، قَالَ: وَكُنَّا نَعْمَلُ فِيْهِ نَهَارًا فَإِذَا أَمْسَيْنَا رَجَعْنَا إِلٰى أَهْلِنَا ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ شُوَيْهَةً كَانَتْ عِنْدَنَا وَصَنَعْنَا مَعَهَا شَيْئًا مِنْ خُبْزِ هٰذَا الشَّعِيْرِ ، فَأُحِبُّ أَنْ تَنْصَرِفَ مَعِي إِلٰى مَنْزِلِي ، وَإِنَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يَنْصَرِفَ مَعِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهُ ، قَالَ: فَلَمَّا قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ: ((نَعَمْ.)) ثُمَّ أَمَرَ صَارِخًا ، فَصَرَخَ أَنِ انْصَرِفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى بَيْتِ جَابِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَقْبَلَ النَّاسُ مَعَهُ ، قَالَ: فَجَلَسَ وَأَخْرَجْنَاهَا إِلَيْهِ ، قَالَ: فَبَرَكَ وَسَمّٰى ثُمَّ أَكَلَ ، وَتَوَارَدَهَا النَّاسُ ، كُلَّمَا فَرَغَ قَوْمٌ قَامُوْا وَجَاءَ نَاسٌ حَتّٰى صَدَرَ أَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3070، 4102، صحیح مسلم: 2039. (مسنداحمد: 15028)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خندق میں کام کیا، میرے ہاں موٹی تازی ایک کھیری عمر کی چھوٹی سی بکری تھی۔ میں نے سوچا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے لیے اس بکری کو پکا لیں۔ میں نے اپنی اہلیہ کو حکم دیا تو اس نے کچھ جو پیس کر آٹا تیار کیا اور ہمارے لیے روٹیاں پکائیں۔ اس بکری کو ذبح کیا اور ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے بھونا، جب شام ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے خندق سے واپسی کا ارادہ فرمایا، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم دن کو کام کیا کرتے اور شام کے وقت اہل وعیال میں واپس آ جاتے تھے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے ہاں ایک چھوٹی سی بکری تھی، میں نے آپ کے لیے وہ تیار کی ہے اور جو کی کچھ روٹیاں بھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ سیدنا جابر کہتے ہیں: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے ہی میرے ساتھ تشریف لے چلیں، لیکن جب میں نے آپ ﷺ سے گزارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جابر کے گھر چلو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کا اعلان سن کر میں نے ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ بہرحال آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ہمراہ دوسرے لوگ آ گئے۔ آپ ﷺ بیٹھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے، ہم نے تیار شدہ کھانا آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے برکت کی دعا کی اور اللہ کا نام لے کر کھانا کھایا۔ آپ ﷺ کے بعد لوگ باری باری آتے گئے، جب ایک گروہ فارغ ہو کر اٹھ جاتا تو دوسرے لوگ آ جاتے یہاں تک کہ تمام اہل خندق کھانا کھا گئے۔

[11313/6446]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيْقَتَيْنِ وَلِيَهُوْدِيٍّ عَلَيْهِ تَمْرٌ، وَتَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيْقَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ بَعْضًا وَتُؤَخِّرَ بَعْضًا إِلٰى قَابِلٍ؟)) فَأَبٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرَ الْجِدَادُ فَآذِنِّي۔)) قَالَ: فَآذَنْتُهُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَعَلْنَا نَجُدُّ وَيُكَالُ لَهُ مِنْ أَسْفَلِ النَّخْلِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِالْبَرَكَةِ، حَتّٰى أَوْفَيْنَاهُ جَمِيْعَ حَقِّهِ مِنْ أَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ فِيْمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ، ثُمَّ أَتَيْنَا هُمْ بَرُطَبٍ وَمَاءٍ فَأَكَلُوْا وَشَرِبُوْا، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِي تُسْأَلُوْنَ عَنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3580 . (مسند احمد: 15206)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد احد کے دن شہید ہو گئے تھے، وہ اپنے ترکہ میں دو باغ چھوڑ گئے تھے، ان کے ذمہ ایک یہودی کا کھجوروں کی صورت میں قرضہ تھا، یہودی کا قرض دونوں باغوں کے پھل سے بھی زائد تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی سے فرمایا: ''کیا تم اتنی رعایت دے سکتے ہو کہ کچھ قرض اس سال لے لو اور کچھ آئندہ سال۔'' اس نے انکار کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب کھجور کا پھل تیار ہو تو مجھے اطلاع کرنا۔'' جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ہمراہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ ہم پھل اتارنے لگے اور کھجور کے نیچے یہودی کے لیے کھجوروں کا وزن کیا جانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ برکت کی دعا فرماتے رہے۔ ہم نے چھوٹے باغ کے پھل سے یہودی کو سارا قرض ادا کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں تازہ کھجور اور پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اور صحابہ نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی ان نعمتوں میں سے ہے، جن کی بابت تم سے پوچھ گچھ ہوگی۔''

[11315/6447]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسْقَ شَعِيْرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفٌ لَهُمْ حَتّٰى كَالُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَمْ تَكِيْلُوْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2281 . (مسنداحمد: 14621)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے ایک وسق (یعنی ساٹھ صاع) جو عطا فرمائے۔ کافی عرصہ تک وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا ایک لڑکا اس سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ انہوں نے اس کو ماپ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی پیمائش نہ کرتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے پاس موجود رہتا۔''

[11316/6448]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةَ كَانَتْ تُهْدِي فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَيَنْا بَنُوْهَا يَسْأَلُوْنَهَا الْإِدَامَ وَلَيْسَ عِنْدَهَا شَيْءٌ ، فَعَمَدَتْ إِلٰى عُكَّتِهَا الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيْهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ ، فَوَجَدَتْ فِيْهَا سَمْنًا ، فَمَا زَالَ يَدُوْمُ لَهَا أُدْمُ بَنِيْهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ ، وَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ فَقَالَ: ((أَعَصَرْتِيْهِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِيْهِ مَا زَالَ ذٰلِكِ لَكِ مُقِيْمًا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2280 . (مسنداحمد: 14664)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا چمڑے کے ایک برتن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی بطور ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان کے بیٹوں نے ان سے سالن طلب کیا، ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہ تھی، جسے وہ بطور سالن دیتیں، وہ جس برتن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی بھیجا کرتی تھیں، اس میں انہوں نے تھوڑا سا گھی پایا، ایک عرصہ تک وہی گھی ان کے بیٹوں کے لیے سالن کا کام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ انہوں نے اسے نچوڑ دیا۔ پھر اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا (کہ برتن کا گھی تو ختم ہوگیا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے نچوڑا تھا؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اسے ویسے ہی استعمال کرتی رہتی تو وہ تیرے لیے کبھی ختم نہ ہوتا۔''

بَابٌ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ زِيَادَةُ الْمَاءِ وَتَكْثِيْرِهِ بِبَرَكَتِهِ ﷺ

یہ بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی برکت سے پانی میں اضافہ ہوگیا

[11317/6449]..... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُدَيْبِيَةَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، وَعَلَيْهَا خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا ، فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِيَالِهَا ، فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ ، فَجَاشَتْ ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1807 . (مسنداحمد: 16518)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے، ہماری تعداد چودہ سو تھی، وہاں اس قدر معمولی پانی تھا کہ پچاس بکریوں کو بھی سیراب نہ کر سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے کنارے پر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اس میں اپنا لعاب ڈالا تو اس کنویں کا پانی جوش مارنے لگا، پس ہم نے پانی پیا اور پلایا۔

[11318/6450]..... عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: إِنْتَهَيْنَا إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَهِيَ بِئْرٌ قَدْ نُزِحَتْ ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ: فَنُزِعَ مِنْهَا دَلْوٌ فَتَمَضْمَضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُ ثُمَّ مَجَّهُ فِيهِ وَ دَعَا ، قَالَ: فَرُوِينَا وَأَرْوَيْنَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3577، 4150 . (مسنداحمد: 18563)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم حدیبیہ کے مقام پر پہنچے اور وہاں ایک کنواں تھا، جس کا پانی ختم ہونے کے قریب تھا۔ ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ کنوئیں سے پانی کا ایک ڈول نکالا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ پانی لے کر کلی کر کے وہ اس میں ڈال دیا اور دعا بھی فرمائی۔ پس پھر ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے اور دوسروں کو بھی سیراب کیا۔

[11320/6451]..... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ مَعَهُ مِيضَأٌ وَفِيهَا جَرْعَةُ مَاءٍ ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَلَمَّا اشْتَدَّتِ الظَّهِيرَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكْنَا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ ، فَقَالَ: ((لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا قَتَادَةَ ائْتِ بِالْمِيضَأَةِ۔)) فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: ((احْلِلْ لِي غُمَرِي۔)) يَعْنِي قَدَحَهُ فَحَلَلْتُهُ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلُّكُمْ سَيَصْدُرُ عَنْ رِيٍّ۔)) فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ لِي فَقَالَ: ((اِشْرَبْ يَا أَبَا قَتَادَةَ!)) قَالَ قُلْتُ: اِشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي الْمِيضَأَةِ نَحْوٌ مِمَّا كَانَ فِيهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ۔..... الحدیث۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 681 . (مسنداحمد: 22546)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا، ان کے پاس وضو کا ایک برتن تھا، جس میں محض ایک چلو کی مقدار پانی تھا، جب دھوپ خوب تیز ہوئی یعنی گرمی بڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے آئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پیاس کی شدت کی وجہ سے ہم مر رہے ہیں، ہماری تو گردنیں ٹوٹ رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم پر ہلاکت نہیں پڑے گی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوقتادہ! تم وضو والا برتن لے کر آؤ۔'' میں نے وہ برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے فرمایا: ''تم میرا چھوٹا پیالہ کھول لاؤ۔'' میں اسے کھول کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، آپ اس میں پانی ڈال کر لوگوں کو پلانے لگے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! پانی بھرنے کے لیے اچھا رویہ اپناؤ، تم میں سے ہر ایک سیراب ہو کر لوٹے گا۔'' سب لوگوں نے خوب پانی پیا، صرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بچ گئے، آپ نے پیالے میں میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا: ''ابوقتادہ! لو پیو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پہلے آپ پئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ تب میں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد نوش فرمایا اور وضو کے برتن میں پانی جتنا تھا، وہ تقریباً اتنا ہی رہا۔ اس دن صحابہ کی تعداد تین سو تھی۔

بَابُ قِصَّةِ الْمَرْأَةِ صَاحِبَةِ الْمَزَادَتَيْنِ

دو مشکیزوں والی خاتون کا واقعہ

[11322/6452]..... حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا، حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ، فَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، قَالَ: فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ، كَانَ يُسَمِّيْهِمْ أَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهُمْ عَوْفٌ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الرَّابِعُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يُحْدِثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ، وَكَانَ رَجُلًا أَجْوَفَ جَلِيْدًا، قَالَ: فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَكَوْا الَّذِي أَصَابَهُمْ، فَقَالَ: ((لَا ضَيْرَ أَوْلَا يَضِيْرُ، اِرْتَحِلُوْا۔)) فَارْتَحَلَ، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ، فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّأَ، وَ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ۔)) ثُمَّ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ الْعَطَشَ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا "كَانَ يُسَمِّيْهِ أَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ" وَدَعَا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: ((اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ۔))قَالَ: فَانْطَلَقَا، فَيَلْقَيَانِ امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ، قَالَ: فَقَالَا لَهَا: انْطَلِقِي إِذًا، قَالَتْ: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ؟ قَالَا: هُوَ الَّذِيْ تَعْنِيْنَ, فَانْطَلِقِي إِذًا، فَجَاءَ ابِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ، فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا، فَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ أَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا، فَسَقٰى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ، وَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ۔)) قَالَ: وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، قَالَ: وَأَيْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَأَ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْمَعُوْا لَهَا۔)) فَجَمَعَ لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَ دَقِيْقَةٍ وَ سُوَيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا كَثِيْرًا، وَجَعَلُوْهُ فِي ثَوْبٍ، وَحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوْا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعْلَمِيْنَ وَاللّٰهِ مَا رَزَأْنَاكِ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ سَقَانَا۔)) قَالَ: فَأَتَتْ أَهْلَهَا، وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، فَقَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ؟ فَقَالَتِ: الْعَجَبُ! لَقِيَنِي رَجُلَانِ، فَذَهَبَا بِي إِلٰى هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ، فَفَعَلَ بِمَائِي كَذَا وَكَذَا، لِلَّذِي قَدْ كَانَ، فَوَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَأَسْحَرُ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَ هٰذِهِ، قَالَتْ بِأُصْبُعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ يَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، أَوْ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَاحَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ فِيْهِ، فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أَرٰى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُوْنَكُمْ عَمَدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوْهَا، فَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 344، 348، صحیح مسلم: 682. (مسند احمد: 19898)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھے، ہم ساری رات چلتے رہے، یہاں تک کہ رات کے آخری حصے میں ہم ایسی کیفیت میں چلے گئے، جس سے زیادہ پسندیدہ کیفیت مسافر کی نظر میں اور کوئی نہیں ہوتی یعنی ہم سو گئے۔ ہمیں سورج کی گرمی نے بیدار کیا، سب سے پہلے فلاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے بعد فلاں آدمی بیدار ہوا۔ ابو رجاء (راوی) ان کے نام ذکر کیا کرتے تھے لیکن ان کے شاگرد عوف کو یہ نام بھول گئے۔ ان کے بعد چوتھے نمبر پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، معمول یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ جب سوئے ہوتے تو ہم آپ ﷺ کو بیدار نہ کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ خود بیدار نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ نیند کی حالت میں آپ ﷺ کو کیا کیفیت درپیش ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو پیش آمدہ صورت حال ملاحظہ کی، وہ بلند آواز اور بہادر آدمی تھے۔ انہوں نے ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے اپنی آواز بلندی کی۔ یہاں تک کہ ان کی آواز سے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو صحابہ نے اپنے ساتھ پیش آمدہ صورت حال کا شکوہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، اب چلو۔'' وہاں سے روانہ ہو کر آپ ﷺ تھوڑی دور جا کر رک گئے۔ آپ ﷺ نے وضو کا پانی طلب فرما کر وضو کیا، نماز کے لیے اذان کہی گئی، آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر مڑے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا تھا، اس نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہ کی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے جنابت کا عارضہ پیش آ گیا ہے اور غسل کے لیے پانی موجود نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مٹی استعمال کر لو (یعنی مٹی سے تیمّم کر لو)۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے روانہ ہوئے۔ لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے سواری سے اتر کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ایک آدمی کو بلایا۔ راوی حدیث ابو رجاء اس کا نام بیان کیا کرتے تھے، لیکن ان کے شاگرد عوف بھول گئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''تم دونوں جا کر ہمارے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ۔'' سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دونوں چلے گئے۔ ان کی ایک عورت سے ملاقات ہوئی، وہ اپنے اونٹ پر پانی کے دو مشکیزے لادے جا رہی تھی۔ انہوں نے اس سے دریافت کیا: پانی کہاں سے ملے گا؟ وہ بولی: پانی یہاں سے بہت دور ہے، میں کل اس وقت سے یہ پانی لے کر چلی ہوں اور ابھی تک سفر میں ہوں، ہمارے مرد موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے اس سے کہا: اچھا تو پھر ہمارے ساتھ چلو۔ وہ بولی: کہاں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف۔ وہ کہنے لگی: آیا اس شخص کی طرف جسے صابی (لا مذہب اور لا دین) کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں وہ وہی ہے جسے تو اس طرح سمجھ رہی ہے، پس اب تو چل۔ وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ صحابہ نے اس خاتون کو سواری سے اترنے کو کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوا کر مشکیزوں کے منہ کھول کر برتن میں پانی انڈیلا اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور جانوروں کو پلاؤ۔ جس نے پینا تھا اس نے پی لیا اور جس نے جانوروں کو پلانا تھا پلا لیا۔ آخر میں آپ ﷺ نے اس آدمی کو بھی پانی کا ایک برتن دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے جنابت کا عارضہ لاحق ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جا کر یہ پانی اپنے اوپر بہا لو، یعنی غسل کر لو۔'' وہ خاتون کھڑی یہ سارے مناظر دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ کی قسم! اس خاتون کو جب جانے کی اجازت دی گئی تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ اس کے مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے دینے کے لیے کچھ سامان جمع کرو۔'' صحابہ نے اس کے لیے عجوہ کھجور، آٹا اور ستو وغیرہ کافی کچھ جمع کر دیا، یہ سارا سامان ایک کپڑے میں ڈالا اور عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے یہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم جانتی ہو کہ ہم نے تیرے پانی میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں کی۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پینے کے لیے پانی مہیا کیا ہے۔'' وہ عورت اپنے خاندان میں واپس گئی، وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی، اس کے گھر والوں نے تاخیر کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ ایک عجیب واقعہ پیش آ گیا۔ مجھے دو آدمی ملے۔ وہ مجھے اس آدمی کے پاس گئے جس صابی (لا دین و لا مذہب) کہا جاتا ہے۔ اس نے تو میرے پانی کے ساتھ یہ یہ کیا۔ اس نے وہ سارا واقعہ بیان کیا جو پیش آ چکا تھا۔ اس نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہا: اللہ کی قسم! وہ یا تو زمین و آسمان کے درمیان موجود لوگوں میں سب سے بڑا جادوگر ہے یا پھر واقعی اللہ کا رسول ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد مسلمان اس علاقہ کے مشرکین پر حملہ آور ہوئے۔ لیکن جس قبیلہ کی وہ خاتون تھی اس پر حملہ نہ کرتے تھے۔ وہ ایک دن اپنی قوم سے کہنے لگی: میرا خیال ہے کہ یہ مسلمان جان بوجھ کر تم سے صرف نظر کرتے ہیں۔ کیا تم اسلام قبول نہیں کر لیتے؟ چنانچہ قبیلے کے لوگوں نے اس کی بات مان لی اور وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

بَابُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ دَرُّ لَبَنِ الضَّرْعِ بَعْدَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ

یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ تھنوں سے دودھ اتر آیا، حالانکہ اس سے پہلے ان میں دودھ نہیں تھا

[11322/1/6453]..... عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟)) فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا، فَنَزَلَ لَبَنٌ، فَحَلَبَهُ فِي إِنَاءٍ، فَشَرِبَ، وَسَقَى أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: ((اقْلِصْ۔)) فَقَلَصَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هَذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ، قَالَ: فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ۔)) وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَاحْتَلَبَ فِيهَا، فَشَرِبَ، وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ شَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اقْلِصْ۔)) فَقَلَصَ ، فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقُلْت: عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ۔)) قَالَ: فَأَخَذْتُ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً ، لَا يُنَازِعُنِي فِيهَا أَحَدٌ۔

تخریج الحدیث حسن: صحيح ابن حبان: 7061، المعجم الكبير للطبرانی : 8456 . (مسنداحمد: 3598، 4412)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے! کیا دودھ موجود ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، لیکن مجھے اس مال پر امین بنایا گیا ہے (لہذا میں اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسی بکری ہے، جس کی بکرے سے جفتی نہ کرائی گئی ہو؟'' پس میں اس قسم کی ایک بکری لے آیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھن کو چھوا تو اس میں دودھ اتر آیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ایک برتن میں دوہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا: ''سکڑ جا'' پس وہ سکڑ گیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس دین میں کچھ تعلیم دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے، تو تو پیارا سا تعلیم یافتہ لڑکا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیالہ نما پتھر لے کر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ دوہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے دودھ پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا: ''سکڑ جا'' پس وہ سکڑ گیا۔ اس کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس دین میں کچھ سکھا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو تو سکھایا ہوا لڑکا ہے۔'' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے ستر سورتیں سیکھی تھیں، اس میں کسی کا مجھ سے کوئی جھگڑا نہیں تھا۔

بَابُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ اِخْبَارُهُ بِالشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِي صَنَعَتْهَا لَهُ الْمَرْأَةُ الْيَهُوْدِيَّةُ وَقَدَّمَتْهَا اِلَيْهِ بِصِفَةِ هَدِيَّةٍ

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس زہر آلودہ بکری کے بارے میں بتلا دیا، جو ایک یہودی خاتون نے تحفہ کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی تھی

[11322/4/6454]..... حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سُمًّا فِي لَحْمٍ ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلَ مِنْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا جَعَلَتْ فِيهِ سُمًّا۔)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا۔)) قَالَ: فَجَعَلْتُ أَعْرِفُ ذَلِكَ فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2617، صحيح مسلم: 2190 . (مسنداحمد: 13285)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی خاتون نے گوشت میں زہر ملایا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، آپ ﷺ نے وہ گوشت کھایا اور فرمایا: ''اس نے اس کھانے میں زہر ملایا ہے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں آپ ﷺ کے کوے میں اس زہر کے اثر کو پہچانتا رہتا تھا۔

بَابُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ اِضَاءَةُ عَصَاهُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهُ

یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی لاٹھی کسی صحابی کے لیے روشن ہوگئی، یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گیا

[11322/5/6455]..... عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: هَاجَتِ السَّمَاءُ، مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، فَلَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، بَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَرَأَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ فَقَالَ: مَا السُّرَى يَا قَتَادَةُ؟ قَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَّ شَاهِدَ الصَّلَاةِ قَلِيلٌ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَهَا۔ قَالَ: ((فَإِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتَّى أَمُرَّ بِكَ ۔)) فَلَمَّا انْصَرَفَ أَعْطَاهُ الْعُرْجُونَ وَقَالَ: ((خُذْ هَذَا فَسَيُضِيءُ أَمَامَكَ عَشْرًا ، وَخَلْفَكَ عَشْرًا ، فَإِذَا دَخَلْتَ الْبَيْتَ ، وَتَرَائَيْتَ سَوَادًا ، فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ ، فَاضْرِبْهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔)) قَالَ: فَفَعَلَ فَنَحْنُ نُحِبُّ هَذِهِ الْعَرَاجِينَ لِذَلِكَ .

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 620 . (مسنداحمد: 11624)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رات کو آسمان بادو باراں والا ہو گیا، جب نبی کریم ﷺ نماز عشا کے لیے گئے اور بجلی چمکی تو آپ ﷺ نے سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا اور پوچھا: ''قتادہ! کون سی چیز تم کو اس وقت میں لے آئی ہے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ نمازی کم ہوں گے، اس لیے میں نے چاہا کہ چلو میں تو پہنچ جاؤں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھ لو تو میرے آنے تک اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہنا۔'' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو ایک کھجور کی شاخ دی اور فرمایا: ''یہ شاخ لے لو، یہ تمہارے آگے اور پیچھے دس دس (ہاتھ) تک روشنی پیدا کرے گی، جب تم گھر میں داخل ہو جاؤ اور گھر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کونے میں کوئی وجود دیکھ لو تو کلام کرنے سے پہلے اس کو مارنا، کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔'' پس انھوں نے ایسے ہی کیا، ہم اسی وجہ سے ان شاخوں اور چھڑیوں کو پسند کرتے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ أَنَّهُ مَجَّ فِيْ بِئْرٍ فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رَائِحَةِ الْمِسْكِ

یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ نے ایک کنویں میں کلی کی اور اس سے کستوری کی طرح کی خوشبو پھوٹنے لگ گئی

[11322/6/6456]..... عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَهْلِي، عَنْ أَبِي قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ مَجَّ فِي الدَّلْوِ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْبِئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ۔

تخریج الحدیث: حسن: المعجم الكبير للطبرانی : 119/22 . (مسنداحمد: 18838)

ترجمۃ الحدیث: عبدالجبار بن وائل سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے اہل نے مجھے بیان، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ پانی کا ایک ڈول نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے پیا اور پھر ڈول میں کلی کی اور وہ پانی کنویں میں پھینک دیا، یا اس طرح ہوا کہ آپ ﷺ نے ڈول سے پانی پیا اور کنویں میں کلی کی، پس اس کنویں سے کستوری کی طرح کی خوشبو پھیلنے لگی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَأَدُّبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم فِيْ حَضْرَتِهِ ﷺ وَتَبَرُّكِهِمْ بِآثَارِهِ ﷺ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کا ادب کرنا اور آپ ﷺ کے آثار سے تبرک حاصل کرنا

[11322/9/6457]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ، قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا، فَأُتِيَتْ، فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ قَالَ: فَجَائَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ، قَالَ: فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا قَالَ: فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا، فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا، قَالَ: ((أَصَبْتِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2331، صحیح البخاری: 6281. (مسنداحمد: 13310)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بستر پر سو جاتے تھے، جبکہ وہ اس میں نہیں ہوتی تھیں، ایک دن ایسے ہی ہوا کہ آپ ﷺ گئے اور ان کے بستر پر سو گئے، کسی نے آ کر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خبر دی کہ یہ نبی کریم تمہارے گھر میں تمہارے بستر پر سوئے ہوئے ہیں، پس وہ آئیں اور دیکھا کہ آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ بستر پر چمڑے کے ایک ٹکڑے پر نچڑ رہا ہے، انھوں نے اپنا بیوٹی باکس کھولا اور اس پسینے کو چوس کر اس کو اپنی شیشیوں میں نچوڑنے لگیں، آپ ﷺ گھبرا گئے اور پوچھا: ''ام سلیم! کیا کر رہی ہو؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کی امید رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے درست کیا ہے۔''

[11322/14/6458]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ الْمَنْحَرِ وَرَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَقْسِمُ أَضَاحِيَّ فَلَمْ يُصِبْهُ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا صَاحِبَهُ، فَحَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ فَأَعْطَاهُ، فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ، وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ، فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَعِنْدَنَا مَخْضُوبٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، يَعْنِي: شَعْرَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن خزیمة: 2932، المستدرك للحاكم: 475/1. (مسنداحمد: 16474)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قربان گاہ میں نبی کریم ﷺ اور ایک قریشی آدمی کے پاس موجود تھے، جبکہ آپ ﷺ قربانیاں کر رہے تھے، لیکن نہ قربانی ان کو ملی اور نہ ان کے انصاری ساتھی کو، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں اپنا سر منڈوایا تو وہ بال ان کو دیئے اور انھوں نے وہ بال مردوں میں تقسیم کر دیئے، پھر جب آپ ﷺ نے ناخن تراشے تو وہ ان کے ساتھی کو دیئے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے وہ بال ہمارے پاس موجود ہیں، وہ مہندی اور وسمہ سے رنگے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَبَرُّكِهِمْ بِأَثَرِ يَدِهِ ﷺ وَأَصَابِعِهِ الشَّرِيْفَةِ ﷺ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ اور انگلیوں کے اثر سے تبرک حاصل کرنا

[11322/18/6459]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا، فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَغَمَسَ يَدَهُ فِيهَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2324 . (مسند احمد: 12401)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لیتے تو اہل مدینہ کے نوکر چاکر برتن لے کر آ جاتے، ان میں پانی ہوتا تھا، پس آپ ﷺ کے پاس جو برتن بھی لایا جاتا، آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈبو دیتے تھے، بسا اوقات تو ایسے ہوتا کہ لوگ سردی والی صبح کو پانی لے آتے تھے، لیکن آپ ﷺ پھر بھی اپنا ہاتھ ڈبو دیتے تھے۔

[11322/19/6460]..... عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ لِأَنَسٍ: يَا أَنَسُ! مَسِسْتَ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِكَ؟ قَال: نَعَمْ قَال: أَرِنِي أُقَبِّلُهَا۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الدارمی: 50، الادب المفرد للبخاری: 974 . (مسند احمد: 12094)

ترجمۃ الحدیث جناب ثابت رحمہ اللہ سے مروی ہے، انھوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے انس! کیا تم نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مس کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، تو انھوں نے کہا: لیجئے، مجھے وہ دکھاؤ، میں اس کا بوسہ لیتا ہوں۔

[11322/21/6461]..... عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيِّ، قَال: أَرَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ شَامَةً فِي قَرْنِهٖ، فَوَضَعْتُ إِصْبَعِي عَلَيْهَا، فَقَال: وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهٗ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَال: ((لَتَبْلُغَنَّ قَرْنًا۔)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ۔

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 549/2، 500/4، دلائل النبوة للبيهقي: 503/6 . (مسند احمد: 17689)

ترجمۃ الحدیث حسن بن ایوب حضرمی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کے کنارے پر ایک تل دکھایا، میں نے اپنی انگلی اس پر رکھی، دراصل انھوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس تل پر اپنی انگشتِ مبارک رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ ''تو ضرور ضرور ایک صدی عمر پائے گا۔'' سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ لمبے لمبے بالوں والے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَادَاتِهٖ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی عاداتِ مبارکہ سے متعلقہ ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِیْمَعِیْشَتِهٖ ﷺ وَأَهْلِ بَیْتِهٖ فَمِنْ ذَالِكَ مَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی معیشت کا بیان، اس موضوع سے متعلقہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث

[11322/24/6462]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَت: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2970. (مسنداحمد: 24151)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دن لگا تار گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

[11322/25/6463]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ، مَا يُوقِدُونَ فِيهِ نَارًا، لَيْسَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ نُؤْتٰى بِاللَّحْمِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6458، صحیح مسلم: 2972. (مسنداحمد: 24232)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایسے بھی ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کی آل کا ایک ایک مہینہ گزر جاتا، لیکن وہ آگ تک نہیں جلاتے تھے، بس کھجور اور پانی کے علاوہ کھانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تھا، البتہ بعض اوقات گوشت آ جاتا تھا۔

[11322/26/6464]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ يَمُرُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِلَالٌ وَهِلَالٌ وَهِلَالٌ مَا يُوقَدُ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ نَارٌ، قُلْت: يَا خَالَةُ، عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعِيشُونَ؟ قَالَتْ: عَلَى الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ، وَالْمَاءِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2567، 6459، صحیح مسلم: 2972. (مسنداحمد: 24561)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک چاند، دوسرا چاند اور تیسرا چاند گزر جاتا (یعنی دو تین تین ماہ گزر جاتے تھے) کہ آپ ﷺ کے گھروں میں سے کسی گھر میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ عروہ بن زبیر نے کہا: اے خالہ جان! تو پھر تم لوگ کس چیز پر گزارا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: دو سیاہ رنگ کی چیزیں یعنی کھجور اور پانی۔

[11322/29/6465]..... عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ، الْمَاءِ وَالتَّمْرِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5383، صحیح مسلم: 2975. (مسنداحمد: 24452)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے دو سیاہ چیزوں پانی اور کھجور سے سیر ہونا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے۔

فَمِنْ ذَالِكَ مَا رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

اس موضوع سے متعلقہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث

[1132/32/6466]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ نَاوَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ، فَقَالَ: ((هَذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوكِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 750. (مسنداحمد: 13223)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پکڑایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن ہو گئے ہیں، اب یہ پہلی چیز ہے، جو تیرے باپ کو کھانے کے ملی ہے۔''

[11322/33/6467]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَمَا لِي وَلَا لِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبِطُ بِلَالٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 151، سنن الترمذی: 2472. (مسنداحمد: 14055)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی راہ میں بہت ڈرایا گیا، اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اللہ تعالی کے راستے میں اتنی تکلیف دی گئی کہ اتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی، ایسے ایسے تیس تیس شب و روز بھی گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی، جس کو کوئی جاندار کھا سکے، ماسوائے اس چیز کے، جس کو بلال کی بغل چھپا لیتی تھی۔''

[11322/34/6468]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: لَقَدْ دُعِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى خُبْزِ شَعِيرٍ ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ ، قَالَ: وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمِ الْمِرَارِ وَهُوَ يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ ، وَلَا صَاعُ تَمْرٍ۔)) وَإِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ ، وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ ، أَخَذَ مِنْهُ طَعَامًا فَمَا وَجَدَ لَهَا مَا يَفْتَكُّهَا بِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2069، 2508. (مسنداحمد: 13497)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک دن جو کی روٹی اور ایسے سالن کے لیے دعوت دی گئی، جس سے زیادہ دیر تک پڑا رہنے کی وجہ سے بدبو آ رہی تھی اور میں نے خود آپ ﷺ کو ایک دن میں کئی بار فرماتے ہوئے سنا کہ ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، آل محمد کے پاس اناج اور کھجور کا ایک صاع بھی نہیں ہے۔'' جبکہ اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ ﷺ نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی تھی، آپ ﷺ نے اس سے اناج ادھار لیا تھا، اب آپ ﷺ کے پاس (قرض واپس کرنے کے لیے) اتنا مال نہیں تھا کہ وہ زرہ چھڑا سکیں۔

[11322/35/6469]..... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ: فَقَالَ يَوْمًا: كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا ، وَلَا شَاةً سَمِيطًا قَطُّ ، قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ: حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5385، 5421، 6457. (مسنداحمد: 12296)

ترجمۃ الحدیث— جناب قتادہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے، جبکہ ان کا روٹی بنانے والا باورچی ان کے پاس کھڑا ہوتا، ایک دن انھوں نے کہا: کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلی بڑی چپاتی اور بال اتار کر بھونی ہوئی بکری دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے جا ملے۔

[1132/36/6470]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْتَمِعْ لَهُ غَدَاءٌ ، وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ ، إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: الشمائل الترمذی : 138 ، مسند ابویعلی: 3108 . (مسنداحمد: 13859)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تنگی اور قلت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت والا دوپہر کا کھانا اور شام کا کھانا جمع نہیں ہوا۔

وَمِنْ ذَالِكَ مَا رُوِىَ عَنْ غَيْرِ اَنَسٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے اس موضوع سے متعلقہ مروی احادیث

[11322/37/6471]..... عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِى مَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقَلِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 4146 . (مسنداحمد: 159)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دار اور ٹیڑھا ہوتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ردّی اور خشک قسم کی کھجوریں بھی اتنی مقدار میں نہیں ہوتی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ بھر کر کھا سکیں۔

[11322/38/6472]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَبِيتُ اللَّيَالِى الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا ، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً ، قَالَ: وَكَانَ عَامَّةُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2360، سنن ابن ماجه: 3347 . (مسنداحمد: 2303)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل لگاتار کئی راتیں بھوک کی حالت میں گزارتے تھے، ان کے پاس شام کا کھانا نہیں ہوتا تھا اور ان کی عام روٹی جو کی ہوتی تھی۔

بَابٌ فِيمَا كَانَ يُعْجِبُهُ ﷺ مِنَ الْاَطْعِمَةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ماکولات کا بیان

[11322/44/6473]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، قَالَ: فَجِىءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذَلِكَ الدُّبَّاءَ وَيُعْجِبُهُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ أَنَسٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّهُ قَالَ سُلَيْمَان: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىَّ فَقَالَ: مَا أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَطُّ فِى زَمَانِ الدُّبَّاءِ إِلَّا وَجَدْنَاهُ فِى طَعَامِهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2041 . (مسنداحمد: 13359)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، پس آپ ﷺ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا، پس کھانے میں شوربا لایا گیا، اس میں کدو تھے، رسول اللہ ﷺ اس سے کدو کھانے لگے، دراصل کدو آپ ﷺ کو پسند تھے، جب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کیا تو میں کدو ڈال کر آپ ﷺ کو دینے لگا اور میں خود نہیں کھا رہا تھا (تاکہ آپ ﷺ سیر ہو کر کھا لیں)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں اس وجہ سے ہمیشہ کدو پسند کرتا رہا، سلیمان تیمی کہتے ہیں: کدو کے موسم میں ہم جب بھی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے تو ان کے کھانے میں کدو پاتے تھے۔

[11322/46/6474]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثَتْ مَعِي أُمُّ سُلَيْمٍ بِمِكْتَلٍ فِيهِ رُطَبٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ أَجِدْهُ ، وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلًى لَهُ ، دَعَاهُ صَنَعَ لَهُ طَعَامًا۔ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ ، فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ ، فَدَعَانِي لِآكُلَ مَعَهُ قَالَ: وَصَنَعَ لَهُ ثَرِيدًا بِلَحْمٍ وَقَرْعٍ قَالَ: وَإِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُهُ وَأُدْنِيهِ مِنْهُ۔ قَالَ: فَلَمَّا طَعِمَ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، قَالَ: وَوَضَعْتُ لَهُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ: فَجَعَلَ يَأْكُلُ ، وَيَقْسِمُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3303، صحیح البخاری: 5420، 5433 . (مسنداحمد: 12052)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ ام سلیم نے مجھے ایک ٹوکرا دے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا، اس میں تازہ کھجوریں تھیں، میں نے آپ ﷺ کو گھر پر نہیں پایا، آپ ﷺ قریب ہی اپنے ایک غلام کی طرف گئے ہوئے تھے، دراصل اس نے کھانا تیار کر کے آپ ﷺ کو دعوت دی تھی، میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے، پس آپ ﷺ نے مجھے بھی کھانے کے لیے بلایا، اس آدمی نے آپ ﷺ کے لیے گوشت اور کدو کا ثرید بنایا تھا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کو تو کدو بہت پسند تھے، پس میں کدو جمع کر کے آپ ﷺ کے قریب کرنے لگا، جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے آئے تو میں نے وہ ٹوکرا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے وہ کھجوریں کھانا اور ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ ختم ہو گئیں۔

[11322/49/6475]..... عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: صُنِعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَأُتِيَ بِهَا فَقَالَ لِي: ((يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ۔)) فَنَاوَلْتُهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ۔)) فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ۔)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِرَاعَانِ؟ فَقَالَ: ((لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا دَعَوْتُ بِهِ۔)) قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ : المعجم الکبیر للطبرانی : 970 . (مسنداحمد: 23859)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری بھونی گئی اور پھر آپ ﷺ کو پیش کی گئی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو رافع! مجھے دستی پکڑاؤ۔'' پس میں نے آپ ﷺ کو دستی پکڑا دی، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابو رافع! مجھے دستی پکڑاؤ۔'' سو میں نے آپ ﷺ کو تھما دی، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابو رافع! مجھے دستی پکڑاؤ۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں مطالبہ کرتا رہتا، تو مجھے دستیاں پکڑاتا جاتا۔'' رسول اللہ ﷺ کو یہ دستی بڑی پسند تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَدَبِهِ ﷺ فِي الْأَكْلِ

کھانے سے متعلقہ آپ ﷺ کے آداب کا بیان

[11322/53/6476]..... عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ قَالَ عَفَّانُ: عَقِبَيْهِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3770، سنن ابن ماجہ: 244 . (مسنداحمد: 6549)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور دو افراد نے آپ ﷺ کی ایڑھیوں کا نہیں روندا۔

[11322/54/6477]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِذَا لَمْ يَشْتَهِهِ تَرَكَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5409، صحیح مسلم: 2064 . (مسنداحمد: 10141)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کھانے کا عیب نہیں نکالا، اگر چاہا تو کھا لیا اور اگر نہ چاہا تو نہیں کھایا۔

[11322/56/6478]..... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ وَصَلَاتِهِ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: صحیح ابن خزیمة: 48، صحیح ابن حبان: 6386 . (مسنداحمد: 7417)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دائیں ہاتھ کھانے اور نماز وغیرہ کے لیے ہوتا تھا اور بائیاں ہاتھ دوسرے (مکروہ) امور کے لیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَوْمِهِ ﷺ وَ فِرَاشِهِ

رسول اللہ ﷺ کی نیند اور بستر کا تذکرہ

[11326/6479]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔))

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابن ماجه: 702 . (مسنداحمد: 26280)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری آنکھ سوجاتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔''

[11327/6480]..... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا۔

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابن ماجه: 702 . (مسند احمد : 26280)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے قبل سوتے نہیں تھے اور عشاء کے بعد بات چیت نہیں کرتے تھے۔

[11329/6481]..... عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَكَانَتْ يَمِيْنُهُ لِطَعَامِهِ وَطُهُوْرِهِ وَصَلَاتِهِ وَثِيَابِهِ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ، وَكَانَ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 32، سنن النسائی: 203/4 . (مسنداحمد: 26461)

ترجمۃ الحدیث زوجۂ رسول سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر دراز ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے، جبکہ آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ (اور دائیں جانب) کھانا کھانے، وضوء کرنے، نماز پڑھنے اور کپڑے پہننے کے لیے مخصوص تھا اور بایاں ہاتھ (اور بائیں جانب) باقی کاموں کے لیے مخصوص تھا۔ آپ ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

[11330/6482]..... عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا آوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ، وَقَالَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 7034، سنن الکبریٰ للنسائی : 10599 . (مسنداحمد: 26462)

ترجمۃ الحدیث سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور تین بار یہ دعا پڑھتے: "رَبِّ قِنِی عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" (اے میرے رب! تو جس دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔"

[11331/6483]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: كَانَ ضِجَاعُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ مِنْ أَدَمٍ مَحْشُوًّا لِيفًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6456، صحیح مسلم: 2082 . (مسنداحمد: 24209)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس پر رات کو سویا کرتے تھے، چمڑے کا تھا، اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[11332/6484]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا أَوْثَرَ مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا؟ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ ، فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 6352، المعجم الطبرانی : 11898، المستدرك للحاكم: 309/4 . (مسنداحمد: 2744)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اس نے آپ ﷺ کے جسم پر اثر کیا ہوا تھا، اسی حالت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، یہ منظر دیکھ کر انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اگر آپ ﷺ اس سے ذرا نرم بستر بنوالیں تو بہتر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے، جو سخت گرمی میں سفر کرے اور دن کے کسی وقت کسی درخت کے سائے میں آرام کرے۔ پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جائے۔"

[11333/6485]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرْمَلٌ بِشَرِيْطٍ ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَدَخَلَ عُمَرُ ، فَانْحَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْحِرَافَةً ، فَلَمْ يَرَ عُمَرُ بَيْنَ جَنْبِهِ وَبَيْنَ الشَّرِيْطِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَـوْبًا، وَقَدْ أَثَّرَ الشَّرِيْطُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَكٰى عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يُبْكِيْكَ يَا عُـمَرُ؟)) قَالَ: وَاللّٰهِ! إِلَّا أَنْ أَكُوْنَ أَعْلَمَ، أَنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَهُمَا يَعْبَثَانِ فِي الدُّنْيَا فِيْمَا يَعْبَثَانِ فِيْهِ، وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَرٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟)) قَالَ: بَلٰى، قَالَ: ((فَإِنَّهُ كَذَالِكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 2782، صحیح ابن حبان: 6362. (مسنداحمد: 12417)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں گئے۔ آپ ﷺ کھجور کے تنوں سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ چند صحابہ اسی عالم میں آپ ﷺ کے ہاں آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلو بدلا تو عمر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے پہلو اور چارپائی کے بان کے درمیان کوئی کپڑا نظر نہ آیا۔ اور بان کے نشانات رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر ثبت تھے۔ یہ منظر دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: ''عمر! تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ کے ہاں کسریٰ اور قیصر کے مقابلے میں بہت زیادہ معزز ہیں۔ وہ دنیا میں خوب عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں اور اللہ کے رسول! آپ کی وہ حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر بات ایسے ہی ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لِبَاسِهِ ﷺ وَزِيْنَةٍ

رسول اللہ ﷺ کے لباس اور زینت کا بیان

[11334/6486]..... عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَعْجَبَ، (قَالَ عَفَّانُ: أَوْ أَحَبَّ) إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5812، صحیح مسلم: 2079. (مسنداحمد: 12377)

ترجمۃ الحدیث— قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ کو کونسا لباس سب سے زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: یمن کی سوتی اور دھاری دار چادر۔

[11335/6487]..... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَمِيْصٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4026، سنن الترمذی: 1763 . (مسنداحمد: 26695)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لباس میں سب سے زیادہ پسندیدہ لباس نبی کریم ﷺ کے ہاں قمیص کا پہننا تھا۔

[11336/6488]..... عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِرِدَاءٍ حَضْرَمِيٍّ۔

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1883، سنن الترمذی: 859، سنن ابن ماجه: 2954 . (مسنداحمد: 17952)

ترجمۃ الحدیث سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضر موت کی تیار شدہ چادر سے اضطباع کیا ہوا تھا۔

[11339/6489]..... عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا جَعَلَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ مِنْ صُوفٍ، فَذَكَرَ سَوَادَهَا وَبَيَاضَهُ فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرِقَ وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَذَفَهَا، وَكَانَ يُحِبُّ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4074 . (مسنداحمد: 25003)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے اون کی سیاہ رنگ کی چادر بنائی، پھر انھوں نے اس چادر کی سیاہی اور آپ ﷺ کی سفیدی کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے وہ چادر پہن لی، جب آپ ﷺ کو پسینہ آیا اور آپ ﷺ نے اون کیبو محسوس کی تو آپ ﷺ نے اس کو اتار کر پھینک دیا، دراصل آپ ﷺ پاکیزہ اور اچھی خوشبو پسند کرتے تھے۔

[11341/6490]..... عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ أَبِي: لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ، حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ، إِنَّمَا لِبَاسُنَا الصُّوفُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4033، سنن الترمذی: 2479، سنن ابن ماجه: 3758 . (مسنداحمد: 19758)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: کاش کہ تم وہ منظر دیکھتے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور بارش ہونے لگتی، تو تم گمان کرتے کہ ہماری بو بھیڑوں والی بو ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا لباس اون کا ہوتا تھا۔

[11344/6491]..... عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُنِعَ بِالْيَمَنِ ، وَكِسَاءٌ مِنَ الَّتِي يَدْعُونَ الْمُلَبَّدَةَ ، قَالَ بَهْزٌ: تَدْعُونَ ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5818، صحيح مسلم: 2080 . (مسنداحمد: 24997)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا، انہوں نے ہمیں یمن میں تیار ہونے والی ایک موٹی سی چادر اور ایک ایسی چادر نکال کر دکھائی جسے تم لوگ "مُلَبَّدَة" کہتے ہو اور کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ یہ دو چادریں زیب تن کئے ہوئے تھے۔

[11345/6492]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسِمَةٌ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 927، 3628، 3800 . (مسنداحمد: 2074)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا، جبکہ آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔

[11348/6493]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَتْ نِعَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا قِبَالَانِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3107، 5858 . (مسنداحمد: 13568)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتوں کے سامنے کی جانب دو دھاگے تھے، جن کے ساتھ وہ تسمہ باندھتے تھے۔

[11350/6494]..... عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلٰى جَيْبِ قَمِيصِهِ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 4048، سنن الترمذی: 2788 . (مسنداحمد: 19975)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نہ سرخ رنگ کی ریشم کی چادر پر سوار ہوں گا، نہ عصفر بوٹی سے رنگا کپڑا پہنوں گا اور نہ ایسی قمیص پہنوں گا، جس کے گریبان اور آستینوں پر ریشم لگا ہوا ہو۔'' ساتھ ہی حسن نے اپنی قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے، جس کی مہک ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس میں رنگ ہو اور خوشبو کی مہک نہ ہو۔''

[11352/6495]..... عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذُكِرَ الْمِسْكُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2252 . (مسنداحمد: 11269)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کستوری کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔''

[11353/6496]..... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1189 . (مسنداحمد: 24105)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی خوشبو لگاتی تھیں؟ انھوں نے کہا: سب سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔

[11354/6497]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 61/7 . (مسنداحمد: 12283)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں سے میرے نزدیک پسندیدہ چیزیں بیویاں اور خوشبو ہے اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔''

[11355/6498]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْتَحِلُ بِالْاِثْمِدِ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ، وَكَانَ يَكْتَحِلُ فِيْ كُلِّ عَيْنٍ ثَلَاثَةَ اَمْيَالٍ۔

تخریج الحدیث حسن: الشمائل الترمذی: 49 . (مسنداحمد: 3320)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو سونے سے پہلے اثمد سرمہ ڈالا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین سرمچو ڈالتے تھے۔

[11356/6499]..... عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَكَانَ شَعْرُهٗ يَبْلُغُ كَتِفَيْهِ اَوْ مَنْكِبَيْهِ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: المعجم الکبیر للطبرانی: 726/22، دلائل النبوۃ النبوۃ: 238/1 . (مسنداحمد: 17497)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہندی اور کتم بوٹی کے ساتھ بال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رنگتے تھے، آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

[11357/6500]..... عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْدُلُهَا ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

تخریج الحدیث رجاله ثقات رجال الشيخين: المستدرك للحاكم: 606/2 . (مسنداحمد: 13254)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب تک چاہا نبی کریم ﷺ نے اپنے بالوں کو سیدھا چھوڑے رکھا، پھر مانگ نکالنا شروع کر دی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِبَادَاتِهٖ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی عبادات کا بیان

[11358/6501]..... عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ يَعْنِي بِالْعِبَادَةِ؟ قَالَتْ: كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً، وَأَيُّكُمْ كَانَ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْقُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1987صحيح مسلم: 783 . (مسنداحمد: 25562)

ترجمۃ الحدیث علقمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آیا رسول اللہ ﷺ عبادت کے لیے ایام مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ عبادات کے لیے ایام مخصوص یا متعین نہیں کیا کرتے تھے، آپ ﷺ کے اعمال دائمی ہوتے تھے۔ عمل کرنے کے لیے جس قدر استطاعت رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے تم میں سے کون اتنی استطاعت رکھتا ہے؟

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِهٖ ﷺ بِاللَّيْلِ وَوِتْرِهٖ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

نبی کریم ﷺ کے قیام اللیل اور وتر وغیرہ کا بیان

[11360/6502]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ أَطْوَلَ مِنْهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ فِيْهِنَّ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَرْكَعُ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ جَالِسٌ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 746 . (مسنداحمد: 25223)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے، پھر ان سے زیادہ طویل دو رکعتیں ادا فرماتے، اس کے بعد آپ ﷺ تین وتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا کرتے اور ان میں کوئی فاصلہ نہیں کرتے تھے، اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی ادا کر لیتے۔

[11361/6503]..... عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُوْمُ آخِرَهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ آخِرَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 739. (مسند احمد: 24342)

ترجمۃ الحدیث اسود کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کی بابت دریافت کیا، انہوں نے بتایا: آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے اور آخری حصہ میں قیام فرمایا کرتے تھے۔

[11363/6504]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ يُصَلِّي جَالِسًا؟ قَالَتْ: بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ يَقْرَأُ السُّوْرَةَ؟ فَقَالَتْ: الْمُفَصَّلَ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَعْلَمُهُ أَفْطَرَ شَهْرًا كُلَّهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ، قَالَ يَزِيْدُ: يَقْرِنُ، وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 717. (مسند احمد: 25385)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، ہاں جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پڑھ لیتے۔ میں نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: جب آپ ﷺ زیادہ عمر والے ہو گئے تو بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ﷺ سورتوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ مفصل سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ میں نے سوال کیا: آیا رسول اللہ ﷺ پورا مہینہ بھی روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: میرے علم کے مطابق آپ ﷺ نے ماہ رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے اور میرے علم کے مطابق آپ ﷺ نے کبھی بھی پورا مہینہ روزوں کا ناغہ بھی نہیں کیا۔ وفات تک آپ ﷺ کا یہ معمول رہا کہ آپ ﷺ ہر ماہ کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھا کرتے تھے۔ یزید کی روایت میں ''یقرأ'' کی بجائے ''یقرن'' کا لفظ ہے۔ (یعنی آپ ﷺ مفصل سورتیں ملا کر پڑھا کرتے تھے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِهِ تَطَوُّعًا

آپ ﷺ کے نفلی روزوں کا بیان

[11364/6505]..... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْأَيَّامَ يَسْرُدُ حَتّٰى يُقَالَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ الْأَيَّامَ حَتّٰى لَا يَكَادُ أَنْ يَّصُوْمَ، إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ، إِنْ كَانَا فِيْ صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا، وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا يَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَصُوْمُ لَا تَكَادُ أَنْ تُفْطِرَ، وَ تُفْطِرُ حَتّٰى لَا تَكَادُ أَنْ تَصُوْمَ، إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِيْ صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا، قَالَ: ((أَيُّ يَوْمَيْنِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ، قَالَ: ((ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔)) قَالَ: قُلْتُ: وَلَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: ((ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 201/4 . (مسنداحمد: 21753)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کئی کئی دن تک مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ کہا جاتا کہ لگتا ہے کہ اب آپ ناغہ نہیں کریں گے، لیکن کبھی آپ ﷺ طویل عرصہ تک ہفتہ کے دو دنوں کے سوا کوئی روزہ نہ رکھتے اور آپ جس قدر نفلی روزے ماہ شعبان میں رکھتے اتنے روزے دوسرے کسی مہینہ میں نہیں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ روزے رکھنے لگتے ہیں تو چھوڑتے ہی نہیں اور اگر ترک کرنے لگتے ہیں تو ہفتہ میں دو دنوں کے سوا روزے رکھتے ہی نہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون سے دو دن؟'' میں نے عرض کیا: سوموار اور جمعرات کا دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دو دنوں میں انسانوں کے اعمال اللہ رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے اعمال اللہ کے سامنے جب پیش کیے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔'' میں نے دریافت کیا کہ آپ جتنے نفلی روزے ماہ شعبان میں رکھتے ہیں اتنے روزے دوسرے کسی اور مہینے میں نہیں رکھتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رجب اور رمضان کے درمیان والا یعنی شعبان ایسا مہینہ ہے کہ لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں، جبکہ اس مہینے میں اعمال اللہ رب العالمین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے حضور اس حال میں پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11365/6506]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا حَتّٰى يُفْطِرَ مِنْهُ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 738. (مسند احمد: 24334)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کی بابت دریافت کیا، انہوں نے کہا: میرے علم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے جس مہینے بھی (نفلی) روزے رکھے اس میں سے کچھ دن ناغہ بھی کیا اور جس مہینے میں آپ ﷺ نے روزوں کا ناغہ کیا، اس میں کچھ نہ کچھ روزے بھی ضرور رکھے ہیں، وفات تک آپ ﷺ کا یہی معمول رہا۔

بَابُ بَعْضِ مَا جَاءَ فِيْ حَجِّهِ ﷺ

حج نبوی ﷺ کا تذکرہ

[11367/6507]..... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّه، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ۔)) وَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1691، صحيح مسلم: 1227. (مسند احمد: 6247)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ کیا اور آپ ﷺ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے احرام کے دوران پہلے عمرہ اور پھر حج کا تلبیہ پڑھا اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا، کچھ لوگ تو قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے تھے، لیکن کچھ لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے، رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے، ان پر احرام کی وجہ سے جو حلال چیز حرام ہو چکی ہے، وہ حج پورا ہونے تک حلال نہیں ہوگی، لیکن جن کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد بال کٹوا کر احرام کھول دیں، پھر وہ حج کے لیے علیحدہ احرام باندھیں گے اور قربانی کریں گے، جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے گھر جا کر رکھے گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ آئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا، سب سے پہلے حجر اسود کا بوسہ لیا، اس کے بعد بیت اللہ کے گرد سات چکروں میں سے پہلے تین میں آپ ﷺ نے رمل کیا اور باقی چار میں عام رفتار سے چلے، طواف مکمل کرنے کے بعد آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے قریب دو رکعتیں ادا کی اور جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو صفا پر تشریف لے گئے، اور صفا مروہ کی سعی کی اور حج سے فارغ ہونے تک احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی کوئی چیز آپ ﷺ پر حلال نہ ہوئی، دس ذوالحجہ کو آپ ﷺ نے قربانی کی اور بیت اللہ کا طواف کیا، اس کے بعد آپ ﷺ پر احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی ہر چیز حلال ہوگئی، جو لوگ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے، انھوں نے بھی اسی طرح کے اعمال سرانجام دیئے، جو رسول اللہ ﷺ نے ادا کیے تھے۔

[11368/6508]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَافَ بِالْبَیْتِ وَهُوَ عَلٰی بَعِیْرِهٖ، وَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِمِحْجَنٍ كَانَ مَعَهُ، قَالَ: وَاَتَی السِّقَایَةَ فَقَالَ: ((اسْقُوْنِیْ۔)) فَقَالُوْا: اِنَّ هٰذَا یَخُوْضُهُ النَّاسُ وَلٰكِنَّا نَاْتِیْكَ بِهٖ مِنَ الْبَیْتِ، فَقَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ، اِسْقُوْنِیْ مِمَّا یَشْرَبُ مِنْهُ النَّاسُ۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1635 . (مسند احمد: 1841)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا، پھر آپ ﷺ وہاں تشریف لائے، جہاں زمزم کا پانی پلایا جا رہا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی پلاؤ۔'' انہوں نے کہا: اس پانی کو تو لوگ متأثر کرتے رہتے ہیں، ہم آپ کے لیے گھر سے (صاف) پانی لے آتے ہیں، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ضرورت نہیں ہے، جہاں سے لوگ پی رہے ہیں، وہیں سے مجھے بھی پلا دیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ اَوْلَادِهِ ﷺ وَآلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَزَوْجَاتِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ أَوْلَادِهِ ﷺ وَشَيْءٍ مِنْ مَنَاقِبِهِمْ

نبی کریم ﷺ کی اولاد، اہل بیت اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المؤمنین کا تذکرہ

فَمِنْهُمْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11369/6509]..... عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا، تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَتَهَا مَشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَرْحَباً بِابْنَتِي۔)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: اسْتَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثِهِ ثُمَّ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثاً فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَارَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحاً أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لَأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيْلَ عليہ السلام كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِيْ لُحُوْقًا بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ۔)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوْنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟)) قَالَتْ: فَضَحِكْتُ لِذٰلِكِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3623، 3624، صحيح مسلم: 2450. (مسنداحمد: 26413)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس طرح چلتی ہوئی تشریف لائیں، گویا ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال جیسی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پیاری بیٹی کو خوش آمدید۔'' پھر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ان کو اپنی داہنی یا بائیں جانب بٹھا لیا اور ان سے راز دارانہ طور پر کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو آپ کے ساتھ بطور خاص بات کی اور تم رونے لگ گئیں؟ اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے ان سے راز دارانہ طور پر کوئی بات کی تو وہ مسکرا دیں۔ میں نے کہا کہ میں نے آج تک غم اور خوشی کو اس قدر اکٹھا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا بات کہی ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کروں گی، یہاں تک کہ جب نبی کریم ﷺ کا انتقال ہو گیا تو میں نے دوبارہ اس کی بابت ان سے دریافت کیا تو اب کی بار انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چپکے سے کہا: ''جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا دور ایک بار کیا کرتے تھے، لیکن اس سال قرآن مجید کا دور دو بار کیا ہے، میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ چکا ہے اور میرے اہل بیت میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی، میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔'' یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم (آخرت میں) اس امت یا اہل ایمان کی خواتین کی سردار بنو؟'' یہ بات سن کر میں مسکرا دی۔

[11370/6510]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3752 . (مسنداحمد: 12674)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں سے سیدنا حسن بن علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

[11371/6511]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 3869 . (مسنداحمد: 16123)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کی باتیں کیں، جب یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس بات سے اسے دکھ پہنچتا ہے، مجھے بھی اس سے دکھ پہنچتا ہے اور جو بات اسے غمگین کرتی ہے، مجھے بھی اس بات سے رنج ہوتا ہے۔''

[11372/6512]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ الْمِسْوَرَبْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوْهَا، وَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا۔)) قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 926، 3729، صحیح مسلم: 2449. (مسند احمد: 18912)

ترجمۃ الحدیث علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلایا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھجوایا، جبکہ نبی کریم ﷺ کی دختر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی زوجیت میں تھیں، جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاں آ کر عرض کی کہ آپ کی قوم باتیں بنائے گی کہ آپ اپنی بیٹیوں کے حق میں کسی کے ساتھ غصہ نہیں کرتے، اب دیکھیں ناں کہ یہ علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کی تیاریوں میں ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے خطبۂ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا: ''میں نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کیا، پس اس نے میرے ساتھ کی ہوئی بات پوری کی، بے شک فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا گوشہ ہے، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اسے رنجیدہ اور غمگین کریں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی دختر اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک آدمی کی زوجیت میں جمع نہیں ہوسکتیں۔'' یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنا پروگرام ختم کر دیا۔

[11373/6513]..... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا۔)) قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: ((حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالاً وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3110، صحیح مسلم: 2449 . (مسنداحمد: 18913)

ترجمۃ الحدیث علی بن حسین نے بیان کیا کہ جب یہ لوگ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزید بن معاویہ کے ہاں سے مدینہ منورہ آئے تو سیدنا مسور بن مخرمہ نے آ کر ان سے ملاقات کی اور کہا: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں۔ میں نے ان سے کہا: جی کوئی نہیں ہے۔ مسور نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ والی تلوار عنایت کر سکتے ہیں؟ مجھے اندیشہ ہے کہ اس تلوار کے بارے میں لوگ آپ پر حاوی ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عنایت فرمائیں گے تو جب تک میں زندہ رہوں گا، اس وقت تک کسی کو نہیں پہنچنے دوں گا، جبکہ تک وہ مجھے ختم نہیں کر دے گا، بے شک سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا جبکہ میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ اسے دین کے بارے میں مشکلات میں ڈال دیا جائے گا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد (ابوالعاص رضی اللہ عنہ) کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے ان کی خوب تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے میرے ساتھ جو عہد و پیماں کیا اسے پورا کیا، ہاں ہاں میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ کی دختر اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ (یعنی ایک آدمی کی زوجیت میں) کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔''

[11375/6514]..... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ يَخْطُبُ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَلْيَأْتِنِي فِي الْعَتَمَةِ ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ الْمِسْوَرُ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! وَاللّٰهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَبَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي ، يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا ، وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهْرِي.)) وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذٰلِكَ ، قَالَ: فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ.

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 154/3 . (مسنداحمد: 18907)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن حسن نے ان سے ان کی دختر کا رشتہ طلب کیا، اس نے جواباً یہ پیغام بھیجا کہ حسن بن حسن آج رات خود مجھ سے ملو۔ جب ان کی ان سے ملاقات ہوئی تو سیدنا مسور رضی اللہ عنہ نے پہلے تو اللہ کی حمد و ثناء کی اور پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے تمہاری رشتہ داری اور دامادی سے بڑھ کر دوسری کوئی چیز محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس بات سے وہ رنجیدہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اس سے رنجیدہ خاطر ہوتا ہوں اور جس بات سے وہ خوش ہو مجھے بھی اس سے خوشی ہوتی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے تعلق، رشتہ داری اور دامادی کے علاوہ باقی تمام رشتہ داریاں قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گی۔'' تمہارے نکاح میں ان (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی ایک دختر موجود ہیں۔ اگر میں تمہارے ساتھ اپنی دختر کا نکاح کروں تو اس سے ان کا دل دکھے گا، چنانچہ وہ انہیں اس بارے میں معذور سمجھ کر چلے گئے۔

[11376/6515]..... عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَائِهِمْ اِلَّا مَا كَانَ لِمَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند ابویعلی: 1169، سنن الکبری للنسائی : 8514 . (مسنداحمد: 11618)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار اور فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہوں گی، ماسوائے مریم بنت عمران کے۔''

بَابٌ وَمِنْهُمْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

دختر رسول ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11379/6516]..... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِی فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی فِدَاءِ أَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِیهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِیجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِی الْعَاصِ حِینَ بَنَى عَلَیْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِیدَةً وَقَالَ: ((إِنْ رَأَیْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِیرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَیْهَا الَّذِی لَهَا فَافْعَلُوْا؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَطْلَقُوهُ وَرَدُّوا عَلَیْهَا الَّذِی لَهَا۔

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 2692 . (مسنداحمد: 26362)

ترجمۃ الحدیث— زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے مال وغیرہ بھیجا تو سیدہ زینب بنتِ رسول رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابوالعاص بن ربیع کے فدیے میں مال بھیجا، اس میں اس نے اپنا ایک ہار بھی بھیجا، یہ ہار دراصل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا، جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ابوالعاص کے ساتھ رخصتی ہوئی تھی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ پر رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو میری بیٹی کے قیدی کو ایسے ہی آزاد کر دو اور اس کا ہار اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس کر دو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! پس انھوں نے ابو العاص کو رہا کر دیا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ان کا ہار واپس کر دیا۔

بَابٌ وَمِنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11382/6517]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ)) قَالَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ، يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَيْفٍ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيهِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي سَيْفٍ، وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ وَقَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا، قَالَ: فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ! جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَأَمْسَكَ، قَالَ: فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ، قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ، وَاللّٰهِ! إِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1303، صحيح مسلم: 2315. (مسند احمد: 13014)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے، میں نے اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نام پر اس کا نام رکھا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان کو رضاعت کے لیے مدینہ کے ایک لوہار سیدنا ابو سیف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ ام سیف رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا، ایک بار رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھنے کے لیے چل کر گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، جب میں وہاں پہنچا تو ابو سیف اپنی بھٹی میں پھونک مار رہا تھا اور کمرہ دھوئیں سے بھر چکا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ سے آگے آگے جلدی چل کر گیا اور میں نے ان سے کہا: ابو سیف! اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے ہیں۔ تو وہ اپنے کام سے رک گیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے بچے کو بلوا کر اسے سینے سے لگایا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی جان اللہ کے سپرد کر رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ آنسو بہا رہی ہے، اور دل غمگین ہے، لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی پر بہت زیادہ غمگین ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11383/6518]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضَعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَنْطَلِقُ، وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، فَإِنَّ لَهُ ظِئْرَيْنِ يُكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2316. (مسنداحمد: 12102)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال کے حق میں مہربان کسی کو نہیں پایا، آپ ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کی بالائی بستیوں میں رضاعت کے لیے بھیجے ہوئے تھے، آپ ﷺ ان کو دیکھنے کے لیے تشریف لے جاتے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، آپ ﷺ ان کے گھر میں داخل ہو جاتے، حالانکہ اس گھر میں دھواں اٹھ رہا ہوتا تھا، کیونکہ ان کا رضاعی والد لوہار تھا، پھر رسول اللہ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے، اسے بوسے دیتے اور پھر واپس تشریف لے آتے۔ عمرو راوی کہتے ہیں: جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ابراہیم میرا بیٹا ہے، چونکہ یہ دودھ پینے کی مدت کے اندر اندر فوت ہوا ہے، اس لیے اس کی جنت میں دو رضاعی مائیں ہوں گی، جو اس کی رضاعت کو پورا کریں گی۔''

[11384/6519]..... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ سَتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، فَأَمَرَبِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُدْفَنَ فِي الْبَقِيعِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَهُ مُرْضِعًا يُرْضِعُهُ فِي الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1382، 3255، 6195. (مسنداحمد: 18550)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پسر رسول ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں انتقال ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے جنت البقیع میں دفن کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے جنت میں ایک دایہ دودھ پلائے گی۔''

[11385/6520]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3187. (مسنداحمد: 26305)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا اٹھارہ ماہ کی عمر میں انتقال ہوا تھا، آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی۔

[11387/6521]..... ثَنَا ابْنُ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ نَبِيٌّ مَا مَاتَ اِبْنُهُ اِبْرَاهِيْمُ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 1600، 1791، 4255. (مسند احمد: 19109)

ترجمۃ الحدیث: اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر نبی کریم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آنا ہوتا تو آپ ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم علیہ السلام فوت نہ ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ آلِ بَيْتِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ

اہل بیت اطہار کا ذکر خیر

[11388/6522]..... عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ، تَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ بَيْتِهَا فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا خَزِيْرَةٌ فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا: ((اُدْعِيْ زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ۔)) قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَجَلَسُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تِلْكَ الْخَزِيْرَةِ، وَهُوَ عَلٰى مَنَامَةٍ لَهُ عَلٰى دُكَّانٍ تَحْتَهُ كِسَاءٌ لَهُ خَيْبَرِيٌّ، قَالَتْ: وَأَنَا أُصَلِّيْ فِي الْحُجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: 33] قَالَتْ فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا۔)) قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِيْ الْبَيْتَ فَقُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ۔)) قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ لَيْلٰى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَطَاءٍ سَوَاءً، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ عَوْفٍ أَبُو الْحَجَّافِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

تخریج الحدیث: صحيح: المعجم الكبير للطبرانی: 2665، المستدرك للحاكم: 416/2، سنن البيهقی: 150/2. (مسند احمد: 26508)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہنڈیا لے کر آئیں، جس میں گوشت سے تیار شدہ خزیرہ تھا، جب وہ آپ ﷺ کے پاس داخل ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے خاوند اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر لاؤ۔'' اتنے میں سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور وہ سارے خزیرہ کھانے لگے، آپ ﷺ ایک دکان نما جگہ پر تھے، جو آپ کی خواب گاہ تھی، نیچے خیبر کی بنی ہوئی چادر بچھا رکھی تھی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں حجرے میں نماز پڑھ رہی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت اتاری: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ..... ''اللہ تعالیٰ تو صرف یہ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیت! تم سے پلیدی دور کر دیں اور تمہیں مکمل طور پر پاک کر دیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے زائد چادر کے حصہ کو لیا اور انہیں ڈھانپ لیا، پھر اپنا ہاتھ آسمان کی جانب بلند کیا اور فرمایا: ''اے میرے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے خاص ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں پاک کر دے۔ اے میرے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے خاص ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں پاک کر دے۔'' اتنے میں ام سلمہ نے جو کمرہ سے باہر تھی نے اس چادر کے اندر سر داخل کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم خیر پر ہو، بلاشبہ تم خیر پر ہو۔''

[11390/6523]..... عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: ((ائْتِينِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ۔)) فَجَاءَتْ بِهِمْ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكِيًّا، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ، فَجَذَبَهُ مِنْ يَدِي، وَقَالَ: ((إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3871 . (مسنداحمد: 26746)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تم اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ۔'' وہ ان کو بلا کر لے آئیں، آپ ﷺ نے فدک (خیبر کے علاقے) کی تیار شدہ ایک چادر ان کو اوڑھا دی اور اپنا ہاتھ سب کے اوپر رکھ کر فرمایا: ''یا اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں، تو اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد اور آل محمد پر نازل فرما، بے شک تو ہی قابل تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے چادر اٹھا کر ان کے ساتھ اندر داخل ہونے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا: ''تم تو پہلے ہی خیر اور بھلائی پر ہو۔''

[11391/6524]..... عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَذَكَرُوا عَلِيًّا ، فَلَمَّا قَامُوْا قَالَ لِي: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضی اللہ عنہم ، آخِذٌ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتّٰى دَخَلَ ، فَأَدْنٰى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذِهِ ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ كِسَاءً ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 72/12، مسند ابویعلی: 7486، المعجم الکبیر للطبرانی: 160/22 . (مسنداحمد: 16988)

ترجمۃ الحدیث ابوعمار شداد کہتے ہیں: میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ان کے ہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑا دیا۔ (یعنی ان کے بارے میں ناگوار اور ناپسندیدہ باتیں کرنے لگے)، جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا ایک حشم دید واقعہ بیان نہ کر دوں؟ میں نے عرض کیا: جی ضرور بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا: میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہوئے ہیں، میں ان کی انتظار میں بیٹھ گیا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں کو ایک ایک ہاتھ میں اٹھایا ہوا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اندر چلے آئے اور آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنی ران پر بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے ایک چادر یا اپنا کپڑا ان سب کے اوپر ڈال دیا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ..... کہ اللہ تم سے یعنی نبی کے اہل بیت سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر کے مکمل طور پر پاک صاف کرنا چاہتا ہے۔'' (سورۂ احزاب:33) ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! یہ بھی میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت اس سعادت کے زیادہ حق دار ہیں۔''

[11393/6525]..... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (رضی اللہ عنہ) فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا ، رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ مَعَهُ ، لَقَدْ رَأَيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيْبًا فِيْنَا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا، يَعْنِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَأُجِيْبُ، وَإِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ۔)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ۔)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: إِنَّ نِسَاءَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: آلُ عَلِيٍّ وَ آلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَكُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2408. (مسند احمد: 19265)

ترجمۃ الحدیث یزید بن حیان تیمی کہتے ہیں: میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے کہا: اے زید! تم نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ کی احادیث سنی ہیں، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے، آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، زید! بس تم نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، زید! تم نے جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، وہ ہمیں بھی بیان کرو، انھوں نے کہا: اے بھتیجے! میری عمر بڑی ہوگئی ہے، آپ ﷺ کی صحبت کو بھی کافی عرصہ گزر چکا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی جو احادیث یاد کی تھیں، ان میں سے بعضوں کو بھول بھی گیا ہوں، اس لیے میں تم کو جو کچھ بیان کر دوں، اس کو قبول کر لو اور جو نہ کر سکوں، اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ غدیر خم، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، کے مقام پر خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت کیا اور پھر یہ بھی فرمایا: ”أَمَّا بَعْدُ! خبردار! اے لوگو! میں ایک بشر ہی ہوں، قریب ہے کہ میرے ربّ کا قاصد میرے پاس آ جائے اور میں اس کی بات قبول کر لوں، بات یہ ہے کہ میں تم میں دو بیش قیمت اور نفیس چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑ لو اور اس کے ساتھ چمٹ جاؤ۔“ پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر آمادہ کیا اور اس کے بارے میں ترغیب دلائی، اور پھر فرمایا: ”دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملے میں اللہ تعالیٰ یاد کرواتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔'' حصین نے کہا: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں بھی اہل بیت میں سے ہیں؟ انھوں نے کہا: بے شک آپ ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں، جن پر صدقہ حرام ہے۔ حصین نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ آلِ علی، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔ اس نے کہا: کیا اِن سب پر صدقہ حرام ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

[11395/6526]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الطبرانی : 4921 . (مسنداحمد: 21578)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو باقی رہنے والی چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، یہ ایک رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے اور میرا خاندان جو کہ میرے اہل بیت ہیں، لوگوں کے حوض کوثر پر آنے تک یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے۔

[11396/6527]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيبَ ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِي ، كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي ، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، فَانْظُرُونِي هُمْ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3788 . (مسنداحمد: 11131)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''بے شک قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے اور میں اس دعوت کو قبول کرلوں، میں تمہارے درمیان دو اہم اور مضبوط چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور دوسری چیز میرا خاندان، اللہ کی کتاب وہ رسی ہے، جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی ہے اور میرا خاندان میرے اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت باریک بیں اور ہر چیز سے باخبر ہے، اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ دونوں حوض پر آنے تک یعنی قیامت تک ایک دوسری سے جدا نہ ہوں گی، تم میرا خیال رکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11401/6528]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا، بَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا أُرْسِلَ بِهِ، وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ لَيْسَ ثَلَاثًا، أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ، قَالَ مُوسَى: فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ فَقُلْتُ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ فِي بَنِي هَاشِمٍ قَلِيلَةً فَأَحَبَّ أَنْ تَكْثُرَ فِيهِمْ-

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 808، سنن الترمذی: 1701، سنن ابن ماجه: 426، سنن النسائی: 89/1. (مسنداحمد: 1977)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند بندے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کی طرف سے جو پیغام دیا گیا، آپ ﷺ نے اس کو اسی طرح آگے پہنچا دیا اور عام امت سے ہٹ کر تین باتوں کے سوا ہمیں علیحدہ کوئی خاص حکم نہیں دیا: آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم مکمل وضو کیا کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھوں سے گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ موسیٰ بن سالم کہتے ہیں کہ جب میری عبدالرحمٰن بن حسن سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا: عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے مجھے یوں بیان کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ بنو ہاشم میں گھوڑے کم تھے اور آپ ﷺ نے چاہا کہ ان کے ہاں گھوڑوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے، اس لیے آپ ﷺ نے ان کو اس عمل سے منع فرمایا تھا۔

[11403/6529]..... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((خَيْرُ عَطَاءٍ هٰذَا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! إِنْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَأَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ-))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1894، سنن الترمذی: 868، سنن ابن ماجه: 1254، سنن النسائی: 284/1. (مسنداحمد: 16743)

ترجمة الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (بنوعبدمناف کو کوئی چیز دی اور) فرمایا: ''اے بنی عبدمناف! یہ بہترین عطیہ ہے اور اے بنوعبدالمطلب! اگر تمہیں حکومت اور اقتدار مل جائے تو تم کسی کو بھی دن رات کی کسی گھڑی میں بیت اللہ کا طواف کرنے سے نہ روکنا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابُ ذِكْرِ أَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ وَإِلَيْكَ ذِكْرَهُنَّ عَلَى التَّرْتِيبِ

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ، لیجئے بالترتیب ان کا ذکر کیا جاتا ہے

اَلثَّانِيَةُ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ رضی اللہ عنہا

دوسری زوجۂ رسول ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11404/6530]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ لِحَاجَتِهَا لَيْلًا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ، قَالَتْ: وَكَانَتْ امْرَأَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جَسِيمَةً، فَوَافَقَهَا عُمَرُ فَأَبْصَرَهَا فَنَادَاهَا: يَاسَوْدَةُ! إِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا إِذَا خَرَجْتِ فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ أَوْ كَيْفَ تَصْنَعِينَ؟ فَانْكَفَأَتْ فَرَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَ لَهَا عُمَرُ، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ لَفِي يَدِهِ، فَقَالَ: ((لَقَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 147، 4795، 5237، صحیح مسلم: 2170. (مسنداحمد: 24290)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا، اس کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے باہر گئیں۔ وہ کافی جسیم تھیں اور ان کا قد کافی طویل تھا، راستے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مل گئے، انہوں نے ان کو دیکھا تو زور سے کہا: سودہ! اللہ کی قسم! تم جب باہر آتی ہو تو ہم سے مخفی نہیں رہ سکتیں، اب دیکھ لو کہ تم کو کیسے نکلنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے؟ وہ وہیں سے لوٹ آئیں، رسول اللہ ﷺ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے، انہوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی اور شکایت کی۔ گوشت والی ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہی تھی کہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، اس کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہوا تو ابھی تک وہ ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تمہیں اپنی ضرورت کے لیے گھر سے باہر جانے کی اجازت مل گئی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11405/6531]..... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكِلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتْ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِيْ بِذَالِكَ رِضَا النَّبِيِّ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2593، 2688. (مسنداحمد: 24859)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے حق میں قرعہ نکلتا، اسے ساتھ لے کر جاتے تھے اور آپ ﷺ اپنی ہر بیوی کے لئے اس کی رات اور اس کا دن تقسیم کیا کرتے تھے، ما سوائے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے، کیونکہ انہوں نے اپنا دن اور رات ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہبہ کر دیا تھا، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا مقصد نبی کریم ﷺ کی رضا تلاش کرنا تھا۔

بَابٌ فِيْ تَارِيْخِ الْعَقْدِ عَلَى عَائِشَةَ وَالْبِنَاءِ بِهَا وَكَمْ كَانَ عُمْرُهَا وَقِصَّةِ زِفَافِهَا

رسول اللہ ﷺ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح کی تاریخ، رخصتی کا بیان، اس وقت ان کی عمر اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضری کا تذکرہ

[11407/6532]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ، وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَالٍ، فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ؟ فَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ نِسَاءُ هَا فِيْ شَوَالٍ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1423. (مسنداحمد: 24272)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور مجھے شوال ہی کے مہینہ میں آپ کے ہاں روانہ کیا گیا۔ تو آپ ﷺ کی کونسی بیوی آپ کی نظروں میں مجھ سے زیادہ وقعت والی تھی؟ چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی عورتوں کی شادیاں ماہ شوال میں کرنا زیادہ پسند کیا کرتی تھیں۔

بَابٌ فِيْ مُلَاطَفَةِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ وَإِدْخَالِهِ السُّرُوْرَ عَلَيْهَا

نبی کریم ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دل لگی اور ان کو خوش کرنے کا تذکرہ

[11412/6533]..... (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَاكَ؟ قَالَ: ((إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام)) قُلْتُ: أَجَلْ وَاللّٰهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5228، صحيح مسلم: 2439. (مسنداحمد: 24318)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: ''تم جب مجھ سے خوش یا ناراض ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے۔'' میں نے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم راضی ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو: محمد کے رب کی قسم۔ اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو: ابراہیم کے رب کی قسم۔'' میں نے عرض کیا: بالکل ٹھیک ہے، لیکن اللہ کی قسم میں صرف آپ کا نام ترک کرتی ہوں (دل میں آپ کی محبت اور مقام وہی رہتا ہے)۔

[11413/6534]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُمْضِهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5125، 7012، صحيح مسلم: 2438. (مسنداحمد: 24142)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دو مرتبہ مجھے خواب میں دکھائی گئیں، کوئی آدمی تمہیں ایک سفید ریشمی ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے تھا، وہ کہتا تھا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کرے گا۔''

[11414/6535]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5190، صحيح مسلم: 892. (مسنداحمد: 26101)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا، جبکہ حبشی جنگی ہتھیاروں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کر رہے تھے، تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں، پھر آپ کھڑے رہتے تھے، یہاں تک کہ میں خود واپس پھرتی تھی۔

[11424/6536]..... عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّ نِسَائِكَ لَهَا كُنْيَةٌ غَيْرِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اكْتَنِي أَنْتِ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ۔)) فَكَانَ يُقَالُ لَهَا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَتْ وَلَمْ تَلِدْ قَطُّ۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 35/23، مصنف عبد الرزاق: 19858. (مسنداحمد: 25181)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے سوا آپ کی تمام ازواج نے کنیت رکھی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم ام عبداللہ کنیت رکھ لو۔'' پس ان کو ام عبداللہ کہا جاتا رہا، یہاں تک کہ کوئی بچہ جنم دیئے بغیر سیدہ وفات پا گئیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ غَيْرَةِ ضَرَائِرِهَا مِنْ مَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِيَّاهَا وَانْتِصَارِهَا عَلَيْهِنَّ

رسول اللہ ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت پر دیگر ازواج کی غیرت نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دیگر ازواج پر غلبہ کا بیان

[11427/6537]..... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا: قُولِي لَهُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُحِبِّينِي۔)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأَحِبِّيهَا۔)) فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا قَالَ لَهَا، فَقُلْنَ إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: هِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتُمُنِي، فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنْظُرُ إِلَى طَرْفِهِ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، قَالَتْ: فَشَتَمْتُنِي حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ۔)) قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا مِنْهَا، وَأَكْثَرَ صَدَقَةً، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ زَيْنَبَ، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبٍ حَدٍّ كَانَ فِيهَا تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 67/7. (مسنداحمد: 25174)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ جا کر آپ ﷺ سے کہیں کہ آپ کی ازواج ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے عدل کا مطالبہ کرتی ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہاں گئی تو آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر میں ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جا کر آپ ﷺ سے کہا کہ آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے عدل کا مطالبہ کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟'' زہری نے کہا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم بھی اس عائشہ سے محبت رکھو۔'' دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! جو کچھ مجھے پسند ہے کیا تمہیں پسند نہیں ہے؟'' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تم بھی ان سے یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھو۔'' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی بات سن کر واپس آ گئیں اور آپ ﷺ کے جواب سے انہیں مطلع کیا، ان سب نے کہا: تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا؟ تم دوبارہ آپ ﷺ کی طرف جاؤ، لیکن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اس بارے میں میں آپ ﷺ کے پاس بالکل نہیں جاؤں گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا واقعی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں۔ اس کے بعد ازواج نے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو (تیار کر کے) بھیجا۔ ازواج مطہرات میں صرف وہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مد مقابل تھیں۔ انہوں نے جا کر کہا: آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی دختر کے بارے میں عدل و مساوات کا مطالبہ کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ یہ کہتے ہی میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے براہ راست برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نبی کریم ﷺ کا انتظار کرنے اور ان کی آنکھ کی طرف دیکھنے لگی کہ کیا آپ ﷺ مجھے ان سے بدلہ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟ لیکن آپ ﷺ نے کچھ بھی نہ فرمایا، انہوں نے مجھے اس قدر کوسا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب اگر میں ان سے بدلہ لوں تو آپ ﷺ کو گراں نہ گزرے گا۔ چنانچہ میں نے ان کا رخ کیا اور جلد ہی ان پر غالب آ گئی، یہ صورت حال دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آخر یہ ابو بکر کی بیٹی ہے۔'' دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں: میری باتیں سن کر نبی کریم ﷺ نے تبسم کیا اور فرمایا: ''یہ تو ابو بکر کی بیٹی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے میں نے کسی کو ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بہتر زیادہ صدقہ کرنے والی، زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے سعی کرنے والی ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا، ان میں صرف ایک خامی تھی کہ انہیں جوش اور غصہ بہت جلد آ جاتا تھا، لیکن پھر جلد ہی اس کو ختم کر دیتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ وَمِحْنَةِ عَائِشَةَ وَنُزُوْلِ بَرَاءَتِهَا مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ

واقعہ افک، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزمائش اور سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی براءت کا نزول

[11430/6538]..... ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي ؟ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيْدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى۔ قَالَ: قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عِنْدِي، اِنْقَلَبَ، فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُّ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِيْ رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى أَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ، فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا عَائِشَةُ! حَشْيَا رَابِيَةً؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَتُخْبِرِنِّيْ أَوْ لَيُخْبِرَنِّيَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔)) قَالَتْ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: ((فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَأَيْتُ أَمَامِي؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَهَزَنِي فِيْ ظَهْرِيْ لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِيْ وَقَالَ: ((أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيْفَ عَلَيْكِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟)) قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ، قَالَ: ((نَعَمْ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ حِيْنَ رَأَيْتِ فَنَادَانِيْ فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِيْ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ جَلَّ وَعَزَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ۔)) قَالَتْ: فَكَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ فَقَالَ: ((قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 974. (مسند احمد: 25855)

ترجمۃ الحدیث ایک دن محمد بن قیس نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی اور اپنی والدہ سے ایک حدیث بیان نہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوں؟ ہم نے سمجھا کہ اس کی مراد اس کی حقیقی والدہ ہے، پھر انہوں نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا میں تمہیں اپنا اور رسول اللہ ﷺ کا ایک واقعہ بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: جی کیوں نہیں، پھر انھوں نے کہا: جب میری رات تھی اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ ﷺ (عشاء کے بعد) واپس تشریف لائے، چادر رکھی، جوتے اتار کر پائنتی کی طرف رکھ دیئے اور چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ کچھ دیر لیٹے رہے، (میرے خیال کے مطابق) جب آپ ﷺ نے سمجھا کہ میں سو گئی ہوں تو آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی، آرام سے جوتے پہنے اور دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے اور آہستگی سے اسے بند کر دیا۔ اُدھر میں نے بھی اپنا دوپٹہ سنبھالا، سر پر رکھا، چادر اوڑھی، شلوار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بقیع قبرستان میں جا پہنچے، وہاں کافی دیر کھڑے رہے اور تین مرتبہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، بعد ازاں آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹنے لگی، آپ ﷺ تیز تیز چلے تو میں نے بھی رفتار تیز کر دی، جب آپ ﷺ کچھ دوڑے تو میں بھی دوڑنے لگی۔ پھر جب آپ ﷺ مزید تیز ہو گئے تو میں بھی مزید تیز ہو گئی اور آپ ﷺ سے آگے نکل گئی اور گھر پہنچ کر ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور فرمایا: ''عائشہ! کیا بات ہے، سانس پھولا ہوا ہے، پیٹ اٹھا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود ہی مجھے بتا دو، ورنہ باریک بیں اور باخبر ربّ مجھے بتلا دے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، پھر میں نے سارا واقعہ آپ کو بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھے اپنے سامنے کالا سا وجود نظر آ رہا تھا، یہ تم تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے میری کمر میں مکا مارا، جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر زیادتی کریں گے؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگ جیسے مرضی چھپا لیں، لیکن اللہ تعالیٰ تو اسے جانتا ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، بات یہ تھی کہ جب تم نے مجھے دیکھا تھا اس وقت جبریل علیہ السلام نے آ کر مجھے آواز دی اور آواز کو تم سے پوشیدہ رکھا، میں نے بھی اپنی آواز کو تم سے مخفی رکھتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا، وہ اس وقت تمہارے پاس تو آ نہیں سکتا تھا، کیونکہ تم نے کپڑے وغیرہ ایک طرف رکھے ہوئے تھے، جبکہ میں نے سمجھا تھا تم سو چکی ہو اور تمہیں جگانا بھی مناسب نہ سمجھا، تاکہ تم اکیلی پریشان نہ ہو جاؤ، جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا: آپ کا ربّ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ ﷺ بقیع والوں کے پاس جا کر اس کے لیے بخشش کی دعا کریں، (اس لیے میں چلا گیا تھا)۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں کیسے دعا پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ۔ (سلامتی ہو ان گھروں والے مومنوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر اور اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے والوں اور بعد والوں پر رحم کرے اور ہم بھی ان شاء اللہ ملنے والے ہیں۔")

[11432/6539]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي بِطَائِفَةٍ مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأَنْزِلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَاحْتَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِي كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي، فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ، قَالَتْ: كَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبِّلْهُنَّ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُوا إِلَيَّ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ وَرَاءَ الْجَيْشِ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، فَوَاللّٰهِ! مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِءَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي، وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، وَلَمْ أَشْعُرْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: ((كَيْفَ تِيكُمْ)) فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقِهْتُ، وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ، وَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، وَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، وَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَمَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلٰى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيكُمْ؟)) قُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهْ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: أَيْ بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَوَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ لِيَسْتَشِيرَهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ قَالَ: ((أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ؟)) قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، فَقَالَتْ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: لَقَدْ أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنْ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَاكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اِسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ ثُمَّ تُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي وَاللّٰهِ مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ تُصَدِّقُونِي، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ﴾ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي، قَالَتْ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى ، وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَجْلِسِهِ ، وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ، وَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَقُومُ إِلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ) وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ عَشْرَ آيَاتٍ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلٰى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ ، وَقَالَ: لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: ((وَمَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ أَوْ مَا بَلَغَكِ)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي ، وَأَنَا مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَرَعِ ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2879، 4025، 4141، 4690، 4750، 6662، 7500، صحیح مسلم: 2770. (مسند احمد: 25623)

ترجمۃ الحدیث امام زہری نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے زوجۂ نبی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا، جب ان کے متعلق اہل افک نے ان پر الزام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراشی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت نازل فرمائی، زہری نے کہا کہ میرے ان تمام مشائخ نے اس حدیث کا تھوڑا تھوڑا حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض دوسروں کی بہ نسبت اس واقعہ کو زیادہ یاد رکھنے والے اور بہتر طور پر بیان کرنے والے تھے۔ان مشائخ میں سے ہر ایک سے میں نے وہ یاد کی ہے، ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کے بیان کی تصدیق کرتا ہے، ان حضرات نے بیان کیا کہ زوجۂ نبی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے، جس کے نام کا قرعہ نکل آتا، آپ ﷺ سفر میں اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔آپ ایک غزوہ کے لیے جانے لگے تو آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی۔اس میں میرا نام نکل آیا۔تو رسول اللہ کے ہمراہ سفر پر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ نزول حجاب سے بعد کا ہے۔ میں ہودج میں ہوتی۔ دوران سفر اسی طرح مجھے اونٹ سے اتارا اور اٹھا کر سوار کیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ سے فارغ ہو کر واپس روانہ ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب آ پہنچے تو آپ نے ایک رات قیام ونزول کے بعد رات کے وقت ہی روانگی کا حکم فرمایا۔ جب ان لوگوں نے روانگی کا اعلان کیا تو میں اٹھ کر لشکر سے ذرا دور قضائے حاجت کے لیے گئی۔ میں فارغ ہو کر اپنی سواری کے قریب پہنچی تو میں نے اپنے سینے پر ہاتھ لگایا۔تو مجھے پتہ چلا کہ ارض یمن میں مقام ظفار کی کوڑیوں سے بنا ہوا میرا ہار ٹوٹ کر کہیں گر چکا تھا۔ میں وہاں سے ادھر کو ہار کی تلاش میں واپس گئی۔ ہار کی تلاش میں مجھے دیر لگ گئی۔ جو لوگ میرا ہودج اٹھانے پر مامور تھے۔انہوں نے آ کر میرا ہودج اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا۔جس پر میں سفر کرتی اور سوار ہوتی تھی۔انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر موجود ہوں۔ان دنوں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ان پر گوشت کی تہیں چڑھی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ وہ بہت کم کھانا کھایا کرتی تھیں۔ان لوگوں نے جب ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھا تو انہیں ہودج کے وزن کا کچھ احساس نہ ہو سکا۔ میں بھی ان دنوں نو عمر تھی۔ وہ اونٹ کو اٹھا کر چل پڑے۔لشکر روانہ ہو جانے کے بعد مجھے ہار ملا۔ میں لشکر والی جگہ آئی تو وہاں کوئی بلانے والا یا جواب دینے والا فرد بشر نہ تھا۔تو میں اسی جگہ گئی جہاں میں ٹھہرئی ہوئی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ یہ لوگ عنقریب مجھے ہودج میں نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر ہی آئیں گے۔میں اپنی اسی جگہ بیٹھی تھی کہ مجھے نیند نے آ لیا۔اور میں سو گئی۔صفوان بن معطل السلمی الزکوانی وہ لشکر کے پیچھے کہیں رات کے آخری حصہ میں آرام کر کے آئے۔تو صبح کے وقت وہ اس جگہ آ پہنچے جہاں میں موجود تھی۔انہوں نے سوئے ہوئے ایک آدمی کا ہیولا دیکھا۔ وہ میرے قریب آئے تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہنچان لیا۔کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے قبل انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔انہوں نے مجھے پہنچانتے ہی بطور اظہار پریشانی بلند آواز سے "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" پڑھا۔ان کی آواز سے میں بیدار ہو گئی۔ میں نے جلدی سے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم انہوں نے مجھے ایک بھی لفظ نہ کہا اور نہ میں نے ان کی زبان سے انا للّٰہِ کے سوا دوسرا کوئی لفظ سنا۔انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا اونٹ بٹھلا کر اس کے ہاتھ پر یعنی اگلی ٹانگ پر اپنا پاؤں رکھ دیا تا کہ وہ کھڑا نہ ہو۔ میں اس پر سوار ہوگئی۔ وہ مجھے سواری پر سوار کر کے آگے چلتے گئے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت جبکہ لشکر ایک مقام پر ستانے کے لیے رکا ہوا تھا۔ ہم بھی لشکر میں جا پہنچے۔ بات صرف اتنی ہی تھی لیکن میرے بارے میں باتیں کر کے جن لوگوں نے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوئے۔ ان کا سرغنہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر میں تو ایک مہینہ تک بیمار پڑی رہی۔ اور لوگ اہل افک کی باتوں میں آ کر چہ میگوئیاں کرتے رہے۔ مجھے ان میں سے کسی بھی بات کا علم نہ ہوا۔ صرف اتنا تھا کہ اس سے قبل میں جب بیمار ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کی جس قدر توجہ میری طرف ہوتی تھی۔ اس دفعہ میں ویسی توجہ محسوس نہ کر رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور سلام کہہ کر صرف اتنا دریافت کرتے کہ کیسے ہو؟ اس سے مجھے کچھ شک سا گزرتا تھا۔ لیکن مجھے اس فتنہ کا اندازہ نہ تھا جو بپا ہو چکا تھا۔ مجھے کافی نقاہت ہو چکی تھی کہ میں ایک دن باہر گئی۔ میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی مناصع کی طرف ساتھ آئیں۔ یہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ اور ہم صرف رات کو وہی قضائے حاجت کے لیے باہر جایا کرتی تھیں۔ یہ گھروں کے قریب بیوت الخلاء بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ اور قضائے حاجت کے بارے میں ہمارا معمول پہلے عربوں کا تھا۔ ہم گھروں کے قریب بیوت الخلاء بنانے میں تکلیف اور ناگواری محسوس کیا کرتے تھے۔ ام مسطح رضی اللہ عنہا، یہ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی دختر تھیں اور ان کی ماں ضحر بن عامر کی بیٹی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا۔ میں اور ام مسطح بنت ابی رھم قضائے حاجت کے بعد میرے گھر کی طرف آ رہی تھیں کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر گر گئیں۔ اور بولیں مسطح ہلاک ہو۔ میں نے ان سے کہا آپ نے بہت غلط بات کہہ دی۔ آپ ایک ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو کہ بدری ہے۔ انہوں نے کہا، اری! کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی کہ اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے پوچھا..... اس نے کیا کہا ہے؟ تب انہوں نے مجھے اہل افک کی ساری بات بتلائی۔ یہ سن کر میری تو بیماری میں اضافہ ہو گیا۔ میں گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اور سلام کہا۔ اور پوچھا کیسی ہو؟ میں نے عرض کیا کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں؟ میں اس وقت ان باتوں کے متعلق اپنے والدین سے تصدیق کرانا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے ہاں آ گئی۔ میں نے کہا اماں جان! لوگ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا بیٹی! صبر کرو۔ برداشت کرو۔ اللہ کی قسم! جو عورت خوبصورت ہو اور اس کا شوہر بھی اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوتنیں بھی ہوں تو وہ اس کے بارے میں بہت سی باتیں بنایا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا سبحان اللہ! تو کیا عام لوگ بھی ایسی باتیں کرنے لگے ہیں؟ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ساری رات صبح تک روتی رہی۔ میرے آنسو رکتے نہ تھے۔ اور نہ آنکھوں میں نیند ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتی تھی۔ آخر روتے روتے صبح ہوگئی۔ ایک طویل عرصہ تک وحی بھی نازل نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا آپ ان سے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اپنے علم کے مطابق زوجۂ نبی کی براءت کا اظہار کیا البتہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی۔ عورتیں اس کے علاوہ بھی بہت ہیں۔ اور اگر آپ لونڈی سے پوچھ لیں وہ آپ سے صحیح صحیح بیان کرے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوا کر فرمایا اے بریرہ! کیا تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کبھی کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے اچھی نہ لگی ہو؟ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو ذکر کرسکوں۔ زیادہ سے زیادہ صرف اتنا ہے کہ وہ نوعمر لڑکی ہے۔ آٹے کی طرف سے غافل ہوکر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر عبداللہ بن ابی ابن سلول کے متعلق لوگوں کے سامنے اپنی معذوری پیش کی۔ آپ نے منبر پر فرمایا اے مسلمانو! کونسا آدمی مجھے اس آدمی کے بارے میں معذور سمجھتا ہے۔ جس کی ایذاء اب تجاوز کرکے میرے اہل بیت تک جا پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے اہل کے متعلق خیر اور بہتر ہی جانتا ہوں۔ ان تہمت لگانے والوں نے ایک ایسے آدمی کا نام لیا یعنی اس پر تہمت لگائی ہے اس کے متعلق بھی میں خیر اور بہتر ہی جانتا ہوں۔ وہ میرے گھر میں میری غیر موجودگی میں کبھی نہیں آیا۔ وہ جب بھی میرے گھر آیا میرے ہم راہ ہی آیا۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے اللہ کے رسول! میں آپ کو اس بارے میں معذور سمجھتا ہوں۔ اگر وہ قبیلۂ اوس میں سے ہو تو ہم اس کی گردن اڑانے کو تیار ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے بھائی بند قبیلے خزرج میں سے ہو تو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ تو اس کی بات سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھے جو کہ ایک صالح آدمی تھے۔ لیکن ان پر قومی غیرت وحمیت غالب آ گئی انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اللہ کی قسم! تم اسے نہ تو قتل کرو گے اور نہ قتل کرسکو گے۔ یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا چچا زاد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا اور اس نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ اللہ کی قسم! ہم ایسے آدمی کو ضرور قتل کردیں گے۔ تم تو منافق ہو اور منافقین کا دفاع کر رہے ہو۔ قبیلہ اوس اور خزرج دونوں آپ میں الجھ گئے۔ یہاں تک کہ وہ لڑائی کے لیے تیار ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر ہی تھے۔ آپ انہیں خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ سب لوگ خاموش ہوگئے۔ اور آپ بھی خاموش ہوگئے۔ میں اس دن بھی روتی ہی رہی۔ میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ نیند آئی تھی۔ میں اسی طرح اگلی رات بھی روتی رہی نہ آنسو رکے اور نہ نیند ہی آئی۔ میرے والدین کو یقین ہوگیا کہ میرا یہ رونا میرے جگر کو پھاڑ ڈالے گا میں رو رہی تھی اور میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے تھے۔ اسی حال میں ایک انصاری خاتون نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اسے آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بیٹھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم اسی کیفیت میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور سلام کہہ کر بیٹھ گئے۔ جب سے میرے متعلق اس قسم کی باتیں اور شوشے پھیلے تھے آپ میرے پاس نہ بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر چکا تھا میرے متعلق آپ پر کچھ بھی وحی نہ آ رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر کہا اما بعد، عائشہ! تمہارے متعلق مجھ تک اس قسم کی باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تم ان الزامات سے بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری براءت کا اعلان کر دے گا۔ اور اگر تم سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے تو اللہ سے معافی مانگ لو اور توبہ کرو۔ کیونکہ انسان جب گناہ کا اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات پوری کر لی تو میرے آنسو رک گئے۔ مجھے آنکھوں میں ایک بھی قطرہ کا احساس نہ ہوا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کہا ہے آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ تو انھوں نے کہا اللہ کی قسم مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ اس کے بعد میں نے اپنی والدہ سے کہا امی جان آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں تو انہوں نے بھی کہا اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان دنوں نوعمر لڑکی تھی۔ زیادہ قرآن پڑھی ہوئی نہ تھی۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ یہ باتیں سن سن کر تمہارے دلوں میں جاگزیں ہو چکی ہیں۔ اور تم ان کو صحیح سمجھنے لگے ہو۔ اگر میں یوں کہو کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو تم میری بات کی تصدیق نہ کرو گے اور اگر میں غلطی کا اعتراف کر لوں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس الزام سے بری ہوں تو تم میری تصدیق کر دو گے۔ اللہ کی قسم! میں اس موقعہ پر اپنے اور تمہارے لیے وہی مثال صادق پاتی ہوں جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ﴾ .....''صبر ہی بہتر ہے اور تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس بارے میں اللہ ہی کی مدد کا خواستگار ہوں۔'' (سورۂ یوسف: ۱۸) سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اتنی بات کہہ کر منہ دوسری طرف کر کے اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ کی قسم میں اس وقت بھی جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میری برأت کا اعلان فرما دے گا۔ لیکن اللہ کی قسم میں یہ نہ سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں کوئی ایسی وحی نازل ہوگی جس کی تلاوت کی جائے گی۔ میں اپنے آپ کو اس سے کہیں کم اور حقیر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی ایسی بات ارشاد فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی مجھے تو صرف اس قدر امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند میں کوئی خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ اس انداز سے میری برأت کر دے گا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی جگہ سے نہ اٹھے اور نہ گھر سے باہر تشریف لے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرما دی۔ اور آپ کو پسینہ آنے لگا جیسا کہ نزول وحی کے وقت آپ کو آیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وحی کی شدت کی وجہ سے سردی کے دنوں میں بھی آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پسینہ موتیوں کی طرح گرنے لگتا تھا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے یہ بات کہی کہ عائشہ! خوش ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا فیصلہ نازل کیا ہے۔ تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ تم اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ اللہ قسم! میں اٹھ کر آپ کی طرف نہ جاؤں گی۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ نہ ہی میں رسول اللہ ﷺ کی حمد کروں گی اور نہ آپ دونوں یعنی والدین کی حمد کروں گی کیونکہ آپ لوگوں نے یہ باتیں سن کر نہ تو ان کا انکار کیا اور نہ انہیں بدلنے کی کوشش کی۔ میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گی جس نے میری برأت کا فیصلہ نازل کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ دس آیت نازل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میری برأت کے اعلان کے طور پر نازل کیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ رشتہ داری اور ان کے فقر کے سبب ان کو نفقہ دیا کرتے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! اب جبکہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق الزام تراشی کر چکا ہے اس کے بعد میں اسے نفقہ بالکل نہ دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ..... ''اور تم میں سے جو لوگ بزرگی والے اور مال دار ہیں وہ اس بات کی قسم نہ اٹھائیں کہ وہ رشتے داروں کو، مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے آنے والوں کو صدقات نہ دیں گے۔ بلکہ انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔'' (سورۂ نور:۲۲) اس کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے۔ چنانچہ وہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو نفقہ اس سے قبل دیا کرتے تھے وہ بحال کر دیا۔ اور فرمایا کہ اب میں اسے اس سے کبھی بھی منقطع نہیں کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق دریافت کیا تھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کچھ جانتی ہو؟ تم نے ان کو کیسا دیکھا یا ان کے متعلق تم تک کیا بات پہنچی ہے؟ تو انہوں نے کہا اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی حفاظت کرتی ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو ان کے متعلق اچھا ہی جانتی ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج النبی میں سے صرف یہی ایک ایسی تھیں جو میرا مقابلہ کر سکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے کوئی ایسی ویسی بات کہنے سے محفوظ رکھا۔ البتہ ان کی خواہر حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنی بہن کی طرف سے لڑائی میں کود پڑیں۔ اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔ ابن شہاب زہری نے کہا کہ ان لوگوں کے متعلق ہمیں یہی کچھ معلوم ہوا۔

[11434/6540]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضَرَبُوْا حَدَّهُمْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4474، سنن الترمذی: 3181، سنن ابن ماجه: 2567. (مسنداحمد: 24066)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری براءت کا اعلان نازل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اس کا تذکرہ کیا اور قرآن کی نازل شدہ آیت کی تلاوت فرمائی اور منبر سے نیچے اتر کر آپ نے دو مردوں اور ایک عورت پر تہمت کی حد جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

بَابٌ وَمِنْ بَرَكَتِهَا نُزُوْلُ رُخْصَةِ التَّيَمُّمِ بِسَبَبِهَا

امت کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ ان کی وجہ سے تیمّم کی رخصت کا حکم نازل ہوا

[11435/6541]..... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عن أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِجَالًا فِيْ طَلَبِهَا فَوَجَدُوْهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّيَمُّمَ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3773، 4583، صحیح مسلم: 367. (مسنداحمد: 24299)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار بطورِ استعارہ لیا تھا، لیکن وہ گم ہو گیا، رسول اللہ ﷺ کچھ افراد کو اس کو تلاش کرنے کے لیے بھیجا، ان کو وہ مل گیا، لیکن نماز نے ان کو اس حال میں پا لیا کہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، پس انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کی طرف یہ شکایت کی، پس اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی رخصت نازل کر دی، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے، جب بھی تمہارا کوئی ایسا معاملہ بنتا ہے، جس کو تم ناپسند کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر و بھلائی بنا دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شِدَّةِ ذَكَائِهَا وَفَهْمِهَا وَعِلْمِهَا بِالشِّعْرِ وَالتَّارِيْخِ وَالطِّبِّ وَ الْفِقْهِ الَّذِيْ عَمَّ جَمِيْعَ الْآفَاقَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت وفہم کی شدت و کثرت اور اشعار، تاریخ، طب اور شہرۂ آفاق فقہ سے واقفیت کا بیان

[11437/6542]..... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّتَاهُ! لَا أَعْجَبُ مِنْ فَهْمِكِ، أَقُولُ: زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا أَعْجَبُ مِنْ عِلْمِكِ بِالشِّعْرِ وَأَيَّامِ النَّاسِ، أَقُولُ: ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ أَوْ وَمِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ، وَلٰكِنْ أَعْجَبُ مِنْ عِلْمِكِ بِالطِّبِّ، كَيْفَ هُوَ؟ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فَضَرَبَتْ عَلٰى مَنْكِبِهِ، وَقَالَتْ: أَيْ عُرَيَّةُ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْقَمُ عِنْدَ آخِرِ عُمْرِهِ أَوْ فِي آخِرِ عُمْرِهِ، فَكَانَتْ تَقْدَمُ عَلَيْهِ وُفُودُ الْعَرَبِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَتَنْعَتُ لَهُ الْأَنْعَاتَ وَكُنْتُ أُعَالِجُهَا لَهُ فَمِنْ ثَمَّ۔

تخریج الحدیث: صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 295/3، مسند البزار: 2662. (مسنداحمد: 24380)

ترجمۃ الحدیث: عروہ سے مروی ہے کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کرتے تھے: اماں جان! میں آپ کی ذہانت اور سمجھ داری پر تعجب نہیں کرتا، کیونکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں۔ (اس لیے سمجھ دار ہونا تعجب انگیز نہیں)، مجھے آپ کے علم اشعار اور تاریخی معلومات پر بھی تعجب نہیں، میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں، جو کہ اشعار اور تاریخ کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ مجھے تو آپ کی طبی معلومات پر تعجب ہے کہ یہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے میری بات سن کر میرے کاندھے پر اپنا ہاتھ مار کر کہا: اے عُرَیَّۃ! آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ بیمار رہتے تھے تو آپ کی خدمت میں اطراف واکناف سے عرب وفود آیا کرتے تھے اور وہ آپ ﷺ کے سامنے مختلف دوائیں اور نسخے بیان کرتے اور میں آپ کا علاج معالجہ کیا کرتی تھی۔ مجھے یہ معلومات اس طرح حاصل ہوئیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَتِهَا لِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهَا وَمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جبریل علیہ السلام کو دیکھنے، اُن کا اِن کو سلام کہنے اور ان کے دیگر فضائل کا بیان

[11440/6543]..... (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ۔)) فَقُلْتُ: عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا نَرٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3768، صحيح مسلم: 2447. (مسنداحمد: 24857)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) ام المؤمنین سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔'' میں نے کہا: عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اے اللہ کے رسول! آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

[11441/6544]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2446. (مسنداحمد: 13785)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ کی باقی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے، جیسے سارے کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔''

[11443/6545]..... عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5418، صحيح مسلم: 2431. (مسنداحمد: 19668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سے لوگوں کو درجۂ کمال حاصل ہوا ہے، البتہ عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون ہی درجۂ کمال تک پہنچی ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو باقی تمام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو باقی سارے کھانوں پر۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَرَضِ مَوْتِهَا وَتَزْكِيَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِيَّاهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مرض الموت کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کی تعریف وتوصیف کا بیان

[11444/6546]..... عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَمُوتُ وَعِنْدَهَا ابْنُ أَخِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكِ وَهُوَ مِنْ خَيْرِ بَنِيكِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِنْ تَزْكِيَتِهِ، (وَفِيْ لَفْظٍ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُزَكِّيَنِيْ) فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقِيهٌ فِي دِينِ اللّٰهِ فَأْذَنِي لَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْكِ وَلْيُوَدِّعْكِ، قَالَتْ: فَأْذَنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَجَلَسَ وَقَالَ: أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ عَنْكِ كُلُّ أَذًى وَنَصَبٍ (أَوْ قَالَ: وَصَبٍ) وَتَلْقَيْ الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ (أَوْ قَالَ أَصْحَابَهُ) إِلَّا أَنْ تُفَارِقَ رُوحُكِ جَسَدَكِ، فَقَالَتْ: وَأَيْضًا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتِ أَحَبَّ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَرَاءَ تَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَلَيْسَ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدٌ إِلَّا وَهُوَ يُتْلٰى فِيهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكِ بِالْأَبْوَاءِ فَاحْتَبَسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَنْزِلِ وَالنَّاسُ مَعَهُ فِي ابْتِغَائِهَا (أَوْ قَالَ: فِي طَلَبِهَا) حَتّٰى أَصْبَحَ الْقَوْمُ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ الْآيَةَ، فَكَانَ فِي ذٰلِكِ رُخْصَةٌ لِلنَّاسِ عَامَّةً فِي سَبَبِكِ، فَوَاللّٰهِ إِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ، فَقَالَتْ: دَعْنِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا، فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3771، 4753، 4754. (مسنداحمد: 3262)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان سے روایت ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فوت ہونے کے قریب تھیں، ان کے پاس ان کا برادر زادہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیٹھا ہوا تھا کہ ذکوان نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے بہترین بیٹے ابن عباس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے ابن عباس اور ان کی تعریف وتوصیف سے محفوظ ہی رکھو۔ دوسری روایت کے لفظ یوں ہیں: مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آ کر میری مدح وتوصیف کرنے لگیں گے۔ لیکن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: وہ اللہ کی کتاب کے قاری ہیں، اللہ کے دین کے بہت بڑے فقیہ یعنی عالم ہیں، آپ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیں تاکہ وہ آپ کو سلام کہہ لیں اور آپ کو دنیا سے جاتے ہوئے الوداع کر لیں۔ سو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو اجازت دے دو۔ عبداللہ نے ان کو آنے کی اجازت دے دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر سلام کہا اور بیٹھ گئے اور پھر کہا: ام المؤمنین! آپ کو مبارک ہو، اللہ کی قسم! اب آپ کے اور ہر قسم کی تکلیف ومصیبت کے درمیان اور محمد ﷺ اور ان کی جماعت کے ساتھ ملاقات کے درمیان صرف آپ کی روح آپ کے جسد سے نکلنے کی دیر ہے۔ سیدہ نے کہا: جی ہاں ٹھیک ہے اور کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کو اپنی تمام ازواج میں سے سب سے زیادہ محبت آپ سے تھی اور رسول اللہ ﷺ اچھی چیز کو ہی پسند کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے آپ کی برأت کا حکم نازل کیا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس حکم کو جبریل علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ روئے زمین کی ہر مسجد میں دن رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات برأت کی تلاوت کی جاتی ہے اور ابواء کے مقام پر آپ کا ہار گر گیا تو نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس کی تلاش میں وہاں رکے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور لوگوں کے پاس وضوء کے لیے پانی موجود نہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے: ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا....﴾ (مائدہ:6) کا حکم نازل کر دیا کہ اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو، یہ آپ کے اس واقعہ کی وجہ سے سب لوگوں کو رخصت مل گئی۔ اللہ کی قسم، آپ انتہائی بابرکت ہیں۔ یہ باتیں سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابن عباس! چھوڑو ان باتوں کو، میں تو یہ پسند کرتی ہوں کہ میں بالکل بھولی بسری ہو جاؤں۔

[11446/6547]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَاتَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَدَفَنَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لَيْلًا۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 941 . (مسند احمد: 25005)

ترجمۃ الحدیث عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال رات کو ہوا تھا اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے رات کو ہی ان کی تدفین کر دی تھی۔

بَابُ الرَّابِعَةِ مِنْ أَزْوَاجِهِ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ کی چوتھی زوجہ محترمہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

[11447/6548]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ أَوْ حُذَيْفَةَ شَكَّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِيْ ذَالِكَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِي فَلَقِيَنِي فَقَالَ: مَا أُرِيْدُ اَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ، فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ أَوْجَدُ عَلَيْهِ مِنِّي عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِي فَخَطَبَهَا اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاه، فَلَقِيَنِي أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا حِيْنَ عَرَضْتَهَا عَلَيَّ اِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا لَنَكَحْتُهَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5129، 4005، 5122 . (مسند احمد: 74)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میری بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا خنیس بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حذافہ یا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بیوہ ہوگئی، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور انھوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی، میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان پر حفصہ کو پیش کیا اور میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں اس بارے میں غور کروں گا، میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا، پھر وہ مجھے ملے اور کہا: میں ان دنوں شادی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا تم سے نکاح کر دیتا ہوں، انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، اس وجہ سے ان پر مجھے عثمان سے بھی زیادہ افسوس ہوا، بہرحال میں چند دن ٹھہرا رہا، اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے میری بیٹی کے نکاح کا پیغام آ گیا اور میں نے اس کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا، بعد میں جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا: جب تم نے مجھ پر حفصہ کو پیش کیا تھا اور میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا تو تم مجھ سے ناراض ہوئے ہو گے؟ میں نے کہا: جی بالکل، انھوں نے کہا: مجھے آپ کی پیشکش کا جواب دینے میں صرف ایک چیز رکاوٹ تھی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا، یہ ایک راز تھا اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رشتہ نہ کرتے تو میں حفصہ سے نکاح کر لیتا۔

[11449/6549]..... عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی : 466/17 . (مسنداحمد: 15924)

ترجمۃ الحدیث عاصم بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر کو طلاق دی تھی اور پھر رجوع کر لیا تھا۔

بَابُ السَّادِسَةِ مِنْ أَزْوَاجِهِ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی زوجہ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

[11450/6550]..... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، وَكَانَ أَتَى النَّجَاشِيَّ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ رَحَلَ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَمَاتَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَإِنَّهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ النَّجَاشِيُّ، وَمَهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ، ثُمَّ جَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ، وَجَهَازُهَا كُلُّهُ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، وَلَمْ يُرْسِلْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ، وَكَانَ مُهُورُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2107، 2108، سنن النسائی: 119/6 . (مسنداحمد: 27408)

ترجمۃ الحدیث عروہ سے روایت ہے، وہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عبیداللہ بن جحش کی زوجیت میں تھی، وہ نجاشی کے ہاں گیا تھا اور وہیں (مرتد ہوکر) مرگیا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ ہی میں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کرلیا، ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح نجاشی نے کیا تھا اور اسی نے آپ کی طرف سے ان کو چار ہزار دینار بطور مہر ادا کئے تھے۔ پھر اس نے ان کے سفر کی تیاری کرکے ان کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ ان کی مکمل تیاری اور سازو سامان نجاشی کی طرف سے تھا، اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی چیز نہیں بھیجی تھی۔ باقی ازواج کے مہر چار سو درہم تھے۔

بَابُ السَّابِعَةِ مِنْ أَزْوَاجِهِ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ ساتویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

[11452/6551]..... عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: فَمَا أَوْلَمَ؟ قَالَ: أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوهُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4793، صحیح مسلم: 1428 . (مسنداحمد: 12759)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیسا ولیمہ ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے موقع پر کیا تھا، ویسا ولیمہ آپ ﷺ نے دوسری کسی اہلیہ کے ساتھ نکاح کے موقع پر نہیں کیا۔ ثابت بنانی نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے کیا ولیمہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ نے لوگوں کو اس قدر گوشت روٹی کھلائی کہ لوگوں سے کھانا بچ رہا۔

[11453/6552]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخُرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ۔ (الحدیث)

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7420، 7421 . (مسنداحمد: 13361)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی باقی بیویوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر سے کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّاسِعَةِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم

رسول اللہ ﷺ کی نویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا، یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں

[11455/6553]..... عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 841 . (مسنداحمد: 27197)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپ ان دونوں مواقع پر احرام کی حالت میں نہیں تھے، میں ان دونوں ہستیوں کے درمیان قاصد تھا۔

[11457/6554]..... عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ فَدَفَنَهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيهَا، فَنَزَلْنَا فِي قَبْرِهَا أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1411 . (مسنداحمد: 26828)

ترجمۃ الحدیث ابوفزارہ سے روایت ہے، وہ یزید بن اصم سے اور وہ زوجۂ نبی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپ ان دونوں مواقع پر احرام کی حالت میں نہیں تھے اور ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات سرف کے مقام پر ہوئی تھی، (عجیب حسن اتفاق ہے کہ) جس مقام پر ان کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خلوت ہوئی تھی، ان کو وہیں دفن کیا گیا اور ان کی قبر میں میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اترے تھے۔

بابُ الْعَاشِرَةِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ کی دسویں زوجہ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

[11458/6555]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ وَكَاتَبَتْهُ عَلٰى نَفْسِهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً حُلْوَةً مَلَّاحَةً لَا يَرَاهَا أَحَدٌ إِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَعِينُهُ فِي كِتَابَتِهَا، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی بَابِ حُجْرَتِی فَكَرِهْتُهَا ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرٰى مِنْهَا مَا رَأَيْتُ ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِی ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهِ ، وَقَدْ أَصَابَنِی مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ ، فَوَقَعْتُ فِی السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبْتُهُ عَلٰی نَفْسِی ، فَجِئْتُكَ أَسْتَعِينُكَ عَلٰی كِتَابَتِی ، قَالَ: ((فَهَلْ لَكِ فِی خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكِ؟)) قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَقْضِی كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ۔)) قَالَتْ: نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ۔)) قَالَتْ: وَخَرَجَ الْخَبَرُ إِلَی النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، فَقَالَ النَّاسُ: أَصْهَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلُوا مَا بِأَيْدِيهِمْ ، قَالَتْ: فَلَقَدْ أَعْتَقَ بِتَزْوِيجِهِ إِيَّاهَا مِائَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِی الْمُصْطَلِقِ ، فَمَا اَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰی قَوْمِهَا مِنْهَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3931 . (مسنداحمد: 26265)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب اللہ کے رسول ﷺ نے بنومصطلق کے قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم کیا تو جویریہ بنت حارث، سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچا زاد کے حصہ میں آئیں۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فوراً ان سے مکاتبت کر لی (کہ وہ اتنے عرصے میں اتنی رقم دے کر آزاد ہو جائے گی)، یہ کافی دل کش خاتون تھیں، جو کوئی انہیں دیکھتا، بس وہ دیکھتا ہی رہ جاتا۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں آئیں تا کہ اپنی مکاتبت کے سلسلہ میں آپ ﷺ سے تعاون حاصل کر سکیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں نے ان کو اپنے کمرہ کے دروازے پر دیکھا تو غیرت کے مارے وہ مجھے اچھی نہ لگیں، میں جانتی تھی کہ ان کے متعلق میں جو کچھ دیکھ رہی ہوں، آپ بھی ضرور وہی محسوس کریں گے (کہ یہ کافی خوبصورت ہے اور اس سے شادی کر لینی چاہیے)۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئیں اور کہا: میں اپنی قوم کے سردار حارث بن ابی ضرار کی دختر ہوں، مجھ پر جو آزمائش آئی ہے، وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ اب میں ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچا زاد کے حصے میں آ گئی ہوں، میں نے اپنی آزادی کا ان سے ایک معاہدہ کیا ہے، میں اس سلسلہ میں آپ سے تعاون حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں اس سے بہتر چیز کی رغبت ہے؟'' انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ یہ کہ تمہارے معاہدہ کی ساری رقم میں ادا کر دوں اور تمہارے ساتھ نکاح کر لوں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ٹھیک ہے، میں راضی ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب لوگوں میں یہ خبر پھیلی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث سے نکاح کر لیا ہے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ قیدی تو رسول اللہ ﷺ کے سسرال ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے نتیجہ میں بنومصطلق کے سوگھروں کے لوگ آزاد ہوگئے، میں کسی ایسی عورت کو نہیں جانتی جوان سے بڑھ کر اپنی قوم کے لیے بابرکت ثابت ہوئی۔

بَابُ الْحَادِيَةَ عَشَرَةَ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رضی اللہ عنہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہویں زوجۂ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

[11459/6556]..... حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُونِهِمْ، فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔)) قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْلِحُهَا وَتُهَيِّئُهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ ابْنَةُ حُيَيٍّ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، قَالَ: فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ، قَالَ: وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا، ثُمَّ جِيءَ بِالْأَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ، قَالَ: وَقَالَ النَّاسُ: مَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمْ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ، فَقَالُوْا: إِنْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا حَتّٰى قَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ وَدَفَعْنَا، قَالَ: فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ، قَالَ: فَنَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَدَرَتْ، قَالَ: فَقَامَ فَسَتَرَهَا، قَالَ: وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ: أَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! أَوَقَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: إِي وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ، وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ وَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا، فَجَعَلَ يَمُرُّ بِنِسَائِهِ وَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ: ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟)) فَيَقُولُونَ: بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ: ((بِخَيْرٍ)) فَلَمَّا رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَوْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ هٰذِهِ الْآيَاتِ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: ص 1045 . (مسنداحمد: 13575)

ترجمۃ الحدیث۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں سواری پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم کو لگ رہا تھا، ہم وہاں پہنچے تو آفتاب طلوع ہو چکا تھا، وہ لوگ اپنے جانوروں کو ہانک کر باہر نکلے اور اپنی کلہاڑیاں، ٹوکریاں اور رسیاں لے کر روانہ ہوئے یعنی وہ لوگ بالکل بے خبر تھے اور عام معمول کے مطابق اپنے اپنے کام کو روانہ ہوئے۔ اچانک ہی وہ حیران ہو کر کہنے لگے یہ تو محمد ﷺ اور ان کا لشکر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر، اب خیبر کی خیر نہیں، ہم جب کسی قوم کے علاقے میں جا اتریں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان یہود کو شکست سے دو چار کیا اور ایک خوبصورت لونڈی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے سات غلام دے کر ان سے اسے خرید لیا اور اسے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کو تیار کرے۔ یہ حیی کی دختر صفیہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمہ میں کھجور، پنیر اور گھی پیش کیا۔ زمین میں چھوٹے چھوٹے گڑھے بنا کر ان پر دسترخوان بچھا دیئے گئے پھر پنیر کھجور اور گھی ان پر ڈال دیا گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ آپ نے اس سے نکاح کیا ہے یا ام ولد (لونڈی) کی حیثیت دی ہے؟ پھر لوگوں نے کہا: اگر آپ ﷺ نے ان کو پردہ کرایا تو وہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں اور اگر پردہ نہ کرایا تو وہ لونڈی ہیں، جب آپ نے سوار ہونے کا یعنی روانگی کا ارادہ کیا تو ان کو پردہ کرایا یہاں تک کہ وہ اونٹ کی پشت پر سوار ہوگئیں۔ لوگ جان گئے کہ آپ نے ان سے نکاح کر کے ان کو بیوی کی حیثیت دی ہے۔ جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ تیز چلے اور ہم بھی تیز تیز چلنے لگے۔ تیز چلنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی عضباء اونٹنی کا پاؤں الجھ گیا اور وہ گر گئی اور رسول اللہ ﷺ اور ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی گر گئے، آپ ﷺ نے اٹھ کر ان پر پردہ کر دیا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عورتوں نے آ کر کہا: اللہ اس یہودی عورت کو ہلاک کرے۔ (کہ اس کی وجہ سے آپ گر گئے ہیں) میں نے یعنی ثابت نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر گئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں ہاں، اللہ کی قسم آپ ﷺ گر گئے تھے اور میں ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں شریک ہوا تھا، آپ نے لوگوں کو گوشت روٹی کھلا کر خوب سیر کیا تھا، آپ مجھے بھیجتے تھے اور میں لوگوں کو بلا کر لاتا تھا، آپ جب کھانا کھلانے سے فارغ ہوئے تو اٹھ کر چل دیئے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ دو آدمی باتیں کرتے کرتے بیٹھے رہے اور وہ پیچھے رہ گئے اور وہ اٹھ کر نہ گئے۔ آپ اپنی ازواج کے ہاں چکر لگانے لگے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک کو ان الفاظ کے ساتھ سلام کہتے: ''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ'' اے اہل بیت! تم پر سلامتی ہو۔ تمہارا کیا حال ہے؟'' وہ کہتیں: اے اللہ کے رسول! ہم ٹھیک ہیں اور آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا؟ آپ ﷺ بھی فرماتے تھے: ''خیر کے ساتھ پایا۔'' جب آپ ﷺ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ آپ ابھی تک دروازے پر پہنچے تو آپ نے ان دونوں آدمیوں کو دیکھا، وہ ابھی تک سلسلہ کلام جاری رکھے ہوئے تھے، انہوں نے جب دیکھا کہ آپ جا کر واپس آ گئے ہیں تو وہ اٹھ کر چلے گئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یاد نہیں کہ آپ کو میں نے بتلایا یا آپ پر وحی نازل ہوئی کہ وہ دونوں جا چکے ہیں۔ آپ واپس آئے۔ اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ آپ نے جب اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو اپنے اور میرے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اللہ نے حجاب کے متعلق یہ آیات نازل کر دیں: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ ..... ''تم نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت جاؤ، الا یہ کہ تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے تو ایسے وقت جاؤ کہ تمہیں کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔'' (الاحزاب:53)

[11462/6557]..... عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ ، قَالَ: فَعَثَرَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصُرِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصُرِعَتْ صَفِيَّةُ ، قَالَ: فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ ، (قَالَ: أَشُكُّ قَالَ ذَاكَ أَمْ لَا) أَضُرِرْتَ؟ قَالَ ((لَا ، عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ)) قَالَ: فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ عَلَى وَجْهِهِ الثَّوْبَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَمَدَّ ثَوْبَهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ أَصْلَحَ لَهَا رَحْلَهَا فَرَكِبْنَا ، ثُمَّ اكْتَنَفْنَاهُ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ أَوْ كُنَّا بِظَهْرِ الْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((آيِبُونَ عَابِدُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)) فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهُنَّ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3085، 3086، 5968، 6185، صحیح مسلم: 1345. (مسند احمد: 12947)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس ہوئے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پھسلی اور رسول اللہ ﷺ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا گر گئے۔ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تیزی سے لپک کر آگے بڑھے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے، اس جملہ کے بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس جملے کے متعلق شک ہے کہ ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا یا نہیں کہا تھا، پھر انھوں نے کہا: آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، تم اس عورت یعنی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خبر لو'' پس سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ لیا اور ان کی طرف جا کر اپنا کپڑا ان کے اوپر پھیلا دیا، پھر ان کے پالان کو درست کیا، پھر ہم سوار ہو کر چل دیئے۔ اس کے بعد ہم دونوں آپ کے دائیں بائیں ہو گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب یا حرہ کے قریب پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھنا شروع کر دی: ''آيِبُونَ عَابِدُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔'' (ہم واپس آنے والے، اللہ کی عبادت کرنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔) آپ ان الفاظ کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

[11463/6558]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5086، صحيح مسلم: ص 1045 . (مسنداحمد: 13506)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ بنت حیی کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر مقرر کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَأَنَّهَا مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهَجَرَ النَّبِيُّ رضی اللہ عنہ زِيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ مِنْ اَجْلِهَا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اور اس کا بیان کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں، نیز اس چیز کی وضاحت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے تین ماہ تک مقاطعہ کر لیا تھا

[11464/6559]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكِ؟)) فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّكِ ابْنَةُ نَبِيٍّ، وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟)) فَقَالَ: ((اتَّقِ اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 3894 . (مسنداحمد: 12392)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر ملی کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ صفیہ تو ایک یہودی کی بیٹی ہے، اس سے وہ رونے لگ گئیں، جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس آئے اور وہ رہ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے؟'' انھوں نے کہا: حفصہ نے میرے بارے میں کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تو ایک نبی کی بیٹی ہو، تمہارا چچا بھی نبی ہے اور تم ایک نبی کی بیوی بھی ہو، سو وہ حفصہ کس بنا پر تجھ پر فخر کرتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

[11465/6560]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا دَخَلَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فُسْطَاطَهُ حَضَرَ نَاسٌ وَحَضَرْتُ مَعَهُمْ لِيَكُونَ فِيهَا قَسْمٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((قُومُوْا عَنْ أُمِّكُمْ۔)) فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ حَضَرْنَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا فِي طَرَفِ رِدَائِهِ نَحْوٌ مِنْ مُدٍّ وَنِصْفٍ مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ، فَقَالَ: ((كُلُوْا مِنْ وَلِيمَةِ أُمِّكُمْ۔))

تخریج الحدیث: حسن: مسند ابویعلی: 2251. (مسنداحمد: 14576)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کے خیمہ میں داخل ہوئیں تو لوگ آ گئے، میں بھی لوگوں کے ساتھ آ گیا، تاکہ ان کے ساتھ ولیمہ میں میں بھی شریک ہو جاؤں۔ لیکن نبی کریم ﷺ خیمہ سے باہر چلے گئے اور فرمایا: ''تم بھی اپنی ماں کے پاس سے اٹھ آؤ۔'' پھر جب پچھلا پہر ہوا تو ہم پھر جمع ہو گئے اور نبی کریم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے، آپ کی چادر کے ایک پلو میں ڈیڑھ مد کے قریب عجوہ کھجوریں تھیں، آپ نے فرمایا: ''یہ کھاؤ، یہ تمہاری ماں کا ولیمہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُعَاشَرَتِهِ زَوْجَاتِهِ وَكَرَمِ اَخْلَاقِهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اپنی ازواج کے ساتھ میل جول اور آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَدْلِهِ ﷺ بَيْنَهُنَّ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَطَوَافِهِ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فِيْ سَاعَةٍ أَوْ ضَحْوَةٍ

نبی کریم ﷺ کے اپنی ازواج کے درمیان ہر چیز میں انصاف کرنے اور دن کے کسی حصہ میں سب کے ہاں چکر لگانے کا بیان

[11472/6561]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ ، فَجَعَلَ يَقْبِضُ قَبْضَتَهُ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ، وَيَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ، ثُمَّ جَلَسَ فَأَكَلَ بَقِيَّتَهُ أَكْلَ رَجُلٍ يُعْلَمُ أَنَّهُ يَشْتَهِيهِ۔

تخریج الحدیث: صحیح: مسند ابویعلی: 2896، صحیح ابن حبان: 695 . (مسنداحمد: 12267)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کو کھجوروں کی ایک پلیٹ یا کھلا برتن دے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا، آپ مٹھیاں بھر بھر کر کھجوریں اپنی ازواج کے ہاں بھجوانے لگے، اس کے بعد باقی کھجوریں آپ ﷺ نے اس طرح کھائیں کہ واضح طور پر پتہ چل رہا تھا کہ آپ ﷺ کو کھانے کی حاجت تھی۔

[11473/6562]..... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتْ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِيْ بِذَالِكَ رِضَا النَّبِيِّ ﷺ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2593، 2688. (مسنداحمد: 24859)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کا قرعہ نکلتا، اسے ساتھ لے کر جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر بیوی کے لئے اس کی رات اور اس کا دن تقسیم کیا کرتے تھے، لیکن سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اس سے مستثنیٰ تھیں، کیونکہ انہوں نے اپنا دن اور رات ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا تلاش کرنا تھا۔

بَابُ ظُهُوْرِ عَدْلِهِ وَ كَرَمِ أَخْلَاقِهِ فِيْ قِصَّةِ الْقَصْعَةِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پیالہ توڑنے کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل اور آپ کے اخلاق کا ظہور

[11477/6563]..... أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، قَالَ: أَظُنُّهَا عَائِشَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ لَهَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، قَالَ: فَضَرَبَتِ الْأُخْرٰى بِيَدِ الْخَادِمِ فَكُسِرَتِ الْقَصْعَةُ بِنِصْفَيْنِ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((غَارَتْ أُمُّكُمْ)) قَالَ: وَأَخَذَ الْكَسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى فَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلُوْا)) فَأَكَلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ إِلَى الرَّسُولِ قَصْعَةً أُخْرٰى وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ مَكَانَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2481، 5225. (مسنداحمد: 12027)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی دوسری اہلیہ کے ہاں موجود تھے، کسی دوسری ام المؤمنین نے اپنے خادم کے ہاتھ کھانے کا ایک پیالہ بھیج دیا، تو آپ جس کے گھر تھے، اس نے اس خادم کے ہاتھ پر جھپٹا مار کر پیالے کو توڑ ڈالا۔ یہ عالم دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''تمہاری ماں کو غیرت آ گئی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے دونوں ٹکڑوں کو اٹھا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور کھانا اٹھا کر اس ٹوٹے ہوئے پیالے ہی میں ڈالنے لگے اور فرمایا: ''لو کھا لو'' دوسرے موجود لوگوں نے کھانا کھا لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا لانے والے خادم اور پیالے کو روک لیا، جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس خادم کو دوسرا پیالہ دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رِفْقِهِ بِهِنَّ وَاِهْتِمَامِهِ ﷺ بِأَمْرِهِنَّ

رسول اللہ ﷺ کی اپنی ازواج کے ساتھ نرمی اور ان کے امور کا اہتمام کرنے کا بیان

[11481/6564]..... (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ وَحَادٍ يَحْدُو بِنِسَائِهِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ قَدْ تَنَحّٰى بِهِنَّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: ((يَا أَنْجَشَةُ! وَيْحَكَ أُرْفُقْ بِالْقَوَارِيْرِ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6161، 6209، صحيح مسلم: 2323. (مسنداحمد: 12761، 13377)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے اور ایک حدی خوان حدی کرتے ہوئے آپ ﷺ کی بیویوں والے اونٹوں کو چلا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے، اس سے اس نے (مزید حدی کے ذریعے) ان کو تیزی کے ساتھ چلانا شروع کر دیا، جس پر آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: ''انجشہ! تجھ پر افسوس ہے، شیشوں کے ساتھ نرمی کر۔''

[11483/6565]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَتْ مَرَقَتُهُ أَطْيَبَ شَيْءٍ رِيْحًا) فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: ((وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ۔)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا۔)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2037. (مسنداحمد: 12243)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ فارس کا رہنے والا تھا، وہ بہترین قسم کا شوربا بناتا تھا۔ (دوسری روایت کے لفظ ہیں کہ اس کا تیار کردہ شوربا انتہائی مزیدار ہوتا تھا۔) اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربا تیار کیا، پھر آپ کو وہ بلانے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی؟ (یعنی ان کو بھی ساتھ لاؤں)''؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''کیا یہ عائشہ بھی؟'' اس نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اور یہ عائشہ؟'' اب کی بار اس نے کہا: جی ہاں، اس کے بعد آپ دونوں خوشی خوشی اس کے گھر گئے۔

[11484/6566]..... عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ: ((إِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي ، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3749 . (مسنداحمد: 24485)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ ''تم ازواج کے معاملے نے مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں فکرمند کر رکھا ہے اور تمہاری باتوں کو وہی لوگ برداشت کر سکیں گے جو صبر کرنے والے ہوں گے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِ خَدَمِهِ ﷺ مِنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر خدام رسول کا تذکرہ

[11490/6567]..... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا فَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ: ((اقْرَأْ۔)) فَقَالَ: وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اقْرَأْ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾۔)) فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَأَهَا فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتَ تُصَلِّي بِشَيْءٍ مِثْلِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 252/8 . (مسنداحمد: 17342)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تحفے میں ایک سفید خچر دیا گیا، آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو چلا رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''پڑھو۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھو۔'' آپ ﷺ نے اس سورت کو دہرایا، یہاں تک کہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس سورت کو پڑھ لیا، لیکن جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ میں اس سورت سے زیادہ خوش نہیں ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لگتا ہے، تم اس کو معمولی سمجھ رہے ہو، تو نے نماز میں اس جیسی سورت نہیں پڑھی ہوگی (یعنی یہ بے مثال سورت ہے، جس کو نماز میں پڑھا جائے)۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِ مَوَالِيْهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے بعض غلاموں کا تذکرہ

[11492/6568]..... عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَعْتَقَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ أَنْ أَخْدُمَ النَّبِيَّ ﷺ مَا عَاشَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3932، سنن ابن ماجہ: 2526 . (مسنداحمد: 21927)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: ابوعبدالرحمٰن سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا اور مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہیں، میں ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔

[11494/6569]..... عَنِ ابْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ أَبِی رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِی مَخْزُومٍ عَلَی الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِی رَافِعٍ: ((اصْحَبْنِی كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا۔)) قَالَ: لَا حَتَّی آتِیَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَی النَّبِیِّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لَنَا، وَإِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابوداؤد: 1650، سنن الترمذی: 657، سنن النسائی: 107/5. (مسند احمد: 27182)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک فرد کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو جاؤ تاکہ آپ کو بھی کچھ حصہ مل جائے؟ انہوں نے کہا: نہیں، جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں، نہیں جاؤں گا، پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔''

[11495/6570]..... عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: اَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ اِبْنَةَ عَلِیٍّ بِشَیْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ: حَدَّثَنِی مَوْلًی لِلنَّبِیِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مِهْرَانُ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَی الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 315/3، مصنف عبد الرزاق: 6942. (مسند احمد: 15708)

ترجمۃ الحدیث: عطاء بن سائب کہتے ہیں: میں سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کی ایک چیز لے کر حاضر ہوا، لیکن انہوں نے وہ چیز واپس کر دی اور کہا: مولائے نبی سیدنا مہران نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے، نیز قوم کا غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كُتُبِهِ وَكُتَّابِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور کاتبین کا بیان

[11500/6571]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِیُّ عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: كُنْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَعَ مُطَرِّفٍ فِی سُوقِ الْإِبِلِ فَجَاءَ أَعْرَابِیٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِیمٍ أَوْ جِرَابٍ ، فَقَالَ: مَنْ یَقْرَأُ؟ أَوَفِیکُمْ مَنْ یَقْرَأُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، فَأَخَذْتُهُ فَإِذَا فِیهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِبَنِی زُهَیْرِ بْنِ أُقَیْشٍ حَیٍّ مِنْ عُکْلٍ ، إِنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِکِینَ وَأَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِی غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَصَفِیِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔)) فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا تُحَدِّثُنَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالُوْا: فَحَدِّثْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ یَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَذْهَبَ کَثِیرٌ مِنْ وَحَرِ صَدْرِهِ فَلْیَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ أَوْ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ۔)) فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُهُمْ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ، أَلَا أُرَاکُمْ تَتَّهِمُونِی أَنْ أَکْذِبَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ إِسْمَاعِیلُ مَرَّةً: تَخَافُونَ وَاللّٰهِ! لَا حَدَّثْتُکُمْ حَدِیثًا سَائِرَ الْیَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2999، سنن النسائی: 134/7 . (مسنداحمد: 20737)

ترجمۃ الحدیث ابوعلاء بن شخیر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مطرف کے ہمراہ اونٹوں کی منڈی میں تھا کہ ایک بدّو مطرف کے پاس آیا، اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے کہا: کیا تم میں سے کوئی یہ پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اس نے مجھے پکڑایا تو دیکھا کہ اس میں لکھا ہوا تھا: ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ، اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے عکل خاندان کی ایک شاخ بنوزہیر کے نام ہے، یہ لوگ اگر اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ مشرکین سے الگ تھلگ ہو جائیں اور اموال غنیمت میں سے خمس کے متعلق اقرار کریں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور اللہ کے رسول مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے بھی مال غنیمت میں سے جو لینا چاہیں لے سکتے ہیں، تو انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے امان دی جائے گی۔'' یہ سن کر کچھ لوگوں نے اس سے کہا: تم نے اللہ کے رسول ﷺ سے جو کچھ سنا ہے، کیا تم اس میں سے کچھ ہمیں بیان کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ لوگوں نے کہا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، آپ ہمیں وہ سنائیں۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے سینے میں سے غصہ اور کینہ نکل جائے اسے چاہیے کہ وہ صبر والے مہینے یعنی ماہ رمضان کے اور ہر ماہ تین روزے رکھے۔'' اس کی یہ بات سن کر کچھ لوگوں نے کہا: کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ اس نے کہا: خبردار! میرا خیال ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس بارے میں میرے متعلق یہ بدگمانی کر رہے ہو کہ شاید میں نے یہ بات کہہ کر اللہ کے رسول پر بہتان باندھ دیا ہے، تم تو یہ سن کر ڈر گئے ہو، اللہ کی قسم! میں تمہیں مزید کوئی حدیث بیان نہ کروں گا، اس کے بعد وہ آگے چل دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11502/6572]..... قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بِكِتَابِهِ إِلٰى كِسْرٰى، قَالَ: فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى، قَالَ يَعْقُوبُ: فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَسِبْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2939، 4424. (مسند احمد: 2184)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو اپنا مکتوب دے کر کسریٰ کی طرف روانہ فرمایا، انہوں نے وہ مکتوب بحرین کے حاکم کے سپرد کیا تاکہ وہ اسے کسریٰ تک پہنچا دے، پس حاکم بحرین نے وہ مکتوب کسریٰ تک پہنچا دیا، اس نے جب وہ مکتوب پڑھا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کے اس عمل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر یہ بددعا کی کہ (ان کو یوں ہلاک کیا جائے کہ) وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

[11503/6573]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3618، صحیح مسلم: 2918. (مسند احمد: 7184)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ اس کا جانشین نہیں ہوگا اور جب قیصر (رومی بادشاہ) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد بھی کوئی قیصر نہیں ہوگا یعنی ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اللہ کی قسم! تم ضرور ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔''

[11504/6574]..... عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا مَا أَعْطٰى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 3062، 3063. (مسند احمد: 2785)

ترجمۃ الحدیث عمرو بن عوف اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قبلیہ علاقے کی کانیں برائے جاگیر عنایت فرمادیں، اس مقام کی بلند اور پست زمین اور قدس پہاڑ میں جو کاشت کے قابل تھی، وہ سب انہیں دے دی تھی، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں یہ تحریر لکھی تھی: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، یہ وہ زمین ہے، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبلیہ علاقے کی کانیں دی ہیں، اس مقام کی بلند اور پست زمین اور قدس پہاڑ میں جو کاشت کے قابل ہے، وہ ان کو دے دی ہے، جبکہ یہ کسی مسلمان کا حق نہیں تھا، جو ان کو دے دیا ہو۔"

[11508/6575]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْوَفَاةُ قَالَ: ((هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ۔)) وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: يَكْتُبُ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ وَغُمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُومُوا عَنِّي۔)) فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4432، 5669، صحيح مسلم: 1637. (مسند احمد: 3111)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔" اس وقت گھر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگ موجود تھے، آپ کی بات سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے، تمہارے پاس قرآن ہے، ہمیں اللہ کی کتاب ہی کافی ہے، گھر میں موجود افراد کا اس بارے میں اختلاف ہو گیا اور وہ جھگڑنے لگے۔ بعض کہنے لگے کہ اللہ کے رسول تمہارے لیے جو لکھنا چاہتے ہیں، وہ لکھ دیں اور بعض نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ والی بات کی، جب ان کا اختلاف اور شور بہت زیادہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم سب میرے ہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت وہ اختلاف اور شور تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُتَّابِهِ ﷺ وَمِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ کے کاتبین کا تذکرہ، کاتبین میں سے ایک سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے

[11511/6576]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)) فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَلَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ؟ وَلٰكِنْ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ: ((اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ)) قَالَ: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ)) وَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1784 . (مسند احمد: 13827)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، ان کے وفد میں سہیل بن عمرو بھی تھا، نبی کریم ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لکھو۔'' سہیل نے کہا: ہم تو نہیں جانتے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کیا ہے؟ آپ وہی کلمہ لکھیں جسے ہم جانتے ہیں، بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو یہ معاہدہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے۔'' اس پر پھر سہیل بولا کہ اگر ہم یہ مانتے ہوتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی اقتدا کر لیتے، آپ اس طرح کریں کہ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لکھو یہ معاہدہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہے۔'' انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ شرط طے کی کہ آپ لوگوں میں سے کوئی آیا تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے، لیکن ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آیا، آپ اسے ہماری طرف واپس کر دیں گے۔ یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! جو آدمی ہمیں چھوڑ کر ان کی طرف جائے، اللہ تعالیٰ اسے ہم سے دور ہی رکھے۔''

وَمِنْهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

کاتبین میں سے ایک سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے

[11512/6577]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَّاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـقُـرْآنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ ، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ لَا يُـوعٰـى ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـالَ: هُـوَ وَالـلّٰهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ صَدْرِي ، وَرَأَيْـتُ فِيهِ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ ، قَالَ زَيْدٌ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْمَعْهُ ، قَالَ زَيْدٌ: فَـوَالـلّٰـهِ ، لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ ، فَقُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4679، 4986، 4989، 7191، 7452. (مسند احمد: 76)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمامہ کی لڑائی میں حفاظ کی شہادت کے سانحہ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، جب میں حاضر ہوا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یمامہ میں حفاظِ قرآن کی شہادتیں کثرت سے ہوئی ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر حفاظ قرآن کی شہادتوں کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو قرآن مجید کا بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا اور اس کو یاد نہیں رکھا جائے گا، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دے دیں، لیکن میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ میں وہ کام کیسے کروں، جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا، لیکن انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ کام بہتر ہے، پھر یہ اس بارے میں مجھ سے تکرار کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے بھی اس رائے کو پسند کر لیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے زید! تم ایک عقلمند نوجوان اور قابل اعتماد آدمی ہو اور تم نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھا کرتے تھے، لہٰذا یہ خدمت تم نے ہی سرانجام دینی ہے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے کسی پہاڑ کو دوسری جگہ منتقل کرنے کی تکلیف دیتے تو اس کا میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ہوتا جو انہوں نے قرآن مجید جمع کرنے کی مجھ پر ذمہ داری ڈالی ہے، پس میں نے کہا: آپ لوگ وہ کام کس طرح کرو گے، جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا، تاہم ان کی تکرار کے بعد میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ دَوَابِّهِ وَغَنَمِهِ وَلِقَاحِهِ وَخَيْلِهِ وَسَلَاحِهِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

نبی کریم ﷺ کے جانوروں، اونٹوں، اونٹنیوں، گھوڑوں اور اسلحہ وغیرہ کا بیان

[11513/6578]..... عَـنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُهْـدِيَـتْ لَهُ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرَكِبَهَا فَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ: ((اقْرَأْ۔)) فَقَالَ: وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اقْرَأْ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾۔)) فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ حَتَّى قَرَأَهَا فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتَ تُصَلِّي بِشَيْءٍ مِثْلِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 252/8 . (مسنداحمد: 17342)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تحفے میں ایک سفید خچر دیا گیا، آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو چلا رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''پڑھو۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھو۔'' آپ ﷺ نے اس سورت کو دہرایا، یہاں تک کہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس سورت کو پڑھ لیا، لیکن جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ اس سورت سے زیادہ خوش نہیں ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لگتا ہے، تم اس کو معمولی سمجھ رہے ہو، تو نے نماز میں اس جیسی سورت نہیں پڑھی ہوگی (یعنی یہ بے مثال سورت ہے، جس کو نماز میں پڑھا جائے)۔''

[11515/6579]..... عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ: اِنِّيْ لَآخِذَةٌ بِزِمَامِ الْعَضْبَاءِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْمَائِدَةُ كُلُّهَا ، فَكَادَتْ مِنْ ثَقْلِهَا تَدُقُّ بِعَضُدِ النَّاقَةِ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المعجم الکبیر : 448/24 . (مسنداحمد: 27575)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی عضباء اونٹنی کی لگام تھامے ہوئے تھی کہ آپ پر سورۂ مائدہ نازل ہوئی، اس وحی کے بوجھ سے قریب تھا کہ اونٹنی کا بازو ٹوٹ جاتا۔''

[11517/6580]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَفَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي سَيْفِي ذِي الْفَقَارِ فَلًّا فَأَوَّلْتُهُ فَلًّا يَكُونُ فِيكُمْ وَرَأَيْتُ أَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا فَأَوَّلْتُهُ كَبْشَ الْكَتِيبَةِ وَرَأَيْتُ أَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ فَأَوَّلْتُهَا الْمَدِينَةَ وَرَأَيْتُ بَقَرًا تُذْبَحُ فَبَقَرٌ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَبَقَرٌ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَكَانَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 1561، سنن ابن ماجه: 2808، المستدرك للحاكم : 128/2، سنن البیهقی: 41/7 . (مسنداحمد: 2445)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ذوالفقار تلوار جنگ بدر کے دن بطور نفل (یا مال غنیمت سے) کی یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی اس تلوار ذوالفقار میں ایک دندانہ دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ تمہیں شکست ہوگی میں نے دیکھا ہے کہ میں نے مینڈھے کو پیچھے سوار کیا ہوا ہے میں نے تاویل کی ہے کہ لشکر کا بہادر شہید ہوگا میں نے دیکھا ہے کہ میں نے محفوظ زرہ پہنی ہوئی ہے میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ مدینہ محفوظ رہے گا میں نے دیکھا ہے کہ گائے ذبح کی جارہی ہے اللہ کی قسم یہ بہتر ہے۔'' وہی ہوا جو نبی کریم ﷺ نے کہا تھا۔

[11518/6581]..... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ اُحُدٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2590 . (مسنداحمد: 15722)

ترجمۃ الحدیث— سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن دو زرہیں اوپر تلے زیب تن کی تھیں۔

[11520/6582]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 3499، سنن الترمذی: 2048 . (مسنداحمد: 3318)

ترجمۃ الحدیث— (دوسری سند) نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی، آپ ﷺ سوتے وقت اس سے ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ ڈالتے تھے۔

[11521/6583]..... عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أَنَسٍ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِ ضَبَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5638 . (مسنداحمد: 12410)

ترجمۃ الحدیث— عاصم احول رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کا ایک پیالہ دیکھا جس پر چاندی کا جوڑ لگا ہوا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

فضائل ومناقب کی کتاب

اَبْوَابُ الصَّحَابَةِ ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ابواب

بَابُ ذِكْرِ مَنَاقِبِهِمْ عَلَى الْإِجْمَالِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا اجمالی تذکرہ

[11522/6584]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح: اخرجه الترمذی: 2165. (مسند احمد: 114)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو (تابعین) کے بعد ہوں گے، (ان سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں)، اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے، کیونکہ شیطان ہر اس آدمی کے ساتھ رہتا ہے جو اکیلا ہو اور وہ شیطان دو آدمیوں سے ذرا دور ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ایسے دو افراد کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی اور گناہ کر کے ناخوشی ہو وہ مومن ہے۔''

[11524/6585]..... عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا، قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْنَا: نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ۔)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتٰى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2531. (مسند احمد: 19566)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم کچھ انتظار کر لیں اور آپ کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کر کے جائیں۔ چنانچہ ہم انتظار کرنے لگے۔ آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم یہیں ٹھہرے رہے؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! بس ہم نے سوچا کہ ہم عشاء کی نماز بھی آپ کی معیت میں ادا کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، جبکہ آپ ﷺ کا معمول بھی تھا کہ آپ ﷺ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ستارے آسمان کے امین (نگران ومحافظ) ہیں، جب یہ تارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ کیفیت طاری ہو جائے گی، جس کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ میں بھی اپنے صحابہ کے لیے اسی طرح امین ہوں، جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ فتنے اور آزمائشیں آ جائیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ بھی میری امت کے لیے امین اور محافظ ہیں، جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

[11527/6586]..... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِیْ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3673، صحیح مسلم: 2540. (مسند احمد: 11079)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرنا، کیونکہ ان کا مقام تو یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی جبل احد کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان صحابہ کے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

[11528/6587]..... عَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِحَسْبِ أَصْحَابِی الْقَتْلُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 92/15، مسند البزار: 3263. (مسند احمد: 15876

ترجمۃ الحدیث— سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کا قتل ہو جانا ہی کافی ہے۔''

[11530/6588]..... عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ: ((أَلَا إِنَّ النَّاسَ دِثَارِی وَالْأَنْصَارَ شِعَارِی، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبَةً لَاتَّبَعْتُ شِعْبَةَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَمَنْ وَلِیَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَمَنْ أَفْزَعَهُمْ فَقَدْ أَفْزَعَ هٰذَا الَّذِی بَيْنَ هَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ إِلٰى نَفْسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الطبرانی: 8892. (مسند احمد: 22615)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو اس نے قلب محمد ﷺ کو تمام انسانوں کے قلوب میں بہتر پایا، اس لیے اس نے محمد ﷺ کو اپنے لیے منتخب کر لیا اور ان کو رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ پھر اس نے اس دل کے انتخاب کے بعد باقی بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور اصحاب محمد ﷺ کے قلوب کو تمام انسانوں کے قلوب سے بہتر پایا، اس لیے اس نے انہیں اپنے نبی کے وزراء (اور ساتھی) بنا دیا، جو اس کے دین کے لیے قتال کرتے ہیں۔ پس مسلمان جس بات کو بہتر سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی ہوتی ہے اور مسلمان جس بات کو برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ وَمَنَاقِبِهِمْ رضی اللہ عنہم

انصار کے فضائل ومناقب

[11532/6589]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا بِثَوْبٍ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ النَّاسَ لَيَكْثُرُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ يَقِلُّونَ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَنْفَعُ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 927، 3628، 3800. (مسند احمد: 2629)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الموت کے دنوں میں) سر اور منہ پر کپڑا لپیٹے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''لوگو! عام لوگ تعداد میں بڑھتے جا رہے ہیں اور انصار کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے، پس تم میں سے جو آدمی امور خلافت پر متمکن ہو اور کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انصار کے نیکوکاروں کی بات کو قبول کر لے اور ان میں سے کسی سے کوئی کوتاہی ہو تو اس سے درگزر کرے۔''

[11533/6590]..... عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ السَّاعِدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بَايِعْ هٰذَا، قَالَ: ((وَمَنْ هٰذَا؟)) قَالَ ابْنُ عَمِّي حَوْطُ بْنُ يَزِيدَ أَوْ يَزِيدُ بْنُ حَوْطٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا أُبَايِعُكَ، إِنَّ النَّاسَ يُهَاجِرُونَ إِلَيْكُمْ وَلَا تُهَاجِرُونَ إِلَيْهِمْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ لَا يُحِبُّ رَجُلٌ الْأَنْصَارَ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ يُحِبُّهُ، وَلَا يَبْغُضُ رَجُلٌ الْأَنْصَارَ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ يَبْغُضُهُ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قویّ**: المعجم الكبير للطبرانی: 3356، شرح مشكل الآثار: 2636. (مسند احمد: 15540)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حارث بن زیاد ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ ﷺ لوگوں سے ہجرت کرنے کی بیعت لے رہے تھے، حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی سے بھی بیعت لے لیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: یہ میرا چچا زاد حوط بن یزید یا یزید بن حوط ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے بیعت نہیں لیتا، لوگ تمہاری طرف ہجرت کر کے آئیں گے، تم ان کی طرف ہجرت کر کے نہیں جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان ہے! جو آدمی انصار سے محبت کرتا رہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے محبت کرتا ہوگا، لیکن جو آدمی انصار سے بغض رکھے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے بغض رکھتا ہوگا۔''

[11536/6591]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَدَّوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3799، صحيح مسلم: 2510. (مسند احمد: 12650)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک انصار میرے انتہائی خاص، راز دان اور امین لوگ ہیں، ان کی طرف آ کر میں نے پناہ لی، پس تم ان کے نیکوکاروں کی بات کو قبول کرو اور ان میں سے کسی سے کوتاہی ہو تو اس سے درگزر کرو، انہوں نے اپنے عہد و پیمان کو تو پورا کر دیا ہے، لیکن ان کے حقوق کی ادائیگی باقی ہے۔''

[11537/6592]..... عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى الصِّبْيَانَ وَالنِّسَاءَ مُقْبِلِينَ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ)) وَفِي لَفْظٍ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3785، صحيح مسلم: 2508. (مسند احمد: 12797)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ایک شادی سے انصار کے بچوں اور عورتوں کو آتے ہوئی دیکھا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: ''اللہ گواہ ہے کہ تم لوگوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین ہو۔ اللہ گواہ ہے کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب لوگوں میں سے ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم انصار مجھے سب سے زیادہ محبوب لوگوں میں سے ہو۔'' ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

[11538/6593]..... عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَقَوْمِهِ، وَقَالَ أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَنْصَارِ ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری : 4906، صحیح مسلم: 2506 . (مسند احمد: 19299)

ترجمۃ الحدیث نضر بن انس سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو واقعۂ حرہ کے دنوں میں ان کی اولاد اور ان کی قوم کے افراد کے قتل کی تعزیت کے سلسلہ میں لکھا اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک خوش خبری سنانا چاہتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ''یا اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں کو اور ان کے پوتوں کو بخش دے، انصار کی خواتین کو، انصار کے بیٹوں کی بیویوں کو اور انصار کے پوتوں کی خواتین کو بخش دے۔''

[11539/6594]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا ، وَإِنَّا قَدْ تَبِعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ، قَالَ: فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ ، قَالَ: فَنَمَّيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، فَقَالَ: زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3787 . (مسند احمد: 19336)

ترجمۃ الحدیث عمرو بن مرہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوحمزہ طلحہ بن یزید سے سنا، انھوں نے کہا کہ انصار نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔ اب آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکار ہم میں سے بنائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کے پیروانہی میں سے بنائے۔ میں نے اس حدیث کا ابن ابی لیلی سے ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کیا ہے۔

[11541/6595]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ مِحْنَةٌ حُبُّهُمْ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 159/12، مسند البزار: 3736 . (مسند احمد: 22462)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کا یہ قبیلہ لوگوں کے امتحان کا ذریعہ ہے، ان سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔''

[11542/6596]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ أَوْ إِلَّا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3906 . (مسند احمد: 2818)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا'' یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ ''جو آدمی انصار سے بغض رکھتا ہو، اللہ اور اس کا رسول اس سے بغض رکھتے ہیں۔''

[11545/6597]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِجْتَمَعَ أُنَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا آثَرَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَمَعَهُمْ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ تَكُونُوا أَذِلَّةً فَأَعَزَّكُمُ اللّٰهُ؟)) قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((أَلَمْ تَكُونُوْا ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ؟)) قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((أَلَمْ تَكُونُوْا فُقَرَاءَ فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ؟)) قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا تُجِيبُونَنِي ، أَلَا تَقُولُونَ!! أَتَيْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ ، وَأَتَيْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ ، أَلَا تَرْضَوْنَ! أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبُقْرَانِ (يَعْنِي الْبَقَرَ) وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتُدْخِلُونَهُ بُيُوتَكُمْ؟ لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوْا وَادِيًا أَوْ شُعْبَةً وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا أَوْ شُعْبَةً سَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَوْ شُعْبَتَكُمْ ، لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 19918 . (مسند احمد: 11547)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر آپس میں کچھ ایسی باتیں کیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو ہمارے اوپر ترجیح دی ہے، جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے انصار کو جمع کر کے ان سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم لوگ ذلیل اور رُسوا تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت سے نوازا؟'' انھوں نے کہا؛ اللہ اور اس کے رسول کی بات درست ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ بھی حقیقت نہیں ہے کہ تم لوگ گمراہ تھے اور اللہ نے تمہیں ہدایت سے نوازا؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ بات بھی صحیح نہیں کہ تم لوگ غریب تھے اور اللہ نے تمہیں غنی اور خوشحال کیا؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی بات صحیح ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے جواباً یوں کیوں نہیں کہتے کہ اے رسول! آپ کے شہر والوں نے آپ کو شہر بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی ہے، آپ ﷺ خوف زدہ ہو کر ہمارے پاس پہنچے تو ہم نے آپ ﷺ کو امن دیا؟ اے انصار! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور گائیں لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ہمراہ لے کر جاؤ اور تم اس رسول کو اپنے گھروں میں داخل کرو، حقیقت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں اس گھاٹی یا وادی میں چلوں گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں تم چلو گے، اگر ہجرت والی سعادت نہ ہوتی تو میں انصاری فرد ہوتا، تم عنقریب میرے بعد اس سے بھی بڑھ کر ترجیح وتفریق ملاحظہ کرو گے، مگر تم ایسی صورت میں بھی صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر آ ملو۔''

[11547/6598]..... عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: ((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔)) قَالَ قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ؟ قَالَ: إِيَّايَ يُحَدِّثُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3900 . (مسند احمد: 18576)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا: ''اہل ایمان ان سے محبت رکھتے ہیں اور منافق ان سے بغض رکھتے ہیں، جو کوئی ان سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو کوئی ان سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔'' حدیث کے راوی شعبہ نے اپنے شیخ سے کہا: کیا آپ نے خود یہ حدیث سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے ہی مجھے بیان کی ہے۔

[11550/6599]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ الْمُشْرِكِينَ لَمَّا رَهِقُوا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا؟ وَهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ۔)) فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَلَمَّا أَرْهَقُوهُ أَيْضًا، قَالَ: ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنِّي؟ وَهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ۔)) حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبِهِ: ((مَا أَنْصَفْنَا إِخْوَانَنَا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1789 . (مسند احمد: 14056)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مشرکین نبی کریم ﷺ کے اوپر چڑھ آئے، جبکہ آپ ﷺ سات انصاریوں اور دو قریشیوں کے ہمراہ تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان مشرکین کو ہم سے کون ہٹائے گا، وہ اس عمل کے نتیجہ میں جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' جواباً ایک انصاری آگے بڑھا اور وہ آپ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے دشمن سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔ جب مشرکین آپ ﷺ کے اوپر پھر چڑھ آئے تو آپ نے پھر فرمایا: ''کون ہے جو ان مشرکین کو ہم سے ہٹائے اور دور رکھے، اس عمل کے نتیجہ میں وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ اپنے دو قریشی ساتھیوں سے فرمایا: ''ہم نے اپنے ان بھائیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔''

[11553/6600]..... عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَضُرُّ امْرَأَةً نَزَلَتْ بَيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتَيْنِ مِنْ الْأَنْصَارِ أَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 83/4، صحيح ابن حبان: 7267 . (مسند احمد: 26207)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو کوئی تکلیف نہیں جو انصاریوں کے گھروں میں اترے یا اپنے والدین کے گھر اترے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ

انصار اور مہاجرین کی فضیلت کا بیان

[11556/6601]..... عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ، بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطيالسي: 671، صحيح ابن حبان: 7260، المعجم الكبير للطبراني: 10408 . (مسند احمد: 19215)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین اور انصار یہ سب ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں، اسی طرح قریش کے وہ لوگ جنہیں فتح مکہ کے دن معاف کر دیا گیا اور بنو ثقیف کے آزاد کردہ لوگ دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں اور مہاجرین و انصار قیامت تک ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں۔''

[11558/6602]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا، عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا، فَأَجَابَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَه۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَأَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2961، 3796، صحيح مسلم: 1805 . (مسند احمد: 12732)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے یوں کہا: ''نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا، عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا '' (ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی ہے کہ ہم جب تک زندہ رہیں گے، جہاد کرتے رہیں گے۔) تو ان کے اس قول کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔'' ایک روایت میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔''

[11559/6603]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ الْمُهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ وَلَا أَحْسَنَ بَذْلًا فِي كَثِيرٍ، لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَئُونَةَ، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتّٰى لَقَدْ حَسِبْنَا أَنْ يَذْهَبُوْا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، قَالَ: ((لَا مَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَدَعَوْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4812، سنن الترمذی: 2487 . (مسند احمد: 13122)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جن انصاری لوگوں کے پاس آئے ہیں، ہم نے ان جیسے لوگ نہیں دیکھے، ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء کم ہوں تو خوب ہمدردی کرتے ہیں اور اگر ان کے پاس کھانے پینے کو وافر ہو تو بھی خوب خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں محنت مزدوری سے بچایا اور اپنی کمائی میں ہمیں اپنا شریک بنایا۔ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارا اجر وثواب یہ لوگ لے جائیں گے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، یہ بات نہیں ہے، تم لوگ جب تک ان کی تعریف کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعائیں کرو گے تو تمہیں بھی اجر وثواب ملتا رہے گا۔''

[11560/6604]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا، قَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّهُ يَقُولُ: آخٰى۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2294، صحیح مسلم: 2529 . (مسند احمد: 12089)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے مابین ایک معاہدہ کرایا۔ اس حدیث کا ایک راوی سفیان کہتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی معاہدہ سے مراد مواخات اور بھائی چارہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا اشْتَرَكَ فِيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہم

ان خصوصیات وفضائل کا بیان جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں مشترک ہیں

[11565/6605]..... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَبَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُوا اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الاوسط للطبرانی: 1661 . (مسند احمد: 895)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فضیلت ومرتبہ میں نبی کریم ﷺ سب سے آگے ہیں، آپ ﷺ کی زندگی ہی میں آپ ﷺ کے نائب کے طور پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور تیسرا درجہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ان کے بعد ہم فتنوں میں مبتلا ہوگئے اور اللہ جس سے چاہے گا، درگزر فرمائے گا۔

[11569/6606]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهَنَّيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهَنَّيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا۔)) فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهَنَّيْنَاهُ۔

تخریج الحدیث: اسنادہ محتمل للتحسین: المعجم الاوسط للطبرانی: 6998 . (مسند احمد: 14550)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری خاتون نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اور کھانا تیار کیا، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آرہا ہے۔'' اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، ہم نے ان کو مبارکباد دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جنتی آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے۔'' اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے۔'' میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کہہ کر اپنا سر کھجور کے چھوٹے درختوں کے نیچے کرلیا اور فرمایا: ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو آنے والا علی ہو۔'' اتنے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، اور ہم نے انہیں بھی مبارک باد دی۔

[11571/6607]..... عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ۔))

تخریج الحدیث: حسن: سنن الترمذی: 3662 . (مسند احمد: 23245)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرنا۔''

[11573/6608]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، قَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ۔)) فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ: ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ غَدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَـدًا وَعُمَرُ۔)) وَمَا هُمَا ثَمَّ، ((وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا عَلَيْهَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا فَطَلَبَهُ فَـأَدْرَكَـهُ فَـاسْتَـنْـقَـذَهَـا مِـنْهُ فَقَالَ: يَا هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْـرِي؟)) قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔)) وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3471، صحيح مسلم: 2388. (مسند احمد: 7351)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی بیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور اس نے اسے مارا، آگے سے بیل نے بول کر کہا کہ ہمیں سواری کے لیے تو پیدا نہیں کیا گیا، ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے یہ بات سن کر ازراہ تعجب کہا: سبحان اللہ! بیل باتیں کرنے لگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بات کی صداقت پر میرا، ابو بکر اور عمر کا بھی ایمان ہے۔'' حالانکہ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے حملہ کر کے ایک بکری کو اچک لیا، اس نے اس کا پیچھا کر کے اسے جا لیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا، تو بھیڑیئے نے بول کر کہا: ارے تو نے آج تو اسے مجھ سے چھڑا لیا، فتنوں کے دنوں میں جب لوگ مویشیوں کو یونہی چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور اس دن میرے سوا ان کا کوئی چرواہا (محافظ) نہ ہوگا، تب ان کو مجھ سے کون بچائے گا؟'' لوگوں نے یہ سن کر بھی ازراہ تعجب کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بات کی صداقت پر میرا، ابو بکر کا اور عمر کا بھی ایمان ہے۔'' حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔

[11574/6609]..... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: ((يَا عَلِيُّ! هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا عَدَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 3666، سنن ابن ماجه: 95. (مسند احمد: 602)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! یہ دونوں جنتی بزرگوں اور نوجوانوں کے سردار ہوں گے، ماسوائے انبیاء ورسل کے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا اشْتَرَكَ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم

ان فضائل ومناقب کا تذکرہ جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں مشترک ہیں

[11576/6610]..... قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا (وَفِي رِوَايَةٍ: مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ)، فَقَالَ لِي: أَمْسِكْ عَلَيَّ الْبَابَ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوبَكْرٍ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقُفِّ (وَفِي رِوَايَةٍ: قُفِّ الْبِئْرِ) وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، قَالَ: ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ۔)) (وَفِي رِوَايَةٍ: وَسَيَلْقَى بَلَاءً)، فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3695، 7097، 7262 صحیح مسلم: 2403، (مسند احمد: 15374)

ترجمۃ الحدیث سیدنا نافع بن عبدالحارث سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا، یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک ایسے باغ میں داخل ہو گئے، اس کے باہر چار دیواری بنی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم دروازے پر ٹھہرو۔'' اور آپ خود کنوئیں کی منڈیر پر جا بیٹھے، آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کنوئیں کے اندر لٹکا لیے، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ آنے والے نے کہا: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ابوبکر آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت دے دی۔ وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی اسی طرح کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ اس نے کہا: میں عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عمر آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت سنا دی، وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس کنوئیں کی منڈیر پر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر بعد دروازے پر دستک دی گئی۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عثمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، لیکن کچھ آزمائش کے بعد۔'' میں نے انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت سنائی۔ وہ بھی آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (آپ کے سامنے) کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔

[11579/6611]..... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ مِنْهُ شُرْبًا ضَعِيفًا، قَالَ عَفَّانُ: وَفِيهِ ضَعْفٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ فَانْتَشَطَتْ مِنْهُ فَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4637. (مسند احمد: 20242)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آسمان سے ایک ڈول نیچے لٹکایا گیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر ڈول کو دونوں طرف سے پکڑ کر اس سے تھوڑا سا پانی پیا اور ان کے پینے میں کچھ کمزوری سی تھی۔ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ڈول کو دونوں طرف سے پکڑ کر خوب سیراب ہو کر پیا، ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے بھی ڈول کو دونوں طرف سے تھام لیا، اس میں کچھ لرزہ سا تھا۔ اس میں سے کچھ چھینٹے عثمان رضی اللہ عنہ پر جا گرے۔

[11581/6612]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ثُمَّ نَسْكُتُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3655. (مسند احمد: 4626)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے نام اسی ترتیب سے لیا کرتے اور اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے، جبکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں تھے۔

بَابُ مَا اشْتَرَكَ فِيهِ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہم

سیدنا زید بن حارثہ، سیدنا جعفر بن ابی طالب، سیدنا عبداللہ بن رواحہ اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب کا تذکرہ

[11584/6613]..... عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ فَوَجَدْتُهُ قَدِ اجْتَمَعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ وَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ)) فَوَثَبَ جَعْفَرٌ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا، قَالَ: ((امْضُوا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّ ذٰلِكَ خَيْرٌ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ الْجَيْشُ فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يُنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نَابَ خَبَرٌ أَوْ ثَابَ خَبَرٌ (شَكَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ) أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا الْغَازِي! إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا حَتّٰى لَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ)) فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ، ((ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتّٰى أُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ)) وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُصْبُعَيْهِ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ فَانْصُرْهُ)) وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَرَّةً: فَانْتَصِرْ بِهِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((انْفِرُوا فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ)) فَنَفَرَ النَّاسُ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الکبریٰ للنسائی: 8159، مصنف ابن ابی شیبة: 512/14، سنن الدارمی: 2448. (مسند احمد: 22551)

ترجمة الحدیث خالد بن سمیر سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ تو میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ لوگ ان کے اردگرد جمع تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جیش الامراء بھیجا اور فرمایا تمہارے اوپر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ امیر ہیں۔ اگر وہ شہید ہو جائیں تو ان کے بعد جعفر رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ یہ سن کر جعفر رضی اللہ عنہ اچھل کر بولے اے اللہ کے نبی میرا والد آپ پر فدا ہو مجھے یہ توقع نہ تھی کہ آپ زید رضی اللہ عنہ کو مجھ پر امیر مقرر فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ۔ تم نہیں جانتے کہ کونسی بات زیادہ بہتر ہے۔ لشکر روانہ ہو گیا۔ جب تک اللہ کو منظور تھا وہ لوگ سفر میں رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے۔ اور آپ نے حکم دیا کہ نماز ہونے کا اعلان کیا جائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک خبر پھیلی ہے۔ کیا میں تمہیں غزوہ میں مصروف اس لشکر کے متعلق نہ بتلاؤں؟ یہ لوگ گئے ان کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اور زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ تم ان کی مغفرت کی دعاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو۔تو لوگوں نے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔ان کے بعد جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا۔وہ دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔تم ان کی شہادت کی گواہی دو۔لوگوں نے ان کے حق میں بھی مغفرت کی دعا کی۔پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اُٹھالیا۔وہ بھی دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہے یہاں تک کہ وہ بھی شہادت سے سرفراز ہوئے۔صحابہ نے ان کے حق میں بھی دعائے مغفرت کی۔ان کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اُٹھایا۔وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امیروں میں سے نہ تھے۔پیش آمدہ حالات کے پیشِ نظر وہ ازخود امیر بن گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اُٹھا کر فرمایا: یا اللہ! یہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔تو اس کی مدد فرما۔ عبدالرحمٰن راوی نے ایک دفعہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے وہ فتح یاب ہوئے۔اس روز سے خالد رضی اللہ عنہ ''سیف اللہ'' کہلائے۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ اور جا کر اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہے۔لوگ شدید گرمی میں پیدل اور سوار روانہ ہو گئے۔

بَابُ مَا اخْتَصَّ بِهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے بعض خصائص

[11585/6614]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهَا فِي دِينِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهَا بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَقْرَؤُهَا لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيٌّ، وَأَعْلَمُهَا بِالْفَرَائِضِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3791، سنن ابن ماجه: 155 . (مسند احمد: 12904)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں، امت میں دین کے بارے میں عمر سب سے سخت ہیں، امت میں عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حیا دار ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حلال وحرام کے متعلق سب سے زیادہ جانتے ہیں، قرآن کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ قاری ابی بن کعب ہیں اور امت میں مسائل وراثت (یا فرائض) کے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

[11586/6615]..... عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا!، قَالَ: أَجْلِسُونِي، فَقَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَـقُـولُ ثَلَاثَ مَـرَّاتٍ: فَـالْتَـمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْـفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3804 . (مسند احمد: 22104)

ترجمۃ الحدیث یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں کوئی وصیت ہی کر دیں، انھوں نے کہا: مجھے بٹھا دو۔ پھر انھوں نے کہا: علم اور ایمان ایسی چیزیں ہیں کہ جو آدمی انہیں ان کے مرکز اور مقام سے حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ انہیں حاصل کر ہی لیتا ہے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔ تم چار آدمیوں سے علم حاصل کرو: سیدنا ابودرداء عویمر، سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے، مؤخر الذکر پہلے یہودی تھے، بعد میں انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''وہ جنت میں جانے والے خاص دس آدمیوں سے ایک ہوں گے۔''

[11587/6616]..... عَـنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُـلُوسًا فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي۔)) وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ((وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی : 3799، سنن ابن ماجه: 97 . (مسند احمد: 23276)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تمہارے درمیان رہوں گا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''تم میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا، عمار کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور عبداللہ بن مسعود تمہیں جو کچھ بیان کریں ان کی تصدیق کرنا۔''

بَابُ مَا اشْتَرَكَ فِيهِ جَمَاعَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ رضی اللہ عنہن

خواتین صحابہ رضی اللہ عنہن کی ایک جماعت کے مشترکہ خصائص

[11588/6617]..... عَـنْ أَبِـي مُـوسَـى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((كَـمُـلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيـرٌ ، وَلَـمْ يَـكْـمُـلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5418، صحیح مسلم: 2431. (مسند احمد: 19668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سے لوگوں کو درجۂ کمال حاصل ہوا ہے، البتہ عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون ہی درجۂ کمال تک پہنچی ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو باقی تمام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو باقی سارے کھانوں پر۔''

[11589/6618]..... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3432، صحیح مسلم: 2430. (مسند احمد: 640)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیدہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانے کی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے عہد کی خواتین میں سب سے بہتر تھیں۔''

[11590/6619]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُنَّ۔))

تخریج الحدیث مسند ابوداؤد الطیالسی: 2710، المعجم الطبرانی: 2168. (مسند احمد: 2668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے، پھر پوچھا: ''کیا تم ان لکیروں کے بارے میں جانتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والی خواتین میں سب سے افضل یہ چار ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِيْنَ بِالْجَنَّةِ وَغَيْرِهِمْ رضی اللہ عنہم

عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کے فضائل

[11593/6620]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ۔)) وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: سنن الترمذی: 3795 . (مسند احمد: 9431)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن ظالم مازنی سے مروی ہے کہ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ سے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر گئے، انہوں نے بعض ایسے خطباء کا تقرر کر دیا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے تھے۔عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ میں سعید بن زید کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ وہ شدید غصے میں آئے اور اٹھ گئے۔انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں بھی ان کے پیچھے چل دیا۔انہوں نے کہا: کیا تم اس آدمی کو دیکھ رہے ہو جو اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے اور ایک جنتی آدمی پر لعنت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سب جنتی ہیں۔اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دے دوں کہ وہ بھی جنتی ہے تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔عبداللہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا:وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:''اے حرا! تو سکون کر جا، تجھ پر اس وقت جو لوگ موجود ہیں وہ یا تو نبی ہیں یا صدیق یا شہید۔'' میں نے دریافت کیا: یہ کون کون تھے؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا زبیر، سیدنا طلحہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعید بن مالک، اس سے آگے وہ خاموش رہے۔ میں نے پوچھا اور دسواں آدمی کون تھا؟ انھوں نے کہا: میں خود۔ دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ حراء خوشی سے حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء، سکون کر۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی فضیلت

[11597/6621]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 4654 . (مسند احمد: 7940)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانکا اور فرمایا:تم جو چاہو عمل کرتے رہو، میں نے تم کو بخش دیا ہے۔''

[11599/6622]..... عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَوْ مَلَكًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ قَالُوْا: ((خِيَارَنَا۔)) قَالَ: كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُنَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3993، 3994. (مسند احمد: 15820)

ترجمۃ الحدیث سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: تم لوگوں کے ہاں اہل بدر کا کیا مقام ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ ہم میں سب سے افضل اور بہتر ہیں۔ اس فرشتے نے کہا: ہمارے ہاں بھی معاملہ اسی طرح ہے کہ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے باقی فرشتوں کی بہ نسبت بہتر اور افضل ہیں۔

[11600/6623]..... عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَلَيْسَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَتْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنْجِي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [مریم: 72]۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابن ماجہ: 4281. (مسند احمد: 26440)

ترجمۃ الحدیث سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی فرد ان شاء اللہ جہنم میں نہیں جائے گا۔'' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح نہیں ہے کہ ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾..... ''اور تم میں سے کوئی نہیں ہے، مگر وہ جہنم میں وارد ہونے والا ہے۔'' سیدہ کہتی ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگے یوں تلاوت کرتے ہوئے سنا: ﴿ثُمَّ نُنْجِي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ ..... ''پھر ہم اللہ سے ڈرنے والوں کو نجات دے دیں گے اور کافروں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں پڑا رہنے دیں گے۔''

[11602/6624]..... عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ اِمْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَتْ: جَاءَ غُلَامُ حَاطِبٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَدْخُلُ حَاطِبٌ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبْتَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2495. (مسند احمد: 27045)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے غلام نے آ کر کہا: اللہ کی قسم! حاطب جنت میں نہیں جائے گا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم غلط کہہ رہے ہو، وہ تو بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔''

[11603/6625]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔))

تخریج الحدیث سنن ابوداؤد: 4653، سنن الترمذی: 3860. (مسند احمد: 14778)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔''

[11604/6626]..... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ عِدَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ يَوْمَ جَالُوْتَ ، ثَلَاثُ مَائَةٍ وَ بِضْعَةَ عَشَرَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ ، قَالَ: وَ لَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ النَّهْرَ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 3958، 3959 . (مسند احمد: 18555)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ بدر والے دن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اتنی تھی، جتنی جالوت والے دن طالوت کے ساتھیوں کی تھی، یعنی تین سو چودہ پندرہ افراد تھے، جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر کو عبور کیا تھا اور نہر سے گزر جانے والے صرف مؤمن تھے۔

[11605/6627]..... عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا أَخْبِيَةٌ بَعْدَ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِبَدْرٍ ، مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْأَخْبِيَةِ ، وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ قَوْمٌ سُوءً إِلَّا أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ عَنْه۔

تخریج الحدیث: صحيح: مسند البزار: 2944، المعجم الاوسط للطبرانی: 3052 . (مسند احمد: 23266)

ترجمۃ الحدیث: بلال عبسی سے مروی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو خیمے تھے، ویسے اب خیمے کہاں ہیں؟ جو شرف اور مقام اہل بدر کا ہے وہ کسی دوسرے خیمے والوں کا کیسے ہو سکتا ہے؟ جس نے بھی اہل بدر کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ کی طرف سے اس کی ایسی گرفت ہوئی کہ وہ اسی میں پھنسے رہ گئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُدَّةِ حَيَاةِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم وَأُمُوْرٍ تَارِيْخِيَّةٍ تَتَعَلَّقُ بِهِمْ وَبِغَيْرِهِمْ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کی تحدید اور ان سے اور دوسرے حضرات سے متعلقہ تاریخی امور کا بیان

[11614/6628]..... حَدَّثَنَا قَرَّانُ بْنُ تَمَامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خِفَافٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْغَلَّةَ بِالضَّمَانِ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِـیْ: سَـمِعْتُ مِنْ قَرَّانَ بْنِ تَمَامٍ فِیْ سَنَةِ اِحْدٰی وَثَمَانِیْنَ وَمِائَةٍ، وَکَان ابْنُ الْمُبَارَکِ بَاقِیًا وَفِیْهَا مَاتَ ابْنُ الْمُبَارَکِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 1285، سنن النسائی: 254/7. (مسند احمد: 25276)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نفع ضمانت کے عوض ہوتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: میں نے قران بن تمام سے ۱۸۱ھ میں سماع کیا تھا، اس سال امام ابن مبارک حیات تھے، لیکن پھر اسی سال ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم
بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ
سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11617/6629]..... حَدَّثَنَا يَحْيٰ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِسْحٰقَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ ابْنَةُ كَعْبِ بْنِ عُجَرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَالَنَا بِهَا؟ قَالَ: ((كَفَّارَاتٌ۔)) قَالَ اَبِيْ: وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: ((وَاِنْ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا۔)) قَالَ: فَدَعَا اَبِيْ عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ لَّا يُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰى يَمُوْتَ فِيْ اَنْ لَّا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَمَا مَسَّهُ اِنْسَانٌ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهُ حَتّٰى مَاتَ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 995، المستدرك للحاكم: 308/4، سنن الكبرىٰ للنسائی: 7489. (مسند احمد: 11183)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جو بیماریاں ہمیں لاحق ہوتی ہیں، ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گناہوں کا کفارہ بننے والی ہیں۔'' میرے باپ نے کہا: اگرچہ وہ بیماری معمولی ہو؟ آپ ﷺ فرمایا: ''اگرچہ وہ کانٹا ہو یا اس سے بڑی کوئی چیز۔'' یہ سن کر میرے باپ نے اپنے حق میں یہ بددعا کر دی کہ اس کی موت تک بخار اس سے جدا نہ ہو، لیکن وہ بخار اس کو حج، عمرے، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرضی نماز سے مشغول نہ کر دے، پس اس کے بعد جس انسان نے میرے باپ کو چھوا، بخار کی حرارت پائی، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔

[11618/6630]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ: ﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾۔)) قَالَ :وَ سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَبَكٰی۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3809، 4959، صحیح مسلم: 799 . (مسند احمد: 12320)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۂ بینہ کی تلاوت کروں۔'' سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' یہ سن کر سیدنا ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

[11619/6631]..... عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُبَيًّا قَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي تَلَقَّيْتُ الْقُرْآنَ مِمَّنْ تَلَقَّاهُ (وَقَالَ عَفَّانُ مِمَّنْ يَتَلَقَّاهُ) مِنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ رَطْبٌ۔

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 225/2 . (مسند احمد: 21112)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! میں نے قرآن کریم براہ راست اس ہستی سے سنا اور سیکھا ہے جنہوں نے جبریل علیہ السلام سے حاصل کیا، جبکہ وہ تروتازہ تھا۔

[11621/6632]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ: ((أَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ؟)) قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَرَدَّدَهَا مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ أُبَيٌّ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ ، قَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 810 . (مسند احمد: 21278)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: ''اللہ کی کتاب میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظمت کی حامل ہے؟'' انہوں نے جواباً عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یہی سوال کیا، تو سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ آیت الکرسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابو المنذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اور یہ اللہ کے عرش کے پائے کے قریب اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور پاکی بیان کرتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

[11622/6633]..... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَمَّرَ أُسَامَةَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ يَعِيبُونَ أُسَامَةَ وَيَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ كَمَا حَدَّثَنِي سَالِمٌ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تَعِيبُونَ أُسَامَةَ وَتَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ، وَقَدْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فِي أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَيَّ، وَإِنَّ ابْنَهُ هٰذَا بَعْدَهُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا، فَإِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3730، 4250، صحيح مسلم: 2426. (مسند احمد: 5630)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سربراہ مقرر فرمایا تو آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کے سربراہ بننے پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کو امیر بنائے جانے پر طعن کرتے ہیں، پس آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''تم لوگ اسامہ کو سربراہِ لشکر بنائے جانے پر اعتراض کرتے ہو اور ان کو امیر بنائے جانے پر طنز کرتے ہو، یہی کام تم نے اس سے قبل اس کے والد کے بارے میں بھی کیا تھا، حالانکہ وہ امیر بنائے جانے کا بجا طور پر حق دار تھا۔ اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب بھی تھا، اس کے بعد اس کا یہ بیٹا مجھے سب سے زیادہ پیارے لوگوں میں سے ہے، میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں، یہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔''

[11624/6634]..... وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَصْمَتَ فَلَا يَتَكَلَّمُ، فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ يَصُبُّهَا عَلَيَّ أَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُولِيْ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3817. (مسند احمد: 21755)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے تو میں اور میرے رفقاء ہم سب مدینہ کے ایک نواح میں ٹھہر گئے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ بالکل خاموش تھے اور شدت مرض کی وجہ سے بول نہ سکتے تھے، آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر میری طرف جھکا کر اشارہ کرتے۔ میں جان گیا کہ آپ میرے حق میں دعائیں کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11625/6635]..... حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ: أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلٰى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّنَا ثُمَّ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا۔)) قَالَ أَبِي: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: هُوَ السَّلِّيُّ مِنْ عَنَزَةَ إِلٰى رَبِيعَةَ يَعْنِي أَبَا تَمِيمَةَ السَّلِّيَّ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6003 . (مسند احمد: 21787)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری ران پر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیتے، پھر آپ ﷺ ہمیں اپنے سینے سے چمٹا کر فرماتے: ''یا اللہ! میں ان پر شفقت کرتا ہوں تو بھی ان پر رحم فرما دے۔''

[11626/6636]..... عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَبْغُضَ أُسَامَةَ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: مصنف ابن ابی شیبة: 138/12 . (مسند احمد: 25234)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو آدمی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو، وہ اسامہ سے محبت رکھے۔'' اس فرمان کے بعد کسی کے لیے اسامہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا روا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا اسید بن حضیر کی فضیلت کا تذکرہ

[11628/6637]..... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا آخَرَ مِنَ الْأَنْصَارِ، تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ وَلَيْلَةٌ شَدِيدَةُ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ، فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى إِذَا افْتَرَقَ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى أَهْلِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 465، 3639، 3805 . (مسند احمد: 12404)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص (عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) رات کو دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، جبکہ رات بھی سخت اندھیری تھی۔ پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے اٹھ کر واپس چلے تو دونوں کے پاس ایک ایک لاٹھی تھی، ان میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی اور وہ اس کی روشنی میں چلتے گئے، آگے جا کر جب ان کے راستے الگ الگ ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور اس طرح وہ دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گئے۔

[11630/6638]..... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ اَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ، قَالَ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اقْرَاْ فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 3614، صحيح مسلم: 795. (مسند احمد: 18474)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۂ کہف کی تلاوت کی، جس گھر میں وہ تلاوت کر رہا تھا، اس میں اس کی سواری بھی بندھی ہوئی تھی، وہ سواری بدکنا شروع ہوگئی، اس نے دیکھا کہ ایک بادل اس پر چھا رہا ہے، جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''او فلاں! تو پڑھتا رہتا، یہ سکینت تھی جو قرآن کے لیے نازل ہو رہی تھی۔''

[11632/6639]..... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمْنَا مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَتُلُقِّينَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ غِلْمَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَلَقَّوْا أَهْلِيهِمْ فَلَقُوا أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فَنَعَوْا لَهُ امْرَأَتَهُ فَتَقَنَّعَ وَجَعَلَ يَبْكِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَكَ مِنَ السَّابِقَةِ وَالْقِدَمِ، مَا لَكَ تَبْكِي عَلَى امْرَأَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ وَقَالَ: صَدَقْتِ لَعَمْرِي حَقِّي أَنْ لَا أَبْكِي عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: مَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔)) قَالَتْ: وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث: **صحيح لغيره:** مصنف ابن ابی شيبة: 142/12، المستدرك للحاكم: 207/3. (مسند احمد: 19095)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے تو اہل مدینہ نے ذوالحلیفہ میں آ کر ہمارا استقبال کیا، انصار کے لڑکے بھی اپنے گھر والوں کو ملنے آئے، جب ان کی سیدنا اسید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان کو ان کی اہلیہ کی وفات کی خبر دی، انہوں نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور رونے لگ گئے۔ام المومنین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ کو بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں۔آپ بیوی کی وفات پر اس قدر کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹا کر کہا: آپ نے درست کہا ہے، واقعی حق تو یہ ہے کہ میں سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بعد کسی پر نہ روؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے۔سیدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ کا عرش سعد بن معاذ کی وفات پر جھوم گیا۔'' سیدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہ بات بیان کرتے وقت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

[11634/6640]..... عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: ((أَعِيدُوْا تَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ وَسَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ۔)) ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَلِأَهْلِهَا بِخَيْرٍ، فَقَالَتْ: أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: ((وَمَا هِيَ۔)) قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، قَالَ: فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ۔)) قَالَ: فَمَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِنْسَانٌ أَكْثَرُ مِنِّي مَالًا، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً غَيْرَ خَاتَمِهِ، قَالَ: وَذَكَرَ أَنَّ ابْنَتَهُ الْكُبْرٰى أُمَيْنَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ دُفِنَ مِنْ صُلْبِهِ إِلٰى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ نَيِّفًا عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1082، 6334، صحيح مسلم: 2480. (مسند احمد: 12053)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی پیش کیا،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روزے سے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کھجوریں ان کے تھیلے میں اور گھی اس کے ڈبے میں واپس رکھ دو۔'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا کیں، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر آپ نے سیدنا ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے اہل خانہ کے حق میں برکت کی دعا کی۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصی درخواست ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' انہوں نے کہا: یہ آپ ﷺ کا خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہے، اس کے حق میں خصوصی دعا کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دنیا و آخرت کی ہر خیر کی میرے حق میں دعا کر دی اور فرمایا: ''یا اللہ! اسے بہت سا مال اور اولاد عنایت فرما اور اس کے لیے ان میں برکت فرما۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمام انصار میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ دولت نہیں، جبکہ اس سے پہلے ان کے پاس صرف ایک انگوٹھی تھی اور ان کی بڑی بیٹی امینہ نے بتلایا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کے آنے سے پہلے تک اپنی اولاد میں سے تقریباً ایک سو پچیس چھبیس افراد کو اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔

[11639/6641]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِي هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2008 . (مسند احمد: 13581)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے سے نبی کریم ﷺ کو شہد، پانی اور دودھ، بلکہ ہر قسم کا مشروب پلایا ہے۔

[11640/6642]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَجِّهًا إِلَى أَهْلِي، فَمَرَرْتُ بِغِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَأَعْجَبَنِي لَعِبُهُمْ، فَقُمْتُ عَلَى الْغِلْمَانِ فَانْتَهَى إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَى الْغِلْمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَى الْغِلْمَانِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَرَجَعْتُ، فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي بَعْدَ السَّاعَةِ الَّتِي كُنْتُ أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فِيهَا، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: مَا حَبَسَكَ الْيَوْمَ يَا بُنَيَّ؟ فَقُلْتُ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَقَالَتْ: أَيُّ حَاجَةٍ يَا بُنَيَّ؟ فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ إِنَّهَا سِرٌّ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ احْفَظْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ أَتَحْفَظُ تِلْكَ الْحَاجَةَ الْيَوْمَ أَوْ تَذْكُرُهَا، قَالَ: إِي وَاللّٰهِ! وَإِنِّي لَا أَذْكُرُهَا، وَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ لَحَدَّثْتُكَ بِهَا يَا ثَابِتُ!

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2482 . (مسند احمد: 13380)

ترجمۃ الحدیث ثابت بنانی سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہو کر اپنے اہل کی طرف چلا اور راستے میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا، مجھے ان کا کھیل اچھا لگا تو میں وہاں رک کر انہیں دیکھنے لگا، میں ابھی وہیں کھڑا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے آ کر بچوں کو سلام کہا اور آپ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے روانہ فرمایا، میں کام کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس آیا تو اپنے سابقہ معمول سے ہٹ کر ذرا لیٹ گھر پہنچا، تو میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: بیٹے! کہاں دیر ہوگئی تھی؟ میں نے عرض کیا: امی جان! یہ ایک راز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا: بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرنا۔ ثابت کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: ابوحمزہ! کیا آج بھی آپ کو وہ کام یاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اللہ کی قسم یاد رہے، لیکن میں بتاؤں گا نہیں۔ ثابت! اگر لوگوں میں سے کسی کو میں نے وہ بتانا ہوتا تو تمہیں ضرور بتلا دیتا۔

[11641/6643]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عَشَرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2352، صحیح مسلم: 2029 . (مسند احمد: 12077)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت میری عمر دس سال تھی اور جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو اس وقت میری عمر بیس برس تھی۔

[11642/6644]..... عَنْ حُمِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عُمِّرَ مِائَةَ سَنَةٍ غَيْرَ سَنَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: دلائل النبوۃ للبیہقی: 196/6 . (مسند احمد: 12250)

حمید سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی عمر ننانوے سال تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ عَمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11643/6645]..... عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ، سُمِّيتُ بِهِ، لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: فِي أَوَّلِ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، لَئِنْ أَرَانِي اللّٰهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ قَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ، قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ، قَالَ: فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٣] قَالَ: فَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1903 . (مسند احمد: 13015)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے چچا سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہ ہوئے تھے، اسی چچا کے نام پر میرا نام بھی انس رکھا گیا، اس کا انہیں بہت قلق تھا، وہ کہا کرتے تھے: بدر پہلا معرکہ تھا، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور میں حاضر نہ ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی اور معرکے کا موقع دیا تو وہ دیکھے گا کہ میں کرتا کیا ہوں، پھر وہ مزید کوئی دعوی کرنے سے ڈر گئے، پھر سیدنا انس بن نضر احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے، سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سامنے آ رہے تھے، سیدنا انس بن نضر نے ان سے کہا: ابوعمرو! کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے کہا: آہ، میں احد کی جانب سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ پھر سیدنا انس لڑتے رہے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے، ان کے جسم میں تلوار، نیزے اور تیر کے اسی (80) سے زائد زخم آئے تھے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کو پوروں سے پہچانا تھا کہ یہ ان کے بھائی ہیں، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيلًا﴾ ..... ''کچھ مرد ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے اللہ سے جو عہد کیا تھا، وہ سچا کر دکھایا، پس ان میں سے بعض وہ ہیں، جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدوں میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں کی۔'' صحابہ کا یہی خیال تھا کہ یہ آیت سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں (جیسے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نازل ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ

سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11644/6646]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ وَاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ ، فَكُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ اَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ، وَاَمَّا اَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ ذِيْ تَبَعٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 3987 . (مسند احمد: 12476)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کے بارے میں بتلا نہ دوں؟ جنتی لوگ یہ ہیں: ہر کمزور، جس کو کمزور سمجھا جاتا ہے، پراگندہ بالوں والا اور دو بوسیدہ پرانے کپڑوں والا، (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی وقعت والا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھا دے تو وہ بھی اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم پوری کر دیتا ہے۔ اور جہنمی لوگ یہ ہیں: ہر بدمزاج (و بدخلق)، اکڑ کر چلنے والا، بہت زیادہ مال جمع کرنے والا اور بہت زیادہ بخل کرنے والا اور دوسرے لوگ جس کی پیروی کرتے ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11645/6647]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، اَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّ عَشَرَةَ غَزْوَةً۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4473، صحيح مسلم: 1814. (مسند احمد: 22953)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ ان کے والد سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل رہی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ بِلَالٍ الْمُؤَذِّنِ رضی اللہ عنہ

مؤذن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

[11646/6648]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ عِنْدَكَ مَنْفَعَةً، فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔)) فَقَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً إِلَّا أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2458. (مسند احمد: 9672)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! تم ایسا کون سا عمل کرتے ہو کہ تمہیں اسلام میں اس کے بہت زیادہ نفع یعنی ثواب کی امید ہو؟ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اسلام میں اور تو کوئی ایسا عمل نہیں کیا، جس پر مجھے یہ ثواب ملا ہو، البتہ میرا معمول ہے کہ میں دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے جس قدر توفیق دیتا ہے، میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11651/6649]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَعْنِي أَبَاهُ أَوِ اسْتُشْهِدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَـلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَـلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا، فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ، وَعِذْقَ زَيْدٍ عَـلٰى حِدَةٍ، وَأَصْنَافَهُ، ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ۔)) قَالَ: فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عَلٰى أَعْلَاهُ أَوْ فِـي وَسَـطِـهِ ثُـمَّ قَالَ: ((كِلْ لِلْقَوْمِ۔)) قَالَ: فَكِلْتُ لِلْقَوْمِ حَتّٰى أَوْفَيْتُهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2405، 2781 . (مسند احمد: 14359)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور ان کے ذمے کافی قرض تھا، میں نے قرض خواہوں کو ادائیگی کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے تعاون کی درخواست کی کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ وہ اپنے قرض میں سے کچھ معاف کر دیں، لیکن ان لوگوں نے یہ رعایت دینے سے انکار کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم جا کر ہر قسم کی کھجور الگ الگ کر دو، عجوہ الگ رکھو، عذق زید الگ رکھو اور اس کے بعد مجھے اطلاع دو۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق سارا کام کیا، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کھجور کے سب سے اونچے یا سب سے درمیان والے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا: ''تم پیمانے بھر بھر کر ان لوگوں کو ادائیگی کرتے جاؤ۔'' میں نے ایسے ہی کیا کہ پیمانے بھر بھر کر ان لوگوں کا قرض چکا دیا اور میری کھجوریں اسی طرح باقی رہیں گویا ان میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی۔

[11652/6650]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو الْـمُتَـوَكِّـلِ قَـالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ شَهِدْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: تُوُفِّيَ وَالِدِي وَتَرَكَ عَلَيْهِ عِشْرِينَ وَسْقًا تَمْرًا دَيْنًا وَلَنَا تُـمْـرَانٌ شَتّٰـى، وَالْعَجْوَةُ لَا يَفِي بِمَا عَلَيْنَا مِنَ الدَّيْنِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَبَـعَـثَ إِلٰى غَرِيمِي فَأَبٰى إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ الْعَجْوَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((انْطَلِقْ فَأَعْطِهِ۔)) فَـانْـطَـلَـقْـتُ إِلَى عَرِيشٍ لَنَا أَنَا وَصَاحِبَةٌ لِي فَصَرَمْنَا تَمْرَنَا، وَلَنَا عَنْزٌ نُطْعِمُهَا مِنَ الْحَشَفِ قَدْ سَمُنَتْ، إِذَا أَقْبَلَ رَجُلَانِ إِلَيْنَا إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعُمَرُ، فَقُلْتُ: مَرْحَبًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرْحَبًا يَا عُـمَرُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَـا جَـابِرُ! انْطَلِقْ بِنَا حَتّٰى نَطُوفَ فِي نَخْلِكَ هٰذَا۔)) فَقُلْتُ: نَـعَـمْ، فَطُفْنَا بِهَا وَأَمَرْتُ بِالْعَنْزِ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ جِئْنَا بِوِسَادَةٍ فَتَوَسَّدَ النَّبِيُّ ﷺ بِوِسَادَةٍ مِنْ شَعْرٍ حَشْـوُهَـا لِيفٌ، فَـأَمَّـا عُـمَرُ فَمَا وَجَدْتُ لَهُ مِنْ وِسَادَةٍ، ثُمَّ جِئْنَا بِمَائِدَةٍ لَنَا عَلَيْهَا رُطَبٌ وَتَمْرٌ وَلَـحْمٌ فَقَدَّمْنَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعُـمَـرَ فَـأَكَلَا، وَكُنْتُ أَنَا رَجُلًا مِنْ نِشْوِيِّ الْحَيَاءِ، فَلَمَّا ذَهَبَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ يَـنْهَـضُ، قَـالَـتْ صَـاحِبَتِي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوَاتٌ مِنْكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، فَبَارَكَ اللّٰهُ لَـكُـمْ۔)) قَـالَ: نَـعَـمْ، فَبَـارَكَ الـلّٰـهُ لَـكُمْ، ثُمَّ بَعَثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى غُرَمَائِي فَجَاءُ وْا بِأَحْمِرَةٍ وَجَـوَالِيـقَ، وَقَـدْ وَطَّـنْتُ نَفْسِي أَنْ أَشْتَرِيَ لَهُمْ مِنَ الْعَجْوَةِ، أُوفِيهِمُ الْعَجْوَةَ الَّذِي عَلٰى أَبِي فَـأَوْفَيْتُهُـمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنَ الْعَجْوَةِ وَفَضَلَ فَضْلٌ حَسَنٌ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُبَشِّرُهُ بِمَا سَاقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ، فَلَمَّا أَخْبَرْتُهُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ۔)): فَقَالَ لِعُمَرَ: ((إِنَّ جَابِرًا قَدْ أَوْفٰى غَرِيمَهُ۔)) فَجَعَلَ عُمَرُ يَحْمَدُ اللّٰهَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1178 . (مسند احمد: 15005)

ترجمۃ الحدیث ابو المتوکل کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر عرض کیا، آپ ﷺ مجھے رسول اللہ ﷺ کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو آپ ﷺ نے خود مشاہدہ کیا ہو، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے بیس وسق کھجوروں کا قرض تھا (ایک وسق تقریباً ۱۳۰ کلو کے برابر ہوتا ہے)، ہمارے پاس عجوہ اور مختلف قسم کی اتنی کھجوریں تھیں کہ ان سے ہمارا قرض پورا ادا نہ ہوسکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر صورت حال کا ذکر کیا، آپ نے میرے قرض خواہ کو پیغام بھیجا کہ وہ کچھ رعایت کر دے، مگر اس نے رعایت دینے سے انکار کیا اور اصرار کیا کہ وہ تو عجوہ کھجور ہی لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم جا کر اسے عجوہ ہی کی ادائیگی کر دو۔'' میں اور میری بیوی اپنے باغ میں گئے، ہم نے کھجوریں اتاریں، ہماری ایک بکری تھی جسے ہم ردی ردی کھجوریں کھلایا کرتے تھے۔ وہ کھجوریں کھا کھا کر خوب موٹی تازی ہو چکی تھی، میں نے اچانک دیکھا تو دو آدمی آ رہے تھے، ایک اللہ کے رسول ﷺ اور دوسرے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مرحبا، عمر! مرحبا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جابر! آؤ ہم تمہاری کھجوروں میں گھوم کر آئیں۔'' میں نے عرض کیا: جی ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم نے باغ میں چکر لگایا اور میں نے بکری کے ذبح کرنے کا کہا، اس کو ذبح کر دیا گیا۔ پھر ہم بالوں کا بنا ہوا ایک تکیہ لائے جس کے اندر کھجور کی جالی بھری گئی تھی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دینے کے لیے ہمارے پاس تکیہ دستیاب نہ ہو سکا، پھر ہم نے دسترخوان پر تازہ اور خشک کھجور اور گوشت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، ان دونوں نے کھانا کھایا، میں اور ایک ایسا آدمی تھا کہ جھجک رہا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ جانے لگے تو میری اہلیہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، اللہ تمہارے رزق میں برکت فرمائے گا، اللہ تمہارے رزق میں برکت فرمائے۔'' اس کے بعد میں نے اپنے قرض خواہوں کو پیغام بھیجا، وہ گدھے اور بورے لے کر آ گئے، میں پختہ ارادہ کر چکا تھا کہ ان کے لیے عجوہ یعنی عمدہ قسم کی کھجور خرید کر میں اپنے والد کے ذمے عجوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھجور کی ادائیگی کروں گا۔ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے پورے بیس وسق عجوہ کھجور کے پورے ادا کر دیئے اور کافی ساری کھجور بچ رہی۔ میں نے جا کر نبی کریم ﷺ کو یہ خوش خبری دی کہ کس طرح اللہ نے میرے مال میں برکت فرمائی۔ جب میں نے آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ تیرا شکر ہے۔'' آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بتلایا کہ جابر نے اپنے قرض خواہوں کو پورا پورا قرض ادا کر دیا ہے، وہ بھی اللہ کی تعریفیں کرنے لگے۔

[11655/6651]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَقَدْتُ جَمَلِي لَيْلَةً فَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشُدُّ لِعَائِشَةَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ((مَا لَكَ يَا جَابِرُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: فَقَدْتُ جَمَلِي أَوْ ذَهَبَ جَمَلِي فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ((هٰذَا جَمَلُكَ اذْهَبْ فَخُذْهُ۔)) قَالَ: فَذَهَبْتُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِي فَلَمْ أَجِدْهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ((هٰذَا جَمَلُكَ اذْهَبْ فَخُذْهُ۔)) قَالَ: فَذَهَبْتُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِي فَلَمْ أَجِدْهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ((عَلٰى رِسْلِكَ۔)) حَتّٰى إِذَا فَرَغَ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَمَلَ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ، قَالَ: ((هٰذَا جَمَلُكَ۔)) قَالَ: وَقَدْ سَارَ النَّاسُ، قَالَ: ((فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ عَلٰى جَمَلِي فِي عُقْبَتِي۔)) قَالَ: وَكَانَ جَمَلًا فِيهِ قِطَافٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا لَهْفَ أُمِّي أَنْ يَكُونَ لِي إِلَّا جَمَلٌ قَطُوفٌ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدِي يَسِيرُ، قَالَ: فَسَمِعَ مَا قُلْتُ، قَالَ: فَلَحِقَ بِي، فَقَالَ: ((مَا قُلْتَ يَا جَابِرُ قَبْلُ؟)) قَالَ: فَنَسِيتُ مَا قُلْتُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا قُلْتُ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!، قَالَ: فَذَكَرْتُ مَا قُلْتُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا لَهْفَاهُ أَنْ يَكُونَ لِي إِلَّا جَمَلٌ قَطُوفٌ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَجُزَ الْجَمَلِ بِسَوْطٍ أَوْ بِسَوْطِي، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَوْضَعَ أَوْ أَسْرَعَ جَمَلٍ رَكِبْتُهُ قَطُّ وَهُوَ يُنَازِعُنِي خِطَامَهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَبِيعُ جَمَلَكَ هٰذَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((بِكَمْ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بِوُقِيَّةٍ، قَالَ: قَالَ لِي: ((بَخٍ بَخٍ، كَمْ فِي أُوقِيَّةٍ مِنْ نَاضِحٍ وَنَاضِحٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا بِالْمَدِينَةِ نَاضِحٌ أُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا مَكَانَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قَدْ أَخَذْتُهُ بِوُقِيَّةٍ۔)) قَالَ: فَنَزَلْتُ عَنِ الرَّحْلِ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: ((مَا شَأْنُكَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: جَمَلُكَ، قَالَ: قَالَ لِي: ((ارْكَبْ جَمَلَكَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: مَا هُوَ بِجَمَلِي وَلٰكِنَّهُ جَمَلُكَ، قَالَ: كُنَّا نُرَاجِعُهُ مَرَّتَيْنِ فِي الْأَمْرِ إِذَا أَمَرَنَا بِهِ فَإِذَا أَمَرَنَا الثَّالِثَةَ لَمْ نُرَاجِعْهُ، قَالَ: فَرَكِبْتُ الْجَمَلَ حَتّٰى أَتَيْتُ عَمَّتِي بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: وَقُلْتُ لَهَا: أَلَمْ تَرَيْ أَنِّي بِعْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَاضِحَنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِأُوقِيَّةٍ؟ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهَا أَعْجَبَهَا ذٰلِكَ ، قَالَ: وَكَانَ نَاضِحًا فَارِهًا ، قَالَ: ثُمَّ أَخَذْتُ شَيْئًا مِنْ خَبَطٍ أَوْجَرْتُهُ إِيَّاهُ ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِخِطَامِهِ فَقُدْتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُقَاوِمًا رَجُلًا يُكَلِّمُهُ ، قَالَ: قُلْتُ: دُونَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَمَلَكَ ، قَالَ: فَأَخَذَ بِخِطَامِهِ ثُمَّ نَادَى بِلَالًا ، فَقَالَ: ((زِنْ لِجَابِرٍ أُوقِيَّةً وَأَوْفِهِ)) فَانْطَلَقْتُ مَعَ بِلَالٍ فَوَزَنَ لِي أُوقِيَّةً وَأَوْفٰى مِنَ الْوَزْنِ ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: قَدْ وَزَنَ لِي أُوقِيَّةً وَأَوْفَانِي ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ ذَهَبْتُ إِلٰى بَيْتِي وَلَا أَشْعُرُ ، قَالَ: ((فَنَادٰى أَيْنَ جَابِرٌ؟)) قَالُوْا: ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ ، قَالَ: أَدْرِكْ ائْتِنِي بِهِ ، قَالَ: فَأَتَانِي رَسُولُهُ يَسْعٰى ، قَالَ: يَا جَابِرُ يَدْعُوكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ: ((فَخُذْ جَمَلَكَ)) قُلْتُ: مَا هُوَ جَمَلِي وَإِنَّمَا هُوَ جَمَلُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((خُذْ جَمَلَكَ)) قَالَ: فَأَخَذْتُهُ ، قَالَ: فَقَالَ: ((لَعَمْرِيْ مَا نَفْعَنَاكَ لِنُنْزِلَكَ عَنْهُ)) قَالَ: فَجِئْتُ إِلٰى عَمَّتِي وَالنَّاضِحُ مَعِي وَبِالْوَقِيَّةِ ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا تُرِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِيْ أُوقِيَّةً وَرَدَّ عَلَيَّ جَمَلِيْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5079، 5245، صحیح مسلم: 1221 . (مسند احمد: 14864)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میرا اونٹ گم ہوگیا، اس کی تلاش میں میرا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہوا۔ آپ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے اونٹ کو تیار کر رہے تھے، آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''جابر! کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا: رات اندھیری ہے اور میرا اونٹ گم ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا اونٹ وہاں ہے، جا کر اسے پکڑ لو۔'' آپ نے جس طرح اشارہ فرمایا تھا، میں ادھر کو گیا لیکن اونٹ تو مجھے نہ ملا، میں آپ کی خدمت میں واپس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں، مجھے تو اونٹ نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا اونٹ وہیں ہے، جا کر اسے پکڑ لو۔'' آپ نے جس طرف کا اشارہ کیا تھا، میں ادھر گیا، لیکن اونٹ مجھے نہ ملا، میں نے واپس آ کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! اونٹ مجھے تو نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا ٹھہرو۔'' آپ ﷺ نے اپنے کام سے فارغ ہو کر میرا ہاتھ پکڑا اور چل پڑے، یہاں تک کہ ہم چلتے چلتے اونٹ کے پاس جا پہنچے، آپ ﷺ نے وہ میرے حوالے کیا اور فرمایا: ''یہ اونٹ ہے۔'' لوگ آگے جا چکے تھے، میں اپنے اونٹ پر سوار چلا جا رہا تھا، میرا اونٹ سست رفتار تھا، میں کہہ رہا تھا کہ کس قدر افسوس ہے کہ میرا اونٹ سست رفتار ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ آپ نے میری بات سن لی۔ آپ مجھ سے آن ملے۔ اور فرمایا۔ جابر! ابھی تم نے کیا کہا تھا؟ مجھے اپنی کہی ہوئی بات بھول چکی تھی۔ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ پھر اچانک مجھے یہ بات یاد آ گئی۔ تو میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی میں نے کہا تھا، افسوس! میرا اونٹ کس قدر سست ہے تو نبی کریم ﷺ نے اونٹ کے پچھلے حصے پر اپنی یا میری لاٹھی ماری۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لاٹھی پڑتے ہی اونٹ اس قدر تیز دوڑا کہ میں آج تک کبھی بھی اس قدر تیز رفتار اونٹ پر سوار نہیں ہوا۔ وہ اپنی مہار مجھ سے چھڑاتا تھا اور قابو میں نہ آ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اپنا یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کتنے ہیں؟ میں نے عرض کیا، کہ ایک اوقیہ سونے کے عوض۔ آپ نے فرمایا بہت خوب، ایک اوقیہ کے کتنے اونٹ آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! پورے مدینہ میں ہمیں کوئی اونٹ اس سے زیادہ پیارا نہیں لگتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے بدلے یہ اونٹ میں نے لے لیا۔ یہ سنتے ہی میں اونٹ سے نیچے اتر آیا۔ آپ نے فرمایا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اب یہ اونٹ میرا نہیں بلکہ آپ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ میں نے کہا، اب یہ اونٹ میرا نہیں رہا۔ بلکہ آپ کا ہو چکا ہے۔ ہم نے دو مرتبہ یہ باتیں دہرائیں۔ اور تیسری دفعہ نہ دہرائی۔ اور میں اونٹ پر سوار ہو گیا۔ مدینہ منورہ جا کر میں اپنی پھوپھی جان کے پاس گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں میں نے یہ اونٹ ایک اوقیہ سونے کے عوض رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ سودا انہیں اچھا نہیں لگا، دراصل وہ اونٹ بڑا تیز اور طاقت ور تھا، میں نے ایک درخت کے پتے جھاڑ کر اونٹ کو کھلائے اور اس کی مہار پکڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ کے سپرد کرنے چلا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کے ساتھ محو گفتگو تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ اپنا یہ اونٹ سنبھال لیں، آپ ﷺ نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم جابر کو ایک اوقیہ سونا تول دو اور کچھ زیادہ دے دینا۔'' میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا، انہوں نے ایک اوقیہ سونا مجھے تول کر مزید بھی دے دیا، میں قیمت وصول کر کے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ ابھی تک اس آدمی کے ساتھ محو کلام تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونا اور کچھ مزید دے دیا ہے۔ آپ وہیں کھڑے تھے اور میں اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ میں اپنے خیالوں میں جا رہا تھا کہ آپ نے آواز دی: ''جابر کہاں ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ وہ تو اپنے گھر چلا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''جاؤ اور اسے میرے پاس بلا لاؤ۔'' آپ کا قاصد دوڑتا ہوا میرے پاس آیا۔ اس نے کہا: جابر! آپ کو اللہ کے رسول ﷺ نے بلایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ لے جاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ میرا نہیں بلکہ اب تو آپ کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا اونٹ لے جاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب یہ اونٹ میرا نہیں، بلکہ آپ کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا اونٹ لے جاؤ۔'' چنانچہ میں نے اونٹ لے لیا، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے سوچا کہ اگر ہم آپ کے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سودے سے منحرف ہوتے ہیں تو یہ بات ہمارے حق میں قطعاً مفید نہیں۔ چنانچہ میں اپنی پھوپھی جان کے پاس گیا، اونٹ میرے ساتھ تھا اور ایک اوقیہ سونا بھی میرے پاس تھا۔ میں نے پھوپھی جان کو بتلایا کہ دیکھیں اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے ایک اوقیہ سونا بھی دیا ہے اور میرا اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11656/6652]..... عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: وَقَالَ جَرِيرٌ: لَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ أَنَخْتُ رَاحِلَتِي، ثُمَّ حَلَلْتُ عَيْبَتِي، ثُمَّ لَبِسْتُ حُلَّتِي، ثُمَّ دَخَلْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! ذَكَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ ذَكَرَكَ آنِفًا بِأَحْسَنِ ذِكْرٍ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ، وَقَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ: أَنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ) مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ إِلَّا أَنَّ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلَكٍ.)) قَالَ جَرِيرٌ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَبْلَانِي.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبریٰ للنسائی: 8304، صحیح ابن خزیمة: 1797، صحیح ابن حبان: 7199. (مسند احمد: 19180)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا، میں نے اپنا تھیلا کھولا، اپنا بہترین لباس زیب تن کیا اور اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا، آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا، لوگ مجھے بڑی توجہ سے دیکھنے لگے تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی حوالے سے میرا ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے ابھی ابھی تمہارا بڑے احسن انداز میں ذکر کیا ہے، آپ ﷺ نے اپنے خطبے کے دوران ہی فرمایا: ''ابھی تمہارے پاس اس دروازے سے ایک شخص آ رہا ہے، جو یمن کے بہترین لوگوں میں سے ہے، اس کے چہرے پر بادشاہ کی سی علامت ہو گی۔'' پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جن اعزازات سے نوازا، میں نے ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

[11657/6653]..... عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَأْنِیْ إِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3035، صحیح مسلم: 2475 . (مسند احمد: 19179)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس آنے سے مجھے کبھی نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے۔

[11658/6654]..... عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ۔)) وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي سَبْعِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَبَعَثَ جَرِيرٌ بَشِيرًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَتَيْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2823، 4355، صحیح مسلم: 2476 . (مسند احمد: 19188)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ (بت خانہ) سے راحت نہیں پہنچا سکتے؟'' وہ یمن کے قبیلہ خثعم میں ایک بت خانہ تھا، جسے یمنی کعبہ کہا جاتا تھا، چنانچہ میں ایک سو ستر (اور ایک روایت کے مطابق ایک سو پچاس) گھوڑ سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک اس قدر زور سے مارا کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینہ پر محسوس کئے اور آپ ﷺ نے یہ دعا دی: ''یا اللہ اسے جم کر بیٹھنے کی توفیق دے اور اسے راہ ہدایت دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔'' یہ اس بت خانے کی طرف گئے، جا کر اسے توڑ ڈالا اور جلا کر خاکستر کر دیا اور نبی کریم ﷺ کی طرف ایک آدمی کو خوشخبری دینے کے لیے روانہ کیا، سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں آپ کی طرف اس وقت تک روانہ نہیں ہوا، جب تک کہ میں نے اسے جلنے کے بعد خارش زدہ اونٹ کی طرح بالکل سیاہ شدہ نہیں دیکھ لیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑ سواروں اور پیادہ لوگوں کے لیے برکت کی پانچ دفعہ دعا کی۔

[11659/6655]..... عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ جَرِيرٌ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَعَلٰى أَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، قَالَ: وَكَانَ جَرِيرٌ إِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ وَكَانَ أَعْجَبَ إِلَيْهِ مِنْ ثَمَنِهِ، قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعْلَمَنَّ وَاللّٰهِ! لَمَا أَخَذْنَا أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ، كَأَنَّهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْوَفَاءَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7204، صحیح مسلم: 56 . (مسند احمد: 19229)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان باتوں کی بیعت کی تھی کہ میں آپ کا حکم سن کر اس کی اطاعت کروں گا اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کروں گا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز خریدتے اور ان کے خیال میں وہ چیز طے شدہ قیمت سے زیادہ قیمت کی ہوتی تو فروخت کنندہ سے کہتے: اللہ کی قسم! ہم نے تمہیں جو دیا ہے اس کی نسبت ہم نے جو چیز تم سے لی ہے، وہ ہمیں زیادہ محبوب ہے۔ گویا وہ یہ بات کہہ کر بائع کی حوصلہ افزائی کر کے اپنی کی ہوئی بیعت کے تقاضا کو پورا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جَعْفَرِبْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَأَوْلَادِهِ رضی اللہ عنہم

سیدنا جعفر بن ابی طالب اور ان کی اولاد کا تذکرہ

[11662/6656]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا لَبِسَ الْكُورَ مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، يَعْنِي فِي الْجُودِ وَالْكَرَمِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3708 . (مسند احمد: 9353)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آدمی نے جوتا نہیں پہنا، نہ سواریوں پر سوار ہوا اور نہ عمامہ استعمال کیا جو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر فضیلت والا ہو، ان کی مراد جود وسخاوت تھی۔

[11663/6657]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ، وَقَالَ: ((فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ أَوِ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ جَعْفَرٌ فَإِنْ قُتِلَ أَوِ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ)) فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، وَأَتَى خَبَرُهُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ لَقُوا الْعَدُوَّ وَإِنَّ زَيْدًا أَخَذَ الرَّايَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ بَعْدَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوِ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوِ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ)) فَأَمْهَلَ ثُمَّ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: ((لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ أَوْ غَدٍ ادْعُوا لِي ابْنَيْ أَخِي)) قَالَ، فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ، فَقَالَ: ((ادْعُوا إِلَيَّ الْحَلَّاقَ)) فَجِيءَ بِالْحَلَّاقِ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمِّنَا أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي)) ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَشَالَهَا فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللّٰهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أُمُّنَا فَذَكَرَتْ لَهُ يُتْمَنَا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهُ، فَقَالَ: ((الْعَيْلَةَ تَخَافِينَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداود: 4192، سنن النسائی: 182/8 . (مسند احمد: 1750)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اوران پر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ اور فرمایا اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تمہارے امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تمہارے امیر ہوں گے۔ مسلمانوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا۔ تو جھنڈا زید رضی اللہ عنہ نے اُٹھایا۔ وہ دشمن سے لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے۔ ان کے بعد جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا۔ وہ بھی دشمن سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا۔ وہ بھی دشمن سے لڑتے لڑتے شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ ان کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھال لیا۔ اور اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ ان کی اطلاع نبی کریم ﷺ تک پہنچی۔ آپ لوگوں کی طرف باہر تشریف لائے۔ اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائیوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا۔ سب سے پہلے زید نے جھنڈا اُٹھایا۔ وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کے بعد جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے جھنڈا اُٹھایا وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا لیا۔ وہ بھی لڑتے لڑتے شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے۔ ان کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا اوران کے ہاتھوں اللہ نے فتح نصیب فرمائی۔ آل جعفر تین روز تک اس انتظار میں رہے کہ آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جائیں تیسرے دن کے بعد آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا تم آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا، میرے بھتیجوں کو بلاؤ ہمیں لایا گیا تو ہم چوزوں کی طرح بالکل چھوٹے چھوٹے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نائی کو بلاؤ اسے بلایا گیا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ محمد تو ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہ ہے۔ اور عبداللہ شکل وصورت اور مزاج میں میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر کو اُٹھا کر فرمایا یا اللہ جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال میں اس کا نائب بنا اور عبداللہ کی تجارت میں برکت فرما۔ آپ ﷺ نے یہ دعا تین مرتبہ کی۔ ہماری والدہ آپ کے پاس آئی اور اس نے اس پر غم کا اظہار کیا کہ یہ بچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب بے آسرا ہیں۔تو آپ نے فرمایا کیا تم ان کے بارے میں فقروفاقہ کا اندیشہ کرتی ہو؟ دنیا اور آخرت میں میں ان کا سرپرست ہوں۔

[11664/6658]..... عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَارَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: لَوْ رَأَيْتَنِي وَقُثَمَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ نَلْعَبُ إِذْ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى دَابَّةٍ، فَقَالَ: ((ارْفَعُوا هٰذَا إِلَيَّ۔)) قَالَ: فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ، وَقَالَ لِقُثَمَ: ((ارْفَعُوا هٰذَا إِلَيَّ۔)) فَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ وَكَانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَحَبَّ إِلٰى عَبَّاسٍ مِنْ قُثَمَ، فَمَا اسْتَحْيٰى مِنْ عَمِّهِ أَنْ حَمَلَ قُثَمًا وَتَرَكَهُ، قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا، وَقَالَ كُلَّمَا مَسَحَ: ((اللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي وَلَدِهِ۔)) قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مَا فَعَلَ قُثَمُ؟ قَالَ: اسْتُشْهِدَ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ وَرَسُولُهُ بِالْخَيْرِ، قَالَ: أَجَلْ۔

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 372/1 . (مسند احمد: 1760)

ترجمۃ الحدیث خالد بن سارہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن جعفر نے اسے بتلایا کہ کاش تم مجھے، سیدنا قثم بن عباس اور سیدنا عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھتے، جب ہم بچے کھیل رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہمارے قریب سے گزرے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اٹھا کر مجھے پکڑا دو اور آپ نے مجھے اپنے آگے سواری پر سوار کر لیا اور آپ ﷺ نے قثم کے متعلق فرمایا کہ ''اسے بھی میری طرف اٹھاؤ'' اور آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو قثم سے زیادہ عبیداللہ سے محبت تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے اس بات کی جھجک محسوس نہیں کی کہ آپ ﷺ نے قثم کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور عبیداللہ کو سوار نہ کیا، پھر آپ نے تین بار میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور ہر دفعہ یہ دعا کی: ''یا اللہ! جعفر کی اولاد میں تو ان کا خلیفہ بن جا۔'' خالد بن سارہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن جعفر سے دریافت کیا کہ سیدنا قثم کی موت کیسے واقع ہوئی تھی؟ انہوں نے بتلایا کہ وہ شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ ہی خیر اور بھلائی کو بہتر جانتے ہیں۔انھوں نے کہا: جی ہاں، واقعی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حَارِثَةَ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عَمَّةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھی زاد سیدنا حارثہ بن عمیر رضی اللہ عنہ

[11667/6659]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ حَارِثَةَ خَرَجَ نَظَّارًا فَأَتَاهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِلَّا رَأَيْتَ مَا أَصْنَعُ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا لَيْسَتْ بِجَنَّةٍ وَاحِدَةٍ وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّ حَارِثَةَ لَفِي أَفْضَلِهَا، أَوْ قَالَ: فِي أَعْلَى الْفِرْدَوْسِ شَكَّ يَزِيدُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6567 . (مسند احمد: 12252)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ جاسوسی کے لیے گئے، اچانک انہیں ایک تیر آ لگا اور وہ شہید ہو گئے، ان کی والدہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ میرا حارثہ کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے، اب اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں، وگرنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام حارثہ! جنت ایک تو نہیں ہے، کئی جنتیں ہیں اور حارثہ تو افضل جنت میں ہے۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ''وہ تو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں ہے۔'' ایک روایت میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام حارثہ! جنتیں بہت سی ہیں اور حارثہ اعلیٰ جنت الفردوس میں ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11668/6660]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِيءٍ يَقْرَءُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ۔)) فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَذَاكِ الْبِرُّ كَذَاكِ الْبِرُّ۔)) وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبریٰ للنسائی: 8233، مصنف عبد الرزاق: 20119 . (مسند احمد: 25337)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سو گیا اور میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور میں نے وہاں قرآن پڑھتے ایک آدمی کی آواز سنی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے حق میں فرمایا: ''حسن سلوک کا یہی انجام ہوتا ہے، حسن سلوک کا یہی انجام ہوتا ہے۔'' یہ صحابی لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا۔

[11669/6661]..... عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِي؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبدالرزاق: 20545، المعجم الکبیر للطبرانی: 3226 . (مسند احمد: 23677)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسجد کے قریب) المقاعد جگہ میں بیٹھے تھے، میں آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا اور میں آگے گزر گیا، جب میں واپس آیا اور نبی کریم ﷺ بھی وہاں سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بیٹھے آدمی کو تم نے دیکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ وَقِصَّتِهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ کی فضیلت اور ان کا واقعہ

[11670/6662]..... عن عَلِيّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا۔)) فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، قُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنَقْلِبَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَخَذْنَا الْكِتَابَ، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ۔)) فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3007، 4274، 4890، صحيح مسلم: 2494. (مسند احمد: 600)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، سیدنا زبیر اور سیدنا مقدار رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا: ''تم چلو، یہاں تک کہ روضۂ خاخ تک پہنچ جاؤ، وہاں ایک مسافر خاتون کے پاس ایک خط ہوگا، وہ خط اس سے لے لو۔'' سو ہم چل پڑے، ہمارے گھوڑے دوڑتے گئے، یہاں تک کہ ہم اس روضہ کے پاس پہنچے، وہاں تو واقعی ایک خاتون موجود تھی، ہم نے اس سے کہا: خط نکال دے، اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، ہم نے کہا: خط نکال دے، وگرنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، یہ سن کر اس نے اپنے بالوں کی لٹ سے خط نکال دیا، ہم نے وہ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، اس خط میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی: یہ خط حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف ہے، ..... وہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے بعض امور کی خبر دے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: مجھ پر جلدی نہ کرنا (میں تفصیل بتاتا ہوں)، بات یہ ہے کہ میں معاہدے کی بنا پر قریشیوں سے ملا ہوا تھا اور میں نسب کے لحاظ سے ان میں سے نہیں تھا، آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی قریشیوں سے رشتہ داریاں ہیں، جن کی وجہ سے وہ مکہ میں ان کے رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہیں، جب میں نے دیکھا کہ قریشیوں سے میرا نسب تو ملتا نہیں ہے، تو میں نے سوچا کہ اگر میں ان پر کوئی ایسا احسان کر دوں کہ جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی بھی حفاظت کریں (اس مقصد کے لیے میں نے یہ کام کیا ہے)، نہ میں نے یہ کاروائی کفر کرتے ہوئے کی، نہ اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے اور نہ اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شان یہ ہے کہ اس آدمی نے تم سے سچ بولا ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: چھوڑیئے مجھے، میں اس منافق کی گردن اتار پھینکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بدر میں حاضر ہوا تھا، اور تجھے پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانکا اور کہا: آج کے بعد جو چاہو کر گزرو، میں نے تم کو معاف کر دیا ہے۔''

[11672/6663]..... قَالَ جَاءَ عَبْدٌ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ رضی اللہ عنہ أَحَدُ بَنِي أَسَدٍ يَشْتَكِيْ سَيِّدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2195. (مسند احمد: 14771)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام، جو بنی اسد کے قبیلہ سے تھا، آیا اور اپنے مالک کی شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب ضرور جہنم میں جائے گا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم غلط کہتے ہو، وہ تو بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکا ہے، (جبکہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کرنے والے جہنم میں نہیں جائیں گے)۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

[11673/6664]..... عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي أُمِّي: مَتٰى عَهْدُكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهَمَّتْ بِي، قُلْتُ: يَا أُمَّهْ دَعِينِي حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَا أَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَيَسْتَغْفِرَ لَكِ، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ (وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: مَا لَكَ؟ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ)۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 3781 . (مسند احمد: 23436)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمہاری نبی کریم ﷺ سے ملاقات کب ہوئی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں تو اتنے عرصہ سے آپ سے ملاقات نہیں کر سکا، انہوں نے مجھے سخت سست کہا۔ میں نے عرض کیا: امی جان! آپ اجازت دیں تا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جاؤں اور میں اس وقت ان کو چھوڑ کر الگ نہ ہوں گا، جب تک وہ میرے اور آپ ﷺ کے حق میں دعائے مغفرت نہ کریں، چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں گیا، میں نے آپ ﷺ کی معیت میں نماز مغرب ادا کی، آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہو کر مزید نفل نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ آپ نے نماز عشاء ادا کی۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لے چلے۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں: آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے سارا واقعہ آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے یوں دعا کی: ''اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔''

[11674/6665]..... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا؟ قُلْنَا: مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: ((انْصَرِفَا نَفِي بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1787 . (مسند احمد: 23354)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: غزوۂ بدر میں ہماری عدم شرکت کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا والد سیدنا حسیل رضی اللہ عنہ جا رہے تھے کہ قریشی کفار نے ہمیں گرفتار کر لیا، انھوں نے کہا کہ تم لوگ محمد (ﷺ) کی طرف جا رہے ہو۔ ہم نے کہا کہ ہم تو مدینہ کی طرف جا رہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے اللہ کی قسم اور پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ کی طرف جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر ان کے خلاف لڑائی میں حصہ نہ لیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر سارا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں چلے جاؤ، ہم ان سے کیے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ کی مدد کے خواستگار ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11675/6666]..... عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى مَسْحِ الْحَصٰى فَقَالَ: ((وَاحِدَةً أَوْ دَعْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 411/1 . (مسند احمد: 23664)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایک مسئلہ دریافت کیا، یہاں تک کہ میں نے یہ بھی پوچھا کہ (نماز کے دوران سجدہ والی جگہ سے) کنکریوں کو ہٹانا یا صاف کرنا کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ ہٹا سکتے ہو یا پھر یہ بھی رہنے دو (تو بہتر ہے)۔''

[11676/6667]..... عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ أَمْسِ سَأَلَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ؟ فَقَالُوْا: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ؟، قَالُوْا: أَجَلْ، قَالَ: لَسْتُ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُ، تِلْكَ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ: فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِيَّايَ يُرِيدُ، قُلْتُ: أَنَا، قَالَ لِي: أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ، قَالَ: قُلْتُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرْضَ الْحَصِيرِ، فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، حَتّٰى يَصِيرَ الْقَلْبُ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتْ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرِ أَسْوَدَ مُرْبَدٍّ كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا وَأَمَالَ كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 144 . (مسند احمد: 23280)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آئے تو بیان کیا کہ کل جب ہم ان کی خدمت میں بیٹھے تھے تو انہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت سے قبل بپا ہونے والے فتن کے بارے میں حدیث سنی ہو؟ تو سب نے کہا کہ اس بارے میں تو ہم سب رسول اللہ ﷺ سے بہت کچھ سن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا: شاید تم لوگ میری بات سے انسان کے اس کے اہل اور مال کا فتنہ سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا، ان فتنوں کو تو نماز، روزہ اور صدقات مٹا دیتے ہیں، میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہو جو سمندر کی موجوں کی طرح تندی تیزی سے آئیں گے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ میں سمجھ گیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: میں سن چکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ انھوں نے کہا: بہت خوب، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے بیان کیا کہ فتنے انسانوں کے دلوں پر اس طرح مسلسل چھا جائیں گے جیسے چٹائی کے تنکے ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہوتے ہیں، جو دل ان فتنوں سے مانوس نہیں ہوں گے یعنی ان میں ملوث نہ ہوں گے ان پر سفید نقطے لگتے جائیں گے اور جو دل ان فتنوں سے مانوس ہو جائیں گے یعنی ان میں ملوث ہو جائیں گے ان پر سیاہ نقطے لگتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دل یعنی لوگ دو قسم کے ہو جائیں گے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہوگی جن کے دل چکنے پتھر کی مانند صاف ہوں گے، جب تک آسمان اور زمین باقی ہیں یعنی قیامت تک کوئی فتنہ ان کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہوگی جن کے دل کالے سیاہ اور ٹیڑھے ہوں گے (ساتھ ہی آپ نے اپنی ہتھیلی کو الٹا کر بھی دکھایا) ایسے اپنی خواہشات کے ہی تابع ہوں گے، وہ کسی بھی اچھائی کو اچھا یا برائی کو برا نہیں سمجھیں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہ خَالِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11677/6668]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ حَرَامًا خَالَهُ أَخَا أُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَجُلًا، فَقُتِلُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، وَكَانَ هُوَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَرْ مِنِّي ثَلَاثَ خِصَالٍ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَيَكُونُ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَةً مِنْ بَعْدِكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِغَطَفَانَ أَلْفٍ أَشْقَرَ وَأَلْفٍ شَقْرَاءَ، قَالَ: فَطُعِنَ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فُلَانٍ، فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي، فَأُتِيَ بِهِ فَرَكِبَهُ فَمَاتَ وَهُوَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَرَجُلَانِ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، وَرَجُلٌ أَعْرَجُ، فَقَالَ لَهُمْ: كُونُوا قَرِيبًا مِنِّي حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي وَإِلَّا كُنْتُمْ قَرِيبًا، فَإِنْ قَتَلُونِي أَعْلَمْتُمْ أَصْحَابَكُمْ، قَالَ: فَأَتَاهُمْ حَرَامٌ، فَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْكُمْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ، قَالُوا: نَعَمْ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَتَلُوهُمْ كُلَّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ، كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَأُنْزِلَ عَلَيْنَا وَكَانَ مِمَّا يُقْرَأُ فَنُسِخَ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2801، 4091. (مسند احمد: 13195)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی میرے ماموں حرام کو ستر افراد کے ایک دستہ کے ہمراہ بھیجا تھا اور یہ لوگ بئر معونہ کے دن قتل کر دیئے گئے تھے۔ ان دنوں مشرکین کا لیڈر عامر بن طفیل بن مالک عامری تھا، اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر پیش کش کی تھی کہ آپ میری طرف سے تین میں سے کوئی ایک بات قبول کر لیں: (1) دیہاتی علاقے آپ کے اور شہری علاقے میرے ہوں، یا (2) آپ کے بعد خلافت مجھے دی جائے، یا (3) میں بنو غطفان کو ساتھ ملا کر ایک ہزار اونٹوں اور ایک ہزار اونٹنیوں کے ساتھ آپ سے لڑوں گا۔ (اس موقعہ پر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ عامر کے مقابلے میں میری مدد فرما) چنانچہ وہ بنو فلان کے ایک گھرانے میں تھا کہ اسے طاعون نے آ لیا، وہ کہنے لگا: یہ تو بنو فلاں کی عورت کے گھر میں اونٹوں کی گلٹی جیسی گلٹی ہے، میرا گھوڑا میرے پاس لاؤ۔ اس کا گھوڑا اس کے پاس لایا گیا، یہ اس پر سوار ہوا اور اس کی پشت پر ہی اسے موت آ گئی۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بھائی سیدنا حرام رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھ دو آدمی، ان میں سے ایک کا تعلق بنو امیہ سے تھا اور دوسرا اعرج یعنی لنگڑا تھا، کو ساتھ لئے چلا، اور اس نے ان تینوں سے کہا: تم میرے قریب قریب رہنا تا آنکہ میں ان کے پاس جا پہنچوں، انہوں نے اگر مجھے کچھ نہ کہا تو بہتر اور اگر کوئی دوسری صورت پیدا ہوئی تو تم میرے قریب ہی ہو گئے اور اگر انہوں نے مجھے قتل کر ڈالا تو تم پیچھے والے اپنے ساتھیوں کو اطلاع تو دے سکو گے۔ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ ان کے قریب پہنچے اور ان سے کہا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام تم لوگوں تک پہنچا سکوں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، یہ ان کے سامنے گفتگو کرنے لگے اور ان لوگوں نے حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا وراس نے ان پر نیزے کا وار کیا، جو ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ سیدنا حرام رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا: اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ پھر انہوں نے اعرج کے سوا باقی دو کو قتل کر دیا، وہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے بچ گیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی واقعہ کے سلسلہ میں ہم پر یہ آیت نازل ہوئی، اس کی باقاعدہ تلاوت کی جاتی تھی، یہ بعد میں منسوخ کر دی گئی: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔ (ہماری قوم تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور اس نے ہمیں بھی راضی کر دیا ہے۔) نبی کریم ﷺ نے ان رِعل، ذکوان، بنولحیان اور بنوعصیہ پر چالیس دن تک بددعا کی، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11678/6669]..... عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَضَعَ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنَافِحُ عَنْهُ بِالشِّعْرِ ، ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ ، يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2490 . (مسند احمد: 24437)

ترجمۃ الحدیث ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھوایا تاکہ وہ اس پر بیٹھ کر (کفار کے ہجو والے اشعار کے جواب میں) اشعار پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا دفاع کریں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''حسان جب تک اللہ کے رسول کا دفاع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس وقت تک روح القدس یعنی جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس کی مدد فرماتا ہے۔''

[11679/6670]..... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: ((اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3213، 4123، صحیح مسلم: 2486 . (مسند احمد: 18697)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مشرکین کی ہجو کا جواب دو، جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَنْظَلَةَ بْنِ حُذَيْمٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11680/6671]..... عَنْ ذَيَّالِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ جَدَّةِ حَنْظَلَةَ بْنِ حِذْيَمٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ أَبَاهُ دَنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي بَنِينَ ذَوِي لِحًى وَدُونَ ذٰلِكَ ، وَإِنَّ ذَا أَصْغَرُهُمْ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ ، وَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ أَوْ بُورِكَ فِيهِ۔)) قَالَ ذَيَّالٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتٰى بِالْإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهُ أَوِ الْبَهِيمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعُ فَيَتْفُلُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ ، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ ، وَيَقُولُ: عَلٰى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ ذَيَّالٌ: فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی : 3477، 3500 . (مسند احمد: 20665)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا بٹھایا اور عرض کیا: میرے بیٹے باریش یعنی بڑی عمر کے بھی ہیں اور ان سے چھوٹے بھی ہیں، یہ سب سے چھوٹا ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اللہ تمہارے اندر برکت فرمائے۔'' ذیال کہتے ہیں: میں نے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب کسی آدمی کا چہرہ یا جانور کا تھن متورم ہو جاتا اور ایسے آدمی یا جانور کو سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا جاتا اور وہ بسم اللہ کہہ کر اپنے سر کے اس حصے پر ہاتھ لگاتے، جہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی مبارک رکھی تھی اور اس کے بعد وہ اپنا ہاتھ اس بیمار آدمی یا جانور پر پھیرتے تو اس کا ورم زائل ہو جاتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

[11681/6672]..... عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَقَدَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَلٰى قِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَخُو الْعَشِيْرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ سَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الطبرانی: 3798، المستدرك للحاكم: 298/3 . (مسند احمد: 43)

ترجمۃ الحدیث سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مرتدین کے مقابلے کے لیے مقرر فرمایا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ''خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اللہ کا بہترین بندہ اور قوم کا بہترین فرد ہے، یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین پر مسلط کیا ہے۔''

[11683/6673]..... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى إِذَا كُنَّا تَحْتَ ثَنِيَّةٍ لِفْتٍ طَلَعَ عَلَيْنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنَ الثَّنِيَّةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((انْظُرْ مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3846 . (مسند احمد: 8720)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، جب ہم ''لفت'' نامی پہاڑی گھاٹی پر پہنچے تو گھاٹی میں سے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''دیکھنا، یہ کون آ رہا ہے؟'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا بہترین بندہ ہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11686/6674]..... عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ۔)) لَتَمَنَّيْتُهُ۔ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا، وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَكٰى، قَالَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ، إِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَإِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ۔

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير الطبراني: 3674. (مسند احمد: 27219)

ترجمۃ الحدیث حارثہ بن مضرب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، وہ ایک بیماری کے علاج کے سلسلہ میں سات داغ لگوا چکے تھے، مگر کچھ افاقہ نہ ہوا تھا، انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ''تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک بھی درہم نہیں ہوتا تھا اور اب یہ حال ہے کہ میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم موجود ہیں، اس کے بعد ان کے پاس ان کا کفن لایا گیا، وہ اسے دیکھ کر رونے لگے اور پھر کہا: ہمارے پاس ایسا کفن موجود ہے۔ لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ان کے کفن کے لیے محض ایک دھاری دار چادر تھی، ان کے سر پر ڈالی جاتی تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں پر ڈالی جاتی تو سر سے اتر جاتی، بالآخر اسے ان کے سر پر ڈال دیا گیا اور ان کے پاؤں پر اذخر ڈال دی گئی۔

[11687/6675]..... عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْأَرَتِّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ، لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا يَعْنِي يَجْتَنِيْهَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1276، 3913، 3914، 4047، صحيح مسلم: 940. (مسند احمد: 21058)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، اس لیے اللہ تعالیٰ پر ہمارا ثواب ثابت ہو گیا (جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے)۔ پھر ہم میں بعض لوگ ایسے تھے، جو اپنے عمل کا اجر کھائے بغیر اللہ کے پاس چلے گئے، ان میں سے ایک سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، جو احد کے دن شہید ہو گئے، ہمیں ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر مل سکی اور وہ بھی اس قدر مختصر تھی کہ جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانپا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں، جبکہ ہم میں بعض ایسے بھی ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا اور اب وہ اسے چن رہا ہے۔''

[11688/6676]..... عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَوْ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ فَقَالَ: ((قَدْ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ عَلٰى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ بِنِصْفَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3612، 6943. (مسند احمد: 21073)

ترجمۃ الحدیث سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کے مظالم کی شکایت کی، اس وقت آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کو سر کے نیچے رکھے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری نصرت کی دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے والے لوگوں پر یہ حالات بھی آئے کہ ایک آدمی کو زمین میں گڑھا کھود کر اس میں کھڑا کر دیا جاتا اور پھر اس کے سر پر آرا چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے۔ اس قدر ظلم بھی ان لوگوں کو دین سے نہ ہٹاتا۔ اور ان لوگوں کے جسموں پر لوہے کی کنگھیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلا دی جائیں اور وہ ان کی ہڈیوں اور پٹھوں کے اوپر سے گوشت ادھیڑ کر رکھ دیتیں۔ اس کے باوجود وہ لوگ دین سے پیچھے نہ ہٹتے۔ اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اپنے دین کو اس حد تک مکمل اور غالب کرے گا کہ ایک سوار مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر حضر موت تک کا سفر کرے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیوں کے حملے کا بھی خوف نہ ہوگا۔ تم تو بہت جلدی کر رہے ہو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ خُبَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا خبیب انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

[11689/6677]..... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الْأَقْلَحِ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ قَالُوْا: نَوٰى تَمْرٍ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوْا آثَارَهُمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلٰى فَدْفَدٍ، فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوْا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ الْقَوْمِ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ لَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ ﷺ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا تَمَكَّنُوْا مِنْهُمْ أَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَ فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوهُ، فَأَبٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتّٰى أَجْمَعُوْا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا لِلْقَتْلِ فَأَعَارَتْهُ إِيَّاهَا، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا قَالَتْ: وَأَنَا غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدْتُهُ يُجْلِسُهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، قَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنِّي أَقْتُلُهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّـهُ لَـمُـوثَـقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ: تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْـعَتَيْـنِ، ثُـمَّ قَـالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعًا مِنَ الْقَتْلِ لَزِدْتُ، اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَـدَدًا، وَاقْتُـلْهُـمْ بَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا، عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَـانَ لِـلّٰهِ مَصْرَعِي، وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُـو سِـرْوَعَةَ عُـقْبَةُ بْـنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا، الصَّلَاةَ وَاسْتَـجَـابَ الـلّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ، فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوْا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوْا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتٰى بِشَيْءٍ مِـنْـهُ يُـعْـرَفُ وَكَـانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى أَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3989، 7402. (مسند احمد: 7928)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی ایک جماعت کو اہل مکہ کی جاسوسی کے لیے روانہ فرمایا اور ان پر عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا سیدنا عاصم بن ثابت بن اقلح انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا، یہ لوگ روانہ ہوئے، جب یہ عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان "ھَدَّہ" کے مقام پر پہنچے تو بنو ہذیل کے ایک قبیلے بنولحیان کو ان کی خبر ہوگئی۔ وہ تقریباً ایک سو تیر اندازوں کا جتھہ بن کر ان کی طرف نکل پڑے، ان کے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے ایک مقام پر جا پہنچے، جہاں ان لوگوں نے قیام کیا تھا، ان کے کھانے کے آثار دیکھ کر انھوں نے کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں، وہ ان کے آثار و علامات کے پیچھے چلتے رہے۔ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کفار کے بارے میں پتہ چلا تو وہ ایک بلند پہاڑی پر چڑھ گئے۔ تو کفار نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ اور ان سے کہا کہ تم نیچے اتر آؤ اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھوں میں دے دو۔ ہم تمہارے ساتھ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے، امیر لشکر سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی پناہ میں نہیں جاتا۔ یا اللہ! ہمارے ان حالات سے اپنے نبی کو مطلع کر دینا، کفار نے مسلمانوں پر تیر برسائے اور سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات مسلمانوں کو شہید کر دیا اور باقی تین آدمی سیدنا خبیب انصاری رضی اللہ عنہ، سیدنا زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ اور ایک تیسرا شخص ان کے عہد و میثاق کے جھانسے میں آ گئے، جب کفار نے ان پر اچھی طرح قابو پا لیا تو انہوں نے اپنی کمانوں کی رسیاں کھول کر ان کے ساتھ ان تینوں کو باندھ لیا، ان تین میں سے تیسرا آدمی بولا کہ یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے۔ اللہ کی قسم! میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گا اور اس نے ان مقتولین یعنی شہداء ساتھیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میرے لیے یہ لوگ بہترین نمونہ ہیں۔ کفار نے اسے گھسیٹا اور پورا زور لگایا مگر اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ آخر کار کافروں نے اسے بھی قتل کر دیا اور انہوں نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو اور سیدنا زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جا کر مکہ میں فروخت کر دیا، یہ سارا واقعہ بدر کے بعد پیش آیا تھا، حارث بن نوفل بن عبد مناف کی اولاد نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، کیونکہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث بن عامر بن نوفل کو بدر والے دن قتل کیا تھا، سو وہ قیدی کی حیثیت سے ان کے ہاں رہے تا آنکہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا طلب کیا تا کہ قتل ہونے سے پہلے غیر ضروری بال صاف کر لیں، اس نے ان کو استرا لا دیا، اس کا ایک چھوٹا سا بیٹا خبیب رضی اللہ عنہ کی طرف آ گیا، ماں کو پتہ نہ چل سکا تھا، جب ماں اسے تلاش کرتے کرتے ادھر آئی تو دیکھا کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے بچے کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس عورت سے مروی ہے کہ میں یہ منظر دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی، خبیب رضی اللہ عنہ میری پریشانی کو بھانپ گئے اور کہنے لگے: کیا تمہیں ڈر ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا، میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے کبھی بھی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن اسے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں انگور کا گچھا تھا اور وہ اسے کھا رہے تھے، حالانکہ وہ تو زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی پھل بھی دستیاب نہیں تھا، وہ کہا کرتی تھی کہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ وہ لوگ جب خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے چلے تو سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دو۔ انہوں نے اسے اجازت دے دی۔ چنانچہ انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر کہا: اللہ کی قسم اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ مجھے قتل کا خوف لاحق ہے تو میں مزید نماز بھی ادا کرتا۔ یا اللہ! ان کی تعداد کو شمار میں رکھ۔ ان سب کو الگ الگ ہلاک کر اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ، پھر انھوں نے کہا: میں بحالت اسلام قتل ہو رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اللہ کی راہ میں کس پہلو پر گر رہا ہوں، میرے ساتھ یہ سلوک اللہ کی راہ میں یعنی اللہ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہو رہا ہے، اگر اللہ چاہے تو میرے جسم کے بکھرے ہوئے اعضاء میں بھی برکتیں ڈال دے۔ اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث اٹھ کر ان کی طرف گیا اور انہیں شہید کر دیا۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر مسلمان کے لیے یہ طریقہ جاری کر دیا کہ جب اسے ظلماً قتل کیا جا رہا ہو تو وہ قتل ہونے سے پہلے نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ نے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قتل والے دن کی دعا قبول کیا ور اسی واقعہ کے روز اللہ نے اپنے رسول اور ان کے صحابہ کو ان کے واقعہ کی اطلاع کر دی۔ جب قریش کو سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر ہوئی تو انہوں نے مزید یقین کے لیے لوگوں کو بھیجا تا کہ وہ ان کے جسم کے کچھ حصے کاٹ لائیں۔ سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن رؤسائے قریش میں سے ایک بڑے سردار کو قتل کیا تھا، وہ لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے تو اللہ تعالیٰ نے بھڑوں کی فوج ادھر بھیج دی۔ وہ عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم پر بادل کی مانند چھا گئی اور ان قریشی نمائندوں سے ان کے جسم کو بچایا اور وہ ان کے جسم کے کسی بھی حصہ کو نہ کاٹ سکے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُرَيْمٍ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا خریم اسدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11691/6678]..... عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلَبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، إِنَّمَا هُوَ فِي صَلَاةٍ، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ)) فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَجَعَلَ يَأْخُذُ شَفْرَةً يَقْطَعُ بِهَا شَعَرَهُ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا عِنْدَهُ شَيْخٌ جُمَّتُهُ فَوْقَ أُذُنَيْهِ وَرِدَاؤُهُ إِلٰى سَاقَيْهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقَالُوْا: هٰذَا خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ۔

تخریج الحدیث اسنادہ محتمل للتحسین: سنن ابوداؤد: 4089. (مسند احمد: 17622)

ترجمۃ الحدیث بشر تغلبی سے مروی ہے کہ وہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے، انہوں نے بتلایا کہ دمشق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، ان کو ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، وہ گوشہ نشین قسم کے آدمی تھے، وہ لوگوں سے بہت کم ملتے جلتے تھے، بس نماز میں مصروف رہتے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر آنے تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتکبیر میں مشغول رہتے۔ ہم ایک دن سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ ہمارے پاس سے گزرے۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کوئی بات ہی ارشاد فرما دیں، ہمیں اس سے فائدہ ہو جائے گا اور آپ کا کچھ نہ جائے گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خریم اسدی میں دو باتیں نہ ہوں تو وہ بہت ہی اچھا آدمی ہے، ایک تو اس کے بال کاندھوں تک لمبے ہیں اور دوسرے اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے رہتی ہے۔'' دوسری روایت کے الفاظ ہیں اگر وہ اپنے بال چھوٹے اور چادر بھی چھوٹی کر لے۔ جب یہ بات سیدنا خریم رضی اللہ عنہ تک جا پہنچی تو انہوں نے چھری لے کر فوراً اپنے بال نصف کانوں تک کاٹ دیئے اور اپنی چادر نصف پنڈلی تک اوپر اٹھا لی۔ قیس کہتے ہیں: اس واقعہ کے بعد میں ایک دفعہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، ان کے ہاں ایک بزرگ تشریف فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے،ان کے سر کے بال کانوں سے اوپر اور چادر نصف پنڈلی تک تھی، میں نے ان کے متعلق دریافت کیا تو کہنے والوں نے بتایا کہ یہ سیدنا خریم اسدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الشَّهَادَتَيْنِ رضی اللہ عنہ

دگنی گواہی والے سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11692/6679]..... حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ، فَيُسَاوِمُونَ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السَّوْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ فَابْتَعْهُ وَإِلَّا بِعْتُهُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ؟)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((بَلٰى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ۔)) فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوذُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ، فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَنِّي بَايَعْتُكَ، فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: وَيْلَكَ، النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ إِلَّا حَقًّا، حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَنِّي بَايَعْتُكَ، قَالَ خُزَيْمَةُ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: ((بِمَ تَشْهَدُ؟)) فَقَالَ: بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3607، سنن النسائی: 301/7 . (مسند احمد: 21883)

ترجمۃ الحدیث عمارہ بن خزیمہ انصاری سے مروی ہے کہ ان کے چچا جو کہ صحابی تھے، نے ان کو بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بدّو سے ایک گھوڑا خریدا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میرے ساتھ آ کر گھوڑے کی قیمت وصول کرلو۔'' نبی کریم ﷺ تیز رفتار تھے اور بدّو کی رفتار سست تھی، سو یہ بدّو پیچھے رہ گیا اور کچھ لوگ اعرابی کے پاس آئے اور اس کے ساتھ گھوڑے کا سودا کرنے لگے۔ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے گھوڑے کا سودا طے کرلیا ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے جس قیمت میں گھوڑا خریدا تھا۔ ایک آدمی نے گھوڑے کی قیمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے زیادہ لگا دی، اعرابی نے نبی کریم ﷺ کو پکار کر کہا: آپ یہ گھوڑا خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں کسی اور کے ہاتھ بیچ رہا ہوں۔ جب آپ ﷺ نے اعرابی کی آواز سنی تو رک گئے اور فرمایا: ''کیا یہ گھوڑا میں تم سے خرید نہیں چکا ہوں؟'' اس نے کہا: اللہ کی قسم نہیں، میں نے تو آپ کے ہاتھ اسے بیچا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، میں تو اسے تم سے خرید چکا ہوں۔'' لوگ نبی کریم ﷺ اور اعرابی کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور وہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ اس اعرابی نے کہا: اگر آپ سچے ہیں تو کوئی گواہ پیش کریں، جو گواہی دے کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ اتنے میں ایک مسلمان نے آگے بڑھ کر اعرابی سے کہا: تجھ پر افسوس ہے، نبی کریم ﷺ ہمیشہ سچ ہی کہتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے۔ یہاں تک کہ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اور اعرابی کی باتیں سنیں، اعرابی کہہ رہا تھا کہ کوئی گواہ پیش کرو جو گواہی دے کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے آپ ﷺ کے ہاتھ یہ گھوڑا فروخت کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''تم یہ گواہی کس بنیاد پر دے رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی تصدیق کی بنیاد پر کہا، آپ ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ اکیلے کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔

[11694/6680]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا كُتِبَتِ الْمَصَاحِفُ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ....تَبْدِيلًا﴾ قَالَ: فَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعٰى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2807، 7191. (مسند احمد: 21652)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب قرآن کریم کے مصاحف لکھے جا رہے تھے تو میں نے ایک آیت گم پائی، میں خود اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، وہ مجھے کسی کے ہاں سے لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی، آخر کار وہ مجھے سیدنا خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں سے لکھی ہوئی ملی، وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ .....''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے عہد و پیمان کو خوب پورا کیا اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنے مقصد اور منزل کو پا گئے اور بعض حصول منزل کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنے کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے عہد میں تبدیلی بالکل نہیں کی۔ (سورۂ احزاب:23) سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ "ذو الشهادتين" یعنی دو گواہیوں والے کہلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اکیلے کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا تھا۔ زہری کہتے ہیں کہ وہ صفین کے موقعہ پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں قتل ہوئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ خَادِمِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقِصَّةِ زِوَاجِهِ وَفِيْهِ مَنْقَبَةٌ لِاَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور ان کے نکاح کا واقعہ اور اس میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان

[11697/6681]..... عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَقُومُ لَهُ فِي حَوَائِجِهِ نَهَارِي أَجْمَعَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَأَجْلِسَ بِبَابِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ أَقُولُ لَعَلَّهَا أَنْ تَحْدُثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَاجَةٌ، فَمَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) حَتّٰى أَمَلَّ فَأَرْجِعَ أَوْ تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَرْقُدَ قَالَ: فَقَالَ لِي: يَوْمًا لِمَا يَرٰى مِنْ خِفَّتِي لَهُ وَخِدْمَتِي إِيَّاهُ: ((سَلْنِي يَا رَبِيعَةُ أُعْطِكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: أَنْظُرُ فِي أَمْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ أُعْلِمُكَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي فَعَرَفْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ زَائِلَةٌ وَأَنَّ لِي فِيهَا رِزْقًا سَيَكْفِينِي وَيَأْتِينِي، قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِآخِرَتِي، فَإِنَّهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي هُوَ بِهِ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقَالَ: ((مَا فَعَلْتَ؟ يَا رَبِيعَةُ!)) قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي إِلٰى رَبِّكَ فَيُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَقَالَ: ((مَنْ أَمَرَكَ بِهٰذَا يَا رَبِيعَةُ!)) قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَمَرَنِي بِهِ أَحَدٌ، وَلٰكِنَّكَ لَمَّا قُلْتَ سَلْنِي أُعْطِكَ وَكُنْتَ مِنَ اللّٰهِ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي أَنْتَ بِهِ، نَظَرْتُ فِي أَمْرِي وَعَرَفْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ وَزَائِلَةٌ، وَأَنَّ لِي فِيهَا رِزْقًا سَيَأْتِينِي، فَقُلْتُ أَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِآخِرَتِي، قَالَ: فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ لِي: ((إِنِّي فَاعِلٌ فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبرانی : 4576. (مسند احمد: 16579)

ترجمۃ الحدیث نعیم بن مجمر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور سارا سارا دن آپ کی ضروریات پوری کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز ادا فرما لیتے، نماز عشاء کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے دروازے پر بیٹھ رہتا۔ میں سوچتا کہ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آ جائے، میں کافی دیر تک آپ کی آواز سنتا رہتا کہ آپ سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کے الفاظ ادا کرتے رہتے، یہاں تک کہ میں ہی تھک کر واپس آ جاتا، یا مجھ پر آنکھیں غلبہ پالیتیں اور میں سو جاتا، میں چونکہ آپ کی خدمت کے لیے ہر وقت مستعد رہتا اور خوب خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ربیعہ! مجھ سے کچھ مانگو، میں تمہیں دوں گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں غور کر کے عرض کروں گا۔ میں نے دل میں کافی سوچ بچار کی، مجھے خیال آیا کہ دنیا تو منقطع ہو جانے والی چیز ہے اور میرے پاس دنیوی رزق کافی ہے، مزید بھی آتا رہے گا، میں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے آخرت کے بارے کچھ طلب کرلوں۔ کیونکہ آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند مقام ہے، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ربیعہ! سناؤ کیا سوچا؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے سوچ لیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کہ آپ میرے حق میں رب تعالیٰ کے ہاں سفارش کریں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'ربیعہ! یہ دعا کرنے کا تمہیں کس نے کہا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم، اس بات کا مجھے کسی نے بھی نہیں کہا، لیکن جب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا اور آپ کا اللہ کے ہاں جو مقام ہے وہ تو ہے ہی۔ تو میں نے اپنے تمام معاملات میں غور کیا تو مجھے یاد آیا کہ دنیا تو منقطع ہو جانے والی چیز ہے اور میرے پاس دنیوی رزق بہت ہے اور مزید ملتا بھی رہے گا۔ میں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے آخرت کے بارے میں کچھ طلب کرلوں۔ رسول اللہ ﷺ کافی دیر خاموش رہے، پھر مجھ سے فرمایا: ''ٹھیک ہے میں یہ کام کروں گا، لیکن تم بکثرت سجدے کر کے میری مدد کرو۔''

مَا جَاءَ فِيْ زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11698/6682]..... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا، كَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ)) وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ، وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ)) أَوْ قَالَ: ((لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْتَ غَالٍ)).

تخریج الحدیث صحیح: شمائل الترمذی: 239، صحیح ابن حبان: 5790، مسند ابویعلی: 3456، سنن البیهقی: 169/6. (مسند احمد: 12648)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا، وہ دیہات سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تحائف لایا کرتا تھا، اس کی واپسی پر رسول اللہ ﷺ بھی اسے بدلے میں کوئی چیز عطا فرمایا کرتے تھے، ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔'' نبی کریم ﷺ کو اس سے بہت محبت تھی، وہ حسین نہیں تھے، وہ ایک دن اپنا سامان بیچ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچ گئے، وہ نہ دیکھ سکا اور آپ ﷺ نے اس کے پیچھے سے اسے پکڑ کر اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا، وہ کہنے لگا: مجھے چھوڑ، کون ہے؟ اس نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا، اب وہ کوشش کر کے اپنی پشت کو نبی کریم ﷺ کے سینہ مبارک کے ساتھ اچھی طرح لگانے لگا اور نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: ''اس غلام کو کون خریدے گا؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لیکن تم اللہ کے ہاں تو کم قیمت نہیں ہو، بلکہ اللہ کے ہاں تمہاری بہت زیادہ قیمت ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11699/6683]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِشْتَدَّ الْأَمْرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟)) فَانْطَلَقَ الزُّبَيْرُ فَجَاءَ بِخَبَرِهِمْ ثُمَّ اشْتَدَّ الْأَمْرُ أَيْضًا، فَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ الزُّبَيْرَ حَوَارِيِّي)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2847، 2997، صحیح مسلم: 2415. (مسند احمد: 14375)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خندق کے دن جب حالات سنگین ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی ہے جو جا کر بنو قریظہ کی خبر لے کر آئے۔'' یہ سن کر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ گئے اور ان کے احوال معلوم کر کے آئے، جب پھر معاملہ سخت ہوا، تو آپ ﷺ نے اسی طرح تین مرتبہ فرمایا کہ ''کون ہے جو بنو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریظہ کے احوال معلوم کر کے آئے۔'' ہر بار سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

[11700/6684]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلزُّبَيْرُ اِبْنُ عَمَّتِيْ وَحَوَارِيَّ مِنْ أُمَّتِيْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 92/12، سنن الکبریٰ للنسائی: 8212. (مسند احمد: 14374)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زبیر میرا پھوپھی زاد اور میری امت میں سے میرا حواری ہے۔''

[11701/6685]..... حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوزٍ عَلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔)) سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ: الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3744. (مسند احمد: 681)

ترجمۃ الحدیث زر بن جیش سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن جرموز نے ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے یعنی سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جہنم کی بشارت دے دو۔ اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔'' امام سفیان نے کہا: حواری سے مراد مددگار ہے۔

[11703/6686]..... عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ: يَا بُنَيَّ! اَمَا وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَجْمَعُ لِيْ اَبَوَيْهِ جَمِيْعًا يُفْدِيْنِيْ بِهِمَا يَقُوْلُ: ((فِدَاكَ اَبِيْ وَ أُمِّيْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3720، صحیح مسلم: 2416. (مسند احمد: 1409)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا: میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مخاطب ہوتے ہوئے اپنے والدین کا ذکر کر کے فرمایا کرتے تھے: ''تجھ پر میرے والدین قربان ہوں۔''

[11705/6687]..... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ، وَمَا إِخَالُهُ يُتَّهَمُ عَلَيْنَا، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَصَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رُعَافٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى تَخَلَّفَ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصٰى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوْهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ الْأَوَّلُ وَرَدَّ عَلَيْهِ نَحْوَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالُوْا الزُّبَيْرَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ كَانَ لَخَيْرَهُمْ مَا عَلِمْتُ وَأَحَبَّهُمْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3717. (مسند احمد: 455)

ترجمۃ الحدیث ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ مروان سے بیان کرتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ وہ ہمارے نزدیک قابل تہمت ہو، اس نے کہا کہ (31) سن ہجری جو کہ سنۃ الرعاف یعنی نکسیر کا سال کہلاتا ہے، اس سال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو نکسیر آئی اور ان کو اس قدر نکسیر آنے لگی کہ وہ حج کے لیے بھی نہ جا سکے اور انہیں موت کا اندیشہ لاحق ہوا تو انہوں نے اپنے بعد وصیت بھی کر دی، ایک قریشی آدمی ان کی خدمت میں گیا تو اس نے پوچھا: کیا آپ کے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کر دیا گیا ہے؟ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے پوچھا: وہ کون ہے یعنی خلیفہ کسے نامزد کیا گیا ہے؟ وہ خاموش رہا، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی پہلے آدمی والی بات کی اور انہوں نے اسے بھی وہی جواب دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا لوگ زبیر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے علم کے مطابق وہ سب سے افضل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11706/6688]..... عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، قَالَ زَيْدٌ: ذُهِبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأُعْجِبَ بِي، فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَعَهُ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِضْعَ عَشْرَةَ سُورَةً، فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ: ((يَا زَيْدُ! تَعَلَّمْ لِي كِتَابَ يَهُودَ فَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلٰى كِتَابِي۔)) قَالَ زَيْدٌ: فَتَعَلَّمْتُ كِتَابَهُمْ مَا مَرَّتْ بِي خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتّٰى حَذَقْتُهُ وَكُنْتُ أَقْرَأُ لَهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوْا إِلَيْهِ وَأُجِيبُ عَنْهُ إِذَا كَتَبَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3645، سنن الترمذی: 2715. (مسند احمد: 21618)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: خارجہ بن زید سے روایت ہے،ان کے والد سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلانا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ ﷺ مجھے دیکھ کر خوش ہوئے،گھر والوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بنونجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل کی گئی سورتوں میں سے دس سے زیادہ سورتیں یاد ہیں، یہ بات بھی نبی کریم ﷺ کو بہت اچھی لگی۔آپ ﷺ نے فرمایا:''زید!تم یہودیوں کی زبان اورلکھنا پڑھنا سیکھ لو،اللہ کی قسم میں اپنی تحریروں کے بارے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں کرسکتا۔'' زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی زبان لکھنا پڑھنا اور سیکھنا شروع کی اور میں پندرہ دنوں میں اس کا ماہر ہوگیا،اس کے بعد جب یہودی لوگ نبی کریم ﷺ کے نام خطوط لکھتے تو میں ہی وہ پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سناتا اور جب رسول اللہ ﷺ ان کے خطوط کا جواب لکھواتے تو میں ہی لکھا کرتا۔

[11707/6689]..... عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ إِنَّهَا تَأْتِينِي كُتُبٌ۔)) قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَتَعَلَّمْهَا۔)) فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

تخریج الحدیث: صحيح: المعجم الطبراني: 4927. (مسند احمد: 21587)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:''کیا تم سریانی زبان اچھی طرح جانتے ہو؟ میرے پاس اس زبان میں خطوط آتے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: جی نہیں،آپ نے فرمایا:''تو پھر تم اس زبان کو اچھی طرح سیکھ لو۔'' پس میں نے سترہ دنوں میں یہ زبان اچھی طرح سیکھ لی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَالِدِ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11708/6690]..... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَسْأَلَهُ، فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُونَهُ، فَقَالَ: ((اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟)) فَقُلْتُ: هٰذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ، مَا أَقُولُ أَبِي؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُمْ۔)) وَدَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((فَاطِمَةُ۔)) قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ، قَالَ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ! فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَوْلَایَ وَمِنِّی وَإِلَیَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَیَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح: التاریخ الکبیر للبخاری: 20/1، خصائص علی للنسسائی: 138، المستدرك للحاکم: 217/3. (مسند احمد: 21777)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا جعفر، سیدنا علی اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوگئے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول کو تم میں سب سے زیادہ محبت مجھ سے ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول کو تم میں سب سے زیادہ مجھ سے محبت ہے۔ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ تم سب کی بہ نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبت ہے۔ پھر وہ سب بولے کہ چلو اللہ کے رسول کے پاس چلتے ہیں، پس ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسامہ باہر جا کر دیکھو کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے بتلایا کہ سیدنا جعفر، سیدنا علی اور سیدنا زید رضی اللہ عنہم ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے والد ہیں (یاد رہے کہ سیدنا زید، سیدنا اسامہ کے والد تھے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کو آنے کی اجازت دے دو۔'' سو وہ لوگ آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کو ہم میں سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ کے ساتھ۔'' انھوں نے کہا: ہم تو آپ سے مردوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے جعفر! تمہاری شکل وصورت میری شکل وصورت سے اور میری شکل وصورت تمہاری شکل وصورت کے مشابہ ہے، آپ مجھ سے اور میرے خاندان میں سے ہیں، اے علی! آپ میرے داماد اور میری اولاد کے باپ ہیں، میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو اور اے زید! آپ میرے آزاد کردہ غلام ہو اور مجھ سے ہیں، آپ کا مجھ سے گہرا تعلق ہے اور تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔''

[11709/6691]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِيْ جَيْشٍ قَطُّ اِلَّا أَمَّرَهُ عَلَيْهِ، وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ اسْتَخْلَفَهُ۔

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 140/12، سنن الکبریٰ للنسائی: 8182، المستدرك للحاکم: 215/3. (مسند احمد: 25898)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جس لشکر میں بھی روانہ کیا، ان کو اس کا امیر ہی مقرر کیا، اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہتے تو آپ انہیں کو لشکروں کا امیر بنا دیتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11712/6692]..... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ بِيْ أَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1858 . (مسند احمد: 15718)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حجۃ الوداع میں، جبکہ میری عمر سات برس تھی، میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مجھے حج کرایا۔

[11713/6693]..... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ، نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: أَذْكُرُ مَقْدَمَ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3083، 4426 . (مسند احمد: 15721)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو میں دوسرے بچوں کے ساتھ آپ کے استقبال کے لیے ''ثنیۃ الوداع'' کی طرف گیا تھا۔سفیان راوی نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا: سائب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی آمد کا واقعہ یاد ہے، جب آپ ﷺ تبوک سے واپس آئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے

[11716/6694]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ يَا سَعْدُ! فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2905، 6184، صحيح مسلم: 12411 . (مسند احمد: 1017)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی نہیں سنا کہ آپ نے کسی کے لیے یوں فرمایا ہو کہ آپ ﷺ کے ماں باپ اس پر فدا ہوں، ما سوائے سیدنا سعد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے، میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے احد والے دن فرمایا: ''اے سعد! تم دشمن پر تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

[11718/6695]..... حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ أَتَيْنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الْحُبْلَةِ، وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي عَلَى الدِّينِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5412، صحيح مسلم: 2966. (مسند احمد: 1618)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سب سے پہلا عرب ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر برسانے کی سعادت نصیب ہوئی، میں نے صحابہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے پتوں اور ببول کے درخت کے سوا کچھ نہ تھا، ہم قضائے حاجت کو جاتے تو بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے، فضلہ کے ساتھ کسی قسم کی آلائش نہ ہوتی (یعنی بالکل خشک فضلہ ہوتا تھا)۔ اب بنو اسد کے لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دین کے بارے میں مجھ پر طنز کرتے ہیں، اگر ان کا طنز حقیقت پر مبنی ہو تو میں تو خسارے میں رہا اور میرے اعمال برباد ہو گئے۔

[11722/6696]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهِيَ إِلٰى جَنْبِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ۔)) قَالَ: ((فَبَيْنَا أَنَا عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السِّلَاحِ۔)) فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ۔)) قَالَ: جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ غَطِيطَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي نَوْمِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2885، 7231، صحيح مسلم: 2410. (مسند احمد: 25093)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کرتی تھیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آ رہی تھی، وہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرا پہرہ دیتا۔'' میں ابھی انہی خیالات میں ہی تھی کہ میں نے اسلحہ کی آوازیں سنیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' آنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سعد بن مالک ہوں، آپ کا پہرہ دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی سعادت حاصل کرنے آیا ہوں۔ (اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اس قدر سکون سے ہوئے کہ) سیدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوتے ہوئے خراٹے لیتے سنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سَيِّدِ الْأَوْسِ رضی اللہ عنہ

اوس کے رئیس سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11725/6697]..... حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ وَاقِدٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَعْظَمِهِمْ وَأَطْوَلِهِمْ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: إِنَّكَ بِسَعْدٍ أَشْبَهُ ثُمَّ بَكَى وَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ، فَقَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى سَعْدٍ، كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى أُكَيْدِرَ دُومَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةٍ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهِ الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَوْ جَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا۔)) قَالُوْا: مَا رَأَيْنَا ثَوْبًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔))

تخریج الحدیث مختصر صحیح البخاری: 2616 ، صحیح مسلم: 2469 . (مسند احمد: 12223)

ترجمۃ الحدیث محمد بن عمرو سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ نے مجھے بیان کیا، جبکہ وہ انتہائی حسین وجمیل، عظیم الجثہ اور دراز قامت آدمی تھے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ انھوں نے کہا: تم تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہو، اس کے بعد وہ رونے لگے اور بہت زیادہ روئے اور کہا: سعد رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو، وہ سب سے بڑھ کر جسیم اور طویل قامت تھے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ''دومہ'' کے والی اکیدر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ ارسال کیا، جس پر سونے کی کڑھائی کی گئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اسے زیب تن فرمایا اور منبر پر کھڑے ہوئے یا بیٹھے، آپ نے کچھ گفتگو نہ کی اور ویسے ہی نیچے اتر آئے۔ لوگ اس جبہ کو ہاتھ لگا لگا کر دیکھنے لگے (اور اس کی عمدگی پر تعجب کرنے لگے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس جبہ پر تعجب کرتے ہو؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی کیوں نہیں، ہم نے اس سے اچھا کپڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کپڑا دیکھ رہے ہو، جنت میں سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔''

[11727/6698]..... وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِي مِنْهُ لَفَعَلْتُ، يَقُولُ: ((اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔)) يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: الشمائل الترمذی: 18، المعجم الکبیر للطبرانی: 703/24. (مسند احمد: 26793)

ترجمۃ الحدیث عاصم بن عمر بن قتادہ اپنی جدہ سیدہ رمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبکہ میں اس وقت آپ کے اس قدر قریب تھی کہ اگر میں اس وقت چاہتی تو آپ ﷺ کی مہر نبوت کو بوسہ دے سکتی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے تو اللہ کا عرش جھوم اٹھا ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے، جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔

[11729/6699]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَةُ سَعْدٍ مَوْضُوعَةٌ: ((اِهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2467. (مسند احمد: 13454)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اس کی خاطر رحمٰن عزوجل کا عرش جھوم اٹھا ہے۔''

[11730/6700]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 463، 4122، صحیح مسلم: 1769. (مسند احمد: 24294)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ خندق کے دن زخمی ہو گئے، حبان بن عرقہ قریشی نے ان کے بازو کی اکحل نامی رگ پر تیر مارا، رسول اللہ ﷺ نے قریب سے ان کی تیمارداری کرنے کے لیے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کرایا۔

[11731/6701]..... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُومُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ۔)) قَالَ: تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4121، صحیح مسلم: 1768 . (مسند احمد: 11168)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنوقریظہ کے لوگ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوگئے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا، وہ گدھے پر سوار ہوکر تشریف لائے، جب وہ مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے سردار کی طرف اٹھ کر جاؤ یا یوں فرمایا تم اپنے رئیس کی طرف اٹھ کر جاؤ (اوران کو گدھے سے اتارو)۔'' پھر آپ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یہ یہودی لوگ آپ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہوئے ہیں۔'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔'' یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہے، (یعنی جو فیصلہ کیا ہے اللہ کو بھی وہی منظور ہے۔) اور کسی وقت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یوں بیان کیا: آپ نے تو بادشاہ والا فیصلہ کیا ہے۔

[11734/6702]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ، قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ سَبَّحْتَ؟ ثُمَّ كَبَّرْتَ، قَالَ: ((لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الطبرانی: 5346 . (مسند احمد: 14873)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہما کی وفات کے موقع پر ان کی طرف گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور ان کو قبر میں رکھا گیا اور ان پر مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تسبیح کی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کافی دیر تک اللہ کی تسبیح بیان کی، پھر آپ ﷺ نے ''اللہ اکبر'' کہا اور ہم بھی آپ کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہتے رہے۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے ''سبحان اللہ'' اور ''اللہ اکبر'' کہنے کی کیا وجہ تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس صالح بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قبر فراخ کر دی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَفِيْنَةَ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11735/6703]..... عَنْ سَفِيْنَةَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَعْتَقَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَنْ اَخْدُمَ النَّبِيَّ ﷺ مَا عَاشَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3932، سنن ابن ماجه: 2526. (مسند احمد: 21927)

ترجمة الحدیث ابوعبدالرحمٰن سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا اور مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہیں، میں ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔

[11736/6704]..... حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعَبْسِيُّ كُوفِيٌّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، حَدَّثَنِي سَفِينَةُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذٰلِكَ۔)) ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ وَأَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ، قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً، ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْخُلَفَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ يَتَّفِقُ لَهُمْ ثَلَاثُونَ، فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ: أَيْنَ لَقِيتَ سَفِينَةَ؟ قَالَ: لَقِيتُهُ بِبَطْنِ نَخْلٍ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ ثَمَانَ لَيَالٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: مَا أَنَا بِمُخْبِرِكَ سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَفِينَةَ، قُلْتُ: وَلِمَ سَمَّاكَ سَفِينَةَ؟ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ: ((لِي ابْسُطْ كِسَائَكَ؟)) فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلُوْا فِيهِ مَتَاعَهُمْ ثُمَّ حَمَلُوهُ عَلَيَّ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْتَ سَفِينَةٌ۔)) فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وِقْرَ بَعِيرٍ أَوْ بَعِيرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةٍ مَا ثَقُلَ عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَجْفُوْا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2226. (مسند احمد: 21928)

ترجمة الحدیث سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں خلافت کا زمانہ تیس سال تک ہے۔ اس کے بعد ملوکیت آ جائے گی۔'' پھر سیدنا سفینہ نے مجھ (سعید بن جمہان) سے کہا: تم سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کے ادوار خلافت کو شمار کرو، ہم نے ان تمام ادوار کے مجموعہ کو تیس سال پایا۔ میں نے ان سے بعد کے خلفاء کے ادوار پر بھی نظر ڈالی، مگر مجھے ان میں تیس سال پورے ہوتے دکھائی نہیں دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے (یعنی حشرج بن نباتہ عبسی کوفی نے) سعید سے دریافت کیا: آپ کی سفینہ سے کہاں ملاقات ہوئی تھی؟ انہوں نے بتلایا کہ حجاج کے دور حکومت میں بطن نخل میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی اور میں نے ان کے ہاں آٹھ رات قیام کیا تھا۔ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا، میں نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا اصل نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ میں آپ کو نہیں بتلاؤں گا، البتہ یہ بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرا نام ''سفینہ'' رکھا ہے۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے تمہارا نام سفینہ کس وجہ سے رکھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ اور صحابہ سفر پر جا رہے تھے، سامان اٹھانا ان کے لیے بوجھ اور مشقت کا سبب بنا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنی چادر بچھاؤ، میں نے چادر بچھائی تو سب لوگوں نے اپنا اپنا سامان اس میں ڈال کر مجھے اٹھوا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اٹھا لو، تم تو سفینہ (یعنی کشتی) ہو۔'' آپ کے اس کلام کی برکت سے میں اس دن ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ یا سات اونٹوں کے اٹھائے جانے والے وزن کے برابر بھی اٹھاتا تو مجھے بوجھل محسوس نہ ہوتا۔ الا یہ کو لوگ (قافلہ) مجھ سے آگے نکل جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

[11737/6705]..... قَالَ حَدَّثَنِي مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ، خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ، لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قُلْتُ: وَيْحَكَ! مَا لَكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وفَزَارَةُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَنْ بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يَا صَبَاحَاهْ! يَا صَبَاحَاهْ! ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، قَالَ: فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَاذْهَبْ فِي أَثَرِهِمْ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3041، صحیح مسلم: 1806 . (مسند احمد: 16513)

ترجمۃ الحدیث یزید بن ابی عبید سے مروی ہے کہ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلایا کہ میں غابہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف جانے کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوا، جب میں غابہ کی گھاٹی یا راستہ میں تھا تو مجھ سے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لڑکے کی ملاقات ہوئی، میں نے کہا تیرا بھلا ہو، تجھے کیا ہوا ہے؟ وہ بولا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا گیا ہے، میں نے پوچھا: کس نے لوٹی ہیں؟ اس نے بتایا کہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے، سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ سن کر میں نے بلند آواز سے تین بار "یَا صَبَاحَاہ" کی آواز دی، یہ آواز اس قدر اونچی اور تیز تھی کہ میں نے مدینہ کے دو حرّوں کے مابین لوگوں تک پہنچادی، پھر میں ان لوگوں کے پیچھے دوڑ پڑا، تا آنکہ میں نے ان کو جالیا، وہ ان اونٹنیوں کو اپنے قبضے میں لے چکے تھے۔ میں ان پر تیر برسانے لگا اور میں یہ رجز پڑھتا جاتا تھا: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ (میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے)۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبل اس کے کہ وہ کہیں جا کر پانی پیتے میں نے اونٹنیوں کو ان سے چھڑوا لیا۔ میں اونٹنیوں کو لے کر واپس ہوا اور رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ ابھی تک پیاسے ہیں اور میں ان کے پانی پینے سے پہلے پہلے ان تک پہنچ گیا، آپ ان کے پیچھے تشریف لے چلیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابن اکوع! تو نے ان پر غلبہ پالیا اب نرمی کر، قوم میں ان کی ضیافت کی جارہی ہے۔"

[11738/6706]..... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أُصِبْتُهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: يَوْمَ أُصِبْتُهَا، قَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَأُتِيَ بِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4206. (مسند احمد: 16514)

ترجمۃ الحدیث یزید بن عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا، میں نے پوچھا: ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: خیبر کے دن مجھے زخم لگا تھا، یہ اس کا نشان ہے، جس دن مجھے یہ زخم آیا تھا، لوگوں نے کہا: سلمہ رضی اللہ عنہ کو شدید قسم کا زخم آیا ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے اس زخم پر تھوک کے ساتھ تین پھونکیں ماریں، اس کے بعد اب تک مجھے اس میں کوئی درد محسوس نہیں ہوا۔

[11739/6707]..... وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَائَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ فَقَالَ: اَعْطِنِيْ سَلَاحَكَ! قَالَ: فَأَعْطَيْتُهُ قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَبْغِنِيْ سَلَاحَكَ؟ قَالَ: ((اَيْنَ سَلَاحُكَ؟)) قَالَ: أَعْطَيْتُهُ عَمِّيْ عَامِرًا رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مَا أَجِدُ شِبْهَكَ اِلَّا الَّذِيْ قَالَ هَبْ لِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ۔)) قَالَ: فَأَعْطَانِيْ قَوْسَهُ وَمَجَانَهُ وَثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ مِنْ كِنَانَتِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1807 . (مسند احمد: 16544)

ترجمۃ الحدیث سیدسلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے چچا سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس آئے اور کہا: اپنا اسلحہ مجھے دے دو۔ میں نے اپنے ہتھیار ان کو دے دیئے۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اپنے ہتھیار مجھے عنایت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ہتھیار کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ تو میں نے اپنے چچا سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو دے دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو تمہارے بارے میں وہی مثال پاتا ہوں کہ کسی نے دعا کی تھی کہ یا اللہ مجھے ایسا بھائی عطا کر جو مجھے میری اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمان، ڈھالیں اور اپنے ترکش میں سے تین تیر مجھے عطا فرمائے۔

[11740/6708]..... عَنْ يَزِيْدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ الْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ وَيَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ يَزِيْدُ: وَنَسِيْتُ بَقِيَّتَهُنَّ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4272 . (مسند احمد: 16543)

ترجمۃ الحدیث یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شرکت کی، پھر انہوں نے حدیبیہ، حنین، قرد اور خیبر کے نام لیے۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ باقی تین غزووں کے نام مجھے بھول گئے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَقِصَّتِهِ وَسَبَبِ إِسْلَامِهِ وَمَا جَرٰى لَهُ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، ان کا واقعہ اور ان کے قبول اسلام کا از اول تا آخر مکمل اور مفصل واقعہ

[11745/6709]..... وَعَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ سَلْمَانُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا هٰذَا؟ يَا سَلْمَانُ!۔)) قَالَ: صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ، قَالَ: ((ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔)) فَرَفَعَهَا فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَحْمِلُهُ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ يَا سَلْمَانُ!۔)) فَقَالَ: هَدِيَّةٌ لَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((ابْسُطُوْا۔)) فَنَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِی عَلٰی ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَآمَنَ بِهِ، وَكَانَ لِلْيَهُودِ، فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلٰى أَنْ يَغْرِسَ نَخْلًا، فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيهَا حَتّٰى يَطْعَمَ، قَالَ: فَغَرَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ، فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟)) قَالَ عُمَرُ: أَنَا غَرَسْتُهَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا۔

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: مصنف ابن ابی شیبة: 551/6، مسند البزار: 2726، المعجم الکبیر للطبرانی: 6070. (مسند احمد: 22997)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ ایک دسترخوان لیے، جس میں کھجوریں تھیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر وہ دسترخوان رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''سلمان! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: یہ آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کے لیے صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اٹھا لو، ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔'' چنانچہ انہوں نے اسے اٹھا لیا۔ وہ دوسرے دن بھی حسب سابق آئے اور انہوں نے کھانا لا کر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''سلمان! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''اپنے ہاتھ بڑھاؤ۔'' سلمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر بھی ملاحظہ کی اور یہ سب کچھ دیکھ کر وہ ایمان لے آئے۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ ان دنوں یہود کے غلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کچھ درہم اور کھجور کے پودے کاشت کرنے کے عوض خرید لیا۔ شرط یہ تھی کہ ان درختوں کے ثمر آور ہونے تک سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ وہاں باغ میں کام کریں گے، کھجور کے تمام پودے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے خود لگائے، صرف ایک پودا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا، تمام پودے اسی سال ثمر آور ہو گئے، کھجور کے صرف ایک پودے پر پھل نہ آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بتلایا: اے اللہ کے رسول! یہ پودا میں نے لگایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اکھیڑ کر دوبارہ گاڑھ دیا تو وہ بھی اسی سال پھل دار ہو گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11754/6710]..... عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قَالَ قَيْسٌ: رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَدُهُ شَلَّاءُ، وَقٰى بِهَا رَسُولَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4063 . (مسند احمد: 1385)

ترجمۃ الحدیث قیس کہتے ہیں: میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا ہاتھ شل ہو چکا تھا، انہوں نے اس کے ذریعے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کی طرف آنے والے تیروں کو روکا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11758/6711]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، حَدَّثَنَا أَبِی عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِی عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيدِ ، عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، وَكَانَ أَحَدَ النُّقَبَاءِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْعَةَ الْحَرْبِ ، وَكَانَ عُبَادَةُ مِنَ الاثْنَیْ عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوْا فِی الْعَقَبَةِ الْأُولٰی عَلٰی بَيْعَةِ النِّسَاءِ فِی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فِی عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا ، وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا ، وَلَا نُنَازِعُ فِی الْأَمْرِ أَهْلَهُ ، وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7199، 7200، صحيح مسلم: 1417/3 . (مسند احمد: 22700)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، یہ صحابی ان افراد میں سے تھے جن کو نبی کریم ﷺ نے بیعت عقبہ اولیٰ میں مدینہ منورہ میں لوگوں پر نقیب (اور نگران) مقرر فرمایا تھا، ان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر لڑائی کی بیعت کی تھی کہ ہمیں اگر اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے دفاع کے لیے کسی سے جنگ بھی کرنا پڑی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ ان بارہ نقباء میں سے تھے، جنہوں نے بیعت عقبہ اولیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر موافق اور ناموافق حالات میں پسندیدہ و ناپسندیدہ احوال میں یعنی ہر حال میں آپ کا حکم سننے اور ماننے کی بیعت کی اور اس امر کا اقرار کیا کہ ہم حکومت واقتدار کے بارے میں اہل اقتدار سے مقابلہ نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں گے ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا کئے بغیر حق کہیں گے۔ نیز ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر عورتوں والے امور کی طرح بیعت کی تھی۔ (ان امور کا ذکر سورۂ ممتحنہ میں ہے)۔

[11761/6712]..... وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، حَدَّثَنِی أَبِیْ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ أَتَخَايَلُ فِيهِ الْمَوْتَ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ أَوْصِنِی وَاجْتَهِدْ لِی؟ فَقَالَ: أَجْلِسُونِی ، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدَرِ وَشَرُّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، يَا بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ، فَجَرٰى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) يَا بُنَيَّ! إِنْ مِتَّ وَلَسْتَ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ، وَفِي رِوَايَةٍ مَا اكْتُبُ قَالَ: فَاكْتُبْ مَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4700، سنن الترمذی: 2155. (مسند احمد: 22705)

ترجمۃ الحدیث ولید بن عبادہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا، جبکہ وہ مریض تھے اور موت کی کش مکش میں مبتلا تھے، میں نے ان سے گزارش کی کہ اے ابا جان! مجھے کوئی اچھی سی وصیت ہی کر دیں۔ انھوں نے کہا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر کہا: بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی اصل حقیقت تک پہنچ سکتے ہو، جب تک کہ تم ہر اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ میں نے عرض: ابا جان! اچھی اور بری تقدیر کا علم مجھے کیسے ہوگا؟ انھوں نے کہا: تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملی، وہ تمہیں کسی بھی صورت مل نہیں سکتی تھی اور تمہیں جو کچھ مل گیا ہے وہ تم سے چھوٹ نہیں سکتا تھا، بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، اس کے بعد اس سے فرمایا کہ لکھ، چنانچہ وہ قلم اسی وقت لکھنے لگا اور اس نے قیامت تک ہونے والے ہر امر کو لکھ دیا۔'' بیٹے! اگر تمہیں اس حال میں موت آئی کہ تمہارا یہ ایمان نہ ہوا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''قلم نے عرض کیا: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت کے بپا ہونے تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے ہر امر کو لکھ دے۔''

[11762/6713]..... عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلًا لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، سَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔)) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ مِثْلَهُ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِ النَّارَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 29. (مسند احمد: 22711)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: صنابحی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ان کی حالت دیکھ کر میں رونے لگا، انہوں نے کہا: رک جاؤ، تم کیوں روتے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے تمہارے بارے میں گواہی لی گئی تو میں تمہارے مومن ہونے کی گواہی دوں گا، اگر مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی تو میں تمہارے حق میں شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔'' پھر کہا: اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس میں تمہارے لیے بہتری ہے تو میں وہ حدیث تمہیں سنا چکا ہوں، البتہ ایک حدیث ہے، جو میں تمہیں نہیں سنا سکا، وہ تمہیں آج ابھی سناتا ہوں اور اب صورت حال یہ ہے کہ میری روح قبض کی جانے والی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو آدمی یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، اس پر جہنم حرام کر دی جائے گی یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11763/6714]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَالْخُزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، قَالَ الْخُزَاعِيُّ: عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَسَمَهُ فِي فُقَرَاءِ بَنِي زُهْرَةَ وَفِي الْمُهَاجِرِينَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ بِنَصِيبِهَا، فَقَالَتْ: مَنْ أَرْسَلَ بِهٰذَا؟ فَقُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:، وَقَالَ الْخُزَاعِيُّ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ)) سَقَى اللّٰهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ۔

تخریج الحدیث: حسن: المعجم الاوسط للطبرانی: 9111 . (مسند احمد: 24724)

ترجمۃ الحدیث: ام بکر بنت مسور سے مروی ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زمین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں فروخت کی۔ اور انہوں نے یہ ساری رقم بنو زہرہ کے فقراء، مہاجرین صحابہ اور امہات المومنین میں تقسیم کر دی۔ مسور کہتے ہیں: میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ رقم کس نے بھیجی ہے؟ میں نے عرض کیا: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کے حق میں فرماتے سنا ہے کہ ''میرے بعد صبر کی صفت سے متصف لوگ ہی تم پر شفقت ومہربانی کریں۔'' اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی سلسبیل سے سیراب فرمائے۔

[11764/6715]..... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: ((إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ۔)) اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المستدرك للحاكم: 311/3 . (مسند احمد: 26559)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''میرے بعد جو کوئی تمہارے اوپر شفقت کرے گا وہ انتہائی سچا اور صالح ہوگا۔'' یا اللہ! تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کے سلسبیل نامی چشمے سے سیراب کرنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي أَوْفٰى رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11767/6716]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي أَوْفٰى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ۔)) فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَةٍ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِي أَوْفٰى۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1497، 4166، صحيح مسلم: 1078 . (مسند احمد: 19133)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، جو کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں، سے مروی ہے کہ جب لوگ صدقہ کا مال لا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تو آپ ان کے حق میں یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! ان پر رحمت فرما۔'' جب میرے والد صدقہ کا مال لے کر حاضر آئے تو آپ ﷺ نے یوں دعا دی: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِي أَوْفٰى'' (اے اللہ! ابواوفیٰ کی آل پر رحمتیں نازل فرما)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11770/6717]..... عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ خَالِدَ بْنَ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ يَجْمَعُ لِي النَّاسَ لِيَغْزُوَنِي، وَهُوَ بِعُرَنَةَ فَأْتِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاقْتُلْهُ۔)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْعَتْهُ لِي حَتّٰى أَعْرِفَهُ، قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَهُ وَجَدْتَ لَهُ أُقْشَعْرِيرَةً۔)) قَالَ: فَخَرَجْتُ مُتَوَشِّحًا بِسَيْفِي حَتّٰى وَقَعْتُ عَلَيْهِ، وَهُوَ بِعُرَنَةَ مَعَ ظُعُنٍ يَرْتَادُ لَهُنَّ مَنْزِلًا وَحِينَ كَانَ وَقْتُ الْعَصْرِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَجَدْتُ مَا وَصَفَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأُقْشَعْرِيرَةِ، فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ وَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مُحَاوَلَةٌ تَشْغَلُنِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي نَحْوَهُ أُومِئُ بِرَأْسِي الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، سَمِعَ بِكَ وَبِجَمْعِكَ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجَاءَكَ لِهٰذَا، قَالَ: أَجَلْ أَنَا فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ شَيْئًا حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِي حَمَلْتُ عَلَيْهِ السَّيْفَ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُ ظَعَائِنَهُ مُكِبَّاتٍ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآنِي فَقَالَ: ((أَفْلَحَ الْوَجْهُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: قَتَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((صَدَقْتَ۔)) قَالَ: ثُمَّ قَامَ مَعِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ فِي بَيْتِهِ فَأَعْطَانِي عَصًا، فَقَالَ: ((أَمْسِكْ هٰذِهِ عِنْدَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ۔)) قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهَا عَلَى النَّاسِ، فَقَالُوا: مَا هٰذِهِ الْعَصَا؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعْطَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَهَا، قَالُوا: أَوَلَا تَرْجِعُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ أَعْطَيْتَنِي هٰذِهِ الْعَصَا؟ قَالَ: ((آيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ أَقَلَّ النَّاسِ الْمُتَخَصِّرُونَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) فَقَرَنَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِسَيْفِهِ فَلَمْ تَزَلْ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا مَاتَ أَمَرَ بِهَا فَصُبَّتْ مَعَهُ فِي كَفَنِهِ ثُمَّ دُفِنَا جَمِيعًا۔

تخریج الحدیث رجاله ثقات: مسندابویعلی: 905، صحیح ابن خزیمة: 983، صحیح ابن حبان: 7160، سنن ابوداؤد 1249. (مسند احمد: 16047)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلوا کر فرمایا: ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ خالد بن سفیان بن نبیح مجھ پر حملہ کرنے کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے، وہ اس وقت عرنہ وادی میں ہے، تم جا کر اسے قتل کر دو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے اس کا حلیہ بیان فرمائیں تا کہ میں اسے پہچان سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اسے دیکھو گے تو تم پر کپکپی طاری ہو جائے گی۔'' پس میں نے اپنی تلوار لٹکائی اور چل پڑا، جب میں عرنہ میں اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اس کے ساتھ عورتیں بھی تھیں اور وہ ان کے لیے جگہ تیار کر رہا تھا، یہ عصر کا وقت تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کے بیان کے مطابق مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی، میں اس کی طرف بڑھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے کہ اس کے اور میرے درمیان لڑائی شروع ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے اور میں نماز نہ پڑھ سکوں، اس لیے میں نے اس کی طرف چلتے چلتے نماز پڑھی لی اور اشارے سے رکوع وسجود کر لیے، جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک عرب ہوں، سنا ہے کہ تم اس یعنی محمد (ﷺ) کے مقابلے کے لیے لشکر جمع کر رہے ہو، میں بھی اسی مقصد کے لیے آیا ہوں۔ اس نے کہا: ہاں ہاں اسی مشن پر ہوں۔ میں کچھ دور تک اس کے ساتھ ساتھ چلا، جب مجھے موقعہ ملا تو میں نے اس پر تلوار سے وار کر کے اسے قتل کر دیا اور وہاں سے نکل آیا، میں نے اس کی عورتوں کو اس حال میں وہاں چھوڑا کہ وہ اس پر جھکی ہوئی تھیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ''چہرہ کامیاب ہو گیا ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بالکل تم ٹھیک کہتے ہو۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ اٹھ کر چلے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے مجھے ایک لاٹھی عنایت کی اور فرمایا: ''عبدالرحمٰن بن انیس! اسے اپنے پاس محفوظ رکھنا۔'' میں وہ لاٹھی لے کر باہر لوگوں میں آیا۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیسی لاٹھی ہے؟ میں نے بتلایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے یہ لاٹھی عنایت کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسے محفوظ رکھوں۔ انہوں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جا کر آپ سے اس کے بارے میں مزید وضاحت نہیں کرا لیتے؟ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ گیا اور میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے یہ لاٹھی مجھے کس مقصد کے لیے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن یہ لاٹھی میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی، قیامت کے دن بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس ٹیک لگانے کے لیے عصا وغیرہ ہوگا۔'' پس سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ باندھ لیا اور وہ ہمیشہ ان کے پاس رہا، یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوا تو اس عصا کو بھی ان کے کفن کے ساتھ رکھ کر دونوں کو دفن کر دیا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11774/6718]..... عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَدْعُوهُ إِلَى الطَّعَامِ فَجَاءَ مَعِي فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ أَسْرَعْتُ فَأَعْلَمْتُ أَبَوَيَّ فَخَرَجَا فَتَلَقَّيَا رَسُولَ اللّٰهِ! ﷺ وَرَحَّبَا بِهِ وَوَضَعْنَا لَهُ قَطِيفَةً كَانَتْ عِنْدَنَا زِئْبِرِيَّةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ أَبِي لِأُمِّي: هَاتِ طَعَامَكِ ، فَجَائَتْ بِقَصْعَةٍ فِيهَا دَقِيقٌ قَدْ عَصَدَتْهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوا بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَذَرُوا ذُرْوَتَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِيهَا۔)) فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَكَلْنَا مَعَهُ وَفَضَلَ مِنْهَا فَضْلَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِي اَرْزَاقِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2042. (مسند احمد: 17678)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے ماں باپ نے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دوں، میں گیا تو آپ میرے ساتھ تشریف لے آئے، جب میں گھر کے قریب ہوا تو میں نے جلدی سے اپنے والدین کو آپ ﷺ کے آنے کی اطلاع دی، وہ دونوں باہر آئے، آپ ﷺ کا استقبال کیا اور آپ ﷺ کو خوش آمدید کہا، ہم نے آپ ﷺ کے لیے ایک چادر بچھا دی، آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے، پھر میرے باپ نے میری ماں سے کہا: کھانا لاؤ، وہ ایک پیالہ لائیں، اس میں آٹا تھا، جسے انہوں نے پانی اور نمک میں گوندرکھا تھا، میری والدہ نے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اس کے ارگرد سے کھاؤ، اوپر کی جانب سے نہیں کھانا، کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی کھایا، اس سے کچھ کھانا بچ گیا، کھانے کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ''اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِي اَرْزَاقِهِمْ۔'' (اے اللہ! انہیں معاف کردے، ان پر رحم فرما، ان کے لیے برکت کر اور ان کے رزق میں وسعت پیدا کر)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11776/6719]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ كَانَ مَعَ الْخَوَارِجِ، ثُمَّ فَارَقَهُمْ قَالَ: دَخَلُوْا قَرْيَةً فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ ذَعِرًا يَجُرُّ رِدَائَهُ، فَقَالُوْا: لَمْ تُرَعْ، قَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ رُعْتُمُونِي، قَالُوْا: أَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ حَدِيثًا يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُحَدِّثُنَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، قَالَ: فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَاكَ فَكُنْ عَبْدَ اللّٰهِ الْمَقْتُولَ، قَالَ أَيُّوبُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: وَلَا تَكُنْ عَبْدَ اللّٰهِ الْقَاتِلَ، قَالُوْا: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أَبِيكَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدَّمُوهُ عَلَى ضَفَّةِ النَّهَرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ فَسَالَ دَمُهُ كَأَنَّهُ شِرَاكُ نَعْلٍ مَا ابْذَقَرَّ وَبَقَرُوْا أُمَّ وَلَدِهِ عَمَّا فِي بَطْنِهَا۔

تخریج الحدیث رجالہ ثقات رجال الشیخین: المعجم الکبیر للطبرانی: 3630، مسند ابویعلی: 7215. (مسند احمد: 21064)

ترجمۃ الحدیث حمید بن ہلال سے روایت ہے، وہ قبیلہ عبدالقیس کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، جو شروع میں خوارج کے ساتھ تھا، پھر ان سے الگ ہو گیا تھا، اس سے مروی ہے کہ خوارج ایک بستی میں داخل ہوئے، سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے خوف زدہ سے ہو کر اس بستی سے باہر نکل گئے۔ خوارج نے ان سے کہا: آپ پریشان نہ ہوں، آپ گھبرائیں نہیں، آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ خوارج نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی خباب رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، خوارج نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے والد سے کوئی حدیث سنی ہو، جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوں، براہ کرم آپ ہمیں وہ حدیث تو بیان کر دیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، میں نے اپنے والد کو سنا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا کہ اس فتنہ کے دوران کھڑے آدمی کی بہ نسبت بیٹھا رہنے والا اور چلنے والے کی نسبت کھڑا رہنے والا اور فتنہ میں دوڑنے والے کی بہ نسبت عام رفتار سے چلنے والا بہتر ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہارا اس قسم کے حالات سے سامنا ہو تو اللہ کا مقتول بندہ بن جانا۔'' حدیث کے راوی حمید کے شاگرد ایوب نے کہا: مجھے یقین ہے کہ حمید بن ہلال نے اس سے آگے یہ بھی بیان کیا کہ ''تم اللہ کے قاتل بندے نہ بننا۔'' خوارج نے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث براہ راست اپنے والد سے سنی ہے کہ وہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی بالکل، عبدالقیس کا ایک فرد بیان کرتا ہے کہ یہ حدیث سننے کے باوجود انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نہر (دریا) کے کنارے لے جا کر ان کی گردن اڑا دی اور ان کا خون دریا کے پانی میں اس طرح چلا گویا کہ وہ جوتے کا تسمہ ہے، (یعنی وہ پانی کے اندر حل نہ ہوا اور دھاگے یا تسمے کی مانند پانی میں بہتا رہا۔) اور ان ظالموں نے ان کی ام ولد کا پیٹ بھی پھاڑ ڈالا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11781/6720]..... عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَائِمًا فِي قَصَصِهِ: إِنَّ أَخًا لَكُمْ كَانَ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي ابْنَ رَوَاحَةَ، قَالَ: وَفِينَا رَسُولُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ، إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ اللَّيْلِ سَاطِعُ ، يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ، إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ ، أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا ، بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ اللَّيْلِ سَاطِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1155 . (مسند احمد: 15737)

ترجمۃ الحدیث سنان بن ابی سنان کہتے تھے کہ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کھڑے ہو کر وعظ ونصیحت فرما رہے تھے، بیچ میں انھوں نے کہا: تمہارے بھائی ابن رواحہ رضی اللہ عنہ فضول اشعار نہیں کہتے تھے، انہوں نے تو اپنے اشعار میں اس قسم کی باتیں کہی ہیں: ''اور ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں، وہ اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جب رات کا معروف حصہ گزر جاتا ہے۔'' ''یہ رات اس حال میں بسر کرتا ہے کہ اس کا پہلو بستر سے الگ ہوتا ہے۔ جبکہ کافر اپنے بستروں پر بوجھ بنے ہوئے یعنی سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔'' ''آپ ﷺ نے ہماری گمراہی کے بعد ہمیں ہدایت دکھائی، ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں سچ ہے اور پورا ہونے والا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11782/6721]..... عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءَ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَا دَخَلَ فِي جَوْفِهِ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3909، 5469، صحيح مسلم: 2146 . (مسند احمد: 26938)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مکہ میں ان کو حمل ہو گیا تھا، یہ بچہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے، وہ کہتی ہیں: جب ایام حمل پورے ہو چکے تھے کہ تو میں مکہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل دی اور قباء میں آ کر ٹھہری اور میں نے ان کو وہیں جنم دیا اور اس کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئی اور اسے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے کھجور منگوا کر اسے چبایا اور لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا، اس کے پیٹ میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن گیا تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کو کھجور کی گھٹی دی، اس کے حق میں دعا فرمائی اور برکت کی دعا بھی کی، اسلام میں یہ سب سے پہلا پیدا ہونے والا بچہ تھا۔

[11783/6722]..... وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ فَقَالَ: ((هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ وَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِاللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4970 صحیح البخاری: 3910، صحیح مسلم: 2148. (مسند احمد: 24619)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئی، آپ ﷺ نے اسے کھجور کی گھٹی دی اور فرمایا: ''اس کا نام عبداللہ ہے اور (عائشہ!) تم ام عبداللہ ہو۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11784/6723]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: ((سَلْ۔)) قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ مَا يَأْكُلُ مِنْهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيْنَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام آنِفًا، قَالَ ذٰلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ فَتَحْشُرُ النَّاسَ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ مَا يَأْكُلُ مِنْهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا شَبَهُ الْوَلَدِ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَ إِلَيْهَا۔)) قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِي يَبْهَتُونِي عِنْدَكَ، فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي أَيُّ رَجُلٍ ابْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟)) قَالُوْا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَعَالِمُنَا وَابْنُ عَالِمِنَا وَأَفْقَهُنَا وَابْنُ أَفْقَهِنَا، قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ تُسْلِمُونَ؟)) قَالُوْا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ ، : قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ سَلَامٍ ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، قَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَجَاهِلُنَا وَابْنُ جَاهِلِنَا ، فَقَالَ: ابْنُ سَلَامٍ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَتَخَوَّفُ مِنْهُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3329، 3938، 4480. (مسند احمد: 12057)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں آ کر کہا: میں آپ سے تین باتوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں، ان باتوں کو صرف نبی جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پوچھو۔'' انہوں نے کہا: علامات قیامت میں سب سے پہلی علامت کیا ہے، اہل جنت سب سے پہلے کون سی چیز کھائیں گے اور بچے کی اپنے ماں باپ سے مشابہت کیوں کر ہوتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان باتوں کے متعلق جبریل علیہ السلام ابھی ابھی مجھے بتلا کر گئے ہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا: یہ فرشتہ تو یہود کا دشمن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی اولین نشانی وہ آگ ہے، جو مشرق کی طرف سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو جمع کرتی ہوئی مغرب کی طرف لائے گی، اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا اور بچے کی اس کے باپ یا ماں کے ساتھ مشابہت اس طرح ہوتی ہے کہ جب مرد کا مادۂ منویہ عورت کے مادہ پر غالب آ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہو جاتا ہے اور جب عورت کا مادۂ منویہ مرد کے مادہ پر غالب آ جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ یہ جوابات سن کر سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پکار اٹھے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔) پھر سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہودی لوگ بہتان طراز قسم کے لوگ ہیں، اگر انہیں میرے قبول اسلام کا پتہ چل گیا تو آپ کے پاس آ کر وہ مجھ پر بہتان باندھیں گے، آپ ان کے ہاں پیغام بھیج کر ان سے میرے متعلق دریافت کر لیں کہ ان کے ہاں ابن سلام کی کیا حیثیت ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی طرف پیغام بھیج کر ان سے دریافت کیا کہ تمہارے ہاں ابن سلام کا کیا مقام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہم سے بہت اچھا ہے اور بہت اچھے آدمی کا بیٹا ہے، وہ ہمارا عالم ہے اور ہمارے ایک بڑے عالم کا بیٹا ہے، وہ ہم میں سے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والا اور سب سے زیادہ دین کو سمجھنے والے کا بیٹا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتلاؤ اگر وہ اسلام قبول کر لے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے؟'' وہ کہنے لگے: اللہ اسے اس کام سے محفوظ رکھے۔ یہ سن کر سیدنا ابن سلام رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے اور پکار کر کہا: ''اَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رسولُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔) یہ سن کر یہودی اسی وقت کہنے لگے: یہ تو ہم میں سب سے برا ہے اور سب سے برے شخص کا بیٹا ہے، یہ تو ہم میں سے جاہل اور جاہل آدمی کا بیٹا ہے، یہ سن کر سیدنا عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسی بات سے ڈرتا تھا۔

[11786/6724]..... عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ هٰذِهِ الْفَضْلَةَ۔)) قَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَخِي عُمَيْرًا يَتَوَضَّأُ، قَالَ: فَقُلْتُ: هُوَ عُمَيْرٌ، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَأَكَلَهَا۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 1156، صحیح ابن حبان: 7164، المستدرك للحاكم: 416/3. (مسند احمد: 1458)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانے کا ایک پیالہ پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کھانا تناول فرمایا اور اس میں کھانا بچ بھی گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پہاڑی راستے سے ایک جنتی آدمی آئے گا اور یہ بچا ہوا کھانا تناول کرے گا۔'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتے چھوڑ کر آیا تھا، میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ عمیر ہی آ جائے، لیکن اتنے میں سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے وہ بچا ہوا کھانا کھایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11789/6725]..... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَضَعَ لَكَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 75، 143، 3756، صحیح مسلم: 2477. (مسند احمد: 3032)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے، میں نے آپ کے لیے رات کو وضو کرنے کے لیے پانی رکھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے لیے یہ پانی عبداللہ بن عباس نے رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان کے حق میں یوں دعا فرمائی: ''یا اللہ! اسے دین میں گہری سمجھ اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔''

[11794/6726]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَرَّنِي فَجَعَلَنِي حِذَائَهُ، فَلَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَلَاتِهِ خَنَسْتُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لِي: ((مَا شَأْنِي أَجْعَلُكَ حِذَائِي فَتَخْنِسُ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوَيَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ حِذَاءَكَ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: فَأَعْجَبَتْهُ فَدَعَا اللّٰهَ لِي أَنْ يَزِيدَنِي عِلْمًا وَفَهْمًا، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَنْفُخُ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ، فَقَامَ فَصَلّٰى مَا أَعَادَ وُضُوءً۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 138، 726، 859، صحیح مسلم: 763. (مسند احمد: 3060)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رات کے آخری حصہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی، لیکن آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کی طرف کھینچ کر اپنے پہلو میں اپنے برابر کھڑا کر لیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو میں کھسک کر کچھ پیچھے کو ہو گیا، جب اللہ کے رسول ﷺ نے نماز مکمل کی تو مجھ سے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا تھا، میں نے تمہیں اپنے برابر کھڑا کیا اور تم کھسک گئے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ کو عظیم منصب و مرتبہ سے نوازا ہے۔ کیا (مجھ جیسے) کسی فرد کے لیے مناسب ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے؟ میری یہ بات آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے اللہ سے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ میرے علم اور فہم میں اضافہ فرمائے۔ میں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر گہری نیند سو گئے کہ خراٹے لینے لگے۔ اس کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو آواز دی: اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت ہو گیا ہے، پس آپ ﷺ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں کیا (کیونکہ نیند میں آپ ﷺ کا دل بیدار ہی رہتا تھا)۔

[11795/6727]..... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ خَلْفَ بَابٍ فَدَعَانِيْ فَحَطَأَنِيْ حَطْأَةً ثُمَّ بَعَثَ بِيْ إِلٰى مُعَاوِيَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2604. (مسند احمد: 2150)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا، آپ ﷺ نے مجھے بلوا کر ہلکا سا جھنجھوڑا دیا اور مجھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے بھیجا۔

[11796/6728]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُنَاجِيهِ، فَكَانَ كَالْمُعْرِضِ، عَنْ أَبِي فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ لِي أَبِي: أَيْ بُنَيَّ أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَالْمُعْرِضِ عَنِّي، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ، قَالَ: فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبِي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَانَ عِنْدَكَ رَجُلٌ يُنَاجِيكَ، فَهَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهَلْ رَأَيْتَهُ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ!، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّ ذَاكَ جِبْرِيلُ وَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 2708، المعجم الطبرانی: 10584 . (مسند احمد: 2679)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس ایک اور آدمی بھی بیٹھا تھا، وہ آپ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا، یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ میرے والد کی طرف توجہ نہیں فرما رہے، ہم آپ ﷺ کے ہاں سے اٹھ آئے، میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹا! دیکھا کہ تمہارے چچا زاد (یعنی نبی کریم ﷺ) نے میری طرف توجہ ہی نہیں کی۔ میں نے عرض کیا: ابا جان، آپ ﷺ کے پاس ایک اور آدمی بیٹھا تھا اور آپ ﷺ اس کے ساتھ محو کلام تھے۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں واپس آ گئے، اب کی بار میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں نے عبداللہ سے اس طرح بات کی اور اس نے بتلایا کہ آپ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا آپ ﷺ سے ہم کلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے، میں ان کی وجہ سے آپ لوگوں کی طرف توجہ نہ کر سکا۔''

[11800/6729]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلُ هُوَ الْمُحْكَمُ، تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5035 . (مسند احمد: 2283)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تم جن سورتوں کو مفصل کہتے ہو، ان کو محکم بھی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت میری عمر دس سال تھی، لیکن میں یہ محکم سورتیں یاد کر چکا تھا۔

بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11804/6730]..... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1156، 5015، صحیح مسلم: 2478. (مسند احمد: 4494)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ایک خواب دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک قیمتی ٹکڑا ہے اور میں جنت میں جس طرف بھی اس سے اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اپنے ساتھ اڑا کر ادھر ہی لے جاتا ہے۔ میری بہن ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کا یہ خواب نبی کریم ﷺ کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی عبداللہ نیک اور صالح آدمی ہے۔''

[11805/6731]..... عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ۔)) قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1121، 1122، 3738، صحیح مسلم: 2479. (مسند احمد: 6330)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جو بھی آدمی کوئی خواب دیکھتا، وہ اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے بیان کرتا۔ میری بھی خواہش تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے بیان کروں، میں کنوارا نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب دیکھا گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے، وہ اس طرح چنی گئی تھی جیسے کنواں چنا جاتا ہے اور اس کے اوپر (کنویں کی طرح کے) دو ستون تھے، جب میں نے اس میں دیکھا تو مجھے اس میں ایسے لوگ دکھائی دیئے جن کو میں پہنچانتا تھا۔ میں ڈر کر کہنے لگا: "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ" (میں جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔) ایک فرشتہ ان دونوں فرشتوں سے آ ملا، اس نے مجھ سے کہا: تم مت گھبراؤ۔ میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بیان کیا، جب انہوں نے یہ خواب رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے، کاش کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔'' سالم کہتے ہیں: اس کے بعد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔

[11807/6732]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَلَمْ يُجْزِهِ، ثُمَّ عَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَأَجَازَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4097، صحيح مسلم: 1868 . (مسند احمد: 4661)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے غزوۂ احد کے موقع پیش ہوئے، اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی، آپ نے ان کو جنگ میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں دی، پھر وہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے، تب ان کی عمر پندرہ برس تھی، تو نبی کریم ﷺ نے ان کو جنگ میں شرکت کی اجازت دے دی۔

بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11812/6733]..... حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُغِيْرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: زَوَّجَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيَّ جَعَلْتُ لَا اَنْحَاشُ لَهَا عَمَّا بِيْ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى الْعِبَادَةِ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ، فَجَاءَ عَمْرُوبْنُ الْعَاصِ اِلٰى كَنَّتِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ وَجَدْتِّ بَعْلَكِ؟ قَالَتْ: خَيْرُ الرِّجَالِ، اَوْ كَخَيْرِ الْبُعُوْلَةِ، مِنْ رَجُلٍ، لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا، وَلَمْ يَعْرِفْ لَنَا فِرَاشًا، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ، فَعَذَمَنِيْ، وَعَضَّنِيْ بِلِسَانِهٖ، فَقَالَ: اَنْكَحْتُكَ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ ذَاتَ حَسَبٍ فَعَضَلْتَهَا، وَفَعَلْتَ وَفَعَلْتَ! ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَانِيْ، فَاَرْسَلَ اِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِيْ: ((اَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَنَامُ، وَاَمَسُّ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔)) قَالَ: ((اقْرَاِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ۔)) قُلْتُ: اِنِّيْ اَجِدُنِيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَاقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ۔)) قُلْتُ: اِنِّيْ اَجِدُنِيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ اَحَدُهُمَا اَمَّا حُصَيْنٌ وَاَمَّا مُغِيْرَةُ، قَالَ: ((فَاقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ ثَلَاثٍ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((فَاقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ لَا تَزِيْدَنَّ عَلٰى ذٰلِكَ۔)) قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔)) قُلْتُ: اِنِّيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِيْ، حَتّٰى قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَاِنَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفْضَلُ الصِّيَامِ، وَهُوَ صِيَامُ اَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔)) قَالَ: حُصَيْنٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ قَالَ ﷺ: ((فَاِنَّ لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَاِمَّا اِلٰى سُنَّةٍ، وَاِمَّا اِلٰى بِدْعَةٍ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدٰى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ۔)) قَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَيْثُ قَدْ ضَعُفَ وَكَبِرَ، يَصُوْمُ الْاَيَّامَ كَذٰلِكَ، يَصِلُ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ، لِيَتَقَوّٰى بِذٰلِكَ، ثُمَّ يُفْطِرُ بَعْدَ تِلْكَ الْاَيَّامِ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ حِزْبٍ كَذٰلِكَ، يَزِيْدُ اَحْيَانًا، وَيَنْقُصُ اَحْيَانًا، غَيْرَ اَنَّهٗ يُوفِي الْعَدَدَ، اِمَّا فِيْ سَبْعٍ، وَاِمَّا فِيْ ثَلَاثٍ، قَالَ: ثُمَّ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ (اَوْ عَدَلَ)، لٰكِنِّيْ فَارَقْتُهٗ عَلٰى اَمْرٍ اَكْرَهُ اَنْ اُخَالِفَهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1980، صحيح مسلم: 1159 . (مسند احمد: 6477)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے باپ نے ایک قریشی عورت سے میری شادی کر دی، جب میں اس پر داخل ہوا تو میں نے اس کا کوئی اہتمام نہ کیا اور نہ اس کو وقت دیا، کیونکہ مجھے روزے اور نماز کی صورت میں عبادت کرنے کی بڑی قوت دی گئی تھی، جب سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنی بہو کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تو نے اپنے خاوند کو کیسا پایا ہے؟ اس نے کہا: وہ بہترین آدمی ہے، یا وہ بہترین خاوند ہے، اس نے نہ میرا پہلو تلاش کیا اور نہ میرے بچھونے کو پہچانا (یعنی وہ عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے اپنی بیوی کے قریب تک نہیں گیا)۔ یہ کچھ سن کر میرا باپ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے بہت ملامت کی اور برا بھلا کہا اور کہا: میں نے حسب ونسب والی قریشی خاتون سے تیری شادی کی ہے اور تو اس سے الگ تھلگ ہو گیا اور تو نے ایسے ایسے کیا ہے، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی طرف چلے گئے اور آپ ﷺ سے میرا شکوہ کیا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو دن کو روزہ رکھتا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور رات کو قیام کرتا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور حق زوجیت بھی ادا کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی، وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کیا کر۔'' میں نے کہا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر دس دنوں میں مکمل کر لیا کرو۔'' میں نے کہا: جی میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوت والا سمجھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تین دنوں میں ختم کر لیا کرو۔'' ایک روایت میں ہے: ''تو سات دنوں میں تلاوت مکمل کر لیا کر اور ہرگز اس سے زیادہ تلاوت نہ کر۔'' پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ میں تین روزے رکھا کر۔'' میں نے کہا: جی میں اس سے زیادہ طاقتور ہوں، آپ ﷺ مجھے آگے بڑھاتے گئے، یہاں تک کہ فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھ لیا کر اور ایک دن افطار کر لیا کر، یہ افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی داود علیہ السلام کے روزے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عبادت گزار میں حرص اور رغبت پیدا ہوتی ہے، پھر ہر رغبت کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے، اس کا انجام سنت کی طرف ہوتا ہے یا بدعت کی طرف، پس جس کا انجام سنت کی طرف ہوتا ہے، وہ ہدایت پا جائے گا، اور جس کا انجام کسی اور شکل میں ہوگا، وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' امام مجاہد کہتے ہیں: جب سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کمزور اور بوڑھے ہو گئے تو وہ اسی مقدار کے مطابق روزے رکھتے تھے، بسا اوقات چند روزے لگا تار رکھ لیتے، پھر اتنے ہی دن لگا تار افطار کر لیتے، اس سے ان کا مقصد قوت حاصل کرنا ہوتا تھا، اسی طرح کا معاملہ اپنے قرآنی حزب میں کرتے تھے، کسی رات کو زیادہ حصہ تلاوت کر لیتے اور کسی رات کو کم کر لیتے، البتہ ان کی مقدار وہی ہوتی تھی، یا تو سات دنوں میں قرآن مجید مکمل کر لیتے، یا تین دنوں میں۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بعد میں کہا کرتے تھے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی تو وہ مجھے دنیا کی ہر اس چیز سے محبوب ہوتی، جس کا بھی اس سے موازنہ کیا جاتا، لیکن میں عمل کی جس روٹین پر آپ ﷺ سے جدا ہوا تھا، اب میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی مخالفت کروں۔

[11814/6734]..... عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَكِيْمِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُهُ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَطُوْلَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَاَنْ تَمَلَّ ، اِقْرَاْهُ بِهِ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ قَالَ اِقْرَءْ بِهِ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ اِقْرَءْ بِهِ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ اِقْرَءْ بِهِ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ فَاَبٰى۔

ترجمۃ الحدیث: یحییٰ بن حکیم بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ میں نے پورا قرآن مجید حفظ کیا اور پھر ایک ہی رات میں اسے پڑھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خطرہ ہے کہ زمانہ تجھ پر لمبا ہو جائے گا اور تو اکتاہٹ کا شکار ہو جائے گا، اس لیے ایک ماہ میں قرآن مجید مکمل کر۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس دن میں قرآن مکمل پڑھ لو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں آپ ﷺ نے فرمایا: دس دن میں پڑھ لو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھاؤں۔آپ نے فرمایا: سات دن میں قرآن مکمل کرلو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں تو آپ ﷺ نے اس سے کم مدت میں قرآنِ مجید ختم کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

[11815/6735]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ فَقَالُوْا: إِنَّكَ تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا ، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّي إِلَّا حَقٌّ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3646 . (مسند احمد: 6510)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اللہ کے رسول سے جو کچھ سنتا، اسے حفظ کرنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا، لیکن قریش نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا: تم اللہ کے رسول ﷺ سے جو کچھ سنتے ہو لکھ لیتے ہو، حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ بشر ہیں، آپ کبھی غصے کی حالت میں بات کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی معمول کی حالت میں۔ چنانچہ میں نے آپ کی باتیں لکھنا چھوڑ دیں، لیکن جب میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لکھ لیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے منہ سے حق کے سوا کوئی بات ادا نہیں ہوتی۔''

[11816/6736]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهِ وَيَعِيهِ بِقَلْبِهِ ، وَكُنْتُ أَعِيهِ بِقَلْبِي وَلَا أَكْتُبُ بِيَدِي ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْكِتَابِ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 113 . (مسند احمد: 9231)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی صحابی احادیث رسول کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم نہیں رکھتا تھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ احادیث لکھ کر زبانی یاد کرتے تھے اور میں محض زبانی طور پر یاد کرتا تھا، لکھتا نہیں تھا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ نِ الْأَنْصَارِيِّ وَالِدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11820/6737]..... جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِی ، قَالَ: جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ، قَالَ: فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَنْهَوْنِی وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِی ، قَالَ: فَجَعَلَتْ عَمَّتِی فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِی ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ۔)) قَالَ حَجَّاجٌ فِی حَدِيثِهِ: تُظَلِّلُهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1244 ، صحيح مسلم: 1471 . (مسند احمد: 14187)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب میرے والد کی شہادت ہوئی تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا، لوگ مجھے ایسا کرنے سے روکنے لگے، لیکن رسول اللہ نہیں روکتے تھے، میری پھوپھی سیدہ فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا رونے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو مت روؤ یا نہ روؤ، تم نے جب تک اس میت کو اٹھایا نہیں، فرشتوں نے اس پر سایہ کئے رکھا۔''

[11821/6738]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحْيَا أَبَاكَ فَقَالَ لَهُ: تَمَنَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ: أُرَدُّ إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلُ مَرَّةً أُخْرٰى ، فَقَالَ: إِنِّی قَضَيْتُ الْحُكْمَ أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3010 ، سنن ابن ماجه: 190 ، 2800 . (مسند احمد: 14881)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کر کے اس سے فرمایا: تم مجھ سے جو چاہو مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تیرے والد نے کہا: مجھے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے، تاکہ میں دوبارہ شہید ہو سکوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں کو دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجا جائے گا۔''

[11823/6739]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ ، وَقَالَ لِی أَبِی عَبْدُ اللّٰهِ: يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِی نَظَّارِی أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتّٰى تَعْلَمَ إِلٰى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا ، فَإِنِّی وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّی أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِی بَعْدِی لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا فِی النَّظَّارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِی بِأَبِی وَخَالِی عَادِلَتَهُمَا عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَـاضِـحٍ ، فَـدَخَـلَـتْ بِهِمَا الْمَدِينَةَ لِتَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا ، إِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوْا بِالْقَتْلٰى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ ، فَرَجَعْنَا بِهِمَا فَدَفَنَّاهُمَا حَيْثُ قُتِلَا ، فَبَيْـنَـمَـا أَنَـا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَائَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا جَابِرُ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ! وَالـلّٰـهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عَمَلُ مُعَاوِيَةَ فَبَدَا فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي دَفَنْتُهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعِ الْقَتْلُ أَوْ الْقَتِيلُ فَوَارَيْتُهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1533 . (مسند احمد: 15281)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین سے قتال کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اہل مدینہ کے ساتھ رہو اور اس جنگ کے انجام کو دیکھو۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے بعد اپنی بیٹیوں کو نہ چھوڑ کر جا رہا ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ تم میری نظروں کے سامنے شہید ہو جاؤ۔ اب میں مدینہ منورہ میں جنگ کے نتیجہ کی انتظار رہی میں تھا کہ میری پھوپھی میرے والد اور ماموں عمرو بن جموح کو اونٹ پر رکھے ہوئے آ گئیں، میں انہیں لے کر مدینہ منورہ لے گیا تا کہ ان کو اپنے آبائی قبرستان میں دفن کروں، اتنے میں ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ خبر دار! نبی کریم ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم شہداء کو واپس احد لے جا کر ان کے شہید ہونے کے مقامات پر ہی دفن کرو۔ چنانچہ ہم نے ان کو واپس لے جا کر ان کے مقام شہادت پر دفن کیا۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا کہ ایک آدمی نے آ کر مجھ سے کہا: اے جابر بن عبداللہ! سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے اہل کاروں نے تمہارے باپ کی قبر کو کھول ڈالا ہے اور ان کی میت ظاہر ہو گئی ہے اور اس کا کچھ حصہ قبر سے باہر نکل آیا ہے۔ میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ میں نے ان کو جس حال میں دفن کیا تھا، وہ اسی طرح تھے، ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی، البتہ قتل والے زخم بدلے ہوئے تھے، چنانچہ میں نے ان کو دوبارہ دفن کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الشَّهِيْرِ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود المعروف ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11825/6740]..... عَـنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَـاهُ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ يُـصَـلِّـي فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَسَحَلَهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَـنْ أَحَـبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَـلْيَـقْـرَأْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔)) ثُمَّ تَقَدَّمَ يَسْأَلُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَـقُولُ: ((سَلْ تُعْطَهْ ، سَلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ۔)) فَقَالَ فِيمَا سَأَلَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ، قَالَ: فَأَتٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَبْدَ اللّٰهِ لِيُبَشِّرَهُ، فَوَجَدَ أَبَا بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَدْ سَبَقَهُ فَقَالَ: إِنْ فَعَلْتَ لَقَدْ كُنْتَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 138 . (مسند احمد: 4255)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رات کو نماز ادا کر رہے تھے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، انھوں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی اور اس کی مکمل تلاوت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قرآن کو اسی طرح پڑھنا چاہتا ہو، جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا تو وہ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کیا کرے۔'' پھر وہ آگے بڑھے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سوال کرنے لگے اور آپ ﷺ فرمانے لگے: ''تم اللہ سے مانگو تمھیں دیا جائے گا، تم اللہ سے مانگو تمھیں دیا جائے گا، تم اللہ سے مانگو تمھیں دیا جائے گا۔'' تو انہوں نے اپنی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی کی: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ'' (یا اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کی دعا کرتا ہوں جو مجھ سے واپس نہ جائے، ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہوں اور میں تجھ سے ہمیشہ والی جنت کے اعلیٰ مقامات میں تیرے نبی کا ساتھ چاہتا ہوں۔) اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کو بشارت دینے کے لیے آئے تو انھوں نے دیکھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ان سے سبقت لے جا چکے تھے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ آپ نے یہ کام کیا ہے، مگر صورتحال یہ ہے کہ آپ ہر اچھے کام میں سبقت لے جاتے ہیں۔

[11826/6741]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي، فَقَالَ: ((سَلْ تُعْطَهْ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔)) فَابْتَدَرَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَ قَالَ عُمَرُ: مَا بَادَرَنِي أَبُو بَكْرٍ إِلٰى شَيْءٍ إِلَّا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِهِ، فَقَالَ: مِنْ دُعَائِي الَّذِي لَا أَكَادُ أَدَعُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 138 . (مسند احمد: 4165)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نماز ادا کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام عبد کے بیٹے! تو جو چاہے دعا کر تجھے عطا کیا جائے گا۔'' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس خوشی سے آگاہ کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جس کام میں بھی میرے ساتھ مقابلہ کیا تو وہ مجھ سے سبقت لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے۔دونوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ انہوں نے اس رات کو کیا دعا کی تھی، انھوں نے بتلایا کہ میں نے وہ دعا کی تھی، جس کو میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں، میں نے کہا تھا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔" (یا اللہ! میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہوں، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں، جو کبھی ختم نہ ہوں اور جنت کے اعلیٰ مقامات میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ چاہتا ہوں۔)

[11829/6742]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِي سِوَاكًا مِنَ الْأَرَاكِ، وَكَانَ دَقِيقَ السَّاقَيْنِ، فَجَعَلَتِ الرِّيحُ تَكْفَؤُهُ، فَضَحِكَ الْقَوْمُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مِمَّ تَضْحَكُونَ؟)) قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 355، مسند البزار: 2678، المعجم الکبیر للطبرانی: 8452. (مسند احمد: 3991)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ پیلو کے درخت سے مسواک توڑ رہے تھے، ان کی پنڈلیاں کم زور تھیں، ہوا چلنے کی وجہ سے کپڑا اڑنے لگا تو لوگ ان کی باریک پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگ گئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم کس بات پہ ہنس رہے ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان کی کم زور پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنسی آ رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ پنڈلیاں ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔''

[11830/6743]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ، فَقُلْنَا: دُلَّنَا عَلَى أَقْرَبِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَدْيًا وَسَمْتًا وَوَلَاءً، نَأْخُذْ عَنْهُ وَنَسْمَعْ مِنْهُ، فَقَالَ: كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَدْيًا وَسَمْتًا وَدَلًّا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ حَتّٰى يَتَوَارَى عَنِّي فِي بَيْتِهِ، وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفَةً (وَفِي رِوَايَةٍ: وَسِيلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3762. (مسند احمد: 23342)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور ہم نے کہا آپ ہمیں کسی ایسے آدمی کی طرف راہ نمائی کریں جو اپنی سیرت، کردار اور عمل کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کر سکیں اور اس سے احادیث کا سماع کر سکیں، انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: سیرت، کردار اور عمل کے لحاظ سے ام عبد کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہیں، یہاں تک کہ وہ گھر داخل ہو جائیں (یعنی ان کے گھر سے باہر کے تمام معمولات سنت نبوی کے مطابق ہوتے ہیں اور میں ان کے گھر کے اندرونی معمولات نہیں جانتا۔) ایک روایت میں یوں ہے: تم جس قسم کے آدمی کے متعلق پوچھتے ہو تو ایسا شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی ہے، گھر سے باہر آ کر گھر جانے تک اس کے تمام معمولات رسول اللہ ﷺ کے معمولات کے مطابق ہوتے ہیں، اب میں یہ نہیں جانتا کہ گھر کے اندر ان کے معمولات کیا ہوتے ہیں؟ اصحاب محمد ﷺ میں سے اہل علم جانتے ہیں کہ ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان میں سے اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ان سب سے بڑھ کر اللہ کے مقرب ہوں گے۔

[11832/6744]..... قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَهُ ذُؤَابَةٌ فِي الْكُتَّابِ، (وَفِي لَفْظٍ: وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ غُلَامٌ لَهُ ذُؤَابَتَانِ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ)۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5000، صحيح مسلم: 2462. (مسند احمد: 3846)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ستر سورتیں براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہیں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت چھوٹے تھے اور زیر تعلیم تھے۔ انہوں نے لٹیں رکھی ہوئی تھیں۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بچے تھے ان کی دو لٹیں تھیں اور وہ بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔

[11833/6745]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَرْعٰى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنِّي مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟)) فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَنَزَلَ لَبَنٌ فَحَلَبَهُ فِي إِنَاءٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: ((اقْلِصْ۔)) فَقَلَصَ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هٰذَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، قَالَ: ((فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ۔)) (وَفِي رِوَايَةٍ) قَالَ: فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مَنْقُورَةٍ فَاحْتَلَبَ فِيهَا فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ وَشَرِبْتُ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُلْتُ: عَلِّمْنِي مِنْ هٰذَا الْقُرْآنِ، قَالَ: ((إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ۔)) قَالَ: فَأَخَذْتُ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً۔

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوداؤد الطيالسي: 353، المعجم الكبير للطبراني: 8455. (مسند احمد: 4412)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں: میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے! دودھ مل سکتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، لیکن یہ میرے پاس امانت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس ریوڑ میں کوئی ایسی بکری ہے، جس کی ابھی تک نر سے جفتی ہی نہ ہوئی ہو؟'' تو میں ایک بکری پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو دودھ اتر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں دودھ دوہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی نوش فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا: ''سکڑ جا (یعنی پہلے کی طرح ہو جا)۔'' پس وہ سکڑ کر اپنی پہلی حالت میں ہو گیا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کے بعد ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ دعا مجھے بھی سکھا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، تو سیکھا سکھایا، پڑھا پڑھایا بچہ ہے۔'' دوسری روایت میں ہے: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں پیالے یا برتن کی طرح کا ایک پتھر لے کر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ دوہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی نوش فرمایا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا اور میں نے بھی پیا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ مجھے بھی اس قرآن میں سے کچھ سکھا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پڑھا پڑھایا بچہ ہے۔'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ستر سورتیں براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھیں۔

[11834/6746]..... عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ عِنْدَهُ، فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ)) فَبَدَأَ بِهِ، ((وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 3760، صحيح مسلم: 2464. (مسند احمد: 6795)

ترجمۃ الحدیث: مسروق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جایا کرتے اور ان کے ہاں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے، ہم نے ایک دن سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: تم نے ایک ایسے آدمی کا نام لے دیا ہے کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، تب سے میں اس سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''تم لوگ چار آدمیوں سے قرآن کا علم حاصل کرو، ابن ام عبد، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور مولائے ابی حذیفہ سالم سے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ام عبد کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11835/6747]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((هٰذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 1077، مسند ابویعلی: 820، صحیح ابن حبان: 7052. (مسند احمد: 1610)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: ''یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں، جو کہ قریش میں سب سے زیادہ فراخ دست (یعنی سخی) اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11839/6748]..... وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةُ تَقُوْلُ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اِقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَاهُمْ، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ عِنْدَنَا فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَدْرَجْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ مِنْ رَبِّهِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو الْخَيْرَ لَهُ، وَاللّٰهِ! مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي۔)) (قَالَ يَعْقُوبُ: بِهِ) قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ عَمَلُهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3929. (مسند احمد: 27457)

ترجمۃ الحدیث سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انصار نے ان کو اپنے ہاں رہائش دینے کے لیے قرعہ اندازی کی تو سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے حصہ میں نکل آیا، لیکن ہوا یوں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کا خوب علاج معالجہ کیا، لیکن ان کا انتقال ہو گیا، ہم نے ان کو کفن کے کپڑوں میں لپیٹا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، میں آپ کے بارے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے آپ کو عزت وتکریم سے نوازا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ کو کیا علم کہ اللہ نے ان کی عزت وتکریم کی ہے۔'' میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے رب کی طرف سے موت آئی، مجھے اس کے بارے میں اللہ سے خیر کی امید ہے۔ اللہ کی قسم! میں اگرچہ اللہ کا رسول ہوں، لیکن میں بھی نہیں جانتا کہ کل کلاں میرے ساتھ اور اس کے ساتھ کیا پیش آئے گا؟'' ام العلاء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کسی کی صفائی پیش نہیں کروں گی، اس بات سے مجھے غم لاحق ہوا، میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں مجھے ایک بہتا چشمہ دکھایا گیا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر آپ کو اس کے متعلق بتلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کا عمل ہے۔''

[11840/6749]..... عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ لَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: طِبْتَ أَبَا السَّائِبِ خَيْرُ أَيَّامِكَ الْخَيْرُ، فَسَمِعَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) قَالَتْ: أَنَا، قَالَ ﷺ ((وَمَا يُدْرِيكِ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ: ((أَجَلْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ مَارَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، وَهٰذَا أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِي۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 4879. (مسند احمد: 27459)

ترجمۃ الحدیث خارجہ بن زید اپنی والدہ سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا: اے ابو السائب! تمہیں مبارک ہو، تمہارے ایام زندگی اچھے گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو فرمایا: ''یہ بات کہنے والی کون ہے؟'' سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں اس بات کا کیا علم؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ بات سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ (جیسے عظیم الترتیب انسان کے بارے میں کہی ہے)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہاں، ہم نے عثمان بن مظعون کو ہر لحاظ سے بہتر پایا، یاد رکھو کہ میں اگرچہ اللہ کا رسول ہوں، لیکن میں اپنے بارے میں یہ بھی نہیں جانتا کہ کل کلاں میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آئے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَدِي بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11842/6750]..... عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، قَالَ: نَعَمْ، لَمَّا بَلَغَنِي خُرُوجُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَرِهْتُ خُرُوجَهُ كَرَاهَةً شَدِيدَةً خَرَجْتُ حَتّٰى وَقَعْتُ نَاحِيَةَ الرُّومِ، وَقَالَ يَعْنِي يَزِيدَ بِبَغْدَادَ: حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى قَيْصَرَ، قَالَ: فَكَرِهْتُ مَكَانِي ذٰلِكَ أَشَدَّ مِنْ كَرَاهِيَتِي لِخُرُوجِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَتَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَضُرَّنِي، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا عَلِمْتُ، قَالَ: فَقَدِمْتُ فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ قَالَ النَّاسُ: عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔)) ثَلَاثًا قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي عَلٰى دِينٍ، قَالَ: ((أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْكَ۔)) فَقُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَلَسْتَ مِنَ الرَّكُوسِيَّةِ، وَأَنْتَ تَأْكُلُ مِرْبَاعَ قَوْمِكَ؟)) قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: ((فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكَ فِي دِينِكَ۔)) قَالَ: فَلَمْ يَعْدُ أَنْ قَالَهَا فَتَوَاضَعْتُ لَهَا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي أَعْلَمُ مَا الَّذِي يَمْنَعُكَ مِنَ الْإِسْلَامِ، تَقُولُ: إِنَّمَا اتَّبَعَهُ ضَعَفَةُ النَّاسِ، وَمَنْ لَا قُوَّةَ لَهُ، وَقَدْ رَمَتْهُمُ الْعَرَبُ، أَتَعْرِفُ الْحِيرَةَ؟)) قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ سَمِعْتُ بِهَا، قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى تَخْرُجَ الظَّعِينَةُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ فِي غَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ، وَلَيَفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَيُبْذَلَنَّ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔)) قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: فَهٰذِهِ الظَّعِينَةُ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ فَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي غَيْرِ جِوَارٍ، وَلَقَدْ كُنْتُ فِيمَنْ فَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكُونَنَّ الثَّالِثَةُ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 518/4، صحيح ابن حبان: 6679. (مسند احمد: 18260)

ترجمۃ الحدیث ابوعبیدہ سے روایت ہے، وہ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: میں نے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ مجھ تک آپ کی طرف سے ایک بات پہنچی ہے، میں اسے آپ سے براہ راست سماع کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: جی ٹھیک ہے، جب مجھے رسول اللہ ﷺ کے ظہور کی اطلاع ملی تو مجھے آپ ﷺ کا ظہور اچھا نہ لگا، مجھے اس سے شدید کراہت ہوئی، میں یہاں سے بھاگ نکلا اور روم کے علاقے میں جا پہنچا، حدیث کے راوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزید نے بغداد میں یوں بیان کیا: میں یہاں سے بھاگ کر قیصر روم کے ہاں چلا گیا، مگر مجھے پہلے سے بھی زیادہ پریشانی ہوئی، تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں اسی آدمی کے ہاں چلا جاؤں، اگر وہ جھوٹا ہوا تو مجھے اس کا ضرر نہیں ہوگا اور اگر وہ سچا ہوا تو مجھے علم ہو ہی جائے گا، چنانچہ میں واپس آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آیا تو لوگوں نے کہا: عدی بن حاتم، عدی بن حاتم، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے تین بار فرمایا: ''عدی بن حاتم! دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاؤ، سلامت رہو گے۔'' عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں ایک دین پر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے دین کے متعلق تم سے بہتر جانتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: کیا آپ میرے دین کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔ کیا تم رکوسیہ گروہ میں سے نہیں ہو؟ (یہ عیسائیوں اور صابئین کا ایک درمیانی گروہ ہے) اور تم اپنی قوم سے مال کا چوتھا حصہ لے کر کھاتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حالانکہ یہ چیز تمہارے دین میں تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔'' سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے جب یہ دونوں باتیں بیان فرمائیں تو میں نے انہیں تسلیم کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اسلام قبول کرنے سے کون سی چیز تمہارے لیے مانع ہے؟ تم سمجھتے ہو کہ کم زور معاشرت والے افراد نے دین اسلام کی اتباع کی ہے اور ایسے لوگوں نے دین اسلام قبول کیا ہے، جنہیں دنیوی لحاظ سے قوت یا شان و شوکت حاصل نہیں اور عربوں نے ان مسلمانوں کو دھتکار دیا ہے، کیا تم حیرہ (کوفہ کے قریب ایک) شہر سے واقف ہو؟'' میں نے عرض کیا: میں نے اس شہر کو دیکھا تو نہیں، البتہ اس کے بارے سنا ضرور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ اس دین کو اس حد تک ضرور غالب کرے گا کہ ایک اکیلی خاتون حیرہ شہر سے کسی کی پناہ اور حفاظت کے بغیر بے خوف و خطر سفر کرتی ہوئی آ کر بیت اللہ کا طواف کرے گی اور کسریٰ بن ہرمز کے خزانے ضرور بالضرور مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوں گے۔'' میں عدی نے حیران ہو کر پوچھا: کیا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ہاں کسریٰ بن ہرمز کے اور مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو جائے گی کہ کوئی آدمی مال لینے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔'' عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا: (میں نے آپ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق ایسا پر امن دور دیکھا کہ) ایک اکیلی خاتون حیرہ سے کسی کی پناہ اور حفاظت کے بغیر بے خوف و خطر سفر کر کے آ کر بیت اللہ کا طواف کرتی ہے اور میں خود ان لوگوں میں شامل تھا، جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تیسری بات بھی ضرور پوری ہو کر رہے گی، کیونکہ یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے کہی ہے۔

[11844/6751]..... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِي فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّءٍ فِي الْأَلْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّي، قَالَ: فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَعْرَضَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَـنِّـی ، ثُـمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ حِيَالِ وَجْهِهِ فَأَعْرَضَ عَنِّی ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَتَعْرِفُنِی؟ قَالَ: فَـضَـحِكَ حَتَّـی اِسْتَـلْقٰی لِقَفَاهُ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ! إِنِّی لَأَعْرِفَكَ ، آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوْا ، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ إِذ غَدَرُوْا ، وإِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ عَـدِيِّ جِئْتَ بِهَا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُـمَّ أَخَـذَ يَعْتَذِرُ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوْبُهُمْ مِنَ الْحُقُوْقِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4394، صحيح مسلم: 2523 . (مسند احمد: 316)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عدی بن خاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے بنوطیٔ کے ہر ہر فرد کو دو دو ہزار دیئے اور مجھ سے اعراض کیا، پھر میں ان کے سامنے آیا، لیکن انھوں نے بے رخی اختیار کی، پھر میں بالکل ان کے چہرے کے سامنے آیا، تب بھی انہوں نے مجھ سے اعراض کیا، بالآخر میں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ یہ بات سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس قدر ہنسے کہ گدی کی بل لیٹ گئے اور پھر کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم! میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم اس وقت ایمان لائے تھے جب یہ لوگ کفر پر ڈٹے ہوئے تھے، تم اس وقت اسلام کی طرف متوجہ ہوئے تھے جب ان لوگوں نے پیٹھ کی ہوئی تھی اور تم نے اس وقت وفاداری دکھائی، جب یہ لوگ غداری کر رہے تھے اور میں جانتا ہوں کہ سب سے پہلا صدقہ، جس نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے چہرے روشن کر دیئے تھے، وہ تو عدی کا صدقہ تھا، جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے، بعد ازاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عدی سے معذرت کی اور کہا: میں نے ان لوگوں کو اس لئے دیا ہے کہ یہ لوگ آج کل فاقوں سے دوچار ہیں، جبکہ یہ اپنے اپنے قبیلوں کے سردار بھی ہیں اور ان پر کافی ساری ذمہ داریاں ہیں۔

[11845/6752]..... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَنِی الْإِسْلَامَ وَنَعَتَ لِی الصَّلَاةَ وَكَيْفَ أُصَـلِّـی كُـلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا ، ثُمَّ قَالَ لِی: ((كَيْفَ أَنْتَ يَا ابْنَ حَاتِمٍ إِذَا رَكِبْتَ مِنْ قُـصُـورِ الْيَـمَـنِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ حَتّٰی تَنْزِلَ قُصُورَ الْحِيرَةِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ مَـقَـانِبُ طَيِّءٍ وَرِجَالُهَا ، قَالَ: ((يَكْفِيكَ اللّٰهُ طَيِّئًا وَمَنْ سِوَاهَا۔)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ وَالْبُزَاةِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْهَا؟ قَالَ: ((يَحِلُّ لَكُمْ ﴿مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُـكَـلِّبِيـنَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ فَمَا عَـلَّـمْـتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ۔)) قُلْتُ: وَإِنْ قَتَـلَ؟ قَـالَ: ((وَإِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ۔)) قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرٰى حِينَ نُرْسِلُهَا؟ قَالَ: ((لَا تَأْكُلْ حَتّٰى تَعْلَمَ أَنَّ كَلْبَكَ هُوَ الَّذِي أَمْسَكَ عَلَيْكَ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا؟ قَالَ: ((لَا تَأْكُلْ مَا أَصَبْتَ بِالْمِعْرَاضِ إِلَّا مَا ذَكَّيْتَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداود: 2851، سنن الترمذی: 1467، 1470. (مسند احمد: 18258)

ترجمة الحدیث سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ کتوں اور بازوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں، ہمارے لیے ان کے شکار میں سے کیا حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شکاری کتے تم نے سدھائے ہیں، اس تعلیم سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے، ان کے روکے ہوئے شکار کو کھا سکتے ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہو اور جو کتا یا باز تم نے چھوڑا ہے اور اللہ کا نام ذکر کیا ہے، تو وہ جو شکار روک کر رکھیں، وہ کھا لو۔'' میں نے کہا: اگرچہ یہ شکار کو مار بھی دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ یہ مار بھی دیں، لیکن شکار سے خود نہ کھایا ہو تو انہوں نے شکار تمہارے لیے روکا ہے۔'' میں نے کہا: اب یہ فرمائیں کہ چھوڑتے وقت اگر ہمارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے مل جل جاتے ہیں تو پھر کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس وقت تک شکار نہ کھاؤ جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ شکار تمہارے کتے نے ہی کیا ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تیر کے درمیانی موٹے حصے سے شکار کرتے ہیں، اس میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شکار تیر کے اس حصے سے مر جائے، اس کو نہ کھاؤ، الا یہ کہ خود ذبح کر لو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11846/6753]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، قَالَ: عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جَلَبٌ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ: ((أَيْ عُرْوَةُ ائْتِ الْجَلَبَ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً؟)) فَأَتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ صَاحِبَهُ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسُوقُهُمَا، أَوْ قَالَ أَقُودُهُمَا، فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فَسَاوَمَنِي فَأَبِيعُهُ شَاةً بِدِينَارٍ، فَجِئْتُ بِالدِّينَارِ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا دِينَارُكُمْ وَهٰذِهِ شَاتُكُمْ، قَالَ: ((وَصَنَعْتَ كَيْفَ؟)) قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ۔)) فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ بِكُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَأَرْبَحُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلٰى أَهْلِي، وَكَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَشْتَرِي الْجَوَارِيَ وَيَبِيعُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3642 . (مسند احمد: 19362)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے سامنے سامان تجارت لایا گیا، آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور فرمایا: ''عروہ! تم جا کر ہمارے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔'' میں مقام فروخت یعنی منڈی میں گیا اور میں نے مالک سے سودا طے کر کے ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں، میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے میرے ساتھ ایک بکری کا معاملہ طے کیا اور میں نے ایک دینار میں ایک بکری اس کے ہاتھ فروخت کر دی۔ میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر آ گیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ہے آپ کا دیا ہوا ایک دینار اور یہ ہے ایک بکری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیسے؟'' جواباً میں نے سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! اس کی خرید و فروخت میں برکت فرما۔'' (آپ ﷺ کی اس دعا کی برکت سے) میں نے اپنے آپ کو اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ میں کوفہ کی گندی روڑی پر کھڑا ہوا ہوتا اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے چالیس ہزار منافع کما لیا کرتا تھا۔ یہ صحابی لونڈیوں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11847/6754]..... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ۔)) ثُمَّ قَالَ آخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((قَدْ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6542، صحيح مسلم: 216 . (مسند احمد: 8614)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔'' یہ سن کر سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی لوگوں میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! اسے ان لوگوں میں سے بنا دے۔'' بعد ازاں ایک اور آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بنا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بارے میں عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11849/6755]..... عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ قَالَ: ((مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔)) قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ فَرَضِيَ۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَرَّتَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 120/12، سنن الکبریٰ للنسائی: 8268، صحیح ابن حبان: 7081. (مسند احمد: 16814)

ترجمۃ الحدیث سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ تکرار ہوگئی، میں نے ان سے کچھ سخت باتیں کہہ دیں۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ میری شکایت کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلے گئے، ان کے بعد سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی ان کی شکایت کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے ہاں گئے اور ان کے متعلق سخت باتیں کرنے لگے، ان کی باتوں کی شدت بڑھتی ہی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ خاموش تھے، کوئی کلام نہیں کر رہے تھے، یہ منظر دیکھ کر عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ دیکھتے نہیں یہ کیا کچھ کہہ رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: ''جو شخص عمار سے عداوت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا اور جو کوئی عمار سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔'' سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نبی کریم ﷺ کے ہاں سے واپس ہوا تو میری نظروں میں سب سے اہم اور پسندیدہ بات یہی تھی کہ عمار رضی اللہ عنہ مجھ سے راضی ہو جائیں، چنانچہ میں نے جا کر ان سے ملاقات کی اور وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث اپنے والد سے دو مرتبہ سنی ہے۔

[11850/6756]..... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَهْدٰى إِلٰى نَاسٍ هَدَايَا فَفَضَّلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 302/15، مسند ابویعلی: 7342. (مسند احمد: 17766)

ترجمۃ الحدیث عمرو بن دینار مصر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتا تھا کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی خدمت میں تحائف بھیجے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو زیادہ اور قیمتی تحفے بھیجے، اس بارے میں جب ان سے دریافت کیا گیا کہ ان کو اس قدر اہمیت دینے کی کیا وجہ ہے؟ تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''ایک باغی گروہ ان کو قتل کرے گا۔''

[11852/6757]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِبْنُ سُمَيَّةَ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ اَمْرَانِ قَطُّ اِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 119/12، المستدرك للحاكم: 388/3، المعجم الكبير للطبرانی: 10072. (مسند احمد: 2693)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن سمیہ کے سامنے جب بھی دو باتیں پیش کی گئیں تو انہوں نے ان میں سے بہتر بات کو اختیار کیا۔''

[11853/6758]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي (يَعْنِي اَبَا قَتَادَةَ السُّلَمِيَّ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2915. (مسند احمد: 22609)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک ایسے آدمی نے مجھے بیان کیا جو مجھ سے بہتر اور افضل ہے، ان کی مراد سیدنا ابوقتادہ سلمی انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، اس نے بیان کیا کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ خندق کھود رہے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ ان کے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرما رہے تھے: ''ہائے ابن سمیہ کی مصیبت، (اے عمار!) تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

[11854/6759]..... عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ، فَلَمَّا رَآنَا أَخَذَ رِدَائَهُ فَجَاءَ نَا فَقَعَدَ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، قَالَ: فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((يَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَـمَّـارُ أَلَا تَـحْـمِـلُ لَبِـنَةً كَمَا يَحْمِلُ أَصْحَابُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَـنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ۔)) قَالَ: فَجَعَلَ عَمَّارٌ يَقُولُ: أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنَ الْفِتَنِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 447، 2812. (مسند احمد: 11862)

ترجمۃ الحدیث— عکرمہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے اور میرے بیٹے علی سے کہا: تم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر ان سے احادیث سن کر آؤ، پس ہم چلے گئے، وہ اپنے باغ میں تشریف فرما تھے، انہوں نے ہمیں دیکھا تو اپنی چادر سنبھال کر ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے اور ہمیں احادیث سنانے لگے (یا ہم سے باتیں کرنے لگے) یہاں تک کہ مسجد (نبوی) کی تعمیر کا ذکر آ گیا۔ انھوں نے کہا: ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے: ''عمار! تم بھی اپنے ساتھیوں کی طرح ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھاتے؟'' انہوں نے کہا: میں اللہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں، آپ ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: ''ہائے عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا، یہ انہیں جنت کی طرف بلائے گا، لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے۔'' یہ سن کر سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں فتنوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

[11855/6760]..... وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 3798، سنن ابن ماجه: 146. (مسند احمد: 779)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے آ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آنے کی اجازت دے دو، بہترین اور شاندار آدمی کو خوش آمدید۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى رضی اللہ عنہ

نابینا صحابی سیدنا عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11859/6761]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ مَرَّتَيْنِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْقَادِسِيَةِ مَعَهُ رَايَةٌ سَوْدَاءُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 595، 2931. (مسند احمد: 12344)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دومرتبہ مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا، میں نے قادسیہ کے دن ان کو دیکھا کہ وہ ایک سیاہ علم تھامے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11860/6762]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ نَاسًا وَتَرَكَ نَاسًا، وَقَالَ جَرِيرٌ: أَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، قَالَ: فَبَلَغَهُ عَنِ الَّذِينَ تَرَكَ أَنَّهُمْ عَتِبُوْا وَقَالُوْا، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي أُعْطِي نَاسًا وَأَدَعُ نَاسًا وَأُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ رِجَالًا۔)) قَالَ عَفَّانُ: قَالَ: ((ذِي وَذِي وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أُنَاسًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ۔)) قَالَ: وَكُنْتُ جَالِسًا تِلْقَاءَ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 923، 3145. (مسند احمد: 20672)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں میں اس کو تقسیم کر دیا اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیا، جن لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال نہیں دیا تھا، انہوں نے خفگی کا اظہار کیا، جب ان کی یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا: ''میں بعض لوگوں کو دیتا اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ میں جن کو نہیں دیتا، وہ مجھے ان افراد کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہوتے ہیں، جن کو میں دیتا ہوں، جن لوگوں کے دلوں میں حرص اور طمع ہوتی ہے، میں ان کو دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے دلوں میں استغنا اور بھلائی رکھی ہے، میں انہیں اللہ کی ان عطا کردہ نعمتوں کے سپرد کرتا ہوں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں۔'' سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے اپنے حق میں یہ بات سن کر کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کے مقابلے میں مجھے سرخ اونٹ لینا زیادہ پسند نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ وَكُنِيَّتُهُ أَبُوْ نَجِيْحٍ وَهُوَ رَابِعُ أَرْبَعَةٍ فِي الْإِسْلَامِ

چوتھے نمبر پر دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والے ابونجیح سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11862/6763]..... حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ صَاحِبَ الْعَقْلِ عَقْلِ الصَّدَقَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِأَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي أَنَّكَ رُبُعُ الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَرَى النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَلَا أَرَى الْأَوْثَانَ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُ عَنْ رَجُلٍ يُخْبِرُ أَخْبَارَ مَكَّةَ وَيُحَدِّثُ أَحَادِيثَ، فَرَكِبْتُ رَاحِلَتِي حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْفٍ، وَإِذَا قَوْمُهُ عَلَيْهِ جُرَآءُ فَتَلَطَّفْتُ لَهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: ((أَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ)) فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللّٰهِ)) قَالَ: قُلْتُ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ((بِأَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ)) فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: ((حُرٌّ وَعَبْدٌ أَوْ عَبْدٌ وَحُرٌّ)) وَإِذَا مَعَهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَبِلَالٌ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، قُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ، قَالَ: ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا وَلٰكِنْ ارْجِعْ إِلٰى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَالْحَقْ بِي)) قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي وَقَدْ أَسْلَمْتُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى جَاءَ رَكَبَةٌ مِنْ يَثْرِبَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الْمَكِّيُّ الَّذِي أَتَاكُمْ؟ قَالُوْا: أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ وَتَرَكْنَا النَّاسَ سِرَاعًا، قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: فَرَكِبْتُ رَاحِلَتِي حَتّٰى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ أَلَسْتَ أَنْتَ الَّذِي أَتَيْتَنِي بِمَكَّةَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَأَجْهَلُ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ قِيدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهَا حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ حِينَ تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ۔)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرَبُ وَضُوئَهُ، ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فَمِهِ وَخَيَاشِيمِهِ مَعَ الْمَاءِ حِينَ يَنْتَثِرُ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعَرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔)) قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ! انْظُرْ مَا تَقُولُ؟ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ كُلَّهُ فِي مَقَامِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي، وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ حَاجَةٍ، أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلٰى رَسُولِهِ، لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، لَقَدْ سَمِعْتُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 832 . (مسند احمد: 17019)

ترجمۃ الحدیث شداد بن عبداللہ دمشقی، جن کو متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، ان سے مروی ہے کہ سیدنا ابوامامہ نے کہا کہ دیت (خون بہا) ادا نہ کر سکنے والوں کی طرف سے خون بہا ادا کرنے والے عمرو بن عبسہ! آپ بنوسلیم میں سے ہیں، آپ کس طرح دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ چوتھے نمبر پر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے؟ انہوں نے کہا: میں دور جاہلیت میں بھی لوگوں کو گم راہ سمجھتا تھا اور میں بتوں کو کچھ اہمیت نہ دیا کرتا تھا، پھر میں نے ایک آدمی کو سنا وہ مکہ کی باتیں کیا کرتا اور بیان کیا کرتا تھا، میں سواری پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ آیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ طور پر اسلام کی تبلیغ کرتے تھے اور آپ کی قوم آپ پر غالب تھی اور ظلم ڈھاتی تھی۔ میں نرم خوئی اختیار کر کے آپ کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو گیا، میں نے عرض کیا: آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا نبی ہوں۔'' میں نے دریافت کیا: اللہ کا نبی ہونے سے کیا مراد ہے یا اس کا مفہوم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا فرستادہ ہوں۔'' میں نے دریافت کیا: آیا آپ کو اللہ نے رسول بنا کر مبعوث کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی بالکل۔'' میں نے پوچھا: اللہ نے آپ کو کیا پیغام اور دعوت دے کر مبعوث کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ایک ہونے پر ایمان لایا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، صلہ رحمی کی جائے۔'' میں نے کہا: اس دعوت کے سلسلہ میں آپ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس قسم کے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آزاد ہے اور ایک غلام۔'' ان دنوں آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کا متبع بننا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان حالات میں اس بات کی استطاعت نہیں رکھ سکتے، البتہ تم اپنے اہل میں واپس چلے جاؤ، جب تم میرے غالب ہونے کا سنو تو میرے پاس آ جانا۔'' اس کے بعد میں اپنے اہل میں واپس آ گیا، میں اسلام قبول کر چکا تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے، میں حالات معلوم کرتا رہا یہاں تک کہ یثرب سے ایک چھوٹا سا قافلہ آیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ مکی جو تمہارے ہاں آیا تھا، اس کی کیا پوزیشن ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ ان کی قوم نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، مگر وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے، ان کے اور ان کے اس برے ارادہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکاوٹ آ گئی اور لوگ بڑی تیز سے اس کے ساتھ مل رہے ہیں۔ پھر میں سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم وہی شخص نہیں ہو، جو میرے پاس مکہ میں آئے تھے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے اور میں اس سے واقف نہیں، آپ مجھے بھی اس کی تعلیم دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم فجر کی نماز ادا کر لو تو طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھو، آفتاب طلوع ہونے کے بعد بھی اس کے بلند ہونے تک نماز نہ پڑھو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، جب سورج ایک دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے تو نماز پڑھ سکتے ہو، بے شک نماز کے وقت اللہ کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، تم سورج کے عین سر پر پہنچنے تک نماز پڑھ سکتے ہو، جب سورج عین سر پر ہو تو نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھو، نماز کے وقت اللہ کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، پھر تم عصر تک نماز پڑھ سکتے۔ جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے رکے رہو، جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت بھی کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! مجھے وضوء کے مسائل بھی بتلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی وضو کے پانی کے قریب ہو کر کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے، ناک کو جھاڑے، تو اس کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے منہ سے اور نتھنوں سے نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ چہرہ اسی طرح دھوئے جیسے اس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے گناہ پانی کے ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے سروں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ اپنے قدموں کو یعنی پاؤں کو اسی طرح دھوتا ہے، جیسے اس کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے گناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کی انگلیوں کے کناروں سے نکل جاتے ہیں، اس کے بعد وہ کھڑا ہو کر اللہ کے شایان شان حمد وثناء کرتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے، جیسا وہ اپنی ولادت کے روز تھا۔'' عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوامامہ نے دریافت کیا: اے عمرو بن عبسہ! ذرا خیال سے بولیں۔ کیا آپ نے یہ ساری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟ کیا یہ سب کچھ ایک آدمی کو ایک ہی وقت میں مل جاتا ہے؟ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری موت کا وقت قریب ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ایک، دو یا تین مرتبہ ہی سنی ہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زائد مرتبہ سماع کر چکا ہوں۔

[11863/6764]..... وَعَنْ اَبِی نَجِیْحٍ نِ السُّلَمِیِّ یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِصْنَ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ: ((مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهٗ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَبَلَغْتُ یَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3965، سنن الترمذی: 1638 . (مسند احمد: 17022)

ترجمۃ الحدیث ابونجیح سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں دشمن کو ایک تیر مارا، اسے جنت میں ایک درجہ ملے گا۔'' سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دن سولہ تیر مارے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَسَبَبِ اِسْلَامِهٖ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور ان کے قبول اسلام کا واقعہ

[11865/6765]..... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: بَعَثَ إِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذْ عَلَیْكَ ثِیَابَكَ وَسِلَاحَكَ ثُمَّ ائْتِنِی۔)) فَأَتَیْتُهٗ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ فَصَعَّدَ فِیَّ النَّظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَهٗ فَقَالَ: ((إِنِّی أُرِیْدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلٰی جَیْشٍ فَیُسَلِّمَكَ اللّٰهُ وَیُغْنِمَكَ، وَأَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً۔)) قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَسْلَمْتُ مِنْ أَجْلِ الْمَالِ وَلٰكِنِّی أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِی الْإِسْلَامِ، وَأَنْ أَكُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((یَا عَمْرُو! نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 3210، المعجم الاوسط للطبرانی: 3213، المستدرك للحاكم: 236/2. (مسند احمد: 17763)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام بھیجا کہ تم لباس اور اسلحہ زیبِ تن کر کے میرے پاس آ جاؤ، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ وضو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف نظر اٹھائی اور سر کو نیچے کی طرف جھکایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں ایک لشکر پر امیر بنا کر روانہ کرنا چاہتا ہوں، اللہ تمہیں سلامت رکھے گا اور تمہیں غنیمت سے نوازے گا یا تمہیں مال کی صالح رغبت دے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مال و دولت کے لالچ میں نہیں، بلکہ اسلام کی رغبت کی بنا پر مسلمان ہوا ہوں، میں تو اس لیے مسلمان ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! صالح آدمی کے لیے اچھا مال اچھی چیز ہے۔''

[11869/6766]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةُ بَكٰى، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لِمَ تَبْكِي أَجَزَعًا عَلَى الْمَوْتِ؟ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! وَلٰكِنْ مِمَّا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ عَلٰى خَيْرٍ، فَجَعَلَ يُذَكِّرُهُ صُحْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفُتُوحَهُ الشَّامَ، فَقَالَ عَمْرٌو: تَرَكْتَ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنِّي كُنْتُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَطْبَاقٍ لَيْسَ فِيهَا طَبَقٌ إِلَّا قَدْ عَرَفْتُ نَفْسِي فِيهِ، كُنْتُ أَوَّلَ شَيْءٍ كَافِرًا فَكُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَوْ مِتُّ حِينَئِذٍ وَجَبَتْ لِي النَّارُ، فَلَمَّا بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً مِنْهُ، فَمَا مَلَأْتُ عَيْنِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَاجَعْتُهُ فِيمَا أُرِيدُ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيَاءً مِنْهُ، فَلَوْ مِتُّ يَوْمَئِذٍ قَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لِعَمْرٍو أَسْلَمَ وَكَانَ عَلٰى خَيْرٍ فَمَاتَ فَرُجِيَ لَهُ الْجَنَّةُ، ثُمَّ تَلَبَّسْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالسُّلْطَانِ وَأَشْيَاءَ فَلَا أَدْرِي عَلَيَّ أَمْ لِي، فَإِذَا مِتُّ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيَّ، وَلَا تُتْبِعْنِي مَادِحًا وَلَا نَارًا، وَشُدُّوا عَلَيَّ إِزَارِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ، وَسُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا، فَإِنَّ جَنْبِيَ الْأَيْمَنَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِالتُّرَابِ مِنْ جَنْبِي الْأَيْسَرِ، وَلَا تَجْعَلَنَّ فِي قَبْرِي خَشَبَةً وَلَا حَجَرًا، فَإِذَا وَارَيْتُمُونِي فَاقْعُدُوا عِنْدِي قَدْرَ نَحْرِ جَزُورٍ وَتَقْطِيعِهَا أَسْتَأْنِسْ بِكُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 121. (مسند احمد: 17780)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمٰن بن شماسہ سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان پر گریہ طاری ہو گیا، ان کے فرزند عبداللہ نے ان سے کہا: آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا موت کے ڈر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم موت سے نہیں، بلکہ موت کے بعد والے مراحل کا خوف ہے۔ عبداللہ نے کہا: آپ تو بہت اچھے اچھے اعمال کرتے رہے ہیں، پھر وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں گزارے ہوئے لمحات اور ان کی فتوحات شام یاد کرانے لگے۔ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان سب سے افضل بات تو چھوڑ ہی گئے کہ میں کلمۂ شہادت کا اقرار و اعتراف کر چکا ہوں، میری زندگی کے تین مراحل ہیں اور مجھے ہر مرحلہ میں اپنی ذات کی معرفت حاصل ہے، میں پہلے مرحلے میں کافر تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن تھا، اگر مجھے اسی حال میں موت آ جاتی تو مجھ پر جہنم واجب ہوتی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو مجھے آپ ﷺ سے سب سے زیادہ جھجک آتی تھی، میں نے کبھی نظر بھر کر رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا اور میں آپ ﷺ سے جو کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوتا کبھی دوسری مرتبہ آپ ﷺ سے دریافت نہ کرتا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ کے ہاں تشریف لے گئے، یہ میری طرف سے آپ کے حیاء کی وجہ تھی، اگر انہی دنوں مجھے موت آ جاتی تو لوگ کہتے کہ عمرو کو مبارک ہو، وہ مسلمان ہوا اور اس نے بہترین زندگی بسر کی، اس کے لیے جنت کی امید ہے۔ اس کے بعد میں حکمران اور بہت سے معاملات میں مشغول رہا، میں نہیں جانتا کہ وہ امور میرے حق میں ثابت ہوں گے یا میرے خلاف، میں فوت ہو جاؤں تو تم میرے اوپر ہرگز گر یہ نہ کرنا اور میرے جنازہ کے ساتھ کسی مدح کرنے والے کو یا آگ لے کر نہ جانا اور میرے اوپر چادر باندھ دینا، کیونکہ اللہ کے فرشتے مجھ سے سخت حساب لیں گے اور تم میرے اوپر اچھی طرح مٹی ڈال دینا، بے شک میرا دایاں پہلو میرے بائیں پہلو سے زیادہ مٹی کا حق دار نہیں۔ اور تم میری قبر پر لکڑی یا پتھر نہ رکھنا، جب تم میری تدفین سے فارغ ہو جاؤ تو تم میری قبر کے پاس اتنی دیر بیٹھے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹ کو نحر کر کے اس کا گوشت تیار کیا جاتا ہے، تاکہ تمہاری موجودگی سے مجھے کچھ انس حاصل ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمْرَانَ بْنِ الْحَصِيْنِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11874/6767]..... عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْفَعُكَ بِهَا بَعْدِي، وَاعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ، فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَلَيَّ وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ إِنْ شِئْتَ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنَّهُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ أَمْسَكَ عَنِّي فَلَمَّا تَرَكْتُهُ عَادَ إِلَيَّ)، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رَجُلٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1226 . (مسند احمد: 19841)

ترجمۃ الحدیث مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، انہوں نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، جب میں ان کی خدمت میں آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: میں آپ کو احادیث سنایا کرتا تھا، امید ہے کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ ان احادیث سے فائدہ پہنچائے گا، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شدت مرض کے دوران میرے صبر کرنے کی وجہ سے اللہ کے فرشتے آ کر مجھے سلام کہا کرتے تھے، اگر میں زندہ رہوں تو تم میری اس بات کا لوگوں کے سامنے اظہار نہ کرنا اور اگر میرا انتقال ہو جائے تو چاہو تو لوگوں کو بتلا دینا۔ ایک روایت میں ہے: اللہ کے فرشتے مجھے سلام کہا کرتے تھے، مگر جب میں نے اپنے زخم کو داغ لگوایا تو سلام کا یہ سلسلہ مجھ سے رک گیا، پھر جب میں نے اس عمل کو ترک کیا تو یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ تم یہ بھی جان رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ایک ہی احرام میں جمع کیا تھا اور اس کے بعد نہ کتاب اللہ میں اس سے منع کیا گیا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس سے منع فرمایا، بس ایک آدمی اس بارے میں اپنی رائے سے اس سے منع کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قُرَّةَ بْنِ أَيَّاسٍ الْمُزَنِيِّ وَالِدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ بن قرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11879/6768]..... عَنْ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ، وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ، قَالَ: فَبَايَعْنَاهُ، ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ، قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ، قَالَ: وَأُرَاهُ يَعْنِي إِيَاسًا فِي شِتَاءٍ قَطُّ وَلَا حَرٍّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا لَا يَزُرَّانِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4082، سنن ابن ماجہ: 3578 . (مسند احمد: 20368)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں قبیلہ مزینہ کے ایک قافلے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بٹن کھلے تھے، اس لیے میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے اندر داخل کیا اور مہر نبوت کو چھوا۔ عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے ایاس کو موسم گرما اور سرما میں جب بھی دیکھا، ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوتے تھے، ان کو بند نہیں کیا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11880/6769]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَيْرِهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَأَشْهَرَ، وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزَاةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزَاةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرٌ، لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ، فَقَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ يَتَغَيَّبُ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيُخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلُّ، وَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ، فَتَجَهَّزَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَهُ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعَ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ، إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى شَمَّرَ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ: الْجَهَازُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ مَا فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا مِنْ جَهَازِي، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَ أَنِّي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِی، فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَطُفْتُ فِیهِمْ یَحْزُنُنِی أَنْ لَا أَرٰی إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَیْهِ فِی النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَهُ اللّٰهُ وَلَمْ یَذْکُرْنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: ((مَا فَعَلَ کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلِمَةَ: حَبَسَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ! بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِی عِطْفَیْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَمَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ إِلَّا خَیْرًا، فَسَکَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِی أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِی بَثِّی فَطَفِقْتُ أَتَفَکَّرُ الْکَذِبَ، وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا أَسْتَعِینُ عَلٰی ذٰلِكَ کُلَّ ذِی رَأْیٍ مِنْ أَهْلِی، فَلَمَّا قِیلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّی لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَیْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَکَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَکَعَ فِیهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُتَخَلِّفُونَ فَطَفِقُوا یَعْتَذِرُونَ إِلَیْهِ وَیَحْلِفُونَ لَهُ وَکَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِینَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِیَتَهُمْ، وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمْ، وَیَکِلُ سَرَائِرَهُمْ إِلَی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حَتّٰی جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ لِی: ((تَعَالَ۔)) فَجِئْتُ أَمْشِی حَتّٰی جَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَقَالَ لِی: ((مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَکُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّی لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَیْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا لَرَأَیْتُ أَنِّی أَخْرُجُ مِنْ سَخْطَتِهِ بِعُذْرٍ، لَقَدْ أُعْطِیتُ جَدَلًا وَلٰکِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْیَوْمَ حَدِیثَ کَذِبٍ تَرْضٰی عَنِّی بِهِ لَیُوشِکَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی یُسْخِطُكَ عَلَیَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْیَوْمَ بِصِدْقٍ تَجِدُ عَلَیَّ فِیهِ إِنِّی لَأَرْجُو قُرَّةَ عَیْنِی عَفْوًا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَاللّٰهِ مَا کَانَ لِی عُذْرٌ، وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ قَطُّ أَفْرَغَ وَلَا أَیْسَرَ مِنِّی حِینَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیكَ۔)) فَقُمْتُ وَبَادَرَتْ رِجَالٌ مِنْ بَنِی سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِی فَقَالُوا لِی: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ کُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَکُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، لَقَدْ کَانَ کَافِیَكَ مِنْ ذَنْبِكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا زَالُوا یُؤَنِّبُونِّی حَتّٰی أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُکَذِّبَ نَفْسِی، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِیَ هٰذَا مَعِی أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِیَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مَا قُلْتَ، فَقِیلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِیلَ لَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِیعِ الْعَامِرِیُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَیَّةَ الْوَاقِفِیُّ، قَالَ: فَذَکَرُوا لِی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوْهُمَا لِي، قَالَ: وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، قَالَ: وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي مِنْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي كُنْتُ أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ، فَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ هَجْرِ الْمُسْلِمِينَ، مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ حَائِطَ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، قَالَ: فَعُدْتُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَمَا أَنَاأَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِطَعَامٍ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّنِي عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَاءَ، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، قَالَ: فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا بِرَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا، قَالَ: وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالًا شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ، قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ)) قَالَتْ: فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ، مَا يَزَالُ يَبْكِي مِنْ لَدُنْ أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِكَ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا، قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ، فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اسْتَأْذِنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدْرِیْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْنَا بَعْدَ ذَالِكَ عَشْرَ لَيَالٍ كَمَالَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً حِيْنَ نَهٰى عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفُجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَارِخًا أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْنَا، حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ يُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، وَأَوْفَى الْجَبَلَ، فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ، وَاللّٰهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ فَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِيَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: ((أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ)) قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ حَتّٰى يُعْرَفَ ذٰلِكَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلٰى رَسُولِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا اللّٰهُ تَعَالٰى نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ مِنَ الصِّدْقِ فِي الْحَدِيثِ مُذْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَاللّٰهِ! مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُذْ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي فِيمَا بَقِيَ، قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٧-١١٩] قَالَ كَعْبٌ: فَوَاللَّهِ! مَا أَنْعَمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكُ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوهُ حِينَ كَذَبُوهُ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوهُ حِينَ كَذَبُوهُ شَرَّ مَا يُقَالُ لِأَحَدٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة: ٩٥-٩٦] قَالَ: وَكُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ فَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ تَعَالَى، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ وَلَيْسَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا الَّذِي ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا بِتَخَلُّفِنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3889، 4676، 4677، 6690، صحيح مسلم: 2769.

(مسند احمد: 15789)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن کعب، جو اپنے باپ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کی وجہ سے ان کے قائد تھے، وہ کہتے ہیں: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان کیا جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں شریک ہوا تھا، ماسوائے تبوک اور بدر کے، میں ان میں پیچھے رہ گیا تھا، مگر بدر میں پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نہیں ہوا، نبی کریم ﷺ کی اس جنگ میں غرض یہ تھی کہ قافلہ قریش کا تعاقب کیا جائے، دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچانک حائل کر دیا اور جنگ ہوگئی، میں عقبہ والی رات کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے سب سے اسلام پر قائم رہنے کا عہد لیا تھا اور مجھے تو عقبہ والی وہ رات غزوۂ بدر کے مقابلہ میں عزیز ہے، اگرچہ جنگ بدر کو لوگوں میں زیادہ شہرت حاصل ہے اور جنگ تبوک کا واقعہ یہ ہے کہ اس جنگ سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، اس غزوہ کے وقت میں دو سواریوں کا مالک تھا، اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ کا خیال کرتے تو صاف صاف پتہ نشان اور جگہ نہیں بتاتے تھے، بلکہ کچھ گول مول الفاظ میں بات ظاہر کرتے تھے تاکہ لوگ دوسرا مقام سمجھتے رہیں، غرض جب لڑائی کا وقت آیا تو گرمی بہت شدید تھی، راستہ طویل تھا اور بے آب و گیاہ تھا، دشمن کی تعداد زیادہ تھی، لہٰذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کردیا کہ ہم تبوک جارہے ہیں تاکہ تیاری کرلیں، اس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے، مگر کوئی ایسی کتاب وغیرہ نہیں تھی کہ اس میں سب کے نام لکھے ہوئے ہوں، کوئی کم ہی مسلمان ایسا تھا جو اس لڑائی میں شریک ہونا نہ چاہتا ہو، مگر وہ خیال کرتا تھا کہ اس کی غیر حاضری نبی کریم ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتی جب تک کہ وحی نہ آئے، غرض نبی کریم ﷺ نے لڑائی کی تیاریاں شروع کردیں اور یہ وقت تھا جب کہ میوہ پک رہا تھا اور سایہ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا تھا، سب تیاریاں کررہے تھے، مگر میں ہر صبح کو یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری کرلوں گا، کیا جلدی ہے، میں تو ہر وقت تیاری کرسکتا ہوں، اسی طرح دن گزرتے رہے، ایک روز صبح کو نبی کریم ﷺ روانہ ہوگئے، میں نے سوچا ان کو جانے دو، میں ایک دو دن میں تیاری کرکے راستہ میں ان میں شامل ہوجاؤں گا، دوسری صبح کو میں نے تیاری کرنا چاہی، مگر نہ ہوسکی اور میں یوں ہی رہ گیا تیسرے روز بھی یہی ہوا اور پھر برابر میرا یہی حال ہوتا رہا، اب سب لوگ بہت دور نکل چکے تھے، میں نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ آپ ﷺ سے جاملوں، مگر تقدیر میں نہ تھا، کاش! میں ایسا کرلیتا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے چلے جانے کے بعد میں جب مدینہ میں چلتا پھرتا تو مجھ کو یا تو منافق نظر آتے یا وہ جو کمزور ضعیف اور بیمار تھے، مجھے بہت افسوس ہوتا تھا، (جب میں نے بعد میں معلومات لی تھیں تو ان سے پتہ چلا تھا کہ) نبی کریم ﷺ نے راستے میں مجھے کہیں بھی یاد نہیں کیا تھا، البتہ تبوک پہنچ کر جب سب لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن مالک کہاں ہے؟'' بنوسلمہ کے ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو اپنے حسن و جمال پر ناز کرنے کی وجہ سے رہ گئے ہیں، لیکن سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اچھی بات نہیں کی، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تو انہیں اچھا آدمی ہی سمجھتے ہیں، نبی کریم ﷺ یہ سن کر خاموش ہوگئے، جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ واپس آرہے ہیں تو میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ ہاتھ آجائے جو نبی کریم ﷺ کے غصہ سے مجھے بچا سکے، پھر میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنے لگا کہ اس سلسلہ میں کچھ تم بھی سوچو، مگر جب یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آگئے ہیں تو میرے دل سے اس حیلہ کا خیال دور ہوگیا اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ آپ ﷺ کے غصہ سے نہیں بچا سکے گا، صبح کو نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچ گئے اور آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے، اس بار بھی آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا اور مسجد میں بیٹھ گئے، اب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے یہ کل اسی (۸۰) افراد یا اس سے کچھ زیادہ تھے، نبی کریم ﷺ نے ان سے ان کے عذر قبول کر لئے اور ان سے دوبارہ بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے خیالات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ جب میں آیا تو السلام علیکم کہا، آپ ﷺ نے غصے والی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور فرمایا: ''آؤ'' پس میں سامنے جا کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بھی انتظام کر لیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کا فرمان درست ہے، میں اگر کسی اور کے سامنے ہوتا تو ممکن تھا کہ بہانے وغیرہ کر کے اس سے نجات پا جاتا، کیونکہ میں خوب بول سکتا ہوں، مگر اللہ گواہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو کل اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا، اس لئے میں سچ ہی بولوں گا، چاہے آپ مجھ پر غصہ ہی کیوں نہ فرمائیں، آئندہ کو تو اللہ کی مغفرت اور بخشش کی امید رہے گی، اللہ کی قسم! میں قصور وار ہوں، حالانکہ مال و دولت میں کوئی بھی میرے برابر نہیں ہے، مگر میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شریک نہ ہو سکا، نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا۔ ''کعب نے درست بات بیان کر دی، اچھا چلے جاؤ اور اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرو۔'' میں اٹھ کر چلا گیا، بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور کہنے لگے: ہم نے تو اب تک تمہارا کوئی گناہ نہیں دیکھا، تم نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح نبی کریم ﷺ کے سامنے کوئی بہانہ پیش کر دیا ہوتا، حضور کی دعائے مغفرت تیرے کے لئے کافی ہو جاتی، وہ مجھے برابر یہی سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس چلا جاؤں اور پہلے والی بات کو غلط ثابت کر کے کوئی بہانہ پیش کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی اور شخص بھی ہے، جس نے میری طرح اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں دو آدمی اور بھی ہیں، جنہوں نے اقرار کیا اور آپ ﷺ نے ان سے بھی وہی کچھ فرمایا ہے جو تم سے ارشاد فرمایا ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انھوں نے کہا: ایک مرارہ بن ربیع عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی ہیں، یہ دونوں نیک آدمی تھے اور جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے، ان کا معاملہ میری طرح کا تھا، ان دو آدمیوں کا نام سن کر مجھے بھی اطمینان سا ہو گیا اور میں چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرما دیا تھا کہ کوئی شخص ان تین آدمیوں سے کلام نہ کرے، دوسرے پیچھے رہ جانے والے اور جھوٹے بہانے کرنے والوں کے لئے یہ حکم نہیں دیا تھا، اب ہوا کیا کہ لوگوں نے ہم سے الگ رہنا شروع کر دیا اور ہم ایسے ہو گئے، جیسے ہمیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے، بس گویا ہمارے لیے تو زمین تبدیل ہو گئی، پچاس راتیں اسی حال میں گزر گئیں، میرے دونوں ساتھی تو گھر میں بیٹھ گئے، میں ہمت والا تھا، نکلتا، باجماعت نماز میں شریک ہوتا، بازار وغیرہ جاتا، مگر کوئی میرے ساتھ بات نہیں کرتا تھا، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھی آتا، آپ ﷺ جائے نماز پر جلوہ افروز ہوتے، میں سلام کہتا اور مجھے شبہ سا ہوتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ سلام کا جواب دینے کے ساتھ ہل رہے ہیں یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا، اور آنکھ چرا کر آپ ﷺ کو بھی دیکھتا رہتا کہ آپ ﷺ اس دوران کیا کرتے ہیں، چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو آپ ﷺ مجھے دیکھتے رہتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض کر لیتے، جب لوگوں کے الگ ہونے کی مدت لمبی ہوگئی اور میں لوگوں کی خاموشی سے عاجز آ گیا، ایک دن اپنے چچازاد بھائی سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس باغ میں آیا اور سلام کہا اور اس سے مجھے بہت محبت تھی، مگر اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرنے والا جانتا ہے یا نہیں؟ اس نے اس سوال کا جواب بھی نہیں دیا، پھر میں نے قسم کھا کر یہی بات کہی مگر جواب ندارد، میں نے تیسری مرتبہ یہی کہا تو ابوقتادہ نے صرف اتنا جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا، میں نے رونا شروع کر دیا اور واپس چل دیا، میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ ایک نصرانی کسان، جو ملک شام کا رہنے والا تھا اور اناج فروخت کرنے آیا تھا، وہ لوگوں سے میرا پتہ معلوم کر رہا تھا، لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ کعب بن مالک ہے، وہ میرے پاس آیا اور غسان کے نصرانی بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا، اس میں لکھا تھا کہ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے رسول تم پر بہت زیادتی کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ نے تم کو ذلیل اور بے عزت نہیں بنایا ہے، تم بہت کام کے آدمی ہو، تم میرے پاس آ جاؤ، ہم تم کو بہت آرام سے رکھیں گے۔'' میں نے سوچا کہ یہ تو دوہری آزمائش ہے اور پھر اس خط کو آگ کے تنور میں ڈال دیا، ابھی تک چالیس دن گزرے تھے، دس باقی تھے کہ نبی کریم ﷺ کے قاصد سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے آ کر کہا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ، میں نے کہا: کیا مطلب ہے؟ طلاق دے دوں یا کچھ اور؟ انھوں نے کہا: بس الگ رہو اور مباشرت وغیرہ مت کرو، میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا گیا، پس میں نے بیوی سے کہا کہ تم اس وقت تک اپنے رشتہ داروں میں جا کر رہو، جب تک اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ نہ فرما دے۔ اُدھر سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ میرا خاوند بہت بوڑھا ہے، اگر میں اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی برائی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، بس وہ صحبت نہ کرنے پائے، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں تو ایسی خواہش ہی نہیں ہے اور جب سے یہ بات ہوئی ہے، وہ مسلسل رو رہا ہے، جب اس کے بارے میں یہ بات سامنے آئی تو میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا: تم بھی نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی ہی اجازت حاصل کر لو، تاکہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے، جس طرح سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا، معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ کیا فرمائیں گے، میں نوجوان آدمی ہوں، ہلال کی مانند ضعیف نہیں ہوں، اس کے بعد وہ دس راتیں بھی گزر گئیں اور میں پچاسویں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات کو صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھ کر بیٹھا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور زمین میرے لئے باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو چکی ہے، اتنے میں کوہ سلع پر سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: اے کعب بن مالک! تم کو بشارت دی جاتی ہے۔ یہ آواز کے سنتے ہی میں خوشی سے سجدہ میں گر پڑا اور یقین کرلیا کہ اب یہ مشکل آسان ہوگئی، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے بعد لوگوں سے فرمایا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا قصور معاف کردیا ہے۔'' اب تو لوگ میرے پاس اور میرے ان ساتھیوں کے پاس خوشخبری اور مبارکباد کے لئے جانے لگے اور ایک آدمی اپنے گھوڑے کو بھگاتے میرے پاس آیا اور ایک دوسرے بنوسلمہ کے آدمی نے سلع پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی، اس کی آواز جلدی میرے کانوں تک پہنچ گئی، اس وقت میں اس قدر خوش ہوا کہ اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دے دیئے، جبکہ میرے پاس ان کے سوا کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے، میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے دو کپڑے لے کر زیبِ تن کیے، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جانے لگا، راستہ میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا، وہ مجھے مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام تمہیں مبارک ہو۔ پھر جب میں مسجد میں گیا نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، طلحہ بن عبیداللہ مجھے دیکھ کر دوڑے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مبارکباد دی، مہاجرین میں سے یہ کام صرف طلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا، اللہ گواہ ہے کہ میں ان کا یہ طرزِ عمل کبھی نہیں بھولوں گا، پھر جب میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کہا اور آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے کعب! یہ دن تمہیں مبارک ہو، جو سب دنوں سے اچھا ہے، تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک۔'' میں نے عرض کیا: یہ معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے یا آپ ﷺ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا گیا ہے۔'' اور آپ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا اور ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے، پھر میں نے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی اس نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیرات نہ کردوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا کرو اور کچھ اپنے لئے رکھ لو، کیونکہ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: جی ٹھیک ہے، میں اپنا خیبر کا حصہ روک لیتا ہوں، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے، اب میں تمام زندگی سچ ہی بولوں گا، اللہ کی قسم! میں نہیں کہہ سکتا کہ سچ بولنے کی وجہ سے اللہ نے کسی پر ایسی مہربانی فرمائی ہو، جو مجھ پر کی ہے، اس وقت سے آج تلک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں امید کرتا ہوں کہ زندگی بھر اللہ مجھے جھوٹ سے بچائے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ ایات نازل فرمائیں: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ .....''بلاشبہ یقیناً اللہ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین وانصار پر بھی، جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جائیں، پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہوگیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب کے سوا نہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' (سورۂ توبہ: ۱۱۷۔ ۱۱۹) سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے مجھے سچ بولنے کی توفیق دے کر ہلاک ہونے سے بچا لیا، ورنہ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی تباہ اور ہلاک ہو جاتا، جنھوں نے آپ ﷺ سے جھوٹ بولا، جھوٹے حلف اٹھائے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ۔﴾ .....''عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹا لو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ تمھارے لیے قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' (سورۂ توبہ: ۹۵، ۹۶) سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تینوں ان منافقوں سے علیحدہ ہیں، جنھوں نے نہ جانے کتنے بہانے بنائے اور جھوٹے حلف اٹھائے اور نبی کریم ﷺ نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت لے لی اور ان کے لیے دعائے مغفرت فرما دی، مگر ہمارا معاملہ چھوڑے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔﴾ .....''اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سوانہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۱۱۸) آپ ﷺ کا ہم کو پیچھے کرنا اور ہمارے معاملے کو مؤخر کرنا، جس کا ذکر کیا گیا ہے، یہ ہمارا غزوے سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ یہ تو ان کی وجہ سے تھا، جنھوں نے آپ ﷺ کے لیے حلف اٹھائے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیے اور آپ ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11882/6770]..... عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْأَرَتِّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا يَعْنِي يَجْتَنِيْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1276، 3913، 3914، 4047، صحیح مسلم: 940. (مسند احمد: 21058)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، اس لیے اللہ تعالیٰ پر ہمارا ثواب ثابت ہو گیا (جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے)۔ پھر ہم میں بعض لوگ ایسے تھے، جو اپنے عمل کا اجر کھائے بغیر اللہ کے پاس چلے گئے، ان میں سے ایک سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، جو احد کے دن شہید ہو گئے، ہمیں ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر مل سکی اور وہ بھی اس قدر مختصر تھی کہ جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانپا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں، جبکہ ہم میں بعض ایسے بھی ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا اور اب وہ اسے چن رہے ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11883/6771]..... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مُعَاذِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: ((إِنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ نَبَذَةً۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المستدرك الحاكم: 268/3، الفضائل الصحابة لأحمد: 1285. (مسند احمد: 108)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''وہ قیامت کے دن اہل علم سے ایک تیر کی پھینک پر آگے آگے جا رہے ہوں گے۔''

[11884/6772]..... وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَشَدُّهَا فِي دِيْنِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهَا بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3791، سنن ابن ماجه: 155. (مسند احمد: 13990)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں ابو بکر سب سے بڑھ کر مہربان ہیں، میری امت میں سے عمر دین کے بارے میں بڑے سخت ہیں، عثمان سب سے بڑھ کر حیادار ہیں اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حلال وحرام کا علم سب سے زیادہ ہے۔''

[11886/6773]..... عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوصِيهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا، أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا أَوْ قَبْرِي۔)) فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 647، المعجم الكبير للطبراني: 241/20. (مسند احمد: 22052)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو ان کو وصیتیں کرتے ہوئے گئے، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: ''معاذ! ممکن ہے کہ اس سال کے بعد تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو سکے اور ہوسکتا ہے کہ تم میری اس مسجد یا قبر کے پاس سے گزرو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے خیال سے رنجیدہ ہو کر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ رو پڑے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سب لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے، جو تقویٰ کی صفت سے متصف ہوں، وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔''

[11889/6774]..... عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَتُهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيُفْتَحُ لَكُمْ، وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالدُّمَّلِ أَوْ كَالْحَزَّةِ، يَأْخُذُ بِمَرَاقِّ الرَّجُلِ يَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيُزَكِّي بِهَا أَعْمَالَهُمْ۔)) اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطِهِ هُوَ وَأَهْلَ بَيْتِهِ الْحَظَّ الْأَوْفَرَ مِنْهُ، فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَطُعِنَ فِي أُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا حُمْرَ النَّعَمِ۔

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني : 225/20 . (مسند احمد: 22088)

ترجمۃ الحدیث اسماعیل بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ عنقریب ارض شام کی طرف ہجرت کر جاؤ گے اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہوگا اور تمہارے اندر گوشت کے ٹکڑے کی مانند ایک بیماری (یعنی طاعون) داخل ہوگی، جو انسان کے پیٹ کے نچلے حصے پر ااثر انداز ہوگی، اللہ تعالیٰ اس بیماری کے ذریعے لوگوں کو مقام شہادت سے نوازے گا اور ان کے اعمال کا تزکیہ کرے گا۔'' یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ معاذ بن جبل نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس بیماری کا وافر حصہ عطا فرما، چنانچہ ان لوگوں کو طاعون کی بیماری نے آ لیا اور ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی انگشت شہادت زخمی ہوگئی تو وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میری انگلی بچ جاتی اور مجھے سرخ اونٹ مل جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11890/6775]..... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔)) ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ۔))

تخریج الحدیث صحيح: صحيح ابن خزيمة: 1938، سنن النسائي: 145/4 . (مسند احمد: 17152)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ہمیں ماہ رمضان میں سحری کے لیے بلانے کے لیے فرماتے: ''بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔'' پھر میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک موقع پر آپ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ''یا اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھنے پڑھنے اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

[11891/6776]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ عُمَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ ذَکَرَ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِبِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3842 . (مسند احمد: 17895)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''یا اللہ! اسے راہ دکھانے والا ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو بھی ہدایت نصیب فرما۔''

[11893/6777]..... عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ مُعَاوِیَةَ دَخَلَ بَیْتًا فِیْهِ ابْنُ عَامِرٍ وَابْنُ الزُّبَیْرِ ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَیْرِ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِیَةُ: اجْلَسْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَمْثُلَ لَهُ الْعِبَادُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ بَیْتًا فِی النَّارِ۔)) وَفِیْ لَفْظٍ: ((فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 5229، سنن الترمذی: 2755 . (مسند احمد: 16830)

ترجمۃ الحدیث ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، اس میں ابن عامر اور ابن زبیر بھی موجود تھے، ابن عامر تو کھڑے ہو گئے، لیکن سیدنا ابن زبیر بیٹھے رہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا: بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس کی یہ خواہش ہو کہ بندے اس کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا گھر دوزخ میں تیار کر لے۔''

[11894/6778]..... عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ مُعَاوِیَةَ (ابْنَ أَبِی سُفْیَانَ رضی اللہ عنہ) أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِهِ بِمِشْقَصٍ ، فَقُلْنَا لابْنِ عَبَّاسٍ: مَا بَلَغَنَا هٰذَا إِلَّاعَنْ مُعَاوِیَةَ ، فَقَالَ: مَا کَانَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهَمًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1730، صحیح مسلم: 1246 . (مسند احمد: 16887)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے لمبے چوڑے پھل سے اپنے بال تراشے تھے۔ مجاہد اور عطا کہتے ہیں: ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات ہمیں صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے موصول ہوئی ہے۔ انھوں نے جواباً کہا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تہمت زدہ نہیں ہیں (یعنی وہ یہ خبر دینے میں سچے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11896/6779]..... عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ، عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَأَبِيْ وَجَدِّيْ، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ فَأَفْلَجَنِيْ، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِيْ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1551، المعجم الکبیر للطبرانی: 1072/19. (مسند احمد: 18275)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں، میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک معاملہ لے گیا تو آپ نے میرے حق میں فیصلہ کیا اور میرے لیے نکاح کا پیغام بھیج کر آپ نے میرا نکاح کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11898/6780]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ ابْنِ الْأَسْوَدِ: مَشْهَدًا، لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰكِنْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ، وَعَنْ يَسَارِكَ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ، وَمِنْ خَلْفِكَ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُشْرِقُ وَسَرَّهُ ذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3952. (مسند احمد: 4070)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو ایک موقع پر ایسی بات کرتے سنا ہے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کاش وہ فرد میں ہوتا اور اس کے عوض ہر وہ چیز دے دیتا، جس کو اس کے برابر سمجھا جاتا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ ﷺ مشرکین کے خلاف بد دعا کر رہے تھے، سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اس طرح نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ: ﴿اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ ..... ''آپ اور آپ کا رب جا کر لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔'' (مائدہ:24) بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف سے (آپ کے دفاع میں) لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر از حد خوش ہوئے اور میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو خوشی سے دمکتا دیکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابُ ذِكْرِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم اِشْتَهَرُوْا بِكُنِيَّتِهِمْ

کنیتوں سے مشہور ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکروں کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَاسْمُهُ الصُّدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کا صدی بن عجلان تھا

[11900/6781]..... عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَنْشَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ۔)) قَالَ: فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوًا ثَانِيًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ۔)) قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا ثَالِثًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَتَيْتُكَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ مَرَّتِي هٰذِهِ فَسَأَلْتُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَنَا وَيُغَنِّمَنَا، فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ۔)) قَالَ: فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ۔)) قَالَ: فَمَا رُئِيَ أَبُو أُمَامَةَ وَلَا امْرَأَتُهُ وَلَا خَادِمُهُ إِلَّا صُيَّامًا، قَالَ: فَكَانَ إِذَا رُئِيَ فِي دَارِهِمْ دُخَانٌ بِالنَّهَارِ قِيلَ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ، نَزَلَ بِهِمْ نَازِلٌ، قَالَ: فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَرْتَنَا بِالصِّيَامِ فَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا فِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِعَمَلٍ آخَرَ، قَالَ: ((اعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 165/4 . (مسند احمد: 22140)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ تیار کیا، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں شہید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی دعا فرمائیں۔لیکن آپ ﷺ نے یوں دعا کی:''یا اللہ! ان کو سلامت رکھ اور انہیں غنیمت سے سرفراز فرما۔'' پس اس دعا کے نتیجے میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔اس کے بعد پھر ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے غزوہ کی تیاری کی، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب کی بار تو آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا فرمائیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی:''یا اللہ! انہیں سلامت رکھ اور انہیں مال غنیمت سے سرفراز فرما۔'' آپ ﷺ کی اس دعا کی برکت سے ہم صحیح سلامت رہے اور مال غنیمت سمیت واپس ہوئے۔اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے تیسرے غزوے کی تیاری کی ہے، میں نے آپ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا فرمائیں۔آپ نے دونوں دفعہ دعا فرمائی کہ''اللہ ہمیں سلامت رکھے اور مال غنیمت سے نوازے۔'' چنانچہ دونوں دفعہ ہم سلامت رہے اور مال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔اللہ کے رسول! آپ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعا فرمائیں۔آپ ﷺ نے یوں دعا کی:''یا اللہ! انہیں سلامت رکھ اور ان کو مال غنیمت سے سرفراز فرما۔'' چنانچہ ہم صحیح سلامت رہے اور مال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کسی ایسے کام کا حکم فرمائیں کہ میں جس پر عمل کروں اور اللہ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔آپ ﷺ نے فرمایا:''تم روزے رکھا کرو، کوئی عمل روزے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔'' رجاء بن حیوہ کہتے ہیں: اس کے بعد سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی بیوی اور ان کے خادم کو روزے کی حالت ہی میں دیکھا گیا۔رجاء کہتے ہیں: اگر کبھی دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا دکھائی دیتا تو لوگ کہتے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان یا ملاقاتی آیا ہو گا، سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا میں روزوں پر کاربند رہا۔پھر ایک بار میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے، مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمارے لیے اس عمل میں برکت فرمائی ہے، اب آپ ہمیں اس کے علاوہ مزید کسی دوسرے عمل کا حکم بھی فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:''جان لو کہ تم اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے جو سجدہ کرو گے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ معاف کرے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11902/6782]..... عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظِبْيَانَ وَيَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ قَالَ: غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الرُّومَ فَمَرِضَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ: أَنَا إِذَا مِتُّ فَاحْمِلُونِيْ فَإِذَا صَافَفْتُمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَدُوَّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا حَالِي هٰذَا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح بمجموع طرقه: المعجم الکبیر الطبرانی : 4044، مصنف ابن ابی شیبة: 320/5 . (مسند احمد: 23560)

ترجمة الحدیث ابوظبیان سے مروی ہے کہ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ روم کے خلاف ایک غزوہ میں شریک تھے اور وہاں بیمار پڑ گئے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اٹھا کر لے جانا، جہاں دشمن سامنے آ جائے تم مجھے وہیں اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر میں اس حال میں (یعنی اس مرض الموت میں) نہ ہوتا تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں جائے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَبِي الدَّحْدَاحِ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو دحداح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11903/6783]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً وَأَنَا أُقِيمُ حَائِطِي بِهَا فَأْمُرُهُ أَنْ يُعْطِيَنِي حَتّٰى أُقِيمَ حَائِطِي بِهَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَعْطِهَا إِيَّاهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔)) فَأَبٰى فَأَتَاهُ أَبُو الدَّحْدَاحِ ، فَقَالَ: بِعْنِي نَخْلَتَكَ بِحَائِطِي ، فَفَعَلَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِي ، قَالَ: فَاجْعَلْهَا لَهُ فَقَدْ أَعْطَيْتُكَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَمْ مِنْ عَذْقٍ رَاحَ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ۔)) قَالَهَا مِرَارًا ، قَالَ: فَأَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ الدَّحْدَاحِ! اخْرُجِي مِنَ الْحَائِطِ فَإِنِّي قَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَالَتْ: رَبِحَ الْبَيْعُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 7159، المعجم الکبیر للطبرانی : 763/22، المستدرك للحاکم: 20/2 . (مسند احمد: 12482)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول! فلاں آدمی کا کھجور کا ایک درخت ہے، میں اس درخت کا ضرورت مند ہوں تا کہ اس کے ذریعے اپنے باغ کی دیوار کو سیدھا کر سکوں، آپ اسے حکم دیں کہ وہ یہ درخت مجھے دے دے اور میں اپنے باغ کی دیوار کو مضبوط کر لوں۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم یہ درخت اسے دے دو، اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ایک درخت لے دوں گا۔'' اس نے اس بات سے انکار کیا۔ یہ بات سن کر سیدنا ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے آ کر اس آدمی سے کہا کہ میرے پورے باغ کے عوض تم یہ ایک کھجور مجھے فروخت کر دو، اس نے ایسے ہی کیا، پھر سیدنا ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے وہ ایک کھجور اپنے پورے باغ کے عوض خرید لی ہے، آپ یہ کھجور اس ضرورت مند کو دے دیں، میں کھجور کا یہ درخت آپ کے حوالے کر چکا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کھجور کے کتنے ہی خوشے ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے لیے لٹک رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے یہ بات متعدد مرتبہ دہرائی، ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے پاس آ کر اس سے کہا: اے ام دحداح! باغ سے باہر نکل آؤ، میں نے یہ باغ جنت کی ایک کھجور کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ اس نے کہا: آپ نے تو بڑے فائدے والا سودا کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11905/6784]..... عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: نَزَلَ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مُقِيمٌ فَنَسْرَحَ أَمْ ظَاعِنٌ فَنَعْلِفَ، قَالَ: بَلْ ظَاعِنٌ، قَالَ: فَإِنِّي سَأُزَوِّدُكَ زَادًا لَوْ أَجِدُ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزَوَّدْتُكَ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نُصَلِّي وَيُصَلُّونَ، وَنَصُومُ وَيَصُومُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ فَعَلْتَهُ لَمْ يَسْبِقْكَ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يُدْرِكْكَ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الَّذِي تَفْعَلُ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو داؤد الطیالسی: 982، مصنف ابن ابی شیبة: 453/13. (مسند احمد: 21709)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے ہاں مہمان ٹھہرا، انھوں نے اس سے دریافت کیا کہ اگر آپ ہمارے ہاں قیام فرمائیں تو ہم آپ کی سواری کو چراگاہ میں بھجوا دیں اور اگر جلد روانگی کا پروگرام ہو تو ہم اسے یہیں چارہ ڈال دیں۔ اس آدمی نے کہا: نہیں، میں تو بس جانے والا ہوں، انہوں نے فرمایا: میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ایک زادِ راہ دینا چاہتا ہوں، اگر میرے پاس اس سے بہتر کوئی تحفہ ہوتا تو میں وہ آپ کی نذر کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا اور آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مالدار لوگ دنیا کے لحاظ سے بھی آگے نکل گئے اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ ہم (غریب لوگ) نماز پڑھتے ہیں اور وہ امیر لوگ بھی نماز ادا کرتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتلاؤں، اگر تم اس پر عمل کرو تو نہ اگلوں میں سے کوئی تم سے آگے بڑھ سکے گا اور نہ پچھلوں میں سے کوئی تجھ کو پا سکے گا، ماسوائے اس کے جو اسی پر عمل کرے، تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' تینتیس بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اور چونتیس بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَقِصَّةِ إِسْلَامِهِ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور ان کے اسلام لانے کا واقعہ

[11908/6785]..... عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 3801، سنن ابن ماجه: 156. (مسند احمد: 7078)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین نے نہیں اٹھایا کسی ایسے آدمی کو اور آسمان نے سایہ نہیں کیا کسی ایسے آدمی پر جو ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر سچا ہو۔''

[11910/6786]..... عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي لَأُقَرِّبُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ تَرَكْتُهُ عَلَيْهِ۔)) وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ! مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي۔

تخریج الحدیث حدیث محتمل للتحسین: المعجم الكبير للطبرانی: 1627. (مسند احمد: 21458)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: قیامت کے دن میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوں گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''تم میں سے جو آدمی دنیا سے اس حال میں گیا، جس حال میں میں اسے چھوڑ کر جاؤں تو وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہو گا۔'' اللہ کی قسم! میرے سوا تم میں سے ہر ایک دنیوی امور اور معاملات سے ملوث ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11912/6787]..... وَعَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُ حِينَ يَرَوْنَهُ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: مَا يُفِرُّ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ بِالَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 522/4 . (مسند احمد: 21451)

ترجمۃ الحدیث احنف بن قیس سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کو دیکھتے تو اس سے دور بھاگ جاتے، میں نے اس آدمی سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے بتلایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر کیوں بھاگ جاتے ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ میں ان لوگوں کو وہ خزانے یعنی مال و دولت جمع کرنے سے روکتا ہوں، جن سے رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَبِي زَيْدٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کا نام عمرو بن اخطب ہے

[11923/6788]..... (وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ رضی اللہ عنہ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: رَأَيْتُ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَرَجُلٍ، قَالَ: بِإِصْبَعِهِ الثَّلَاثَةِ هٰكَذَا فَمَسَحْتُهُ بِيَدِي۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الطبرانی: 48/17 . (مسند احمد: 22882)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے کاندھوں کے درمیان جو مہر تھی، وہ دیکھی۔ ابوزید نے تین انگلیوں کو جمع کر کے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ اس طرح تھی، میں نے اسے ہاتھ لگا کر چھوا تھا۔

[11924/6789]..... وَعَنْ تَمِيمِ بْنِ حُوَيْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يَقُولُ: قَاتَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً، قَالَ شُعْبَةُ أَحَدُ الرُّوَاةِ: وَهُوَ جَدُّ عَزْرَةَ هٰذَا۔

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: المعجم الكبير للطبرانی: 50/17 . (مسند احمد: 22884)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تیرہ غزوات لڑے ہیں۔ شعبہ راوی نے کہا: سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ اس عزرہ کے دادا تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11926/6790]..... عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ ثَلَاثِيْنَ رَاكِبًا، قَالَ: فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّفُوْنَا فَأَبَوْا، قَالَ: فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ، قَالَ: فَأَتَوْنَا فَقَالُوْا: فِيْكُمْ أَحَدٌ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا وَلٰكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتّٰى تُعْطُوْنَا شَيْئًا، قَالُوْا: فَإِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَبَرَأَ (وَفِيْ لَفْظٍ: قَالَ: فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَتَوْهُمْ بِالشَّاءِ، قَالَ: فَلَمَّا قَبَضْنَا الْغَنَمَ، قَالَ: عَرَضَ فِيْ أَنْفُسِنَا مِنْهَا، قَالَ: فَكَفَفْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ (وَفِيْ لَفْظٍ: فَقَالَ أَصْحَابِيْ: لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ هٰذَا بِشَيْءٍ لَا نَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ، اِقْسِمُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ، (وَفِيْ لَفْظٍ: فَقَالَ: كُلْ وَأَطْعِمْنَا مَعَكَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: أُلْقِيَ فِيْ رَوْعِيْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2276، 5749، صحیح مسلم: 2201. (مسند احمد: 11070)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تیس سوار مجاہدین کو ایک سریّے میں بھیجا، ہم عرب کی ایک قوم کے پاس سے اترے اوران سے میزبانی کا اپنا حق طلب کیا، لیکن انہوں نے انکار کردیا، ہوا یوں کہ ان کے ایک سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا، وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا تم میں سے کوئی آدمی ڈسنے کا دم کر لیتا ہے، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں میں کر لیتا ہوں، لیکن میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا، جب تک تم ہمیں کچھ عطا نہیں کروگے، انہوں نے کہا: ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور سات مرتبہ پڑھی، اپنی تھوک جمع کرتا اور پھر اس پر تھوک دیتا، پس وہ تندرست ہوگیا اور انہوں نے تیس بکریاں دے دیں، جب ہم نے وہ بکریاں اپنے قبضے میں لے لیں، تو ہمیں شک ہونے لگا (کہ پتہ نہیں یہ ہمارے لئے حلال بھی ہیں یا کہ نہیں)۔ سو ہم ان پر کوئی کاروائی کرنے سے رک گئے، یہاں تک کہ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلیں۔ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیسے جانا کہ یہ دم ہے! ان کو تقسیم کرلو اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے: ''تو خود بھی کھا اور ہمیں بھی اپنے ساتھ کھلا، بھلا تجھے کیسے پتہ چلا تھا کہ یہ دم ہے؟'' میں نے کہا: جی بس میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی تھی۔

[11927/6791]..... عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نَزَلْتُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَضَمَّنِى وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ ، قَالَ: فَحَدَّثَ اَنَّهُ اَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ اَوْ اُمُّهُ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْاَلْهُ فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ ، قَالَ: فَقُلْتُ: حَتّٰى اَلْتَمِسَ شَيْئًا ، قَالَ: فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَخْطُبُ فَاَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَعَفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنِ اسْتَغْنٰى يُغْنِهِ اللّٰهُ ، وَمَنْ سَاَلَنَا إِمَّا اَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَإِمَّا اَنْ نُوَاسِيَهُ ، وَمَنْ يَسْتَعِفُّ عَنَّا اَوْ يَسْتَغْنِ اَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ يَسَاَلُنَا)) قَالَ: فَرَجَعْتُ فَمَا سَاَلْتُهُ شَيْئًا ، فَمَا زَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا اَعْلَمُ فِى الْاَنْصَارِ اَهْلِ بَيْتٍ اَكْثَرَ اَمْوَالاً مِنَّا۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 2211، مصنف ابن ابی شیبة: 211/3، شعب الإیمان للبیهقی : 3504 . (مسند احمد: 11401)

ترجمة الحدیث ہلال بن حصین کہتے ہیں: میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ٹھہرا، ہم ایک مجلس میں جمع ہوئے، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ انہوں نے اس حال میں صبح کی کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا، ان کی اہلیہ یا والدہ نے ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے کچھ مانگ کر لاؤ، جب فلاں آدمی نے جا کر آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے دیا تھا، اسی طرح فلاں نے بھی آپ ﷺ کے پاس جا کر مانگا تھا، آپ ﷺ نے اسے بھی عطا کیا تھا۔ میں (ابوسعید) نے جواباً کہا: میں پہلے (کسی اور ذریعہ سے) کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کروں گا، پھر میں نے ایسے ہی کیا، مگر مجھے (کہیں سے) کچھ بھی نہ ملا۔ بالآخر میں آپ ﷺ کے پاس چلا گیا، اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ اس وقت یہ بات ارشاد فرما رہے تھے: ''جو آدمی مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے بچا لے گا اور جس نے غِنٰی اختیار کیا، اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو آدمی ہم سے کوئی چیز مانگے گا تو ہم اسے کچھ نہ کچھ دے دیں گے، بہرحال جو شخص ہم سے مانگنے سے بچے گا اور غِنٰی اختیار کرے گا تو وہ ہمیں سوال کرنے والے آدمی کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہوگا۔'' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر میں واپس چلا آیا اور میں نے آپ ﷺ سے کوئی سوال نہیں کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر رزق دیا کہ میں نہیں جانتا کہ انصار کے کسی گھر والے ہم سے زیادہ مال دار ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[11929/6792]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ، وَعَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ، وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ مُحَدِّثٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ أَوِ الْأَنْبِذَةِ فَاشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَإِنْ زُرْتُمُوهَا فَلَا تَقُولُوا هُجْرًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: المؤطا للإمام مالك: 485/2 . (مسند احمد: 11627)

ترجمۃ الحدیث محمد بن عمرو بن ثابت سے مروی ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں جانا چاہتا ہوں، میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوسعید! میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ آپ قربانی کے گوشت سے، بعض مخصوص مشروبات سے اور زیارت قبور سے منع فرما رہے تھے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ بیان کرتے ہیں۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں نے تمہیں تین دنوں کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب تم جب تک چاہو کھا سکتے اور ذخیرہ کر سکتے ہو، اب اللہ نے خوش حالی کر دی ہے اور میں نے تمہیں بعض برتنوں کے مشروبات (یعنی نبیذ) سے منع کیا تھا۔ اب تم ان برتنوں میں بھی تیار کر کے پی سکتے ہو، (بس اتنا یاد رکھو کہ) ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا، اب اگر تم قبرستان جاؤ تو خلاف شرع باتیں نہ کیا کرو۔''

[11930/6793]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ مِنْ حِلَقِ الْأَنْصَارِ فَجَائَنَا أَبُو مُوسٰى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ۔)) فَقَالَ لَتَجِيئَنَّ بِبَيِّنَةٍ عَلَى الَّذِي تَقُولُ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا أَبُو مُوسٰى مَذْعُورًا أَوْ قَالَ فَزِعًا فَقَالَ: أَسْتَشْهِدُكُمْ، فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ فَقُمْتُ مَعَهُ وَشَهِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6245، صحیح مسلم: 2153. (مسند احمد: 11029)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں انصار کے ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور وہ کچھ ڈرے ڈرے سے لگ رہے تھے انہوں نے کہا، دراصل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلایا تھا، پس میں ان کے پاس آیا اور تین بار اجازت طلب کی، لیکن جب مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس پلٹ گیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تین مرتبہ کسی سے اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔'' جب میں نے یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بتلائی تو انھوں نے کہا: اس بات کی دلیل لاؤ، وگرنہ میں تم کو سزا دوں گا، پس میں گواہی طلب کرنے کے لیے آیا ہوں، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر ہم میں جو سب سے چھوٹا ہے، وہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوگا، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہی سب سے چھوٹا تھا، پس میں کھڑا ہوا اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔''

[11931/6794]..... عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَامَرْوَانُ! خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُ يُخْرَجُ بِهِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُ يُبْدَأُ بِهَا. قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، وَقَالَ مَرَّةً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِيَدِهِ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 49. (مسند احمد: 11073/ أ)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے عید والے دن (عیدگاہ میں) منبر رکھوایا، جبکہ یہ اس سے پہلے نہیں نکالا جاتا تھا اور نماز سے پہلے خطبے سے ابتدا کی، جبکہ اس سے نہیں، بلکہ نماز سے ابتدا کی جاتی تھی۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے، تو نے آج عید کے دن منبر نکالا ہے، جبکہ اسے نہیں نکالا جاتا تھا اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ سے ابتدا کی ہے، حالانکہ خطبہ سے تو ابتدا نہیں کی جاتی تھی۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلان بن فلان ہے۔ پھر انھوں نے کہا؛ اس شخص نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے ہاتھ سے روکنے کی طاقت ہوتو وہ اس کو روکے، اگر ہاتھ سے ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے روکے، اگر زبان سے بھی قدرت نہ ہوتو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11933/6795]..... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ۔)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 920. (مسند احمد: 26543)

ترجمۃ الحدیث ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں یعنی نظر اوپر کو اٹھ چکی تھیں۔ (دراصل ان کی وفات ہو رہی تھی یا ہو چکی تھی اور آنکھیں کھلی تھیں)، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔'' یہ سن کر ان کے گھر والے رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے حق میں صرف خیر و بھلائی کی ہی دعا کرو، تم جو کچھ بھی کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے خود یوں دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ'' (یا اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور ان کے بعد باقی رہ جانے والوں میں تو اس کا خلیفہ بن جا اور اے رب العالمین! تو اس کی اور ہماری مغفرت فرما، یا اللہ! اس کی قبر کو کشادہ کر اور اسے اس کے لیے روشن فرما۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11934/6796]..... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي الطُّفَيْلِ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرِي، قَالَ: قُلْتُ: وَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ صِفَتُهُ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقصَّدًا۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2340 . (مسند احمد: 23797)

ترجمۃ الحدیث جریری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا: میرے سوا کوئی ایسا آدمی باقی نہیں رہا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو۔ میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کا حلیہ کیسا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ گورے خوبصورت اور میانہ قد کے تھے۔

[11936/6797]..... وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَدْرَكْتُ ثَمَانَ سِنِيْنَ مِنْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُلِدْتُ عَامَ أُحُدٍ۔

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 618/3، المعجم الاوسط للطبرانی: 4302 . (مسند احمد: 23799)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میری ولادت احد کے سال ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آٹھ سال پائے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11936/6798]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ خَلْفَهُ يَتَتَرَّسُ بِهِ وَكَانَ رَامِيًا، وَكَانَ إِذَا رَمٰى رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَخْصَهُ يَنْظُرُ أَيْنَ يَقَعُ سَهْمُهُ، وَيَرْفَعُ أَبُو طَلْحَةَ صَدْرَهُ وَيَقُولُ: هٰكَذَا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَسُوقُ نَفْسَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُولُ: إِنِّي جَلْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَوَجِّهْنِي فِي حَوَائِجِكَ وَمُرْنِي بِمَا شِئْتَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2880، 3811، 4064، صحيح مسلم: 1811 . (مسند احمد: 14058)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑے کفار پر تیر برسا رہے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ان کو ڈھال بنائے ہوئے تھے، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے، جب وہ تیر چھوڑتے تو رسول اللہ ﷺ سر اٹھا کر دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرتا ہے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی خوشی سے سینہ تان کر کہتے: اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! ایسے ہوتی ہے تیر اندازی، اللہ کی قسم! کوئی تیر آپ تک نہیں پہنچے گا، میری گردن آپ کے آگے ہے۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لے جاتے اور کہتے: اے اللہ کی رسول! میں مضبوط ہوں، آپ اپنے کاموں کے لیے مجھے بھیجا کریں اور جو چاہیں مجھے حکم دیا کریں۔

[11937/6799]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ۔)) قَالَ: وَكَانَ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْحَرْبِ، ثُمَّ يَنْثُرُ كِنَانَتَهُ وَيَقُولُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 3983. (مسند احمد: 13745)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لشکر میں ابوطلحہ اکیلے کی آواز پوری جماعت کی آواز سے بہتر ہے۔'' جنگ کے دوران سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جاتے اور اپنے ترکش کے تیروں کو بکھیر دیتے اور کہتے: اے اللہ کے رسول! میرا چہرہ آپ کے چہرے کو بچانے والا ہے اور میری جان آپ کے لیے فدا ہے۔

[11940/6800]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَبُوطَلْحَةَ يُكْثِرُ الصَّوْمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَا يُفْطِرُ إِلَّا فِي سَفَرٍ أَوْ مَرَضٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2828. (مسند احمد: 12016)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو پھر تو وہ صرف سفر یا بیماری کی وجہ سے ہی روزے کا ناغہ کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ وَاسْمُهُ عُبَيْدٌ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو عامر عبید اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11941/6801]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُعَيْمٍ الْقَيْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ أَبَا مُوسٰى حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا هَزَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ عَقَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَلٰى خَيْلِ الطَّلَبِ، فَطَلَبَ فَكُنْتُ فِيمَنْ طَلَبَهُمْ فَأَسْرَعَ بِهِ فَرَسُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَدْرَكَ ابْنَ دُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ فَقَتَلَ أَبَا عَامِرٍ وَأَخَذَ اللِّوَاءَ، وَشَدَدْتُ عَلَى ابْنِ دُرَيْدٍ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ اللِّوَاءَ، وَانْصَرَفْتُ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْمِلُ اللِّوَاءَ قَالَ: ((يَا أَبَا مُوسَى! قُتِلَ أَبُو عَامِرٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عُبَيْدَكَ عُبَيْدًا أَبَا عَامِرٍ اجْعَلْهُ مِنَ الْأَكْثَرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح**: مسند ابویعلی: 7222، صحیح ابن حبان: 7191. (مسند احمد: 19567)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حنین میں بنو ہوازن کو ہزیمت سے دو چار کیا، تو رسول اللہ نے بھاگ جانے والے مشرکوں کا پیچھا کرنے کے لیے سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں کے ایک دستہ پر مامور فرمایا، یہ ان کے پیچھے روانہ ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا تیزی سے ان کو لے کر آگے نکل گیا، انہوں نے ابن درید کو جا لیا، لیکن ابن درید نے سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اور ان کا جھنڈا قبضے میں لے لیا، پھر میں نے ابن درید کا پیچھا کر کے اسے قتل کر دیا اور جھنڈا دوبارہ اپنے قبضے میں لے لیا اور میں لوگوں کے ساتھ واپس ہوا، رسول اللہ نے جھنڈا اُٹھائے دیکھا تو فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! کیا ابو عامر قتل ہو گئے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ اپنے پیارے بندے عبید ابو عامر کو قیامت کے روز ان لوگوں میں بنانا جن کے صالح اعمال بہت اور بے شمار بلند درجات ہوں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَمِينِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رضی اللہ عنہ

امین الامہ سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11942/6802]..... عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوْا: لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَرَغَ حُدِّثَ أَنَّ بِالشَّامِ وَبَاءً شَدِيدًا، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ شِدَّةَ الْوَبَاءِ فِي الشَّامِ، فَقُلْتُ: إِنْ أَدْرَكَنِي أَجَلِي وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَيٌّ اسْتَخْلَفْتُهُ، فَإِنْ سَأَلَنِي اللّٰهُ لِمَ اسْتَخْلَفْتَهُ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَكَ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينًا وَأَمِينِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔)) فَأَنْكَرَ الْقَوْمُ ذٰلِكَ وَقَالُوْا: مَا بَالُ عُلْيَا قُرَيْشٍ يَعْنُونَ بَنِي فِهْرٍ، ثُمَّ قَالَ: فَإِنْ أَدْرَكَنِي أَجَلِي وَقَدْ تُوُفِّيَ أَبُو عُبَيْدَةَ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَإِنْ سَأَلَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِمَ اسْتَخْلَفْتَهُ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَكَ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعُلَمَاءِ نَبْذَةً۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المستدرك الحاكم: 268/3، فضائل الصحابة لأحمد: 1285. (مسند احمد: 108)

ترجمۃ الحدیث شریح بن عبید اور راشد بن سعد وغیرہ سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرغ کے مقام تک پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ سرزمین شام میں شدید قسم کی وباء پھوٹ پڑی ہے، انہوں نے لوگوں سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ شام میں شدید وبا پھیل گئی ہے، میں نے سوچا ہے کہ اگر مجھے موت نے آلیا اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ زندہ رہ گئے تو میں ان کو اپنا خلیفہ نامزد کر کے جاؤں گا، اگر اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو خلیفہ نام زد کیوں کیا تو میں جواب دوں گا کہ میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ ''ہر نبی کا ایک قابل اعتماد آدمی ہوتا ہے اور میرا قابل اعتماد آدمی ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔'' لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس بات کا انکار کرتے ہوئے کہا: قریش کے اشراف کا کیا بنے گا، ان کی مراد بنوفہر کے لوگ تھے، لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر مجھے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بعد موت آئی تو میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کروں گا، اگر میرے رب عزوجل نے مجھ سے دریافت کیا کہ تو نے ان کو خلیفہ نامزد کیوں کیا تو میں کہوں گا کہ میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ ''معاذ قیامت کے دن اہل علم کے آگے آگے جائیں گے۔''

[11943/6803]..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ: أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 717، 732، 1156. (مسند احمد: 25829)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ انہوں نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد کون محبوب تھا؟ انہوں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: ان کے بعد؟ انھوں نے کہا: سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، میں نے دریافت کیا کہ ان کے بعد کون؟ لیکن اس بار وہ خاموش رہیں۔

[11945/6804]..... عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔)) قَالَ أَبُو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُبَيْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 3825، المعجم الاوسط للطبرانی: 5811. (مسند احمد: 16823)

ترجمۃ الحدیث عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا عامل مقرر کیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس امت کے امین اور انتہائی قابل اعتماد آدمی کو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔'' سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے خاندان کا بہترین فرد ہے۔''

[11946/6805]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ، قَالَ: وَأَرَادَا أَنْ يُلَاعِنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تُلَاعِنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَعَنَّا، قَالَ خَلَفٌ: فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا أَبَدًا، قَالَ: فَأَتَيَاهُ فَقَالَا: لَا نُلَاعِنُكَ وَلٰكِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَ، فَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ۔)) قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَقَالَ: ((قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔)) قَالَ: فَلَمَّا قَفٰى، قَالَ: ((هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 136. (مسند احمد: 3930)

ترجمۃ الحدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران کے حاکم کے دو نمائندے عاقب اور سید آئے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاعنت یعنی مباہلہ کرنا چاہتے تھے، لیکن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مباہلہ نہ کرو۔ اللہ کی قسم! اگر یہ سچا نبی ہوا اور ہم نے ان سے مباہلہ کر لیا تو نہ ہم فلاح پائیں گے اور نہ ہمارے بعد ہماری نسل فلاح پا سکے گی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے، البتہ ہم آپ کا مطالبہ پورا کر دیتے ہیں، آپ کسی امین آدمی کو ہمارے ساتھ روانہ کریں تاکہ ہم صلح نامہ کے مطابق طے شدہ مال اسے ادا کر دیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے ساتھ ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو صحیح معنوں میں امین اور دیانت دار ہے۔'' یہ سن کر سب صحابہ نے نظریں اٹھا اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا (کہ یہ منصب کس خوش نصیب کو ملتا ہے) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعبیدہ! اٹھو۔'' جب سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس امت کا امین اور قابل اعتماد آدمی ہے۔''

[11948/6806]..... وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: ((هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2419. (مسند احمد: 14048)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل یمن رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے درخواست کی: آپ ہمارے ساتھ کوئی آدمی بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ اس امت کا امین اور دیانت دار آدمی ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ وَاسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی سلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11950/6807]..... عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ إِنْ لَا تُدْرِكُوْا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوْا، وَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ، وَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَالَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاحِلَتُهُ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَمْتُهُ فَأَدْعَمَ، ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ فَأَدْعَمَ، ثُمَّ مَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَنْجَفِلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَدَعَمْتُهُ فَانْتَبَهَ، فَقَالَ: ((مَنِ الرَّجُلُ؟)) قُلْتُ: أَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ: ((مُذْ كَمْ كَانَ مَسِيرُكَ۔)) قُلْتُ: مُنْذُ اللَّيْلَةِ، قَالَ: ((حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُوْلَهُ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ عَرَّسْنَا۔)) فَمَالَ إِلٰى شَجَرَةٍ فَنَزَلَ فَقَالَ: ((انْظُرْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا؟)) قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ هٰذَانِ رَاكِبَانِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةً، فَقَالَ: ((احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا۔)) فَنِمْنَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: ((أَمَعَكُمْ مَاءٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، مَعِي مِيضَأَةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: ((ائْتِ بِهَا؟)) فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: ((مَسُّوْا مِنْهَا، مَسُّوْا مِنْهَا۔)) فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ: ((ازْدَهِرْ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ! فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ۔)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَقُوْلُوْنَ؟ إِنْ كَانَ أَمْرَ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَمْرَ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ۔)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوهَا وَمِنَ الْغَدِ وَقْتَهَا۔)) ثُمَّ قَالَ: ((ظُنُّوا بِالْقَوْمِ۔)) قَالُوْا: إِنَّكَ قُلْتَ بِالْأَمْسِ: ((إِنْ لَا تُدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا۔)) فَالنَّاسُ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَاءِ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ لِيَسْبِقَكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَيُخَلِّفَكُمْ، وَإِنْ يُطِعِ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْشُدُوْا قَالَهَا ثَلَاثًا، فَلَمَّا اشْتَدَّتِ الظَّهِيرَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْنَا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ، فَقَالَ: ((لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا قَتَادَةَ ائْتِ بِالْمِيضَأَةِ۔)) فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: ((احْلِلْ لِي غُمَرِي۔)) يَعْنِي قَدَحَهُ، فَحَلَلْتُهُ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلُّكُمْ سَيَصْدُرُ عَنْ رِيٍّ۔)) فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ لِيَ فَقَالَ: ((اشْرَبْ يَا أَبَا قَتَادَةَ!۔)) قَالَ: قُلْتُ: اشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ۔)) فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي الْمِيضَأَةِ نَحْوٌ مِمَّا كَانَ فِيهَا، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ الْقَوْمُ: أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِمْ انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي، قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَرَّسَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ، وَإِذَا عَرَّسَ الصُّبْحَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ الْيُمْنٰى وَأَقَامَ سَاعِدَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 681. (مسند احمد: 22546)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر تمہیں کل پانی نہ ملا تو تم پیاسے رہو گے۔'' تیز رفتار لوگ آگے چلے گئے تاکہ پانی تلاش کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا۔ رسول اللہ ﷺ کی سواری آپ کو لیے راستے سے ایک طرف ہٹ گئی اور رسول اللہ ﷺ کو سواری پر ہی اونگھ آ گئی، میں نے آپ کو ذرا آسرا دے کر سیدھا کیا تو آپ ﷺ سیدھے ہو گئے، اس کے بعد پھر جھک گئے، میں نے آپ ﷺ کو سیدھا کیا تو آپ ﷺ سیدھے ہو گئے، اس کے بعد پھر اونگھ کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس قدر جھکے یا آپ کو جھٹکا لگا کہ آپ ﷺ سواری سے گرنے کے قریب ہوگئے، میں نے آپ کو سیدھا کیا تو آپ متنبہ ہوئے اور دریافت کیا: ''تم کون ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ساری رات اسی طرح گزر گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جس طرح اللہ کے رسول کی حفاظت کی، اللہ تمہاری حفاظت کرے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر ہوگا کہ ہم کہیں رک کر آرام کر لیں۔'' پھر آپ ﷺ ایک درخت کی طرف گئے اور وہاں اترے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا دیکھو کوئی آدمی دکھائی دیتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ ایک سوار آ رہا ہے، یہ دو سوار آ رہے ہیں، یہاں تک کہ آنے والوں کی تعداد سات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہمارے لیے نماز کے وقت کا خیال رکھنا۔'' پھر ہم سو گئے اور اس قدر سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہمیں بیدار کیا، ہم بیدار ہوئے، اللہ کے رسول ﷺ سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ کچھ دور تک گئے، اس کے بعد آپ سواری سے نیچے اترے اور دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، میرے پاس وضو کے برتن میں کچھ پانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' میں پانی کا برتن آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پانی لے کر وضو کر لو۔'' چنانچہ لوگوں نے وضو کیا، برتن میں ایک گھونٹ جتنا پانی باقی رہ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ابوقتادہ! اسے محفوظ کر لو، عنقریب اس گھونٹ کی بڑی شان ہوگی۔'' پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور سب نے فجر سے پہلی دو رکعتیں ادا کیں اور پھر فجر کی نماز با جماعت ادا کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوگئے، ہم میں سے بعض لوگوں نے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے نماز کے بارے میں بڑی کوتاہی سرزد ہوگئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: ''کیا باتیں کر رہے ہو؟ اگر دنیاوی باتیں ہیں تو تم جانو اور تمہارا کام اور اگر دین کی کوئی بات ہے تو مجھ سے کرو۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سے نماز کے بارے میں بہت بڑی کوتاہی سرزد ہوئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیند کے سبب نماز میں تاخیر ہو جانا کوتاہی نہیں، کوتاہی تو اس صورت میں ہوتی ہے جب آدمی بیدار ہو اور نماز کو لیٹ کر دے، جب ایسی صورت حال پیش آ جائے تو اسی وقت نماز ادا کر لو اور آئندہ اس نماز کو اس کے اپنے مقرر وقت پر ادا کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ آگے گئے ہوئے ہیں، ان کے بارے میں اندازہ کرو کہ وہ اس وقت کہاں پہنچ چکے ہوں گے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے گزارش کی کہ آپ ہی نے تو کل ارشاد فرمایا تھا کہ ''اگر کل تمہیں پانی نہ ملا تو پیاسے رہو گے۔'' اس لیے لوگ پانی کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے پاس موجود نہ پایا، پس وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ کسی پانی والے مقام پر ہوں گے۔ ان لوگوں میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان دونوں حضرات نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگو! یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ کر خود پہلے پانی کے مقام پر چلے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے تین بار فرمایا کہ ''اگر لوگ ابوبکر اور عمر کی بات مان لیں تو اچھے رہیں گے۔'' جب دھوپ خوب چڑھ گئی اور گرمی شدید ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے تو لوگ چیخ اٹھے کہ: اے اللہ کے رسول! ہم تو پیاسے مر گئے اور پیاس کی شدت سے ہماری گردنیں کٹنے کو ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی بات سن کر فرمایا: ''تمہارے اوپر ہلاکت نہیں آئے گی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! پانی والا برتن لے آؤ۔ میں وہ برتن لے کر آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ تم میرا پیالہ کھول کر لے آؤ۔ میں نے اسے کھول کر آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ اس برتن میں سے پانی کو اس پیالے میں انڈیل انڈیل کر لوگوں کو پلانے لگے۔ آپ کے اردگرد لوگوں کا ہجوم ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرو عنقریب تم میں سے ہر کوئی سیراب ہو کر جائے گا۔ چنانچہ سب لوگوں نے پانی نوش کر لیا صرف میں اور اللہ کے رسول ﷺ ہی باقی رہ گئے۔ تو آپ نے میرے لیے پیالے میں انڈیلا اور فرمایا ابوقتادہ! رضی اللہ عنہ لو یہ نوش کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! پہلے آپ نوش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا دوسروں کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ چنانچہ میں نے پانی پیا اور میرے بعد آپ نے نوش کیا۔ اور برتن میں پانی اتنا بچ رہا جتنا اس میں پہلے سے تھا۔ اس دن لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ میں جامع مسجد میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ انھوں نے کہا کہ بیان کرنے والا آدمی کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں عبداللہ بن رباح انصاری ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ قوم کے افراد ہی اپنی بات کو بہتر طور پر جانتے ہوتے ہیں۔ بہر حال تم ذرا خیال کر کے بیان کرو۔ اس رات جمع ہونے والے سات افراد میں سے ایک میں بھی ہوں جب میں حدیث بیان کر کے فارغ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اس حدیث کو میرے سوا کوئی دوسرا بھی یاد رکھتا ہوگا۔ حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے اس حدیث کو حمید طویل نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسے اسی طرح بیان کیا۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو آرام کی غرض سے کہیں ٹھہرتے اور رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ کے طور پر استعمال کرتے اور جب صبح بالکل قریب ہوتی تو اپنا سر اپنی داہنی ہتھیلی پر رکھ کر اپنے بازو کو سیدھا اوپر کو کھڑا کر لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ وَاسْمُهُ عَبْدُ بْنُ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ

[11954/6808]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ يَقْرَأُ فَقَالَ: ((لَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُعْطِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 180/2 . (مسند احمد: 8820)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا اور فرمایا: ''اسے تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔''

[11956/6809]..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ بُرَيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَقْرَأُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تُرَاهُ مُرَائِيًا۔)) فَأَسْكَتَ بُرَيْدَةُ ، فَإِذَا رَجُلٌ يَدْعُو فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ۔)) قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ خَرَجَ بُرَيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتَقُولُهُ مُرَاءٍ؟)) فَقَالَ بُرَيْدَةُ: أَتَقُولُهُ مُرَاءٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!؟ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ ، لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ۔)) فَإِذَا الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ بِصَوْتٍ لَهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ دَاوُدَ۔)) فَقُلْتُ: أَلَا أُخْبِرُهُ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ، قَالَ: ((بَلٰى فَأَخْبِرْهُ۔)) فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَنْتَ لِي صَدِيقٌ أَخْبَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1494 ، سنن الترمذی: 3475 . (مسند احمد: 22952)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عشا کے وقت باہر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسجد میں لے گئے، وہاں تلاوت کرتے ہوئے ایک آدمی کی آواز سنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟'' سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر اس آدمی نے یوں دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِأَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔'' (یا اللہ! میں یہ واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تو ایسا بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں۔) یہ دعا سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ سے اس کے اس سب سے باعظمت نام لے کر دعا کی ہے کہ جب بھی اللہ سے اس کا یہ نام لے کر کچھ مانگا جائے تو وہ عنایت کرتا ہے اور جو بھی دعا کی جائے، وہ قبول کرتا ہے۔'' بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دوسری رات ہوئی تو میں عشاء کے وقت باہر نکلا، اس دن بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسجد میں لے گئے تو اسی آدمی کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟'' سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ دکھلاوا کرنے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دکھلاوا کرنے والا نہیں ہے، بلکہ مخلص مومن ہے، یہ دکھلاوا کرنے والا نہیں، بلکہ مخلص مومن ہے۔'' میں (بریدہ) نے دیکھا تو وہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے، جو مسجد کے ایک کونے میں بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کو داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کو اس بات سے باخبر کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں اور ان کو بتلا دو۔'' جب میں نے ان کو اس کی خبر دی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم میرے مخلص دوست ہو، کیونکہ تم نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص بات سے باخبر کیا ہے۔

[11960/6810]..... حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدِيثَ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَوْصَى أَبُو مُوسَى حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجِنَازَتِي فَأَسْرِعُوا الْمَشْيَ، وَلَا يَتْبَعُنِي مُجَمَّرٌ، وَلَا تَجْعَلُوا فِي لَحْدِي شَيْئًا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ التُّرَابِ، وَلَا تَجْعَلُوا عَلَى قَبْرِي بِنَاءً، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ حَالِقَةٍ أَوْ سَالِقَةٍ أَوْ خَارِقَةٍ، قَالُوا: أَوَسَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث حسن: صحیح مسلم: 104 . (مسند احمد: 19547)

ترجمۃ الحدیث ابو بردہ سے مروی ہے کہ جب سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے وصیت کرتے ہوئے کہا: جب تم میرا جنازہ لے کر چلو تو ذرا تیز تیز چلنا اور کوئی آدمی آگ کے کوئلوں پر خوشبو ڈال کر جنازے کے ساتھ نہ چلے اور میری قبر میں کوئی ایسی چیز بھی نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو، نیز تم میری قبر پر کوئی عمارت کھڑی نہ کرنا اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں کسی کی وفات پر سر کے بال مونڈنے والی، چیخنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی ہر عورت سے بری اور لاتعلق ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

[11962/6811]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ: فِي الطَّرِيقِ شِعْرًا، يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ، قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ۔)) قُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2531، 4393. (مسند احمد: 7845)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ رہا تھا تو میں نے راستے میں یہ شعر کہا: يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى انّها مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ (تعجب ہے اس رات پر جو اس قدر طویل اور پر مشقت ہے ہاں یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اس نے مجھے دارالکفر سے نکال لیا) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: راستے میں میرا ایک غلام مجھ سے فرار ہو گیا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر مسلمان ہوا اور آپ ﷺ سے بیعت کر لی، میں آپ کی خدمت میں ہی بیٹھا تھا کہ وہ غلام بھی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ابو ہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام۔'' میں نے عرض کیا: وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے، پھر انھوں نے اس کو آزاد کر دیا۔

[11965/6812]..... حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ وَقَالَ لَنَا: وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مُؤْمِنًا يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي، قُلْتُ: وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِنَّ أُمِّي كَانَتْ امْرَأَةً مُشْرِكَةً، وَإِنِّي كُنْتُ أَدْعُوهَا إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَتْ تَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَتْ تَأْبَى عَلَيَّ، وَإِنِّي دَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ۔)) فَخَرَجْتُ أَعْدُو أُبَشِّرُهَا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَتَيْتُ الْبَابَ إِذَا هُوَ مُجَافٌ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، وَسَمِعْتُ خَشْفَ رِجْلٍ يَعْنِي وَقْعَهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كَمَا أَنْتَ ثُمَّ فَتَحَتِ الْبَابَ وَقَدْ لَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﷺ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ كَمَا بَكَيْتُ مِنَ الْحُزْنِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَبْشِرْ فَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَكَ وَقَدْ هَدٰى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْهُمْ إِلَيْهِمَا۔)) فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مُؤْمِنًا يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي أَوْ يَرٰى أُمِّي إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّنِي۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2491 . (مسند احمد: 8259)

ترجمۃ الحدیث ابوکثیر سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے جس کسی مومن کو پیدا کیا اور اس نے میرے متعلق محض سنا ہو، دیکھا نہ بھی ہو تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ ابو کثیر کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا کہ ابو ہریرہ! آپ کو اس بات کا کیا علم کہ ہر مومن آپ سے محبت رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: میری والدہ مشرک عورت تھی، میں اس کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ میری بات کو قبول کرنے سے انکار کرتی رہتی تھی۔ ایک دن میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی ایسی باتیں کہیں جو مجھے قطعاً اچھی نہ لگیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر رونے لگا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ میری دعوت کو قبول کرنے سے انکار کرتی رہتی تھی، میں نے آج بھی اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسی ایسی ناگواری باتیں کہی ہیں، جو مجھے قطعاً پسند نہیں، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری ماں کو ہدایت سے سرفراز فرما دے، (پس آپ ﷺ نے دعا کی)۔ میں دوڑتا ہوا اپنی والدہ کی طرف گیا تاکہ جا کر اسے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی بشارت دے سکوں، میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی اور میں نے جوتوں کی آواز بھی سنی۔ اندر سے میری والدہ نے کہا: ابو ہریرہ! ذرا ٹھہرے رہو۔ کچھ دیر بعد اس نے دروازہ کھولا۔ اس نے قمیص پہنی اور سر پر اوڑھنی لینے سے بھی پہلے پکار اٹھی: إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ میں جس طرح کچھ دیر قبل غم کی وجہ سے روتا ہوا آپ کی خدمت میں گیا تھا، اب اسی طرح خوشی کی شدت سے روتا ہوا میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مبارک ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت سے سرفراز کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے تمام اہل ایمان بندوں کی نظروں میں محبوب بنا دے اور تمام اہل ایمان کو ہمارے ہاں محبوب بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''یا اللہ! تو اپنے اس بندے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور اس کی والدہ کو اپنے تمام اہل ایمان بندوں کا محبوب بنا دے اور تمام اہل ایمان کو ان دونوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوب بنا دے۔'' اس دعا کی برکت سے اب ہر وہ مومن جو میرے متعلق سنتا ہے، خواہ اس نے مجھے یا میری والدہ کو نہ بھی دیکھا ہو، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

[11967/6813]..... عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ! إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ؟ وَمَا بَالُ الْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ؟ وَإِنَّ أَصْحَابِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَتْ تَشْغَلُهُمْ صَفَقَاتُهُمْ فِي الْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ أَصْحَابِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ تَشْغَلُهُمْ أَرْضُوهُمْ وَالْقِيَامُ عَلَيْهَا، وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُعْتَكِفًا، وَكُنْتُ أُكْثِرُ مُجَالَسَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْضُرُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا يَوْمًا فَقَالَ: ((مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَفْرُغَ مِنْ حَدِيثِي، ثُمَّ يَقْبِضُهُ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي أَبَدًا۔)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِي أَوْ قَالَ: نَمِرَتِي، ثُمَّ قَبَضْتُهُ إِلَيَّ فَوَاللّٰهِ! مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ أَبَدًا، ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا [البقرة: ١٥٩]۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2492. (مسند احمد: 7705)

ترجمۃ الحدیث اعرج سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ اعتراض کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ سے بہت احادیث روایت کرتا ہے، اللہ گواہ ہے، تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث ایسی ہوتی ہیں، جو نہ تو مہاجرین بیان کرتے ہیں اور نہ انصاری۔ (اب سنو،) حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی کھیتی باڑی اور اپنے اموال وغیرہ میں مشغول رہتے اور میں ایک گوشہ نشین بن کر رہا اور میرا بیشتر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بسر ہوتا۔ لوگ اپنے کاموں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی محفلوں سے غیر حاضر رہتے اور میں حاضر ہوتا۔ وہ لوگ احادیث بھول جاتے مگر میں یاد رکھتا، نبی کریم ﷺ نے بیان کے دوران ایک دن ہم سے فرمایا: ''کون ہے جو اپنا کپڑا بچھائے یہاں تک کہ جب میں اپنی بات مکمل کر کے فارغ ہو جاؤں تو وہ اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لے، اس کی برکت اس قدر ہوگی کہ وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بھی بات کبھی بھی نہ بھلا سکے گا۔'' چنانچہ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا اور پھر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اللہ کی قسم! اس کی برکت سے میں آپ سے سنی ہوئی کوئی بھی بات نہیں بھولا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں کبھی کچھ بیان نہ کرتا، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

..... ''بے شک جولوگ ہمارے نازل کردہ صریح دلائل اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم نے لوگوں کے لیے ان کو کتاب میں کھول کر بیان کر دیا ہے ان لوگوں پر اللہ اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔''

[11968/6814]..... عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ فَرُّوخَ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَقُولُ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّي هٰذَا ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا، وَيُصَلِّي هٰذَا ثُمَّ يَرْقُدُ وَيُوقِظُ هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كَيْفَ تَصُومُ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَصُومُ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ ثَلَاثًا، فَإِنْ حَدَثَ لِي حَادِثٌ كَانَ آخِرَ شَهْرِي، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، وَمَا فِيهِنَّ شَيْءٌ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهَا أَنَّهَا شَدَّتْ مَضَاغِيْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5411، 5441. (مسند احمد: 8633)

ترجمۃ الحدیث ابوعثمان نہدی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سات روز تک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا، ان کا معمول تھا کہ وہ، ان کی اہلیہ اور ان کا خادم رات کو تین حصوں میں باری باری جاگتے، ایک نماز پڑھتا رہتا، بعد میں وہ دوسرے کو جگا دیتا، وہ نماز پڑھتا رہتا، پھر وہ سو جاتا اور تیسرے کو بیدار کر دیتا۔ میں نے دریافت کیا: ابو ہریرہ! آپ روزے کس طرح رکھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: مہینہ کے شروع میں تین روزے رکھتا ہوں، اگر کوئی وجہ درپیش ہو تو مہینہ کے آخر تک یہی روزے ہوتے ہیں۔ ابوعثمان کہتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان کھجوریں تقسیم کیں تو سات کھجوریں میرے حصے میں آئیں۔ ان میں سے ایک بے کار سی کھجور تھی، تاہم وہ مجھے سب سے زیادہ پسند تھی، اس نے میرے دانتوں کو مضبوط کر دیا، (تب میں اس کو چبا سکا)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ نِسْوَةٍ مِنَ الصَّحَابِيَّاتِ
صحابیات کے فضائل کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ
سیدہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

[11974/6815]..... عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَقَالَ: شُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِي بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2545. (مسند احمد: 26928)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع پر میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے لیے زاد راہ تیار کیا، آپ کے تھیلے اور مشکیزے کو باندھنے کے لیے ہمیں کوئی چیز دستیاب نہ ہوئی، میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! اس سامان کو باندھنے کے لیے میرے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس کے دو حصے کر کے ایک سے کھانے کا اور ایک سے پینے کا سامان باندھ دو۔ اسی وجہ سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا نام ''ذات النطاقین'' پڑ گیا۔

[11975/6816]..... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ أَعْلِبُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ، وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِى ، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِى ثُمَّ قَالَ: ((إِخْ إِخْ۔)) لِيَحْمِلَنِى خَلْفَهُ قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ ، قَالَتْ: وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّى قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى ، وَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى رَأْسِى النَّوٰى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ مَعَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى أَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ ، قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَىَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِى سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَتْنِى۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3151، 5224، صحیح مسلم: 2182. (مسند احمد: 26937)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکاح کر لیا، جبکہ ان کے پاس ایک گھوڑے کے سوا مال، غلام اور کوئی چیز، غرضیکہ کچھ بھی نہیں تھا، میں ہی ان کے گھوڑے کو گھاس ڈالتی، اس کی ضروریات پوری کرتی اور میں گھوڑے کو گھما پھرا لاتی اور میں ان کے اونٹ کے لیے کھجور کی گٹھلیاں کوٹتی پیستی، اسے گھاس ڈالتی اور اس پر پانی لاد لاتی، پانی کا ڈول پھٹ جاتا تو اس کی مرمت کرتی، آٹا گوندھتی، میں اچھی طرح روٹی پکانا نہیں جانتی تھی، اس لیے میری ہمسایہ انصاری خواتین مجھے روٹی پکا دیتی تھیں، یہ بڑی اچھی عورتیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جو زمین سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا تھا وہ تقریباً دو میل دور تھا، میں وہاں سے گٹھلیاں سر پر لاد کر لاتی۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ آ رہے تھے کہ راستے میں مجھ سے ملاقات ہوگئی، آپ ﷺ نے مجھے آواز دے کر اپنے پیچھے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنی سواری کو روکنے کی آواز دی، لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرنے میں جھجک محسوس ہوئی۔ ساتھ ہی مجھے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی غیرت بھی یاد آئی، وہ سب سے زیادہ غیرت مند تھے۔ رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ میں آپ کے ساتھ سوار ہونے سے جھجک رہی ہوں، پس آپ ﷺ چل دیئے۔ میں نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو بتلایا کہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ راستے میں رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مل گئے، آپ نے مجھے اپنے ساتھ سوار کرنے کے لیے سواری کو بٹھانے ارادہ کیا، لیکن میں تو شرما گئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں۔ یہ سن کر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے نزدیک تمہارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے تمہارا گٹھلیاں اٹھا کر لانا میرے لیے زیادہ ناگوار ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میری یہی صورت حال رہی، یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادمہ میری طرف بھیج دی، پھر گھوڑے کی خدمت کے سلسلہ میں اس خادمہ نے میری ذمہ داریاں سنبھال لیں، اس نے آ کر گویا مجھے آزاد کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11976/6817]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ.)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2173. (مسند احمد: 6744)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، وہ ان دنوں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، وہ لوگ بیٹھے ہی تھے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے ان لوگوں کو اپنی اہلیہ کے ہاں دیکھا تو انہیں یہ بات ناگوار گزری۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور کہا کہ میں نے کوئی قابل اعتراض بات تو نہیں دیکھی بلکہ میں نے تو اچھی بات ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اسماء کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''آج کے بعد کوئی آدمی اکیلا کسی ایسی خاتون کے ہاں نہ جائے، جس کا خاوند گھر پر نہ ہو، الا یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی اس کے ساتھ ہوں۔

[11977/6818]..... عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ: نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ سُبِقْتُمْ بِالْهِجْرَةِ وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ، قَالَتْ: كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ جَاهِلَكُمْ وَيَحْمِلُ رَاجِلَكُمْ وَفَرَرْنَا بِدِينِنَا، فَقَالَتْ: لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَتْ: فَذَكَرَتْ مَا قَالَ لَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَلْ لَكُمُ الْهِجْرَةُ مَرَّتَيْنِ هِجْرَتُكُمْ هِجْرَتُكُمْ إِلَى الْحَبْشَةِ وَهِجْرَتُكُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4230، 4231، صحيح مسلم: 2503. (مسند احمد: 19694)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہو گئی تو انھوں نے کہا: تم بڑے اچھے لوگ ہو، بس یہ بات ہے کہ لوگ تم سے پہلے ہجرت کر آئے ہیں اور ہم تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے افضل ہیں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، تمہیں جس چیز کا علم نہ ہوتا، اللہ کے رسول تمہیں تعلیم دیتے اور تم میں سے جس کے پاس سواری نہ ہوتی، اللہ کے رسول اسے سواری عنایت کر دیتے اور ہم اپنے دین کو بچاتے ہوئے فرار ہوگئے تھے۔ بہرحال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے ضرور اس بات کا ذکر کروں گی، چنانچہ انہوں نے جا کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ساری بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا، ایک حبشہ کی طرف اور ایک مدینہ کی طرف۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَرِيْرَةَ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11979/6819]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ، أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔)) قَالَ: وَعُتِقَتْ فَخَيَّرَهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَلَمَّا اَعْتَقَتْهَا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اخْتَارِيْ فَإِنْ شِئْتِ أَنْ تَمْكُثِيْ تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ، وَإِنْ شِئْتِ أَنْ تُفَارِقِيْهِ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا) رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، قَالَتْ: وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2155، 2565، 2726، صحیح مسلم: 1075. (مسند احمد: 24187)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں تین مسائل ہیں، اس کے اہل خانہ نے ان کو اس شرط پر فروخت کرنا چاہا کہ اس کی ولاء ان کا حق ہوگا، جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے خرید کر آزاد کر دو، ولاء کا تعلق اسی کے ساتھ ہوتا ہے، جو آزاد کرے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پس میں نے ان کو آزاد کیا تو وہ ان دنوں ایک غلام (مغیث) کی زوجیت میں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمہیں اختیار ہے، تم چاہو تو اس غلام کی زوجیت میں رہ سکتی ہو اور اگر چاہو تو اس سے مفارقت اختیار کر سکتی ہو۔'' انہوں نے اپنے لیے اس سے مفارقت کو پسند کر لیا، تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ لوگ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقات دیا کرتے تھے اور وہ انہی صدقات میں سے کچھ حصہ بطور تحفہ ہمیں دے دیا کرتی تھی، جب میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور تمہارے لیے اس کی طرف سے ہدیہ اور تحفہ ہوتا ہے، پس تم یہ کھانا کھا سکتی ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّمَيْصَاءِ أَوِ الْغُمَيْصَاءِ أُمِّ سُلَيْمٍ وَالِدَةِ انَسِ بْنِ مَالِكٍ وَزَوْجَةِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہما

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ماں، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ ام سلیم رمیصاء (یا غمیصاء) رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11981/6820]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْخَشَفَةُ؟ فَقِيلَ هٰذِهِ الرُّمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2456 . (مسند احمد: 13829)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں گیا تو میں نے وہاں چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا کہ یہ کیسی آہٹ ہے؟ تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ رمیصاء بنت ملحان کے چلنے کی آواز ہے۔''

[11983/6821]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ اَبِي طَلْحَةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3679، صحيح مسلم: 2457 . (مسند احمد: 15189)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی اہلیہ رمیصاء کو پایا۔''

[11984/6822]..... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لاَبِي طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَاطَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهُ ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ ، قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَاكَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَوَقَعَ بِهَا ، فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا ، قَالَتْ: يَا اَبَاطَلْحَةَ اَرَاَيْتَ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ وَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا ، قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا۔)) قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا ، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ ، وَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْطَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَارَبِّ! اِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ اِذَا خَرَجَ ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ ، وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰی ، قَالَ: تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَبَاطَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِیْ كُنْتُ اَجِدُ فَانْطَلَقْنَا ، قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمُوْا فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ: يَا اَنَسُ! لَا يُرْضِعَنَّهُ اَحَدٌ حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَآنِی قَالَ: ((لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ: فَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهُ فِیْ حِجْرِهٖ قَالَ: وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا فِیْ فِيْهِ حَتّٰی ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا اِلٰی حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ۔)) ، قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1909 . (مسند احمد: 13026)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوطلحہ اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے اہل والوں سے کہا: تم نے ابوطلحہ کو اس کے بیٹے کے بارے میں نہیں بتلانا، میں خود اس کو بتاؤں گی، پس جب وہ آئے تو اس نے ان کو شام کا کھانا پیش کیا، انھوں نے کھانا کھایا اور مشروب پیا، پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے لیے اچھی طرح تیاری کی، جیسا کہ وہ پہلے کرتی تھیں، پس انھوں نے ان سے جماع کیا، جب ام سلیم نے دیکھا کہ اس کا خاوند خوب سیر ہو گیا اور حق زوجیت بھی ادا کر لیا تو اس نے کہا: اے ابوطلحہ! اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ لوگ ایک گھر والوں کو کوئی چیز عاریۃً دیتے ہیں، پھر جب وہ ان سے واپس کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو کیا وہ روک سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، نہیں روک سکتے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر اپنے بیٹے کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کر، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چل پڑے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کو سارے ماجرے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات میں برکت فرمائے۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حمل ہو گیا، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ام سلیم آپ ﷺ کے ساتھ تھیں، جب آپ ﷺ سفر سے واپسی پر مدینہ آتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہیں ہوتے تھے، پس جب وہ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ شروع ہو گیا، نبی کریم ﷺ تو آگے چل دیئے، لیکن سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس رک گئے اور انھوں نے کہا: اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند لگتی ہے کہ تیرے رسول کے ساتھ سفر میں نکلوں اور آپ ﷺ کے ساتھ ہی مدینہ میں داخل ہوں، لیکن اب تو دیکھ رہا ہے کہ میں رک گیا ہوں، اتنے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جو چیز میں پہلے پاتی تھی، ابھی وہ نہیں پا رہی، پس ہم چل پڑے اور جب مدینہ پہنچے تو دوبارہ دردِ زہ شروع ہوا اور انھوں نے بچہ جنم دیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری ماں نے مجھے کہا: اے انس! کوئی بھی اس کو دودھ نہ پلائے، یہاں تک کہ تو صبح کو اس کو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے پاس لے جائے، وہ کہتے ہیں: میں بچہ لے کر آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ کے پاس جانوروں کو داغنے والا ایک آلہ تھا، جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''شاید ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے وہ آلہ رکھ دیا، میں بچے کو لے کر آگے بڑھا اور اس کو آپ ﷺ کی گودی میں رکھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجوہ کھجور منگوائی، اس کو اپنے منہ مبارک میں ڈال کر چبایا، یہاں تک کہ وہ نرم ہوگئی، پھر اس کو بچے کے منہ میں ڈالا اور بچہ زبان پھیر کر اس کو نگلنے لگ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو کہ انصاریوں کو کھجور سے کتنی محبت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

[11985/6823]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ وَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِي بَيْتِهَا، قَالَ: فَأُتِيَتْ يَوْمًا فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ عَلٰى فِرَاشِكِ، قَالَتْ: فَجِئْتُ وَذَاكَ فِي الصَّيْفِ فَعَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ أَدَمٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَجَعَلْتُ أُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَأَعْصِرُهُ فِي قَارُورَةٍ، فَفَزِعَ وَأَنَا أَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا، قَالَ: ((أَصَبْتِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6281، صحيح مسلم: 2331. (مسند احمد: 13366)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لایا کرتے اور ان کے بستر پر سو جایا کرتے تھے، ایسا بھی ہوتا کہ وہ اپنے گھر پر موجود نہیں ہوتی تھیں، وہ ایک دن گھر تشریف لائیں تو ان کو بتلایا گیا کہ نبی کریم ﷺ تمہارے بستر پر سوئے ہوئے ہیں، گرمی کا موسم تھا۔ نبی کریم ﷺ کو اس قدر پسینہ آیا ہوا تھا کہ وہ بستر کے چمڑے کے ٹکڑے پر گر رہا تھا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں آپ ﷺ کے پسینہ کو نچوڑ نچوڑ کر ایک شیشی میں جمع کرنے لگی، میں یہ کام کر رہی تھی کہ آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا: ''ام سلیم رضی اللہ عنہا تم یہ کیا کر رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اسے اپنے بچوں کے لیے بطور تبرک استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''درست کر رہی ہو۔''

[11988/6824]..... عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: ((أَعِيدُوا تَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ وَسَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ۔)) ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَلِأَهْلِهَا بِخَيْرٍ، فَقَالَتْ: أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: ((وَمَا هِيَ۔)) قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، قَالَ: فَمَا تَرَكَ خَيْرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ۔)) قَالَ: فَمَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِنْسَانٌ أَكْثَرُ مِنِّي مَالًا، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً غَيْرَ خَاتَمِهِ، قَالَ: وَذَكَرَ أَنَّ ابْنَتَهُ الْكُبْرٰى أُمَيْنَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ دُفِنَ مِنْ صُلْبِهِ إِلٰى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ نَيِّفًا عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1982، 6334، صحيح مسلم: 2480. (مسند احمد: 12053)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی پیش کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روزے سے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کھجوریں ان کے تھیلے میں اور گھی اس کے ڈبے میں واپس رکھ دو۔'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا کیں، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر آپ نے سیدنا ام سلیم رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے حق میں برکت کی دعا کی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ایک خصوصی درخواست ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' انہوں نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہے، اس کے حق میں خصوصی دعا کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی ہر خیر کی میرے حق میں دعا کر دی اور فرمایا: ''یا اللہ! اسے بہت سا مال اور اولاد عنایت فرما اور اس کے لیے ان میں برکت فرما۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمام انصار میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ دولت نہیں، جبکہ اس سے پہلے ان کے پاس صرف ایک انگوٹھی تھی اور ان کی بڑی بیٹی امینہ نے بتلایا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کے آنے سے پہلے تک اپنی اولاد میں سے تقریباً ایک پچیس چھبیس افراد کو دفن کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابُ مَنِ اشْتَهَرْنَ بِكُنَاهُنَّ عَلَى تَرْتِيبِ حُرُوفِ الْمُعْجَمِ كَمَا سَبَقَ فِي الرِّجَالِ

صحابہ کرام کی طرح کنیت سے مشہور ہونے والی صحابیات کا تذکرہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أُمِّ أَيْمَنَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَاضِنَتِهِ رضی اللہ عنہا

نبی کریم ﷺ کی لونڈی اور مربیہ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11991/6825]..... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ بَكَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَيَمُوتُ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَبْكِي عَلَى الْوَحْيِ الَّذِي رُفِعَ عَنَّا۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2454 . (مسند احمد: 13215)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تھا تو سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں، ان سے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے انتقال پر کیوں روتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں یہ بات جانتی تھی کہ نبی کریم ﷺ عنقریب وفات پا جائیں گے، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أُمِّ حَرَامٍ خَالَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11993/6826]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ أَنَّهَا قَالَتْ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِلًا فِي بَيْتِي إِذْ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ مَا يُضْحِكُكَ؟ فَقَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ۔)) فَقُلْتُ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ۔)) ثُمَّ نَامَ أَيْضًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ۔)) فَقُلْتُ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ۔)) فَغَزَتْ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ زَوْجَهَا فَوَقَصَتْهَا بَغْلَةٌ لَهَا شَهْبَاءُ فَوَقَعَتْ فَمَاتَتْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2799، 2800، صحیح مسلم: 1912 . (مسند احمد: 27032)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں قیلولہ کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ اس سمندر پر سوار ہو رہے ہیں، وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔'' میں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے بنا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! تو اس کو ان میں سے بنا دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے، وہ اس سمندر پر سوار ہو رہے ہیں اور ایسے لگ رہا ہے کہ وہ تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں۔'' میں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اوّلین لوگوں میں سے ہو۔'' پھر سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سیدنا عبادہ بن صامت کے ساتھ اس غزوے کے لیے نکلیں، شہباء خچر نے ان کو اس طرح گرایا کہ ان کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أُمِّ فَرْوَةَ رضی اللہ عنہا

سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[11997/6827]..... عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَفْضَلِ الْعَمَلِ فَقَالَ: ((اَلصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 426، سنن الترمذی: 170 . (مسند احمد: 27104)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی، سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کو اس کے اول وقت پر ادا کرنا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہا

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

[12002/6828]..... عَنْ أَبِي مُرَّةَ، مَوْلٰى فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِئٍ، عَنْ فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي، فَأَدْخَلْتُهُمَا بَيْتًا وَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا بَابًا، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَفَلَّتَ عَلَيْهِمَا بِالسَّيْفِ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ فَكَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ زَوْجِهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْغُبَارِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ هَانِئٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 280، 357، 3171، 6158، صحیح مسلم: 336. (مسند احمد: 26906)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: فتح مکہ والے دن میں نے اپنے دو سسرالی رشتہ داروں کو پناہ دی اور ان کو گھر میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا، میری اپنی ماں کا بیٹا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر تلوار سونت لی، میں نبی کریم ﷺ کے پاس گئی، لیکن آپ ﷺ مجھے نہ مل سکے، البتہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، لیکن وہ میرے معاملے میں مجھ پر اپنے خاوند سے بھی زیادہ سختی کرنے والی تھیں، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے، جبکہ آپ ﷺ پر گردوغبار کا اثر تھا، جب میں نے اپنی بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جن کو تو نے پناہ دی، ہم نے بھی ان کو پناہ دی اور جن کو تو نے امن دیا، ہم نے بھی ان کو امن دے دیا۔

[12003/6829]..... عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 732. (مسند احمد: 26893)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا، آپ ﷺ نے پانی پی کر باقی پانی ان کو واپس دیا تو انہوں نے (آپ کا جوٹھا پانی) پی لیا اور پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو روزے سے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نفلی روزے دار اپنے نفس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا خود امیر ہوتا ہے، چاہے تو روزہ پورا کر لے اور چاہے تو روزہ توڑ دے۔''

[12004/6830]..... عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ مَا أَخْبَرَنِی أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَی النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرُ أُمِّ هَانِیءٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ (زَادَ فِی رِوَایَةٍ یُخَفِّفُ فِیْهِنَّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ) مَارَأَیْتُهُ صَلّٰی صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ أَنَّهُ کَانَ یُتِمُّ الرَّکُوْعَ وَالسُّجُوْدِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1103، 1176، 4292، صحیح مسلم: 336. (مسند احمد: 26900)

ترجمۃ الحدیث ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے مجھے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ والے دن اس کے گھر میں داخل ہوئے، غسل کیا اور آٹھ رکعات نماز پڑھی، تخفیف کے ساتھ رکوع وسجود کیے، (بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ) اس نے نبی کریم رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس سے ہلکی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا تھا، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ آپ ﷺ رکوع وسجود مکمل کر رہے تھے۔

خَاتِمَةٌ فِیْ مَنَاقِبِ أُنَاسٍ لَیْسُوْا مِنَ الصَّحَابَةِ

خاتمہ: ایسے لوگوں کے مناقب، جو صحابہ میں سے نہیں ہیں

وَمِنْهُمْ أُوَیْسٌ الْقَرَنِیُّ

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ

[12009/6831]..... حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِیدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ، عَنْ أُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَهْلُ الْیَمَنِ جَعَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَسْتَقْرِی الرِّفَاقَ فَیَقُوْلُ: هَلْ فِیکُمْ أَحَدٌ مِنْ قَرَنٍ حَتّٰی أَتٰی عَلٰی قَرَنٍ؟ فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: قَرَنٌ، فَوَقَعَ زِمَامُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْ زِمَامُ أُوَیْسٍ فَنَاوَلَهُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَعَرَفَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: أَنَا أُوَیْسٌ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ کَانَ بِكَ مِنَ الْبَیَاضِ شَیْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنِّی إِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ مِنْ سُرَّتِی لِأَذْکُرَ بِهِ رَبِّی، قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتَغْفِرْ لِی، قَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِی أَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ فِي سُرَّتِهِ.)) فَاسْتَغْفَرَ لَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي غِمَارِ النَّاسِ فَلَمْ يُدْرَ أَيْنَ وَقَعَ؟ قَالَ: فَقَدِمَ الْكُوفَةَ قَالَ: وَكُنَّا نَجْتَمِعُ فِي حَلْقَةٍ فَنَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَ يَجْلِسُ مَعَنَا، فَكَانَ إِذَا ذَكَرَ هُوَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْقِعًا لَا يَقَعُ حَدِيثُ غَيْرِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2542 . (مسند احمد: 266)

ترجمۃ الحدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب اہل یمن کے قافلے اور وفود آئے تو امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے قافلوں کے پاس بار بار جا کر دریافت کرتے کہ آیا تم میں بنوقرن قبیلے کا کوئی فرد بھی ہے؟ یہاں تک کہ آپ بنوقرن کے لوگوں کے پاس پہنچ گئے، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کس قبیلہ سے ہو؟ انہوں نے بتلایا کہ وہ بنوقرن قبیلے کے لوگ ہیں، اسی دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یا اویس کی سواری کی مہار نیچے گر گئی تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو وہ مہار تھما دی، اسی دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اویس کو پہچان گئے، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتلایا: جی میرا نام اویس ہے۔ انھوں نے پوچھا: تمہاری والدہ حیات ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے پوچھا: کیا تمہارے جسم پر سفید داغ (دھبہ) تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اور اس نے اسے ختم کر دیا تھا، البتہ اس میں سے ایک درہم جتنا دھبہ میری ناف کے قریب باقی رہ گیا ہے، تاکہ میں اسے دیکھ کر اپنے رب کو یاد کرتا رہوں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: آپ میرے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اس نے کہا: آپ اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ میرے حق میں مغفرت کی دعا کریں، کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''تابعین میں سے سب سے افضل آدمی کا نام اویس ہے، اس کی والدہ حیات ہے، اس کے جسم پر سفید نشانات تھے، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اس مرض کو اس سے زائل کر دیا، صرف ایک درہم کے برابر نشان اس کی ناف کے قریب باقی رہ گیا۔'' یہ سن کر اویس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے مغفرت کی، اس کے بعد وہ لوگوں کی بھیڑ میں چلے گئے اور کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کدھر غائب ہو گئے۔ اسیر کہتے ہیں: وہ کوفہ آئے، ہم ایک حلقہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، جناب اویس وہ بھی ہمارے ساتھ تشریف رکھتے، جب وہ وعظ ونصیحت کرتے تو ان کی باتوں کا ہمارے دلوں پر اس قدر اثر ہوتا کہ کسی دوسرے کی تذکیر کا اتنا اثر نہ ہوتا تھا۔

[12010/6832]..... حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَیْلٰی ، قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ یَوْمَ صِفِّینَ: أَفِیکُمْ أُوَیْسٌ الْقَرَنِیُّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ خَیْرِ التَّابِعِینَ أُوَیْسًا الْقَرَنِیَّ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** المستدرك للحاکم: 402/3، دلائل النبوة للبیهقی : 378/6 . (مسند احمد: 15942)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن اہل شام میں سے ایک شخص نے بلند آواز سے پکار کر دریافت کیا: آیا تمہارے اندر اویس قرنی نام کا کوئی آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے بتلایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''تابعین میں سب سے افضل شخص ''اویس قرنی'' ہوگا۔''

وَمِنْهُمُ النَّجَاشِیُّ مَلِكُ الْحَبْشَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حبشہ کے بادشاہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ

[12014/6833]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((قَدْ تُوُفِّیَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ ، هَلُمَّ فَصُفُّوا۔)) قَالَ: فَصَفَفْنَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْهِ وَنَحْنُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1320 ، 3877 ، صحیح مسلم: 952 . (مسند احمد: 14150)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آج حبشہ کے ایک صالح آدمی کا انتقال ہوگیا ہے، آؤ صفیں بناؤ (اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں)۔'' پس ہم نے صفیں بنائیں اور نبی کریم ﷺ نے اور ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

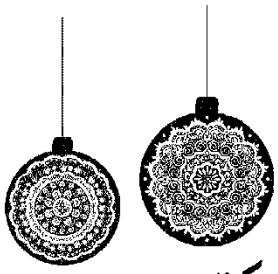

كِتَابُ الْخِلَافَةِ وَالْإِمَارَةِ

خلافت وامارت کے مسائل

أَحْكَامُ الْخِلَافَةِ

خلافت کے احکام

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْمَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَتَخَلَّفْ قَبْلَ وَفَاتِهٖ

(باب اول) اس امر کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا

[12018/6834]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: أَلَا تَرٰى أَنْتَ وَاللّٰهِ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفّٰى فِي وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي أَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا كَلَّمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ! لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا ، فَوَاللّٰهِ! لَا أَسْأَلُهُ أَبَدًا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4447، 6266 . (مسند احمد: 2374)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مرض الموت کے دنوں میں ایک روز سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے باہر تشریف لائے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ انہوں نے کہا: الحمداللہ بہتر ہیں۔ ان کی بات سن کر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ تھام لیا اور کہا: آپ دیکھتے نہیں؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے، میں عبدالمطب کے خاندان کے افراد کو چہروں سے پہچانتا ہوں کہ موت سے قبل ان کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ آؤ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں جا کر اس امر (خلافت) کے بارے میں پوچھ لیں۔ اگر یہ ہمارا حق ہوا تو ہمیں پتہ چل جائے گا اور اگر یہ کسی دوسرے کے متعلق بات ہوئی تو ہم اس بارے میں پوچھ گچھ کر لیتے، تاکہ آپ ﷺ ہمارے حق میں وصیت کر دیں گے۔ یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ہم نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا اور آپ نے ہمیں اس سے محروم کر دیا تو لوگ کبھی بھی ہمیں یہ حق نہیں دیں گے، لہٰذا اللہ کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ نہ پوچھوں گا۔

[12021/6835]..... عَنْ قَيْسٍ الْخَارِفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ ، يَقُولُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ: سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ ، فَكَانَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، (وَفِي رِوَايَةٍ: يَعْفُو اللّٰهُ عَمَّنْ يَّشَاءُ)۔

تخریج الحدیث حسن: طبقات ابن سعد: 130/6 . (مسند احمد: 1259)

ترجمۃ الحدیث قیس خارفی کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس ممبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے، آپ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امت کو نمازیں پڑھائیں، تیسرے نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کے بعد تو ہمیں فتنوں اور آزمائشوں نے آلیا، پھر وہی ہوا، جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ ایک روایت میں ہے: اللہ جس کو چاہے گا، معاف کر دے گا۔

قَوْلُهُ ﷺ: ((اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ))

ارشادِ نبوی ''ائمہ قریش ہوں گے''

[12023/6836]..... عَنْ سَهْلٍ أَبِي الْأَسَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ وَهْبٍ الْجَزَرِيُّ ، قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُهُ كُلَّ أَحَدٍ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْنُ فِيهِ، فَقَالَ: ((اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ، إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، وَلَكُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا مِثْلَ ذٰلِكَ مَا إِنْ اسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوْا، وَإِنْ عَاهَدُوْا وَفَوْا، وَإِنْ حَكَمُوْا عَدَلُوْا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبریٰ للنسائی: 5942، الدعاء للطبرانی: 2122، مصنف ابن ابی شیبة: 169/12. (مسند احمد: 12307)

ترجمۃ الحدیث بکیر بن وہب جزری کہتے ہیں: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں تم کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں، یہ حدیث میں نے کسی اور کو بیان نہیں کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم بھی اس گھر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حکمران قریش میں سے ہوں گے، تمہارے ذمے ان کے حقوق ہیں اور اسی طرح ان کے ذمے تمہارے حقوق ہیں، اگر ان سے رحم کی درخواست کی جائے گی تو وہ رحم کریں، جب وہ کسی سے کوئی وعدہ کریں، تو اسے پورا کریں گے اور جب وہ فیصلے کریں تو عدل وانصاف سے کریں، اگر ان سے کسی نے یہ ذمہ داریاں ادا نہ کیں تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔''

[12027/6837]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَرِيبٍ مِنْ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا قُرَشِيٌّ، لَا وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْتُ صَفْحَةَ وُجُوهِ رِجَالٍ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ وُجُوهِهِمْ يَوْمَئِذٍ، فَذَكَرُوْا النِّسَاءَ فَتَحَدَّثُوا فِيهِنَّ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُمْ حَتَّى أَحْبَبْتُ أَنْ يَسْكُتَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! فَإِنَّكُمْ أَهْلُ هٰذَا الْأَمْرِ مَا لَمْ تَعْصُوا اللّٰهَ، فَإِذَا عَصَيْتُمُوهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَنْ يَلْحَاكُمْ كَمَا يُلْحٰى هٰذَا الْقَضِيبُ۔)) لِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ لَحَا قَضِيبَهُ فَإِذَا هُوَ أَبْيَضُ يَصْلِدُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 5024. (مسند احمد: 4380)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تقریباً قریش کے اسّی (80) آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، تمام کے تمام قریشی تھے۔ اللہ کی قسم! اُس دن یہ لوگ بہت خوبصورت نظر آ رہے تھے، انھوں نے عورتوں کا ذکر کیا، ان کے بارے میں باتیں کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ گفتگو کرتے رہے (اور اتنا زیادہ کلام کیا کہ) میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے خطبۂ شہادت پڑھا اور فرمایا: ''حمد وصلوۃ کے بعد (میں یہ کہوں گا کہ) قریشیو! تم لوگ اس (امارت) کے مستحق ہو، جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرو گے، اگر تم نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھیجے گا جو تمھاری چمڑی ادھیڑ دیں گے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اس شاخ (جو آپ کے ہاتھ میں تھی) کا چھلکا اتار لیا جاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی شاخ کا چھلکا اتارا، (جس کی وجہ سے) وہ اچانک سفید اور سخت نظر آنے لگی۔

[12030/6838]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ، مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اِثْنَانِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1471 . (مسند احمد: 6121)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک دو آدمی بھی باقی رہیں گے، یہ خلافت قریش میں ہی رہے گی۔''

[12031/6839]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3495، صحيح مسلم: 1818 . (مسند احمد: 7306)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حکومت کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، مسلمان، مسلم قریشیوں کے تابع ہیں اور کافر، کافر قریشیوں کے۔''

[12032/6840]..... وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَاللّٰهِ! لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا مَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابی شیبة: 169/12 . (مسند احمد: 16928)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکومت کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، جو لوگ قبل از اسلام اچھے تھے، وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کر لیں۔ اللہ کی قسم! اگر قریشی لوگوں کے مغرور ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں بتلا دیتا کہ ان میں سے اچھے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے۔''

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ حَدِيْثِ حُذَافَةَ الْجَامِعِ لِاَطْوَارِ النُّبُوَّةِ وَ الْخِلَافَةِ وَالْمُلْكِ

فصل: نبوت، خلافت اور ملوکیت کے مراحل پر مشتمل سیدنا حذافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک جامع حدیث

[12034/6841]..... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ۔ وَكَانَ بَشِيْرٌ رَجُلاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكُفُّ حَدِيْثَهٗ۔ فَجَاءَ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيّ ، فَقَالَ: يَابَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ! أَتَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ الْأَمْرِ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهٗ فَجَلَسَ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيًّا ، فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ، ثُمَّ سَكَتَ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوداؤد الطیالسی: 438، مسند البزار : 2796 . (مسند احمد: 18406)

ترجمۃ الحدیث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔بشیر اپنی بات کو روک دیتے تھے۔اتنے میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: بشیر بن سعد! کیا تجھے امراء کے بارے میں کوئی حدیثِ نبوی یاد ہے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس معاملے میں) مجھے آپ کا خطبہ یاد ہے۔ابوثعلبہ بیٹھ گئے اور حذیفہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ عرصہ تک نبوت قائم رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے اسے اٹھا لیں گے۔نبوت کے بعد اس کے منہج پر اللہ کی مرضی کے مطابق کچھ عرصہ تک خلافت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دیں گے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق کچھ عرصہ تک بادشاہت ہوگی، جس میں ظلم و زیادتی ہوگا، بالآخر وہ بھی ختم ہو جائے گی، پھر جبری بادشاہت ہوگی، وہ کچھ عرصہ کے بعد زوال پذیر ہو جائے گی، اس کے بعد منہجِ نبوت پر پھر خلافت ہوگی، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔''

فَصْلٌ آخَرُ فِيْ عَدَدِ الْخُلَفَاءِ مِنْ قُرَيْشٍ

فصل: قریشی خلفاء کی تعداد

[12035/6842]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهٖ فَأَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا: ثُمَّ يَكُوْنُ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَكُوْنُ الْهَرْجُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری 7222، 7223، صحیح مسلم: 1821 . (مسند احمد: 20860)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ خلفا آئیں گے، جن کا تعلق قریش خاندان سے ہوگا۔'' یہ کہنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے، قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کے بعد قتل ہوگا۔''

[12036/6843]..... عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُونَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ يَخْرُجُ كَذَّابُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، ثُمَّ تَخْرُجُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَ الْأَبْيَضِ كِسْرٰى وَآلِ كِسْرٰى، وَإِذَا أَعْطَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِهِ، وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 1822 . (مسند احمد: 20805)

ترجمۃ الحدیث: عامر بن سعد کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دین غالب رہے گا، یہاں تک کہ قریش کے بارہ خلفاء ہوں گے، ان کے بعد قیامت سے قبل کچھ جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے، ان کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت آئے گی، وہ کسری اور آل کسری کے سفید خزانوں کو باہر نکال لائیں گے، جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال و برکت سے نوازے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ پر اور پھر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے ابتدا کرے اور میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

[12038/6844]..... عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْكُ۔)) قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اثْنَيْ عَشْرَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ رضی اللہ عنہم۔

تخریج الحدیث: حسن: سنن ابو داؤد: 4647 . (مسند احمد: 21919)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا سفینہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت تیس برس تک رہے گی، بعد ازاں ملوکیت آ جائے گی۔'' سفینہ نے کہا، ذرا شمار کرو، دو سال سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، دس سال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، بارہ سال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور چھ سال سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ وَالْاَمِيْرِ، وَكُلِّ مَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْعَدْلِ فِيْ رَعِيَّةٍ وَعَدْمِ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ، وَاَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنْ ذٰلِكَ

باب سوم: ہر امام، امیر اور لوگوں کے معاملات کا مسئول بننے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کے امور میں عدل وانصاف سے کام لے اور ظلم وجور سے بچے، بے شک اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی

[12041/6845]..... عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنْ وَالِي أُمَّةٍ قَلَّتْ أَوْ كَثُرَتْ لَا يَعْدِلُ فِيهَا إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7150، 7151، صحيح مسلم: 142. (مسند احمد: 20290)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے تھوڑے یا زیادہ افراد پر جس آدمی کو حکومت کرنے کا موقع ملے اور پھر وہ عدل سے کام نہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل جہنم میں ڈالے گا۔''

[12042/6846]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا لَا يَفُكُّهُ إِلَّا الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقُهُ الْجَوْرُ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: مسند ابويعلى: 6570، مصنف ابن ابی شيبة: 219/12، سنن البيهقی: 129/3. (مسند احمد: 9573)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دس افراد کی چھوٹی سی جماعت پر امیر اور حاکم مقرر ہوتا ہے، اسے قیامت کے روز باندھ کر پیش کیا جائے گا، اسے اس کا عدل وانصاف رہائی دلائے گا اور اس کا ظلم وجور اس کو ہلاک کر دے گا۔''

[12044/6847]..... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَتَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهٗ إِلٰى عُنُقِهٖ، فَكَّهُ بِرُّهٗ أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهٗ، أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: المعجم الكبير للطبرانی: 7720. (مسند احمد: 22300)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حکمران دس یا اس سے زیادہ افراد پر حکومت پائے، اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا، اس اس کی نیکی اس کو چھڑائے گی یا اس کا گناہ اس کو ہلاک کر دے گا، اس اقتدار کی ابتدا میں ملامت ہے، درمیان میں ندامت ہے اور اس کا انجام قیامت کے روز رسوائی ہے۔''

[12045/6848]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَکُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ خَلِیفَةٌ یُعْطِی الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهُ عَدًّا))۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهُ))۔

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2914 . (مسند احمد: 11012)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا، جو شمار کیے بغیر لوگوں کو مال عطا کیا کرے گا۔'' ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''وہ لوگوں میں اموال تقسیم کرے گا، مگر شمار نہ کرے گا۔''

[12046/6849]..... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ ، وَیُتَّقٰی بِهِ ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوٰی وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا ، وَإِنْ أَمَرَ بِغَیْرِ ذٰلِكَ فَإِنَّ عَلَیْهِ فِیهِ وِزْرًا۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 2957، صحیح مسلم: 1841 . (مسند احمد: 10777)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام اور حکمران ایک ڈھال ہے، جس کے پیچھے سے دشمن سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ دشمن کے وار سے بچا جاتا ہے، اگر وہ تقویٰ کا حکم دے اور عدل سے کام لے تو اسے ان کاموں کا اجر ملے گا اور اگر اس کے سوا کسی دوسری بات کا حکم دے تو اسے اس کا گناہ ہوگا۔''

فَصْلٌ فِیْ قَوْلِهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ))

فصل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھ گچھ ہوگی'' کی وضاحت

[12048/6850]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((کُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ ، وَالرَّجُلُ فِی أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ فِی بَیْتِ زَوْجِهَا وَهِیَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِیَّتِهَا ، وَالْخَادِمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِی مَالِ سَیِّدِهٖ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ۔)) قَالَ: سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسَبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالرَّجُلُ فِی مَالِ أَبِیهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ، فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2409، 2558. (مسند احمد: 6026)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں ہر کوئی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی، حکمران ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا، مرد اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس سے متعلقہ افراد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے، اس سے اس کی ذمہ داریوں کے متعلق سوال وجواب ہوگا، خادم اپنے آقا کے مال پر نگران ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ الفاظ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ''انسان اپنے والد کے مال کا ذمہ دار اور نگران ہے، پس اس سے اس کے بارے میں بھی پوچھ گچھ ہوگی، غرضیکہ تم میں سے ہر آدمی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

[12049/6851]..... (وَعَنْهُ اَیْضًا) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا یَسْتَرْعِی اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَبْدًا رَعِیَّةً قَلَّتْ أَوْ کَثُرَتْ إِلَّا سَأَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَقَامَ فِیهِمْ أَمْرَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَمْ أَضَاعَهُ؟ حَتّٰی یَسْأَلَه عَنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ خَاصَّةً۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 20650. (مسند احمد: 4637)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کو تھوڑی یا زیادہ رعایا پر حکمرانی عطا فرماتا ہے، اس سے ان کے متعلق قیامت کے روز پوچھے گا کہ اس نے ان میں اللہ کا حکم نافذ کیا یا نہیں کیا، یہاں تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے اہل کے بارے میں بھی پوچھے گا۔''

[12050/6852]..... (وَعَنْهُ اَیْضًا) رَأٰی رَاعِیَ غَنَمٍ فِی مَکَانٍ قَبِیحٍ، وَقَدْ رَأَی ابْنُ عُمَرَ مَکَانًا أَمْثَلَ مِنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَیْحَكَ یَا رَاعِی! حَوِّلْهَا فَإِنِّی سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((کُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5200، صحیح مسلم: 1929. (مسند احمد: 5869)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بکریوں کے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتہائی گندی جگہ بکریاں چرا رہا تھا، جبکہ وہ اس سے بہتر جگہ دیکھ آئے تھے، اس لیے انھوں نے کہا: چرواہے! تجھ پر افسوس ہے، ان بکریوں کو یہاں سے منتقل کر کے وہاں لے جا، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔''

[12051/6853]..... عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ اشْتَكَى ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعْنِي يَعُودُهُ ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدًا رَعِيَّةً ، فَيَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ لَهَا غَاشٌّ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَهُوَ فِي النَّارِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7150، صحيح مسلم: 142 . (مسند احمد: 20291)

ترجمۃ الحدیث حسن سے روایت ہے کہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور عبید اللہ بن زیاد ان کی تیمارداری کے لیے آئے، سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں، جو میں نے پہلے نہیں سنائی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رعایا پر حکمرانی عطا فرمائے، لیکن اگر وہ حکمران اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کو دھوکا دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''وہ جہنمی ہے۔''

فَصْلٌ فِي وَعِيدِ مَنِ احْتَجَبَ الْأُمُورَ عَنْ رَعِيَّتِهِ

فصل: اس حکمران کی وعید کا بیان جو رعایا کے امور کے سامنے رکاوٹیں ڈالتا ہے

[12053/6854]..... عَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ وَلِيَ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ النَّاسِ ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمِسْكِينِ وَالْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ إِلَيْهَا۔))

تخریج الحدیث **صحيح لغيره**: مسند ابويعلى: 7378 . (مسند احمد: 15941)

ترجمۃ الحدیث ابو الشماخ ازدی اپنے ایک چچا زاد بھائی، جو کہ صحابہ میں سے تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی لوگوں پر حاکم بنا اور اس نے مسکین، مظلوم یا ضرورت مند سے اپنا دروازہ بند کیا، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور فقر کے موقع پر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دے گا، جبکہ وہ اس کی رحمت کا شدید محتاج ہوگا۔''

[12054/6855]..... عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، فَاحْتَجَبَ عَنْ أُولِي الضَّعْفَةِ وَالْحَاجَةِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الطبرانی: 316/20 . (مسند احمد: 22076)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کو لوگوں پر حکمرانی حاصل ہو اور وہ کمزوروں اور ضرورت مندوں سے الگ تھلگ ہو جائے (اور ان کی ضروریات پوری نہ کرے) تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس سے منہ موڑ لے گا۔''

[12055/6856]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَسَنٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا مُعَاوِيَةُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ إِمَامٍ أَوْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ، دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ۔)) قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 1332 . (مسند احمد: 18033)

ترجمۃ الحدیث ابوالحسن سے روایت ہے کہ عمرو بن مرہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے معاویہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حاکم ضرورت مندوں اور مسکینوں کے سامنے اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت، حاجت اور مسکینی کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔'' اس کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص مقرر کر دیا، جو لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتا تھا۔

فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ وُلَاةِ الْأُمُورِ مِنْ بِطَانَةِ السُّوءِ، وَمَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِ اللّٰهِ

فصل: حکمرانوں کو اس بات سے ڈرانا کہ وہ برے لوگوں کو اپنے خاص مشیر بنائیں اور اس امر کا بیان کہ حکمرانوں کے لیے اللہ کے اموال کس قدر حلال ہیں

[12056/6857]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا وَالٍ إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ)، وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا، وَمَنْ وُقِيَ شَرَّهُمَا فَقَدْ وُقِيَ، وَهُوَ مَعَ الَّتِي تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا))۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 158/7، سنن الترمذی: 2369 . (مسند احمد: 7239)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی اور حاکم کے دو ہم راز ہوتے ہیں، ایک ہم راز اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اس کی ہلاکت و تباہی کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ جو حاکم اس کے شرّ سے بچ گیا، وہ تو محفوظ ہو گیا اور وہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جو ان میں سے غالب آجاتا ہے۔''

[12057/6858]..... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا، فَأَرَادَ بِهِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، فَإِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابوداؤد: 2932، سنن النسائی: 159/7 . (مسند احمد: 24414)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس آدمی کو مسلمانوں کے معاملات سپرد کردے اور پھر اس کے بارے میں خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو مخلص وزیر عطا کر دیتا ہے، وہ اگر بھولنے لگتا ہے تو وہ وزیر اسے یاددہانی کرادیتا ہے اور اگر اسے بات یاد رہتی ہے تو وہ وزیر اس کی اعانت کر دیتا ہے۔''

[12058/6859]..... وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا بُعِثَ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتُخْلِفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 7198 . (مسند احمد: 11342)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا گیا اور کسی خلیفہ کو خلافت عطا نہیں کی گئی، مگر اس کے دو خاص مشیر ہوتے ہیں، ایک مشیر اسے اچھائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دلاتا ہے اور دوسرا مشیر اسے برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا رہتا ہے، بہرحال معصوم وہی ہوگا، جس کو اللہ تعالیٰ بچالے گا۔''

[12060/6860]..... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَرَّتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى وَبَرَةٍ مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ، فَقَالَ: ((مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهٰذِهِ الْوَبَرَةِ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔))

تخریج الحدیث: حسن: مسند ابویعلی: 463 . (مسند احمد: 667)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صدقہ کے اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزرے، آپ نے ایک اونٹ کے پہلو سے اون کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اس اون کا جتنا حقدار ایک عام مسلمان ہے، میں میرا حق اس سے زیادہ حقدار نہیں ہوں۔''

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی النَّهْیِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالتَّنْفِیرِ مِنْهَا

باب چہارم: حکمرانی طلب کرنے سے ممانعت اور اس سے نفرت دلانے کا بیان

[12061/6861]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِیتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَیْهَا، وَإِنْ أُعْطِیتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَیْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِینٍ، فَرَأَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِی هُوَ خَیْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ یَمِینِكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7147، صحیح مسلم: ص 1456 . (مسند احمد: 20622)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! حکمرانی یا ذمہ داری طلب نہ کرنا، اگر تجھے تیرے طلب کرنے کے بعد حکمرانی ملی تو تجھے اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تجھے طلب کرنے کے بغیر حکمرانی ملی تو اس بارے میں تیری مدد کی جائے گی اور جب تو کسی کام پر قسم اٹھائے، اسکے بعد تمہیں معلوم ہو کہ اس کے برعکس کام زیادہ بہتر ہے تو وہ کام کر لینا جو زیادہ بہتر ہو اور اپنے حلف کا کفارہ دے دینا۔''

[12062/6862]..... وَعَنِ الْحَارِثِ بْنُ یَزِیدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُجَیْرَةَ الشَّیْخَ یَقُولُ: أَخْبَرَنِی مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ یَقُولُ: نَاجَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً إِلَی الصُّبْحِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِّرْنِی، فَقَالَ: ((إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَخِزْیٌ وَنَدَامَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّی الَّذِی عَلَیْهِ فِیهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1825 . (مسند احمد: 21513)

ترجمۃ الحدیث— ابن حُجیرہ کہتے ہیں: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سننے والے آدمی نے مجھے بیان کیا کہ انھوں نے کہا: میں نے ایک رات صبح تک رسول اللہ ﷺ سے سرگوشیاں کرتا رہا، میں نے باتوں باتوں میں عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کسی علاقہ کا امیر بنا دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حکمرانی امانت ہے اور قیامت کے دن، شرمندگی، اور رسوائی کا باعث ہوگی، ما سوائے اس آدمی کے، جو اس ذمہ داری کو حق کے ساتھ لے اور اس ضمن میں اپنے اوپر عائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرے۔''

[12063/6863]..... وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ سَالِمٍ الْجَیْشَانِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ، وَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1826 . (مسند احمد: 21563)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اے ابوذر! تو کسی یتیم کے مال پر نگران نہ بننا اور دو آدمیوں کے اوپر امیر نہ بننا۔''

[12064/6864]..... وعَنِ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَصِيرُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً۔)) قَالَ حَجَّاجٌ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ((نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔)) وَفِی رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَصِيرُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَبِئْسَتِ الْمُرْضِعَةُ وَنِعْمَتِ الْفَاطِمَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7148 . (مسند احمد: 10162)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ عنقریب امارت، حکمرانی کا لالچ کرو گے، لیکن یہ چیز قیامت والے دن بطورِ انجام حسرت اور ندامت ہوئی، یہ دودھ پلانے کے لحاظ سے تو بہت اچھی ہے، لیکن دودھ چھڑانے کی حیثیت میں بہت بری ہے۔'' ایک روایت میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عنقریب امارت اور حکمرانی کا لالچ کرو گے، لیکن قیامت کے دن اس کا انجام ندامت اور حسرت ہوگا، یہ دودھ پلاتے ہوئے بہت اچھی اور دودھ چھڑانے کے بعد بہت بری لگتی ہے۔''

[12065/6865]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ، وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى شَيْءٍ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوداؤد الطيالسی: 2523، مسند ابويعلى: 6217، المستدرك للحاكم: 91/4 . (مسند احمد: 10759)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حکمرانوں کے لیے تباہی ہے، ان کے ماتحت افسروں اور کارندوں کے لیے ہلاکت ہے، دنیا میں جن لوگوں کو امین سمجھ کر امانات ان کے سپرد کی گئیں، ان کے لیے ہدایت ہے، یہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ کاش ان کے سر کے بال ثریا ستارے کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باندھ دیئے جاتے اور یہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکتے رہتے اور یہ ذمہ داری قبول نہ کرتے۔''

[12067/6866]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3496، صحيح مسلم: 2526. (مسند احمد: 9412)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سب سے اچھا اس آدمی کو پاؤ گے جو امارت وحکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہوگا، یہاں تک کہ وہ اس میں پڑ جائے۔''

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْمَا جَاءَ فِي الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، وَمَنْ لَيْسُوْا اَهْلًا لِلْاِمَارَةِ

باب پنجم: گمراہ کرنے والے حکمرانوں اور بے وقوفوں اور نا اہل لوگوں کی حکومت کا بیان

[12074/6867]..... وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ الْاَئِمَّةُ الضُّلُّوْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 975، سنن الدارمی: 211. (مسند احمد: 27485)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے تاکیداً فرمایا کہ ''مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر گمراہ حکمرانوں کا ہے۔''

فِيْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ

بے وقوفوں، نا اہل لوگوں کی حکومت کا بیان، ہم ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں

[12075/6868]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((أَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ۔)) قَالَ: وما إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: ((أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي لَا يَقْتَدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْا عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْا عَلَيَّ حَوْضِي۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحيح ابن حبان: 4514، المستدرك للحاكم: 422/4، سنن الدارمی: 2776. (مسند احمد: 14441)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تمہیں بے وقوفوں اور نااہل لوگوں کی حکمرانی سے بچائے۔'' سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو امراء میرے بعد آئیں گے، وہ میرے طریقے کی اقتداء نہیں کریں گے اور میری سنتوں پر عمل نہیں کریں گے، جس نے ان کے جھوٹے ہونے کے باوجود ان کی تصدیق کی اور ان کے ظلم وجور کے باوجود ان کی مدد کی، ان کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور نہ وہ مجھ پر میرے حوض پر آئیں گے اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہ کی، وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور یہی لوگ میرے پاس میرے حوض پر آئیں گے۔''

[12079/6869]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ وَتَرَوْنَ أَثْرَةً۔)) قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا يَصْنَعُ مَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنَّا؟ قَالَ: ((أَدُّوا الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ ، وَسَلُوْا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ۔)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثْرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا۔)) قَالَ: قُلْنَا: مَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اَدُّوْا لَهُمْ حَقَّهُمْ ، وَسَلُو اللّٰهَ حَقَّكُمْ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 7052، صحيح مسلم: 1843 . (مسند احمد: 3640)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب تمہارے اوپر کچھ حکمران مسلط ہوں گے، تم دیکھو گے کہ وہ مستحقین پر غیر مستحق لوگوں کو ترجیح دیں گے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو آدمی ایسے حالات پائے، وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ذمہ جو حقوق ہوں، تم ان کو ادا کرنا اور جو تمہارے حقوق ہوں، تم ان کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔'' ایک روایت میں ہے: ''تم میرے بعد دیکھو گے کہ نااہل اور غیر مستحق لوگوں کو ترجیح دی جائے گی اور تم ایسے ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔'' ہم نے کہا: ایسی صورت حال میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ذمے ان کے جو حقوق ہوں، تم انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے رہنا۔''

[12080/6870]..... (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ آخَرَ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ سَيَلِي أَمْرَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ ، وَيُحْدِثُونَ بِدْعَةً ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا۔)) قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِي إِذَا أَدْرَكْتُهُمْ ، قَالَ: ((لَيْسَ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ! طَاعَةٌ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ۔)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 2865 . (مسند احمد: 3789)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں گے، جو سنتوں کو مٹائیں گے، بدعات کو فروغ دیں گے اور نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات سے مؤخر کریں گے۔'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں ان لوگوں کو پالوں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام عبد کے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کی اطاعت نہیں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

[12082/6871]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَكُونُ أُمَرَاءُ تَغْشَاهُمْ غَوَاشٍ أَوْ حَوَاشٍ مِنَ النَّاسِ ، يَظْلِمُونَ وَيَكْذِبُونَ ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ ، فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ ، وَيُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ ، وَيُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1286، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2223، صحیح ابن حبان: 286 . (مسند احمد: 11192)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ حکمران ہوں گے کمینے قسم کے لوگ ان کے پاس کثرت سے ہوں گے، وہ ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے، جو آدمی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے اور جو آدمی ان کے پاس نہ گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ظلم پر ان کی مدد کی، وہ مجھ سے ہے اور میں اس کا ہوں۔''

[12085/6872]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ بَعْدِيْ ، يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ ، وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان: 177 . (مسند احمد: 4363)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد عنقریب ایسے حکمران آئیں گے، جو ایسی باتیں کریں گے، جن پر ان کا اپنا عمل نہیں ہوگا اور وہ جو کچھ کریں گے، اس کا ان کو حکم نہیں دیا جائے گا۔''

[12088/6873]..... عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي أُمَامَةَ، قَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4889. (مسند احمد: 23815)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مقداد بن اسود اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حاکم لوگوں کے عیوب ڈھونڈنا شروع کر دیتا ہے تو وہ ان کو خراب کر دیتا ہے۔''

[12090/6874]..... وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بَلَغَ بَنُو آلِ فُلَانٍ ثَلَاثِينَ رَجُلًا، اتَّخَذُوا مَالَ اللّٰهِ دُوَلًا، وَدِينَ اللّٰهِ دَخَلًا، وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 1620، المستدرك للحاكم: 480/4. (مسند احمد: 11758)

ترجمۃ الحدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب فلاں آدمی کی اولاد کی تعداد تیس ہو جائے گی تو یہ لوگ اللہ کے مال کو آپس میں ہی ادل بدل کریں گے، اللہ تعالیٰ کے دین میں عیب و نقص نکالیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے۔''

[12092/6875]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: دَخَلَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ مِنْ صَالِحِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَأَظُنُّهُ قَالَ: إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، وَلَمْ يَشُكَّ يَزِيدُ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ أَوْ فِيهِمْ نُخَالَةٌ، إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1830. (مسند احمد: 20637)

ترجمۃ الحدیث حسن کہتے ہیں کہ سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، جو کہ نیکوکار صحابہ میں سے تھے، عبیداللہ بن زیاد کے ہاں گئے، اور انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدترین حکمران وہ ہوں گے جو لوگوں پر ظلم ڈھائیں گے، پس تو ان میں سے ہونے سے بچ جا۔'' آگے سے ابن زیاد نے کہا: بیٹھ جا، تو تو آٹے کے چھانن کی طرح کم تر صحابہ میں سے ہے، انھوں نے کہا: صحابۂ کرام میں سے کم تر کوئی نہیں تھا، یہ کمتری تو بعد والوں میں اور غیر صحابہ میں پائی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ

لڑکوں کی حکمرانی کا بیان

[12093/6876]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هَلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔)) قَالَ مَرْوَانُ: وَهُوَ مَعَنَا فِي الْحَلْقَةِ قَبْلَ أَنْ يَلِيَ شَيْئًا، فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً، قَالَ: وَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ أَشَاءُ أَقُولُ بَنُو فُلَانٍ وَبَنُو فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، قَالَ: فَقُمْتُ أَخْرُجُ أَنَا مَعَ أَبِي وَجَدِّي إِلٰى مَرْوَانَ بَعْدَمَا مُلِّكُوا، فَإِذَا هُمْ يُبَايِعُونَ الصِّبْيَانَ مِنْهُمْ، وَمَنْ يُبَايِعُ لَهُ، وَهُوَ فِي خِرْقَةٍ، قَالَ لَنَا: هَلْ عَسَى أَصْحَابُكُمْ هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا الَّذِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ أَنَّ هٰذِهِ الْمُلْكَ يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3605 . (مسند احمد: 8304)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔'' اس وقت مروان بھی ہمارے ساتھ اس حلقہ درس میں موجود تھا اور ابھی اسے حکومت نہیں ملی تھی، یہ سن کر وہ کہنے لگا: ان نوجوانوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو بیان کرسکتا اور بتا سکتا ہوں کہ وہ بنو فلاں اور بنو فلاں ہوں گے۔ یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے قبائل اور خاندانوں کے ناموں سے بھی واقف تھے، بعد میں جب مروان کا خاندان برسر اقتدار آیا تو میں اپنے والد اور دادا کے ہمراہ مروان کے ہاں گیا، وہ اپنے لڑکوں کے حق میں بیعت لے رہے تھے اور بیعت کرنے والے بھی لڑکے ہی تھے، مروان شاہی لباس زیب تن کیے ہوئے تھے، اس نے ہم سے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا تھا کہ وہ ذکر کر رہے تھے کہ یہ بادشاہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔

[12095/6877]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ، وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ۔))

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 3358 . (مسند احمد: 8654)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ستر سال کے بعد والے دور سے اور لڑکوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔''

[12096/6878]..... عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَلِمَتَيْنِ، مِنَ النَّبِيِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ، كَلِمَةٌ وَمِنَ النَّجَاشِيِّ أُخْرٰى، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((انْظُرُوْا قُرَيْشًا فَخُذُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ، وَذَرُوْا فِعْلَهُمْ۔)) وَكُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ جَالِسًا فَجَاءَ ابْنُهُ مِنَ الْكُتَّابِ فَقَرَأَ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ، فَعَرَفْتُهَا أَوْ فَهِمْتُهَا فَضَحِكْتُ، فَقَالَ: مِمَّ تَضْحَكُ أَمِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ فَوَاللّٰهِ! إِنَّ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنَّ اللَّعْنَةَ تَكُونُ فِي الْأَرْضِ، إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُهَا الصِّبْيَانَ۔

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 4585، مصنف ابن ابی شیبة: 231/15، مسند ابویعلی: 6864. (مسند احمد: 15536)

ترجمة الحدیث سیدنا عامر بن شہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دو خاص باتیں سنی ہیں، ایک نبی کریم ﷺ اور دوسری نجاشی سے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''تم قریش پر نظر رکھنا، تم نے ان کی باتیں قبول کر لینی ہیں اور ان کے کردار کو چھوڑ دینا ہے۔'' اور میں نجاشی کے ہاں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا بیٹا ایک کتاب لے کر آیا، اس نے انجیل کی ایک آیت پڑھی، میں نے اسے سمجھ لیا تو میں ہنس پڑا، نجاشی نے کہا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کی کتاب سن کر ہنسے ہو؟ اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم پر جو باتیں نازل کی گئی تھیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جب دنیا میں نوجوان حکمران ہوں گے تو زمین پر لعنت اترے گی۔

فِيْ إِمَارَةِ النِّسَاءِ

خواتین کی حکومت وسربراہی کا بیان

[12098/6879]..... عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَلِي أَمْرَ فَارِسٍ)) قَالُوْا: امْرَأَةٌ، قَالَ: ((مَا أَفْلَحَ قَوْمٌ يَلِي أَمْرَهُمْ امْرَأَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 878، مصنف ابن ابی شیبة: 266/15. (مسند احمد: 20508)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایران کا حکمران کون ہے؟'' صحابہ نے بتلایا کہ ایک عورت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ قوم فلاح نہیں پا سکتی، جس پر عورت حکمران ہو۔''

[12101/6880]..... وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ قَتَلَ رَبَّكَ)) (يَعْنِي كِسْرٰى)، قَالَ: وَقِيلَ لَهُ (يَعْنِي لِلنَّبِيِّ ﷺ): إِنَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدِ اسْتَخْلَفَ اِبْنَتَهٗ ، قَالَ: فَقَالَ: ((لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4425، 7099 . (مسند احمد: 20438)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ فارس میں سے ایک آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے ربّ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے ربّ یعنی کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ اس نے اپنی بیٹی کو اپنا نائب بنا رکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قوم فلاح نہیں پائے گی، جس پر عورت حکمران ہو۔''

فِيْ وُجُوْبِ طَاعَةِ اُوْلِي الْاَمْرِ، وَعَدْمِ الْخُرُوْجِ عَلَيْهِمْ

حکمرانوں کی اطاعت کے وجوب اور ان کی بغاوت نہ کرنے کا بیان

[12104/6881]..... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ وَلَا تُنَازِعِ الْاَمْرَ اَهْلَهُ ، وَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ لَكَ۔)) زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((مَالَمْ يَاْمُرُوْكَ بِاِثْمٍ بَوَاحٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7055، 7056، صحیح مسلم: ص 1470 . (مسند احمد: 22735)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مشکل ہو یا آسانی، خوشی ہو یا غمی اور خواہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے، تم پر لازم ہے کہ تم حکمران کی بات سنو اور اس کو تسلیم کرو اور حکومت کے بارے میں حکومت والوں سے جھگڑا نہ کرو اور تم ان کی اطاعت کرو، جب تک وہ تمہیں صریح گناہ کا حکم نہ دیں۔''

[12106/6882]..... عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ وَهُوَ يَقُولُ: ((وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوْا۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: و سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: اِنِّي لَاَرٰى لَهُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ ، فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1838 . (مسند احمد: 27269)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہارے اوپر کسی غلام کو حکمران بنا دیا جائے اور وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت و رہنمائی کرے تو تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔'' عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں: میرے والد نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ مشکل ہو یا آسانی، خوشی ہو یا مجبوری، ہر حال میں حکمران کی بات سننی اور اس کی اطاعت کرنی ہے۔

[12108/6883]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَطْمَئِنُّ إِلَيْهِمُ الْقُلُوبُ ، وَتَلِينُ لَهُمُ الْجُلُودُ ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْمَئِزُّ مِنْهُمُ الْقُلُوبُ ، وَتَقْشَعِرُّ مِنْهُمُ الْجُلُودُ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنُقَاتِلُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا ، مَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 1300 . (مسند احمد: 11224)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے، جن کی حکمرانی پر تمہارے دل مطمئن ہوں گے اور تمہاری جلد ان کی اطاعت کے لیے نرم ہوگی، لیکن ان کے بعد ایسے حکمران بھی آئیں گے، جن سے تمہارے دل نفرت کریں گے اور ان کے خوف سے تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایسے حکمرانوں سے لڑائی کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک وہ نماز قائم رکھیں گے، اس وقت تک ان سے لڑنے کی اجازت نہیں ہوگی۔''

[12109/6884]..... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا ، مَا صَلَّوْا لَكُمُ الْخَمْسَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1854 . (مسند احمد: 26528)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے بعض امور کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند، جس نے ان کے غلط کام پر انکار کیا، وہ بری ہو گیا، (یعنی اس نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی)، جس نے ان کے غلط کام کو ناپسند کیا، وہ بھی (اللہ کی ناراضگی سے) بچ گیا، لیکن جو آدمی ان کے غلط کاموں پر راضی ہو گیا اور ان کی پیروی کرتا رہا، (وہ اللہ کی ناراضگی سے نہیں بچ سکے گا۔) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم ایسے حکمرانوں سے لڑائی نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، وہ جب تک تمہارے لیے (یعنی تمہارے سامنے) پانچ نماز ادا کرتے رہیں گے، اس وقت تک نہیں لڑنا۔''

[12110/6885]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا ، وَإِنْ اسْتُعْمِلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 693، 7142 . (مسند احمد: 12126)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم حکمران کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو، خواہ تمہارے اوپر کوئی ایسا حبشی حکمران بنا دیا جائے، جس کا سر منقی جیسا ہو۔''

[12112/6886]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ ، وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7137، صحيح مسلم: 1835 . (مسند احمد: 7656)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔''

[12114/6887]..... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، وَآتَى الزَّكَاةَ ، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ ، وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ ، وَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، وَآتَى الزَّكَاةَ ، وَسَمِعَ وَعَصَى ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 2704 . (مسند احمد: 22768)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، حاکم کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے، جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا، اللہ اسے اسی دروازے سے جنت میں داخل کرے گا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، حاکم کی بات سنے اور اس کی اطاعت نہ کرے، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے، اگر وہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب سے دوچار کرے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی))

اللہ کی نافرمانی کی صورت میں کسی انسان کی اطاعت نہیں ہے

[12115/6888]..... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 279، 377، مسند البزار: 586. (مسند احمد: 1065)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی معصیت ہو تو کسی بھی انسان کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔''

[12117/6889]..... (وَعَنْه) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِیَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوْا، قَالَ: وَجَدَ عَلَیْهِمْ فِی شَیْءٍ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلَیْسَ قَدْ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُطِیعُونِی؟ قَالَ: قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: فَقَالَ: اجْمَعُوْا حَطَبًا، ثُمَّ دَعَا بِنَارٍ، فَأَضْرَمَهَا فِیهِ، ثُمَّ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ لَتَدْخُلُنَّهَا، قَالَ: فَهَمَّ الْقَوْمُ أَنْ یَدْخُلُوهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ شَابٌّ مِنْهُمْ: إِنَّمَا فَرَرْتُمْ إِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ، فَلَا تَعْجَلُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ أَمَرَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوهَا فَادْخُلُوْا، قَالَ: فَرَجَعُوْا إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا مَا خَرَجْتُمْ مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4340، صحیح مسلم: 1840. (مسند احمد: 622)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہادی لشکر روانہ کیا اور ایک نصاری کو ان پر امیر مقرر فرمایا، وہ کسی بات پر اپنے لشکر سے ناراض ہوگیا، اس نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں، دیا ہے، پس اس نے کہا: لکڑیاں جمع کرو، پھر اس نے آگ منگوا کر ان کو آگ لگا دی اور کہا: میں تم لوگوں کو تاکیدی حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ، بعض لوگوں نے تو واقعی آگ میں گھس جانے کا ارادہ کرلیا، اتنے میں ان میں سے ایک نوجوان نے کہا: تم آگ سے بچنے کے لیے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے ہو، لہٰذا جلد بازی نہ کرو، پہلے نبی کریم ﷺ سے تو مل لو، اگر آپ ﷺ نے آگ میں داخل ہونے کا حکم ہی دیا تو داخل ہوجانا، پس جب وہ نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹے اور آپ ﷺ کو سارا ماجرہ سنایا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر تم آگ میں داخل ہوجاتے تو کبھی بھی اس سے نہ نکل سکتے، اطاعت صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائز کام میں ہوتی ہے۔''

[12119/6890]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2955، 7144، صحيح مسلم: 1839. (مسند احمد: 4668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان پر لازم ہے کہ وہ حکمران کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے، وہ ان امور کو چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو، ما سوائے اس کے کہ جب اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اس حکم کو نہ سنے اور نہ اس کی اطاعت کرے۔''

[12123/6891]..... وَعَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ لَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِكَ، وَلَا يَأْخُذُونَ بِأَمْرِكَ، فَمَا تَأْمُرُ فِي أَمْرِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا طَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يُطِعِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ محتمل للتحسین**: مسند ابويعلى: 4046، التاريخ الكبير للبخاری: 332/6. (مسند احمد: 13225)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راویت ہے، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو آپ کی سنت کی اقتدا نہ کریں اور آپ کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کے بارے میں ہمارے لیے کیا حکم ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا، اس کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔''

فِيْ وُجُوْبِ مُنَاصَحَةِ اُوْلِي الْاَمْرِ، وَاَمْرِهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

حکمرانوں کی خیر خواہی کرنے کے وجوب اور ان کو بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرتے رہنے کا بیان

[12125/6892]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي هٰذِهِ فَحَمَلَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ الْفِقْهِ فِيهِ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ الْفِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ صَدْرُ مُسْلِمٍ، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمُنَاصَحَةُ أُولِي الْأَمْرِ، وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابن ماجه: 236. (مسند احمد: 13350)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ اور خوش وخرم رکھے، جس نے میری حدیث سن کر اسے دوسرے تک پہنچایا، فقہی اور علمی بات کو لے جانے والے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو خود فقیہ نہیں ہوتے اور کئی لوگ اپنے سے زیادہ فقیہ تک احادیث کو پہنچاتے ہیں، تین باتیں ایسی ہیں، جن پر مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا، خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا، مسلمانوں کی دعا دوسرے مسلمانوں کو گھیر کر رکھتی ہے۔''

[12128/6893]..... وعن شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ وَغَيْرِهِ قَالَ: جَلَدَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ صَاحِبَ دَارٍ حِينَ فُتِحَتْ، فَأَغْلَظَ لَهُ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ الْقَوْلَ حَتّٰى غَضِبَ عِيَاضٌ، ثُمَّ مَكَثَ لَيَالِيَ فَأَتَاهُ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ، فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ هِشَامٌ لِعِيَاضٍ: أَلَمْ تَسْمَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا أَشَدَّهُمْ عَذَابًا فِي الدُّنْيَا لِلنَّاسِ۔)) فَقَالَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ: يَا هِشَامُ بْنَ حَكِيمٍ! قَدْ سَمِعْنَا مَا سَمِعْتَ، وَرَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِسُلْطَانٍ بِأَمْرٍ فَلَا يُبْدِلَهُ عَلَانِيَةً، وَلٰكِنْ لِيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَيَخْلُوَ بِهِ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ، وَإِلَّا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ لَهُ۔)) وَإِنَّكَ يَا هِشَامُ! لَأَنْتَ الْجَرِيءُ إِذْ تَجْتَرِءُ عَلٰى سُلْطَانِ اللّٰهِ، فَهَلَّا خَشِيتَ أَنْ يَقْتُلَكَ السُّلْطَانُ، فَتَكُونَ قَتِيلَ سُلْطَانِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔

تخریج الحدیث: **صحیح لغیرہ:** المعجم الكبير للطبراني: 1007/17، المستدرك للحاكم: 290/3. (مسند احمد: 15333)

ترجمۃ الحدیث: شریح بن عبید حضرمی وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک علاقہ فتح ہوا اور سیدنا عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کے مالک کی پٹائی کر دی، سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام نے ان کو سخت قسم کی باتیں کہہ دیں، عیاض رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے، کچھ دنوں کے بعد سیدنا ہشام بن حکیم نے آ کر معذرت کی، پھر سیدنا ہشام نے عیاض رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ ''لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا، جو دنیا میں لوگوں کو سخت عذاب دیتے ہیں۔'' سیدنا عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے کہا: ہشام! جو کچھ تم نے سنا، وہ ہم بھی سن چکے ہیں اور جو کچھ تم نے دیکھا، وہ ہم بھی دیکھ چکے ہیں۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی بادشاہ کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا ارادہ کرے، وہ لوگوں کے سامنے کچھ نہ کہے، بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں لے جائے، اگر وہ حکمران اس کی بات کو قبول کر لے تو بہتر، ورنہ اس آدمی نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔'' اے ہشام! تم بڑے جرأت مند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، کیونکہ تم نے تو اللہ کے سلطان پر جرأت کی ہے، کیا تمہیں اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ کا بادشاہ تم کو قتل کر دے اور اس طرح تم اللہ کے بادشاہ کے مقتول بن جاؤ۔

فِیْ لُزُوْمِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِکْرَامِ السُّلْطَانِ

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے اور بادشاہ کا اکرام کرنے کا بیان

[12130/6894]..... عَنْ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ ﷺ: ((مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ فِی عُنُقِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 4758 . (مسند احمد:)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسلمانوں کی جماعت کی ایک بالشت بھر بھی مخالفت کی، اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار پھینکی۔''

[12131/6895]..... وَعَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَی حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لَیَالِیَ سَارَ النَّاسُ إِلَی عُثْمَانَ فَقَالَ: یَا رِبْعِیُّ! مَا فَعَلَ قَوْمُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: عَنْ أَیِّ بَالِهِمْ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَی هٰذَا الرَّجُلِ، فَسَمَّیْتُ رِجَالًا فِیمَنْ خَرَجَ إِلَیْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَاسْتَذَلَّ الْإِمَارَةَ، لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ۔))

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 119/1، مصنف ابن ابی شیبة: 21/15 . (مسند احمد: 23283)

ترجمۃ الحدیث ربعی بن حراش کہتے ہیں: جن ایام میں لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں بغاوت کر کے ان کی طرف روانہ ہوئے تو میں انہی راتوں میں سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدائن گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: ربعی! تمہاری قوم نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ ان کے کس فعل کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: کون لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے ہیں؟ سو میں نے جانے والوں میں سے کچھ افراد کے نام ذکر کر دیئے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور امارت وحکومت کو ذلیل کرنے کی کوشش کی، وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں جا کر ملے گا کہ اللہ کے ہاں اس کی کوئی توقیر نہیں ہوگی۔''

[12132/6896]..... عَنْ أَبِی بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((مَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الدُّنْيَا ، أَكْرَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الدُّنْيَا ، أَهَانَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2224 . (مسند احمد: 20433)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرے، اللہ قیامت کے دن اس کا اکرام کرے گا اور جس نے دنیا میں اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی توہین وتذلیل کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔''

فِيْ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت لینے کی کیفیت کا بیان

[12133/6897]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ: ((فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔)) وَقَالَ مَرَّةً: فَيُلَقِّنُ أَحَدَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7202، صحيح مسلم: 1867 . (مسند احمد: 4565)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کی بیعت لیا کرتے تھے کہ حاکم کا حکم سن کر اس کی اطاعت کی جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی فرما دیتے: ''جتنی تم میں طاقت اور استطاعت ہو۔'' ایک راوی نے کہا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لقمہ دیتے اور یاد دہانی کرا دیتے کہ جتنی تم میں طاقت ہوگی (اس کے مطابق تم حاکم کی اطاعت کرو گے)۔

[12134/6898]..... وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فَقَالَ: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: اخرجه ابن ماجه: 2868 . (مسند احمد: 12203)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم حکمران کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیکن تمہاری استطاعت کے مطابق۔''

[12136/6899]..... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا ، وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا ، وَالْأَثَرَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَنَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانَ، وَلَا نَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ))۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7055، صحيح مسلم: 1470 . (مسند احمد: 22725)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم مشکل میں اور آسانی میں، چستی میں اور سستی میں اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیئے جانے کے باوجود حاکم کی بات مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اور حکومت کے معاملے میں حکومت کے افراد سے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم حق کے ساتھ کھڑے ہوں گے، وہ جہاں بھی ہوگا، اور ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔''

[12138/6900]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ خَالِدٌ: أَحْسِبُهُ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ سِتًّا: ((أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا يَعْضِهْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَدًّا، فَعُجِّلَ لَهُ عُقُوبَتُهُ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَإِنْ أُخِّرَ عَنْهُ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4894، 6784، صحيح مسلم: 1709 . (مسند احمد: 22668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے چھ امور کی بیعت لی تھی، اسی طرح ہم سے بھی اتنے امور کی بیعت لی، یہ کہ ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہیں کرو گے، اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جس کسی نے کوئی ایسا کام کیا جس پر شرعی حد واجب ہوتی ہو، تو اگر اس کو دنیا میں اس جرم کی سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لیے کفارہ ہوگی اور اگر سزا آخرت تک مؤخر ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب بھی دے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے، جیسے اس کی مرضی ہوگی۔''

فِيْ وُجُوْبِ الْبَيْعَةِ وَلُزُوْمِهَا وَعَدَمِ التَّخَلِّيْ عَنْهَا

اس امر کا بیان کی بیعت کرنا اور اس پر پابند رہنا ضروری ہے اور بیعت کے بغیر رہنا درست نہیں

[12144/6901]..... عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ ، مَاتَ مِيْتَةَ جَاهِلِيَّةٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 7357 . (مسند احمد: 16876)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی امام اور حکمران کے بغیر مرا، وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

[12146/6902]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَ نَبِيٌّ ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، إِنَّهُ سَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ۔)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ الَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3455، صحیح مسلم: 1842 . (مسند احمد: 7960)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کرتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا آ جاتا، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ خلفاء بکثرت ہوں گے۔'' صحابہ نے کہا: تو پھر آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم پہلے خلیفہ سے کی گئی بیعت کو پورا کرنا، پھر جو اس کے بعد ہو، اس کی بیعت کو پورا کرنا اور اللہ نے ان کے لیے جو حقوق مقرر کیے ہیں، وہ ادا کرنا، رہا مسئلہ تمہارے حقوق کا تو اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں پوچھے گا۔''

[12147/6903]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ، فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَتِهِ وَيُقَاتِلُ لِعَصَبَتِهِ وَيَنْصُرُ عَصَبَتَهُ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى لِمُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1848 . (مسند احمد: 7944)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی امام اور حاکم کی اطاعت سے نکل گیا اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ گیا اور اسی حالت میں اس کو موت آ گئی تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا، جو اندھا دھند جھنڈے کے نیچے لڑا، جس میں وہ عصبیت کی بنا پر غصے ہوتا ہے اور تعصب کی بنا پر مدد کرتا ہے اور پھر اسی حالت میں قتل ہو جاتا ہے تو اس کا قتل بھی جاہلیت والا ہوگا اور جو آدمی میری امت پر بغاوت کرتے ہوئے نکلا اور نیکوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بروں کو مارتا گیا، نہ اس نے اہل ایمان کا لحاظ کیا اور نہ عہد والے کا عہد پورا کیا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔''

[12148/6904]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ۔)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَيَمُوْتُ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةَ جَاهِلِيَّةٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7054، 7143، صحيح مسلم: 1849 . (مسند احمد: 2487)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے امیر کی طرف سے کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی نہ لگے تو وہ صبر کرے، کیونکہ جس نے مسلمانوں کی جماعت کی ایک بالشت بھر بھی مخالفت کی اور اسی حال میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[12149/6905]..... عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، وَكَانَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمْ مَنْ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ۔)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((لَا، مَا أَقَامُوا لَكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا وَمَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ أَمِيرٌ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1855 . (مسند احمد: 23981)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین حکمران وہ ہیں کہ جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور تم ان کے حق میں رحمت کی دعائیں کرو اور وہ تمہارے حق میں رحمت کی دعائیں کریں اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں کہ جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنتیں کرو اور وہ تم پر لعنتیں کریں۔'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ایسی صورت حال میں ہم ان سے الگ تھلگ نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز کی پابندی کریں، تم ان سے الگ نہیں ہو سکتے، خبردار! تم میں سے کسی پر کوئی آدمی امیر اور حکمران ہو اور وہ اپنے امیر کو اللہ کی معصیت کا کام کرتے ہوئے دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی اس معصیت کا انکار کرے اور اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12150/6906]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ مَاتَ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَقَدْ نَزَعَ يَدَهُ مِنْ بَيْعَةٍ، كَانَتْ مِيتَتُهُ مِيتَةَ ضَلَالَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1851 . (مسند احمد: 5897)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور چیز پر مرا تو وہ اس حال میں مرے گا کہ اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے بیعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو تو اس کی موت گمراہی کی موت ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَاجَاءَ فِیْ خِلَافَةِ اَوَّلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ

خلفائے راشدین میں سب سے پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ الْاَحَادِیْثِ الْمُشِیْرَةِ اِلٰی خِلَافَتِهٖ رضی اللہ عنہ

باب اول: ان احادیث کا بیان جن میں ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

[12153/6907]..... عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3662 . (مسند احمد: 23245)

ترجمة الحدیث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ان دو حضرات کی اقتدا کرنا، ابوبکر اور عمر۔''

[12155/6908]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِی خِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِی نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ أَبِی قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوْا عَنِّی كُلَّ خَوْخَةٍ فِی هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِی بَكْرٍ))۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 467 . (مسند احمد: 2432)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت کے ایام میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور ممبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''اپنی جان اور مال کے بارے میں ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر میرا کون محسن نہیں ہے، اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو میں نے ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا، البتہ اسلامی دوستی اور تعلق سب سے زیادہ فضیلت والا ہے، اس مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے اور راستے کو بند کر دو، ماسوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے راستے کے، وہ کھلا رہے۔''

[12156/6909]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلُهٗ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 466، صحیح مسلم: 2382. (مسند احمد: 11134)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کی اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے۔

[12157/6910]..... وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7360، صحیح مسلم: 2386. (مسند احمد: 16755)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کسی معاملہ میں آپ ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے اس کے حق میں کوئی حکم فرمایا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔''

[12159/6911]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَسَدٍ قَالَ: لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: دَعَا بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مُرُوْا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ۔)) قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا، فَقَالَ: قُمْ يَا عُمَرُ! فَصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَ: فَقَامَ فَلَمَّا كَبَّرَ عُمَرُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ۔)) قَالَ: فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ: قَالَ لِي عُمَرُ: وَيْحَكَ مَاذَا صَنَعْتَ بِي يَا ابْنَ زَمْعَةَ! وَاللّٰهِ، مَا ظَنَنْتُ حِينَ أَمَرْتَنِي إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ، مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ حِينَ لَمْ أَرَ أَبَا بَكْرٍ رَأَيْتُكَ أَحَقَّ مَنْ حَضَرَ بِالصَّلَاةِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4660 . (مسند احمد: 18906)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ تھا تو میں چند مسلمانوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھانے کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کسی سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔'' سیدنا ابن زمعہ کہتے ہیں: میں گیا اور دیکھا کہ وہاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، البتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے جا کر کہا: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، سو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے، چونکہ وہ بلند آواز والے آدمی تھے، اس لیے انہوں نے جب تکبیر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ اور مسلمان اس کو نہیں مانیں گے، اللہ اور مسلمان تو اس کا انکار کریں گے۔'' بہرحال وہ نماز تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا دی۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا گیا، بعد میں انہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ سیدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ابن زمعہ! تجھ پر بڑا افسوس ہے، تو نے میرے ساتھ کیا کیا؟ جب تم نے مجھے آ کر نماز پڑھانے کا کہا تو میں یہی سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اسی چیز کا حکم دیا ہے، اگر میرے خیال میں یہ بات نہ ہوتی تو میں لوگوں کو نماز نہ پڑھاتا۔ سیدنا ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا (کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہوں اور آپ کو نہ کہوں)۔ لیکن جب مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے تو میں نے موجودہ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ مستحق سمجھا کہ آپ نماز پڑھائیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ مُبَايَعَتِهٖ رضی اللہ عنہ وَذِكْرِ حَدِيْثِ السَّقِيْفَةِ

باب دوم: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اور واقعۂ سقیفہ کا بیان

[12163/6912]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِنَّا، فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِنَّا، قَالَ: فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الْأَنْصَارِ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنَّمَا الْإِمَامُ يَكُونُ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـمُهَـاجِرِينَ ، وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَـقَـالَ: جَـزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْ حَيٍّ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمَا صَالَحْنَاكُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح:المعجم الطبرانی: 4785، المستدرك للحاكم: 76/3 . (مسند احمد: 21617)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انصار کے کچھ خطیب اور مقرر حضرات کھڑے ہوئے، ان میں سے بعض نے کہا: اے مہاجرین کی جماعت! اللہ کے رسول جب تم میں سے کسی کو عامل مقرر کرتے تو اس کے ساتھ ہم میں سے ایک آدمی کو بھی مقرر کرتے تھے، اس لیے ہماری رائے یہ ہے کہ دو آدمی حکمران ہوں، ایک تم میں سے اور ایک ہم میں سے۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تمام انصاری مقررین نے یہی بات دہرائی، پھر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے، لہٰذا امام اور حاکم بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم اس کے اسی طرح انصار اور معاون ہوں گے، جیسے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار تھے۔ یہ بات سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے کہا: اے انصار کی جماعت! اللہ آپ کے قبیلے کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس تجویز دینے والے کو ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ بعد ازاں کہا: اللہ کی قسم! اگر تم اس کے برخلاف کچھ تجویز کرتے تو ہم تم سے اتفاق نہ کرتے۔

[12165/6913]..... عَـنْ زَائِـدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، فَأَتَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَـقَـالَ: يَـا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ أَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ؟ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 74/2 . (مسند احمد: 3842)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انصاریوں نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم مہاجرین میں سے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور کہا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم جانتے ہیں، پھر انھوں نے کہا: تو پھر تم میں سے کس میں حوصلہ ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے کھڑا ہو؟ انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے کھڑے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِرْسَالُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَسْاَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی میراث کے مطالبہ کرنے کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجنا

[12167/6914]..... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ۔)) وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا ، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ ، فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4240، 4241، صحيح مسلم: 1759 . (مسند احمد: 55)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف یہ مطالبہ کرنے کے لیے پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں جو مال دیا، اور فدک اور خیبر کے خُمس میں سے مجھے بطور وراثت میرا حصہ دیا جائے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''ہمارا چھوڑا ہوا مال بطور وراثت تقسیم نہیں ہوتا، بلکہ وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد اس مال میں سے کھا سکتے ہیں۔'' اللہ کی قسم! یہ صدقات رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جس طرز پر تھے، میں ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں لاؤں گا اور میں ان کو اسی طرح استعمال کروں گا، جس طرح اللہ کے رسول ﷺ ان کو کام میں لاتے تھے، غرضیکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان میں سے کوئی چیز دینے سے انکار کر دیا، اس وجہ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے رشتہ دار اپنے رشتہ داروں سے بڑھ کر محبوب ہیں، مگر ان اموال کی وجہ سے میرے اور آپ کے درمیان جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے، میں نے اس میں حق وصداقت پر عمل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں جو کچھ کرتے دیکھا، میں نے اس میں سے کسی چیز کو ترک نہیں کیا، بلکہ میں نے ہر کام اسی طرح سرانجام دیا ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

[12168/6915]..... عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ وَرِثْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَهْلُهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهْلُهُ، قَالَتْ: فَأَيْنَ سَهْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ، جَعَلَهُ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ)) فَرَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَتْ: فَأَنْتَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2973 . (مسند احمد: 14)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال ہوا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں پیغام بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا آپ ﷺ کے گھر کے افراد؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی، آپ ﷺ کا وارث میں نہیں ہوں، بلکہ آپ کے اہل خانہ ہی ہیں، سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر رسول اللہ ﷺ کا حصہ کہاں ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کوئی چیز عطا کرتا ہے اور اس کے بعد اپنے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو وہ چیز اس کے خلیفہ کے کنٹرول میں آ جاتی ہے۔'' پس میں نے سوچا ہے کہ میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر آپ ہی اس کو جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی ہے، بہتر جانتے ہیں۔

فِيْ قَتْلِهِ اَهْلَ الرِّدَّةِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال کا بیان

[12169/6916]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔)) قَالَ: فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ وَارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ قِتَالَهُمْ، قَالَ عُمَرُ: كَيْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُقَاتِلُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَهُمْ يُصَلُّونَ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الزَّكَاةِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لَقَاتَلْتُهُمْ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ عَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6924، 6925، 7284، صحيح مسلم: 20. (مسند احمد: 10840)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں، جب تک وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار نہ کرلیں، پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ کر اس کا اقرار کرلیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے اور اس کے بعد ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔'' پس جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کچھ لوگ اس قدر مرتد ہوگئے (کہ زکوۃ دینے سے انکار کر دیا)، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کا ارادہ کیا، لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ان لوگوں سے قتال کیوں کریں گے، حالانکہ یہ نماز پڑھتے ہیں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جو لوگ زکوۃ دینے سے انکاری ہیں، میں ضرور ضرور ان سے قتال کروں گا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ اور اس کے رسول نے ان پر بھیڑ یا بکری کا ایک بچہ بھی بطور زکوۃ فرض کی ہے اور اگر یہ لوگ اسے ادا نہیں کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان لوگوں سے قتال کرنے کے لیے کھول دیا ہے تو میں جان گیا کہ یہی بات حق ہے۔

فِيْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فِيْ عَهْدِهٖ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قرآن مجید کو یکجا جمع کرنے کا بیان

[12170/6917]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ لَا يُوعٰى، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ! خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ، قَالَ زَيْدٌ وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ! لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4986، 7191، 7425. (مسند احمد: 76)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یمامہ کی لڑائی کے متعلق میری طرف پیغام بھیجا، جس میں بہت سے مسلمان شہید ہوگئے تھے، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے بتلایا کہ یمامہ میں شدید لڑائی ہوئی اور بہت سے مسلمان قراءِ کرام شہید ہوگئے ہیں، مجھے خدشہ ہے کہ اگر جنگوں میں اسی طرح قراء شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا، جسے محفوظ نہیں کیا گیا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن کریم کو یکجا جمع کرنے کا حکم صادر فرمائیں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جو کام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، وہ میں کیونکر کروں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ کام بہتر ہے، وہ میرے ساتھ اس بارے میں اصرار کرتے رہے تا آنکہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میری رائے بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ہوگئی۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف فرما تھے، مگر انہوں نے کوئی بات نہ کی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید! تم ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم کسی مسئلے میں تم پر کوئی الزام نہیں لگاتے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے، اب تم ہی اسے ایک جگہ جمع کرو۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے اس قدر گراں نہ ہوتا، جتنا میرے لیے قرآن مجید کو یکجا جمع کرنے کا حکم گراں گزرا ہے۔ میں نے بھی ان سے کہا تھا کہ ''تم لوگ وہ کام کیوں کرتے ہو، جو رسول الہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهٖ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

[12171/6918]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ، وَلَوِ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1383. (مسند احمد: 3580)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! میں اپنے ہر خلیل کی خلت اور گہری دوستی سے اظہار براءت کرتا ہوں، اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا، بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شک تمہارا یہ ساتھی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔''

[12172/6919]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ۔)) فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3661، سنن ابن ماجه: 94 . (مسند احمد: 7446)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا فائدہ مجھے ابو بکر کے مال سے پہنچا ہے، اتنا کسی دوسرے کے مال سے نہیں پہنچا۔'' یہ سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ خوشی سے رو پڑے اور کہا: اللہ کے رسول! میں اور میرا مال، سب کچھ آپ کا ہے۔

[12173/6920]..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الْغَارِ، وَقَالَ مَرَّةً: وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3653، 3922، 4663، صحیح مسلم: 2381 . (مسند احمد: 11)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ غار میں تھے اور دشمن غار کے منہ پر کھڑے تھے، تو میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں کی طرف جھانکا تو اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔''

[12174/6921]..... عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا۔)) قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ۔)) قَالَ: فَعَدَّ رِجَالًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4358، 3662، صحیح مسلم: 2384 . (مسند احمد: 17811)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوۂ ذات سلاسل کے لیے روانہ کیا، میں اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ کس کے ساتھ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ سے۔'' میں نے کہا: اور مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے والد سے۔'' میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عمر سے۔'' پھر آپ ﷺ نے مزید چند آدمیوں کے نام لیے۔

ذَكَاؤُهُ وَ فِطْنَتُهُ وَ عِلْمُهُ وَفَضْلُهُ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذہانت، فطانت، علم اور فضیلت کا بیان

[12177/6922]..... عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا ، وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ فِيهَا ، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ۔)) قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ ، أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا ، خَيَّرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَبَيْنَ الدُّنْيَا ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَمْوَالِنَا وَأَبْنَائِنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنُّ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ ، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ ، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 3659 . (مسند احمد: 17852)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابومعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطاب کیا اور فرمایا: ''ایک بندے کو اس کے رب نے اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو دنیا میں زندہ رہے اور جو چاہے کھائے پیئے، اور اگر وہ چاہے تو اپنے ربّ سے جا ملے، اس بندے نے اپنے رب کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے۔'' یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے، صحابہ نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، رسول اللہ ﷺ نے کسی صالح بندے کا ذکر کیا ہے کہ اس کے رب نے اسے اپنی ملاقات یا دنیا میں رہنے میں سے ایک بات کو منتخب کرنے کا اختیار دیا ہے اور اس نے اپنے رب کی ملاقات کو منتخب کیا۔'' (اور ابوبکر نے رونا شروع کر دیا)۔ دراصل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے، آپ ﷺ کی بات سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے اموال اور اولاد سمیت آپ پر فدا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کوئی اپنی صحبت اور مال کے لحاظ سے ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر میرا محسن نہیں، اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے، البتہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے درمیان محبت اور اخوّتِ ایمانی کا تعلق قائم ہے، تمہارا یہ ساتھی اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔''

اَوَّلُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا فِی الْاِسْلَامِ

اسلام میں ان کے پہلے خطاب کا بیان

[12179/6923]..... عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ، وَتَضَعُونَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللّٰهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ))۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4338، سنن ابن ماجه: 4005، سنن الترمذی: 2168، 3057 . (مسند احمد: 53)

ترجمۃ الحدیث قیس بن ابی حازم سے یہ بھی روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے تو ہو مگر تم اس آیت کو اس کے غیر محل پر چسپاں کر رہے ہو، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾..... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر اپنی جانوں کا بچاؤ لازم ہے، تمھیں وہ شخص نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہے، جب تم ہدایت پا چکے۔'' میں نے خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگ جب کسی برائی کو اپنے درمیان دیکھ کر اس پر انکار نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب نازل کر دے گا۔''

[12180/6924]..... عَنْ أَوْسَطَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَةٍ، فَأَلْفَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! سَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ مِثْلَ يَقِينٍ بَعْدَ مُعَافَاةٍ، وَلَا أَشَدَّ مِنْ رِيبَةٍ بَعْدَ كُفْرٍ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 3849 . (مسند احمد: 44)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: اوسط بن عمرو سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات سے ایک سال بعد میں مدینہ منورہ آیا، میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ گزشتہ سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، یہ کہہ کر ان کی آواز آنسوؤں کی وجہ سے بند ہوگئی، تین بار ایسے ہی ہوا، بالآخر کہا: لوگو! اللہ سے عافیت کا سوال کرو، عافیت کے بعد ایمان وایقان جیسی کوئی نعمت نہیں، جو بندے کو دی گئی ہو، اور نہ کفر کے بعد شک وشبہ سے بڑھ کر کوئی سخت گناہ ہے، تم صدق اور سچائی کو لازم پکڑو، یہ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے، اور صدق اور نیکی کا انجام جنت ہے اور تم جھوٹ سے بچ کر رہو، یہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور جھوٹ اور گناہ کا انجام جہنم ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ مَرْضِهٖ وَاحْتِضَارِهٖ وَوَفَاتِهٖ رضی اللہ عنہ

باب ششم: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری، مرض الموت اور وفات کا بیان

[12183/6925]..... عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: يَوْمُ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْنَا: قُبِضَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: فَإِنِّي أَرْجُو مَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ، قَالَتْ: وَكَانَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيهِ رَدْعٌ مِنْ مِشْقٍ، فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا، وَضُمُّوا إِلَيْهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، فَقُلْنَا: أَفَلَا نَجْعَلُهَا جُدُدًا كُلَّهَا؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ، قَالَتْ: فَمَاتَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 1387 . (مسند احمد: 24186)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہو گئے تو پوچھا کہ آج کو نسا دن ہے؟ ہم نے کہا: جی آج سوموار ہے، انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ کس دن فوت ہوئے تھے؟ ہم نے کہا: سوموار کے دن، انہوں نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ میں آج رات تک فوت ہو جاؤں گا، انہوں نے ایک کپڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اس پر گیرو کا نشان لگا ہوا تھا، انھوں نے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے اسی کپڑے کو دھولینا اور اس کے ساتھ دو نئے کپڑے ملالینا اور مجھے تین کپڑوں میں کفن دے دینا۔ ہم نے کہا: کیا ہم سارے کپڑے نئے نہ بنا دیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، یہ (میت کی) پیپ کے لیے ہیں، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منگل کی رات کو وفات پا گئے۔

[12184/6926]..... عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: فِي يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ إِنِّي لَا أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَفِيمَ كَفَّنْتُمُوهُ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ يَمَانِيَةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أُنْظُرِي ثَوْبِي هٰذَا فِيهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ، أَوْ مِشْقٍ فَاغْسِلِيهِ وَاجْعَلِي مَعَهُ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا أَبَتِ! هُوَ خَلِقٌ؟قَالَ: إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَعْطَاهُمْ حُلَّةً حِبَرَةً فَأُدْرِجَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَخْرَجُوهُ مِنْهَا، فَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ، قَالَ: فَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ، فَقَالَ: لَأُكَفِّنَنَّ نَفْسِي فِي شَيْءٍ مَسَّ جِلْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَعْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ! لَا أُكَفِّنُ نَفْسِي فِي شَيْءٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفَّنَ فِيهِ، فَمَاتَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ، وَدُفِنَ لَيْلًا، وَمَاتَتْ عَائِشَةُ، فَدَفَنَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لَيْلًا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 94. (مسند احمد: 25005)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال کس روز کو ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: سوموار کو۔انہوں نے کہا: ماء شا اللہ، مجھے لگتا ہے کہ میں آج رات فوت ہوجاؤں گا، انھوں نے پوچھا: تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو کس قسم کے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ یمن کی سحول بستی کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں، ان میں قمیض تھی نہ پگڑی، انھوں نے کہا: میرے اس کپڑے کو زعفران کا داغ لگا ہوا ہے، اسے دھولینا اور اس کے ساتھ دو اور کپڑے ملا لینا، سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! یہ تو پرانا ہے، انہوں نے کہا: زندہ آدمی نئے کپڑے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، کفن کا کپڑا تو پیپ (گلے سڑے جسم) کے لیے ہوتا ہے، سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک دھاری دار چادر دی تھی، جس میں رسول اللہ ﷺ کو بھی لپیٹا گیا تھا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس سے باہر نکال کر تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، بعد میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ چادر خود رکھ لی تھی اور کہا: میں اپنا کفن اس کپڑے سے تیار کراؤں گا، جو نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو مس کر چکا ہو، پھر بعد میں انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود کو ایسے کپڑے میں دفن نہیں کراؤں گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دفن نہیں ہونے دیا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منگل کی رات کو انتقال کر گئے اور انہیں رات ہی کو دفن کر دیا گیا اور جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا تو سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی رات کو دفن کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِلَافَةِ ثَانِی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

خلیفۂ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ متعلق ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ خِلَافَتِهٖ رضی اللہ عنہ بِعَهْدٍ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

باب اول: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت کا تقرر

[12185/6927]..... عَنْ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِيَدِهِ عَسِيبُ نَخْلٍ، وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ يَقُولُ: اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ: شَدِيدٌ بِصَحِيفَةٍ فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَوَاللّٰهِ! مَا أَلَوْتُكُمْ، قَالَ قَيْسٌ: فَرَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 573/14 . (مسند احمد: 259)

ترجمۃ الحدیث قیس سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی، وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی بات سنو، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک خادم، جس کا نام ''شدید'' تھا، وہ ایک تحریر لے کر آیا اور اس نے وہ تحریر لوگوں کے سامنے پڑھی۔ اس نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس تحریر میں جو کچھ ہے، اسے سنو اور تسلیم کرو۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہارے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔ قیس کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا۔

فِیْ بَعْضِ مَا وَرَدَ فِیْ فَضْلِهٖ وَاقْتِدَائِهٖ بِسَلَفِهٖ

فصل: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعض فضائل اور ان کا اپنے اسلاف کی اقتداء کرنا

[12186/6928]..... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3686 . (مسند احمد: 17405)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔''

[12187/6929]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قال: ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3681 . (مسند احمد: 5696)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو آدمی تجھے زیادہ محبوب ہے، اس کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔'' اللہ تعالیٰ کو ان میں زیادہ محبوب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

[12189/6930]..... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتٰى غُضَيْفٌ ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ: أَیْ أُخَیَّ اسْتَغْفِرْ لِی ، قَالَ: أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِی ، فَقَالَ: إِنِّی سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: نِعْمَ الْفَتٰى غُضَيْفٌ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔)) قَالَ عَفَّانُ: عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2962، سنن ابن ماجہ: 108 . (مسند احمد: 21295)

ترجمۃ الحدیث غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے، انہوں نے کہا، غضیف! اچھا آدمی ہے، پھر غصیف کی سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھائی! آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ غضیف نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے حق میں دعا کریں، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ غضیف اچھا آدمی ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی دل و زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے۔''

[12190/6931]..... عَنْ أَبِی وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ فِی هٰذَا الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ: جَلَسَ إِلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ هٰذَا ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ ، قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ ، قَالَ: هُمَا الْمَرْءَ ان يُقْتَدٰى بِهِمَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1594 . (مسند احمد: 15382)

ترجمۃ الحدیث ابو وائل سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں شیبہ بن عثمان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح میرے قریب آ کر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو، انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ کعبہ کے اندر جس قدر سونا اور چاندی ہے، اسے مسلمانوں میں تقسیم کردوں، میں نے کہا: آپ یہ کام نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا: کیوں؟ میں نے کہا: یہ کام تو آپ سے پہلے آپ کے دونوں ساتھیوں نے نہیں کیا، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دونوں ایسی شخصیات ہیں کہ جن کی اقتدا کی جانی چاہیے۔

فِيمَا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي الْجَنَّةِ وَذِكْرِ غَيْرَتِهِ

نبی کریم ﷺ نے جنت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جو کچھ دیکھا، اس کا اور ان کی غیرت کا بیان

[12193/6932]..... وَعَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي ، إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ ، فَأَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرْتَفِعٍ مُشْرِفٍ ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، قُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، قُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا عُمَرُ! لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ۔)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ ، قَالَ: وَقَالَ لِبِلَالٍ: ((بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِهٰذَا۔))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن الترمذی: 3689 . (مسند احمد: 22996)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا: ''اے بلال! تم کس عمل کی بنا پر جنت میں مجھ سے سبقت لے جا رہے تھے؟ میں جب بھی جنت میں گیا، وہاں میں نے تمہارے پاؤں کی آہٹ اپنے سامنے سنی ہے۔ گزشتہ رات میں جنت میں گیا تو میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری وہی آواز سنی، پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند وبالا محل کے پاس پہنچا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک عربی شخص کا ہے، میں نے کہا: عربی تو میں بھی ہوں، یہ محل ہے کس کا؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ امت محمد ﷺ میں سے ایک آدمی کا ہے، میں نے کہا: میں ہی محمد ہوں، مجھے بتلاؤ کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔'' بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اگر تمہاری غیرت کا لحاظ نہ ہوتا تو میں محل کے اندر چلا جاتا۔'' یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ پر غیرت نہیں کر سکتا۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم کس عمل کی بنا پر جنت میں مجھ سے سبقت لیے جا رہے تھے؟'' انہوں نے کہا: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کرتا ہوں اور دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسی عمل کی وجہ سے ہے۔''

[12194/6933]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ۔)) قَالَ: ((وَسَمِعْتُ خَشْفًا أَمَامِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، قَالَ: وَرَأَيْتُ قَصْرًا أَبْيَضَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ۔)) فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3679، صحيح مسلم: 2457. (مسند احمد: 15002)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت کے اندر گیا ہوں اور وہاں میں نے اپنے سامنے ابوطلحہ کی اہلیہ رمیصاء کو دیکھا، پھر میں نے اپنے سامنے ایک آہٹ سنی اور کہا: اے جبریل! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال ہیں۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اور میں نے ایک سفید محل دیکھا، جس کے صحن میں ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ میں نے جبریل سے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، میں نے اس کے اندر جا کر اسے دیکھنے کا ارادہ تو کیا، لیکن مجھے عمر تمہاری غیرت کا خیال آ گیا۔'' یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کھا سکتا ہوں؟

[12195/6934]..... عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَنْبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا۔)) وَعُمَرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَحِمَهُ اللّٰهُ حِينَ يَقُولُ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَهُ مَعَ الْقَوْمِ، فَبَكٰى عُمَرُ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2395. (مسند احمد: 8470)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، ایک خاتون ایک محل کے پاس وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ عمر! (میں نے اس کے اندر جانا چاہا لیکن) مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی، پس میں واپس پلٹ آیا۔'' جب اللہ کے رسول ﷺ یہ بات ارشاد فرما رہے تھے تو اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو رونے لگ گئے اور کہا: اللہ کے رسول! میرا والد آپ پر قربان جائے، کیا میں آپ پر غیرت کھا سکتا ہوں؟

فِي غَزَارَةِ عِلْمِهِ وَقُوَّةِ دِينِهِ وَصَلَاحِهِ وَزُهْدِهِ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علم کی وسعت، قوتِ دین، ان کی نیکی اور زہد کا بیان

[12198/6935]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 7032، صحيح مسلم: 2381. (مسند احمد: 5868)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے نوش کیا اور پھر بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''علم۔''

[12199/6936]..... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِي، أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي، لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، قَالَ: فَأَتَانِي ابْنُ الْخَطَّابِ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَخَذَهَا مِنِّي فَلَمْ يَنْزِعْ رَجُلٌ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4664، 7021، 7475، صحيح مسلم: 2392. (مسند احمد: 8239)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ میں اپنے حوض پر کھڑا پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، انہوں نے مجھے راحت دلانے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے، ان کے اس عمل میں کچھ کمزوری تھی، اس کے بعد ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ڈول لے لیا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، وہ تو مسلسل کھینچتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر واپس چلے گئے، اور حوض جوش مار رہا تھا۔''

[12201/6937]..... وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُونَ، وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثَّدْیَ، وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْهِ قَمِیصٌ یَجُرُّهُ۔)) قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الدِّینُ))۔

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 7008، صحیح مسلم: 2390. (مسند احمد: 11814)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا، وہ میرے سامنے آ رہے تھے، انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، کسی کی قمیص اس کی چھاتی تک ہے اور کسی کی اس سے نیچے تک، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے سامنے سے گزرے تو وہ قمیص (لمبی ہونے کی وجہ سے) زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دین۔''

فِیْ مُوَافَقَاتِهٖ لِلْحَقِّ اَوْ كَوْنِهٖ مِنَ الْمُلْهَمِیْنَ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حق کی موافقات یا آپ کا الہام والے لوگوں میں سے ہونا

[12205/6938]..... عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَدْ كَانَ فِی الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ یَكُنْ مِنْ أُمَّتِی فَعُمَرُ۔))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2398. (مسند احمد: 24285)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گزشتہ امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے، جنہیں اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا، اگر میری امت میں کوئی ایسا آدمی ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوگا۔''

[12207/6939]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ۔)) قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ ، فَقَالُوْا فِيهِ ، وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، أَوْ قَالَ عُمَرُ ، إِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوِ مِمَّا قَالَ عُمَرُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3682 . (مسند احمد: 5697)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کے دل و زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔'' جب لوگوں کو کوئی معاملہ پیش آتا اور مختلف افراد اپنی اپنی رائے دیتے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی رائے دیتے تو قرآن مجید سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافقت میں نازل ہوتا تھا۔

[12208/6940]..... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلًّى؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ! أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ ، فَكَفَفْتُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ﴾ الْآيَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 402، 4916 . (مسند احمد: 160)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تین باتوں میں اپنے رب کے فیصلہ کی موافقت کی ہے یا میرے ربّ نے تین باتوں میں میری موافقت کی ہے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لیں تو؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ..... ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی خدمت میں نیک اور فاجر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، اس لیے اگر آپ امہات المومنین کو پردہ کرائیں تو بہتر ہوگا۔ اس کے بعد پردہ سے متعلقہ آیات نازل ہوگئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امہات المومنین کے بارے میں کوئی خبر ملی، سو میں نے ایک ایک سے جا کر کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے مطالبات کرنا چھوڑ دو، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ تم سے بہتر مسلم خواتین کو لے آئے گا، ایک ام المومنین کی خدمت میں جب میں نے گزارش کی تو اس نے تو یہ کہہ دیا کہ عمر! اللہ کے رسول اپنی ازواج کو جو کچھ نصیحت فرماتے ہیں، کیا وہ کافی نہیں ہیں کہ تم بھی اس بارے میں انہیں وعظ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا﴾ .....''اس کا رب قریب ہے، اگر وہ تمھیں طلاق دے دے کہ تمھارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں ہوں، شوہر دیدہ اور کنواریاں ہوں۔''

[12209/6941]..... عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَضَلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَرْبَعٍ، بِذِكْرِ الْأَسْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: ((اللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ)) وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهُ۔

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند البزار: 2505، مسند ابوداؤد الطیالسی: 250. (مسند احمد: 4362)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چار امور میں لوگوں پر فضیلت لے گئے، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ .....''اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوتا تو تم نے جو کچھ ان قیدیوں سے بطور فدیہ لیا، اس کے سبب تم پر بہت سخت عذاب آتا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کے بارے میں کہا کہ انہیں پردہ کرنا چاہیے، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے ابن خطاب! تم تو ہم پر مسلط ہو گئے ہو، حالانکہ وحی تو ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں پردے سے متعلقہ یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ .....''اور اے ایمان والو! تم جب ان امہات المومنین سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے لوگوں پر اس لحاظ سے بھی فضیلت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔'' نیز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کی رائے دی تھی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ان کی بیعت کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ هَيْبَتِهِ وَوَقَارِهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت اور وقار کا بیان

[12210/6942]..... عَنْ صَالِحٍ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ ، عَالِيَةٌ أَصْوَاتُهُنَّ ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ۔)) قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْنَ: نَعَمْ ، أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔)) وَقَالَ يَعْقُوبُ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3294، 3683، صحيح مسلم: 2396 . (مسند احمد: 1472)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی، اس وقت کچھ قریشی خواتین آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھی گفتگو کر رہی تھیں اور نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں خاصی بلند ہو رہی تھیں، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے چھپنے لگ گئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آنے کی اجازت دی، جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان خواتین پر تعجب ہو رہا ہے، یہ میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے چھپ گئیں۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، تم رسول اللہ کی بہ نسبت سخت اور درشت مزاج ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اے عمر! جب بھی شیطان تجھ سے ملتا ہے تو جس راستے پر تو چل رہا ہوتا ہے، وہ اس کے علاوہ کوئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

[12212/6943]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي، فَأَضَعُ ثَوْبِي، فَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ! مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي، حَيَاءً مِنْ عُمَرَ۔

تخریج الحدیث صحيح: المستدرك للحاكم: 61/3. (مسند احمد: 25660)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتی رہتی تھی، جس میں اللہ کے رسول ﷺ اور میرے والد مدفون تھے، میں وہاں کپڑا بھی اتار لیتی تھی اور کہتی تھی کہ ایک میرا شوہر ہیں اور ایک میرے والد، لیکن اللہ کی قسم! جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو میں ان سے حیا کرتے ہوئے اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر داخل ہوتی تھی۔

[12213/6944]..... عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا، أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي، وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي۔)) فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا، وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا، وَدَخَلَ هٰؤُلَاءِ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ، فَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ۔))

تخریج الحدیث اسناده قوی: سنن الترمذی: 3690. (مسند احمد: 22989)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اللہ کے رسول ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم واپس لائے تو میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے یہ نذر مانی ہے تو اسے پورا کر لو اور اگر تم نے یہ منت نہیں مانی تھی تو اس کام کو رہنے دو۔'' پس وہ دف بجانے لگ گئی، اسی دوران سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، وہ دف بجاتی رہی، کچھ دوسرے حضرات بھی آئے، وہ مسلسل دف بجاتی رہی۔ لیکن بعد میں جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے دف کو اپنے پیچھے کر لیا اور خود بھی چھپنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! بے شک تجھ سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوں اور یہ لوگ بھی آئے ہیں، یہ لونڈی دف بجانے میں مگن رہی، لیکن جب تم آئے تو اس نے یہ کارروائی کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ ذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ فَتَاوَاهُ وَقَضَايَاهُ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعض فتووں اور فیصلوں کا بیان

[12216/6945]..... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: أَنِ اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ، وَرُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ: وَسَاحِرَةٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ، فَقَتَلْنَا ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيْمَتِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا وَعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهِ وَدَعَا الْمَجُوْسَ فَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ فَأَكَلُوْا مِنْ غَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ، وَرُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ، وَقَالَ اَبِيْ: قَالَ سُفْيَانُ: حَجَّ بَجَالَةُ مَعَ مُصْعَبٍ سَنَةَ سَبْعِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3156 . (مسند احمد: 1657)

ترجمۃ الحدیث بجالہ کہتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا، وہ احنف بن قیس کے چچا تھے، ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، یہ ان کی وفات سے ایک سال پہلے کی بات ہے، اس میں یہ بات تحریر کی گئی تھی کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں ہر محرم کے درمیان تفریق ڈال دو اور انہیں زمزمہ سے روک دو، اس حکم کے بعد ہم نے تین جادوگر قتل کئے اور کتاب اللہ کے مطابق حرام رشتوں میں علیحدگی پیدا کر دی، جزء نے بہت سارا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کو دعوت دی اور تلوار اپنی ران پر رکھ لی، انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا اور انہوں نے ایک خچر یا دو خچر کے بوجھ اٹھانے کے برابر چاندی بھی بطور جزیہ دی، مگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جزیہ ان سے نہ لیا، کبھی سفیان راوی اس طرح بیان کرتے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ لینے کے حق میں نہ تھے، حتیٰ کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ نبی کریم ﷺ نے ہجر کے علاقہ کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا، تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ قبول کرنا شروع کیا۔

[12217/6946]..... عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ، فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہم، قَالَ: وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا، يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ ثُمَّ مَكَثَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ: اِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔))؟ قَالُوْا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ، وَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَا: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ: ﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، وَاللّٰهِ! مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 30944، 4033، 5358، 6728، صحیح مسلم: 1757.

(مسند احمد: 425)

ترجمۃ الحدیث مالک بن اوس بن حدثان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، ابھی تک میں وہیں تھا کہ ان کے خادم یرفا نے آ کر بتلایا کہ سیدنا عثمان، سیدنا عبدالرحمٰن، سیدنا سعد اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم آئے ہیں، مجھے یہ یاد نہیں کہ اس نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا تھا یا نہیں، یہ حضرات آپ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: جی ان حضرات کو آنے دو، کچھ دیر کے بعد غلام نے آ کر کہا: سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے ہیں، وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، انہوں نے کہا: جی ان کو بھی آنے دو۔ جب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس کے اور میرے درمیان فیصلہ کر دیں، اس وقت وہ بنونضیر کے اموال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مالِ فیٔ کے بارے میں الجھ رہے تھے، ان کی بات سن کر سب لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے راحت دلائیں۔ ان کا یہ جھگڑا خاصا طول ہو چکا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حکم سے یہ آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''؟ سب نے کہا: جی واقعی آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہی بات ان دونوں سے پوچھی تو انھوں نے بھی مثبت جواب دیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں اس مالِ فیٔ کے بارے میں بتلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مالِ فیٔ کو اپنے نبی کے لیے مخصوص کیا ہے، اور آپ ﷺ کے علاوہ یہ کسی دوسرے کو نہیں دیا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾..... ''اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے اپنے رسول کو جو مال فے دیا ہے، اس کے حصول کے لیے تم نے گھوڑوں اور سواریوں کو نہیں بھگایا۔'' یہ اموال اللہ کے رسول ﷺ کے لیے خاص تھے، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے سارا مال خود رکھ لیا ہو اور تمھیں نہ دیا ہو اور نہ ہی آپ نے اس مال کے بارے میں دوسروں کو تمھارے اوپر ترجیح دی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سارے اموال تمھارے درمیان تقسیم کر دیتے، پھر اس سے جو بچ جاتا، آپ اس میں سے سارا سال اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے اور جو بچ جاتا، اس کو اللہ کے مال کے طور پر خرچ کر دیتے تھے، جب اللہ کے رسول کا انتقال ہوا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعد میں آپ ﷺ کا خلیفہ ہوں، میں اس مال میں اسی طرح تصرف کروں گا، جیسے اللہ کے رسول ﷺ تصرف کیا کرتے تھے۔

وَمِمَّا حَصَلَ فِيْ خِلَافَتِهِ رضی اللہ عنہ وَقْعَةُ الْيَرْمُوْكِ سَنَةَ 15

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 15ھ میں ہونے والے واقعۂ یرموک کا بیان

[12219/6947]..... عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ سَمِعْتُ عِيَاضًا الْأَشْعَرِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ، وَعَلَيْنَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضٌ، وَلَيْسَ عِيَاضٌ هٰذَا بِالَّذِي حَدَّثَ سِمَاكًا، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ، قَالَ: فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمْدَدْنَاهُ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونِي، وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا، اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَنْصِرُوهُ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي هٰذَا فَقَاتِلُوهُمْ، وَلَا تُرَاجِعُونِي، قَالَ: فَقَاتَلْنَاهُمْ، فَهَزَمْنَاهُمْ، وَقَتَلْنَاهُمْ أَرْبَعَ فَرَاسِخَ، قَالَ: وَأَصَبْنَا أَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا، فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضٌ، أَنْ نُعْطِيَ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَشْرَةً، قَالَ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَنْ يُرَاهِنِّي؟ فَقَالَ شَابٌّ: أَنَا إِنْ لَمْ تَغْضَبْ، قَالَ: فَسَبَقَهُ فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِی عُبَیْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلٰی فَرَسٍ عَرَبِیٍّ۔

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 3413، صحیح ابن حبان: 4766. (مسند احمد: 344)

ترجمۃ الحدیث عیاض اشعری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں یرموک کے معرکہ میں شامل تھا، پانچ افراد ہمارے اوپر امیر مقرر تھے، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح، سیدنا یزید بن ابی سفیان، سیدنا ابن حسنہ، سیدنا خالد بن ولید اور سیدنا عیاض رضی اللہ عنہم اس جگہ عیاض سے مراد وہ عیاض نہیں جس سے سماک حدیث بیان کرتے ہیں بلکہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت دی تھی کہ جب لڑائی شروع ہو تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تمہارے امیر ہوں گے، ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ موت ہمیں نگلنے کے لیے تیار ہے، پھر ہم نے ان سے مزید کمک کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ مجھے تمہارا خط ملا ہے، تم لوگوں نے مجھے سے مزید کمک طلب کی ہے، میں بہت بڑی طاقت اور تعداد کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں، تم اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگو، بدر کے دن تمہاری بہ نسبت تعداد بہت کم تھی، لیکن پھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی تھی، میرا یہ خط جب تمہارے پاس پہنچے تو تم دشمن سے لڑائی شروع کر دینا اور مجھ سے مدد طلب نہ کرنا۔ عیاض کہتے ہیں: جب ہماری دشمن سے لڑائی ہوئی تو ہم نے ان کو شکست دے دی اور ہم نے بارہ میل تک انہیں قتل کیا اور ہمیں بہت سارا مالِ غنیمت حاصل ہوا، جب لوگوں نے آپس میں مشاورت کی تو عیاض نے ہمیں مشورہ دیا کہ ہم ہر سر کی طرف سے دس دیں۔ سیدنا رحمہ اللہ نے کہا: تم میں سے کون ہے جو گھڑ دوڑ میں مجھ سے بازی لگائے گا؟ ایک نوجوان نے کہا: اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں حاضر ہوں، چنانچہ وہ آگے آیا، میں نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی دونوں لٹوں کو دیکھا کہ وہ ہوا میں لہرا رہی تھیں، وہ نوجوان ان کے پیچھے اور ایک عربی گھوڑے پر سوار تھا یعنی وہ نوجوان ابوعبیدہ کے مقابلہ میں پیچھے رہ گیا۔

فَتْحُ كُنُوْزِ كِسْرٰى
کسریٰ کے خزانوں کی فتح

[12220/6948]..... عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيَفْتَحَنَّ رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كُنُوزَ كِسْرَى الَّتِي (قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ:) الَّذِي بِالْأَبْيَضِ۔)) قَالَ جَابِرٌ: فَكُنْتُ فِيهِمْ فَأَصَابَنِي أَلْفُ دِرْهَمٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2919. (مسند احمد: 20996)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت کسریٰ کے خزانوں کو ضرور ضرور فتح کرے گی۔'' ابونعیم راوی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''وہ خزانے جو اس کے سفید محلات میں ہیں۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی ان خزانوں کو فتح کرنے والوں میں شامل تھا اور ایک ہزار درہم میرے حصہ میں آئے تھے۔

فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَخُطْبَتِهِ الْمَشْهُورَةِ بِالْجَابِيَةِ وَعَزْلِهِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ مِنَ الْإِمَارَةِ سَنَةَ 16

بیت المقدس کی فتح، جابیہ مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مشہور خطاب اور 16ھ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امارت سے معزول کرنے کا بیان

[12221/6949]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2165. (مسند احمد: 114)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطاب کیا اور اس میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے تھے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہوں، اور ان کے بعد آنے والے لوگوں اور پھر اُن لوگوں کے بعد آنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کی تمہیں وصیت کرتا ہوں، ان زمانوں کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی گواہی کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے گواہی دینا شروع کر دے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت کے وسط میں مقام بنانا چاہے، وہ جماعت کے ساتھ مل کر رہے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور اگر دو آدمی اکٹھے ہوں تو وہ ان سے زیادہ دور رہتا ہے اور تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ علیحدہ نہ ہو، کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوگا، نیز جب کسی آدمی کو اس کی نیکی اچھی لگے اور برائی بری لگے تو وہ مؤمن ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ ذٰلِكَ طَاعُوْنُ عَمْوَاسَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ

18ھ میں شام میں پڑنے والے طاعونِ عمواس کا تذکرہ

[12223/6950]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ۔)) فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ، (وَفِي لَفْظٍ) فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 5730، صحيح مسلم: 2219. (مسند احمد: 1682)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب شام کے لیے روانہ ہوئے، جب ''سرغ'' مقام تک پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ شام میں (طاعون کی) وبا پھیل چکی ہے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب تم کسی علاقے میں موجود ہو اور وہاں یہ وبا پھیل جائے تو اس سے ڈر کر وہاں سے نہ نکلو۔'' یہ حدیث سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ''سرغ'' مقام سے واپس لوٹ گئے۔

وَمِنْ ذٰلِكَ اِخْرَاجُهُ يَهُوْدَ مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ سَنَةَ ١٩

19ھ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سرزمین خیبر سے یہودیوں کو جلا وطن کرنا

[12224/6951]..... عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى أَمْوَالِنَا بِخَيْبَرَ نَتَعَاهَدُهَا، فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا تَفَرَّقْنَا فِي أَمْوَالِنَا، قَالَ: فَعُدِيَ عَلَيَّ تَحْتَ اللَّيْلِ، وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى فِرَاشِي، فَفُدِعَتْ يَدَايَ مِنْ مِرْفَقِي، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اسْتُصْرِخَ عَلَيَّ صَاحِبَايَ، فَأَتَيَانِي فَسَأَلَانِي عَمَّنْ صَنَعَ هٰذَا بِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَأَصْلَحَا مِنْ يَدَيَّ، ثُمَّ قَدِمُوْا بِي عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: هٰذَا عَمَلُ يَهُودَ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا، وَقَدْ عَدَوْا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَفَدَعُوْا يَدَيْهِ كَمَا بَلَغَكُمْ مَعَ عَدْوَتِهِمْ عَلَى الْأَنْصَارِ قَبْلَهُ لَا نَشُكُّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهُمْ، لَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ بِخَيْبَرَ فَلْيَلْحَقْ بِهِ، فَإِنِّي مُخْرِجٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ۔

تخریج الحدیث حسن: صحیح البخاری: 2730، سنن ابوداود: 3007 . (مسند احمد: 90)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ خیبر میں اپنے اموال کی دیکھ بھال کے لیے گئے، وہاں پہنچ کر ہم میں ہر کوئی اپنے اپنے مال میں چلا گیا، میں اپنے بستر پر رات کو سویا ہوا تھا کہ مجھ پر حملہ کر دیا گیا اور کہنیوں سے میرے دونوں بازوؤں کو اس طرح کھینچا گیا کہ جوڑوں میں کجی پیدا ہو گئی، جب صبح ہوئی تو میرے دونوں ساتھیوں کو میرے پاس میری مدد کے لیے بلایا گیا، جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا: تمہارے ساتھ یہ کاروائی کس نے کی ہے؟ میں نے کہا: مجھے تو کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ کون تھے، انہوں نے میرے ہاتھوں کا علاج کیا اور مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ یہودیوں کی کارستانی ہے، پھر وہ خطاب کرنے کے لیے لوگوں میں کھڑے ہوئے اور کہا، لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے، انہیں یہاں سے نکال سکیں گے۔ ان لوگوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے زیادتی کی ہے اور ان کے ہاتھ کھینچ ڈالے ہیں، جیسا کہ تم کو پتہ چل چکا ہے اور اس سے پہلے یہ انصاریوں سے دشمنی کا اظہار کر چکے ہیں، اب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ یہ زیادتیاں انھوں نے ہی کی ہیں، کیونکہ یہاں ہمارا کوئی اور دشمن ہی نہیں ہے، لہذا خیبر میں جس جس آدمی کا مال ہے، وہ جا کر اسے سنبھال لے، میں یہودیوں کو خیبر سے نکالنے ہی والا ہوں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو وہاں سے جلا وطن کر دیا۔

خُطْبَتُهُ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ الرَّعِيَّةِ

رعایا کے مابین عدل کے بارے میں ان کا خطبہ

[12225/6952]..... عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا إِنَّا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ، إِذْ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ، وَإِذْ يُنْبِئُنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ، أَلَا! وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ، وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، وَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا نَقُولُ لَكُمْ مَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ خَيْرًا، ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا، وَأَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ لَنَا شَرًّا، ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا، وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ، أَلَا! إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيَّ حِينٌ، وَأَنَا أَحْسِبُ أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ اللّٰهَ، وَمَا عِنْدَهُ فَقَدْ خُيِّلَ إِلَيَّ بِآخِرَةٍ، أَلَا! إِنَّ رِجَالًا قَدْ قَرَءُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ، فَأَرِيدُوا اللّٰهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِقِرَائَتِكُمْ ، وَأَرِيدُوهُ بِأَعْمَالِكُمْ ، أَلَا! إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُرْسِلُ عُمَّالِي إِلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ ، وَلَا لِيَأْخُذُوْا أَمْوَالَكُمْ ، وَلَكِنْ أُرْسِلُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ شَيْءٌ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِذَنْ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَوَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ ، فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ ، أَئِنَّكَ لَمُقْتَصُّهُ مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ! إِذَنْ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ ، أَلَا! لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ ، وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ ، وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ ، وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ۔

تخریج الحدیث رجالہ ثقات رجال الشیخین: سنن ابوداؤد: 4537، سنن النسائی: 34/8، صحیح البخاری: 2641. (مسند احمد: 286)

ترجمۃ الحدیث ابوفراس سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور کہا: لوگو! جب ہمارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہاری کاروائیوں سے ہمیں باخبر کر دیا کرتے تھے، ہم تم سب کو اچھی طرح پہچان لیتے تھے، اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اب ہم تمہیں جو کچھ کہیں گے، اسی کی روشنی میں تمہیں پہچاننے کی کوشش کریں گے، تم میں سے جو آدمی اچھائی کا اظہار کرے گا، ہم بھی اس کے متعلق اچھا گمان رکھیں گے اور اسی کے مطابق اس کے ساتھ رویہ اختیار کریں گے اور تم میں سے جس نے ہمارے ساتھ برائی کا اظہار کیا، ہم بھی اس کے متعلق برا گمان رکھیں گے اور اسی کے مطابق اس سے بغض رکھیں گے، تمہارے راز اور اندر کی باتیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں۔ خبردار! مجھ پر ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے کہ میں جسے قرآن پڑھتا دیکھتا تھا، اس کے بارے میں یہی سمجھتا تھا کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، اس کو حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہے، اس کے بارے میں میں آخر تک یہی سمجھتا رہا، مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے اس کا معاوضہ اور مال چاہتے ہیں، میں تم کو یہی کہوں گا کہ تم اپنی قراءت اور اعمال کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرو۔ خبردار! اللہ کی قسم! میں اپنے عمال اور مسئولین کو تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہیں سزائیں دیں اور نہ میں انہیں اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہارے اموال ہتھیا لیں، میرا ان کو بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور سنت سکھائیں، اگر میرا کوئی عامل اس کے الٹ کاروائی کرے تو اس کے بارے میں مجھے خبر دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے اس کی کاروائی کا بدلہ دلواؤں گا۔ یہ سن کر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اٹھے اور انھوں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال ہے اگر ایک مسلمان آدمی کچھ لوگوں پر حاکم ہو اور وہ اپنی رعایا کے بعض افراد کو ادب سکھانے کے لیے سزا وغیرہ دیتا ہو تو کیا آپ اس سے بدلہ لیں گے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! میں تب بھی ضرور ضرور اس سے بدلہ لوں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے لیے خود کو پیش کر دیا تھا۔ خبردار! تم مسلمانوں کو سزائیں دے دے کر ان کو ذلیل ورسوا نہ کرو اور تم انہیں زیادہ عرصے تک سرحدوں پر روک کر نہ رکھو، اس طرح تم انہیں فتنوں میں مبتلا کر دو گے اور تم انہیں ان کے حق سے محروم نہ کرو، وگرنہ تم انہیں ناشکرے بندے بنا دو گے اور تم لشکروں کو درختوں کے جھنڈوں میں نہ اتارا کرو (کیونکہ اس طرح سے وہ بکھر جائیں گے) اور ضائع ہو جائیں گے۔

خُطْبَتُهُ رضی اللہ عنہ فِيْ رُؤْيَا رَآهَا وَفَسَّرَهَا بِقُرْبِ اَجَلِهٖ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے خواب کے بارے خطبہ اور اپنی وفات کے قریب ہونے کی صورت میں اس کی تعبیر کرنا

[12227/6953]..... عَنْ مَعْبَدِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا، لَا أُرَاهَا إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي، رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ، قَالَ: وَذَكَرَ لِي أَنَّهُ دِيكٌ أَحْمَرُ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: يَقْتُلُكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ، قَالَ: وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَخِلَافَتَهُ الَّتِي بَعَثَ بِهَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ يَعْجَلْ بِي أَمْرٌ فَإِنَّ الشُّورٰى فِي هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ مَاتَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنْ بَايَعْتُمْ مِنْهُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ أُنَاسًا سَيَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَنَا قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، أُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكُفَّارُ الضُّلَّالُ، وَايْمُ اللّٰهِ! مَا أَتْرُكُ فِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي فَاسْتَخْلَفَنِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلَالَةِ، وَايْمُ اللّٰهِ! مَا أَغْلَظَ لِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ صَحِبْتُهُ أَشَدَّ مَا أَغْلَظَ لِي فِي شَأْنِ الْكَلَالَةِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ، وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ فَسَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَأُ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ، وَإِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَيُبَيِّنُوا لَهُمْ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا عُمِّيَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ ، وَايْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهِ الْبَقِيعَ ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔ قَالَ: فَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأُصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 315، مسند ابویعلی: 256، وابوعوانة: 408/1، صحیح ابن حبان: 2091. (مسند احمد: 89)

ترجمة الحدیث معبد بن ابی طلحہ یعمری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا اور پھر کہا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میرے خیال میں اس کی تعبیر یہ ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب آ چکا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ ایک سرخ مرغ نے مجھے دو ٹھونگیں ماری ہیں، جب میں نے یہ خواب سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی عجمی آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، یاد رکھو کہ اللہ نے اپنے نبی کو جس دین اور خلافت کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ اس کو ضائع نہیں کرے گا، اگر میری موت جلد آ جائے تو یہ چھ حضرات کی ایک مجلس شوریٰ ہے، جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے راضی تھے، تم ان میں سے جس کی بھی بیعت کر لو تو اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کچھ لوگ اس معاملے میں طعن وتشنیع کریں گے، میں اپنے ان ہاتھوں سے ان لوگوں سے اسلام پر قتال کر چکا ہوں، ایسے لوگ اللہ کے دشمن، کافر اور گم راہ ہیں۔ اللہ کی قسم! میرے رب نے مجھے جو حکم دیئے اور مجھے خلیفہ بنایا، میں ان میں سے کلالہ سے زیادہ اہم کوئی بات چھوڑ کر نہیں جا رہا۔ اللہ کی قسم! میں جب سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ جس قدر سختی کے ساتھ کلالہ کے بارہ میں گفتگو کی، اس قدر سخت انداز کسی دوسری بات کے بارے میں اختیار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک میرے سینے پر ماری اور فرمایا: ''اس بارے میں تمہارے لیے سورۂ نساء کے اواخر والی آیت کافی ہے، جو موسم گرما میں نازل ہوئی تھی۔ میں اگر زندہ رہا تو اس مسئلہ کی بابت ایسا فیصلہ کروں گا، جسے خواندہ اور ناخواندہ، سب لوگ اچھی طرح جان لیں گے، میں مختلف علاقوں میں بھیجے ہوئے اپنے عاملوں اور نمائندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو اس لیے بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں اور انہیں نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور جو معاملہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اچھی طرح واضح نہ ہو، وہ مجھ تک پہنچائیں۔لوگو! تم دو پودے یعنی لہسن اور پیاز کھاتے ہو، میں انہیں انتہائی ناپسند خیال کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ﷺ جب کسی آدمی سے ان کی بو پاتے تو آپ ﷺ اس کے بارے حکم دیتے اور اس آدمی کو پکڑ کر مسجد سے نکال کر بقیع قبرستان کی طرف پہنچا دیا جاتا تھا۔جس آدمی نے لامحالہ طور پر ان پودوں کو کھانا ہو تو وہ ان کو پکا لیا کرے۔معبد کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں سے یہ خطاب کیا تھا اور بدھ کے روز آپؓ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا تھا۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ تَحْقِيْقِ رُؤْيَاهُ، وَطَعْنِ الْعَجَمِيِّ اِيَّاهُ، وَذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ وَصَايَاهُ، وَثنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ، وَبُكَائِهِمْ عِنْدَهُ، وَعَدَمِ اِسْتِخْلَافِهِ

باب پنجم: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خواب کی تعبیر کا ثابت ہونا، عجمی کا ان پر حملہ کرنا، ان کی کچھ وصیتوں کا بیان، لوگوں کا ان کی تعریف کرنا اور ان کے پاس رونا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا کسی خلیفہ نامزد نہ کرنا

[12228/6954]..... عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ، قَالَ: حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنَّهُ طُعِنَ فَأُذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ، ثُمَّ أُذِنَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ فَدَخَلْتُ فِيمَنْ دَخَلَ، قَالَ: فَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ أَثْنَوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ، وَالدَّمُ يَسِيلُ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرُنَا، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ، فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ، فَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، وَأُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لَجِءَ إِلَيْهِ، وَأُوصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ، وَأُوصِيكُمْ بِأَهْلِ ذِمَّتِكُمْ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ، قُومُوا عَنِّي، قَالَ: فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ: وَأُوصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ، فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوٌّ عَدُوِّكُمْ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3162 . (مسند احمد: 362)

ترجمۃ الحدیث جویریہ بن قدامہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جس سال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سال میں نے حج کیا اور پھر میں مدینہ منورہ آیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک سرخ مرغ نے مجھے ایک دو ٹھونگیں ماری ہیں۔، پھر ہوا یوں کہ واقعی ان پر قاتلانہ حملہ ہو گیا، جب لوگوں کو ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے پاس گئے، ان کے بعد باقی اہل مدینہ، ان کے بعد اہل شام اور ان کے بعد اہل عراق، میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا، جب لوگ ان کے پاس جاتے تو ان کی تعریف کرتے اور رونے لگ جاتے، جب ہم گئے تو ان کے پیٹ کو ایک سیاہ پگڑی کے ساتھ باندھا گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں وصیت فرمائیں، ہمارے گروہ کے سوا کسی نے وصیت کرنے کی درخواست نہیں کی تھی، ہماری درخواست سن کر انہوں نے کہا: تم اللہ کی کتاب کو لازم پکڑو، تم جب تک اس کی پیروی کرتے رہو گے، اس وقت تک گمراہ نہیں ہو گے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں مزید وصیت کریں، انھوں نے کہا: میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، لوگوں کی تعداد بڑھ رہی اور مہاجرین کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے اور میں تمہیں انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں، یہ وہ گھاٹی ہیں، جس میں اسلام نے آ کر پناہ لی، میں تمہیں بادیہ نشینوں کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ مسلمانوں کی اصل اور بنیادی جوہر ہیں اور میں تمہیں ذمی لوگوں کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں، تمہارے نبی نے ان کو امان دی ہے اور یہ لوگ تمہارے اہل وعیال کی روزی کا ذریعہ بھی ہیں، اب تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے زیادہ ہم سے باتیں نہیں کیں۔ شعبہ کہتے ہیں: اس کے بعد ایک بار میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے بدوؤں کے بارے میں کہا: میں تمہیں بادیہ نشینوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دشمنوں کے دشمن ہیں۔

[12229/6955]..... عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ، فَقَالَ: احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا يُدْرِكَنِي النَّاسُ، أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَقْضِ فِي الْكَلَالَةِ قَضَاءً، وَلَمْ أَسْتَخْلِفْ عَلَى النَّاسِ خَلِيفَةً، وَكُلُّ مَمْلُوكٍ لَهُ عَتِيقٌ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ: أَيَّ ذٰلِكَ أَفْعَلُ فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنْ أَدَعْ إِلَى النَّاسِ أَمْرَهُمْ، فَقَدْ تَرَكَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، صَاحَبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَلْتَ صُحْبَتَهُ وَوُلِّيتَ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَوِيتَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، فَقَالَ: أَمَّا تَبْشِيرُكَ إِيَّايَ بِالْجَنَّةِ، فَوَاللّٰهِ! لَوْ أَنَّ لِي قَالَ عَفَّانُ: فَلَا، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَوْ أَنَّ لِي الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ مَا أَمَامِي قَبْلَ أَنْ أَعْلَمَ الْخَبَرَ، وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي أَمْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـمُـؤْمِنِينَ فَوَاللّٰهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 26. (مسند احمد: 322)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو میں سب سے پہلے ان کے پاس گیا اور انہوں نے مجھ سے کہا: تم میری تین باتیں یاد رکھنا، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ مجھے نہ مل سکیں گے، ایک یہ کہ میں نے کلالہ کی بابت کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ میں نے کسی کو لوگوں پر خلیفہ نامزد نہیں کیا اور تیسری یہ کہ تمام غلام جو میری ملکیت میں ہیں، وہ سب آزاد ہیں۔ پھر لوگوں نے ان سے کہا: آپ کسی کو خلیفہ نامزد کر دیں۔ انہوں نے کہا: میں دو امور میں سے جو بھی کروں، وہی کام مجھ سے افضل ہستی کر چکی ہے، اگر میں خلافت کے معاملے کو لوگوں کے سپرد کر جاؤں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر جاؤں تو مجھ سے پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کام کر چکے ہیں، جبکہ وہ مجھ سے بہتر ہیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ کو جنت کی بشارت ہو، آپ کو طویل عرصہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت کا شرف حاصل رہا، آپ کو امیر المومنین کا منصب سونپا گیا تو آپ نے قوت کا مظاہرہ کیا اور امانت کا خوب حق ادا کیا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک تمہارا مجھے جنت کی بشارت دینے کا تعلق ہے، تو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے آخرت کا اس قدر ڈر ہے کہ اس بارے حتمی خبر جاننے سے قبل اگر میرے پاس دنیا بھر کی دولت بھی ہو تو میں اس ڈر سے بچنے کی خاطر ساری دولت بطور فدیہ دے دوں، اہل ایمان پر خلافت و امارت کے بارے میں جو کچھ تم نے کہا ہے، میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ اگر حساب برابر سرابر ہو جائے، یعنی نہ مجھے کچھ ملے اور نہ مجھ پہ کوئی جرم لگایا جائے تو اس چیز کو میں اپنے حق میں کافی سمجھوں گا، البتہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت جو ذکر کیا ہے، وہ شرف باعثِ اعزاز ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ وَفَاتِهِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَثَنَاءِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

باب ششم: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات، ان کی نماز جنازہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کی مدح سرائی کا بیان

[12332/6956]..... عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ، قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔)) وَإِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3685، صحیح مسلم: 2389. (مسند احمد: 898)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی چارپائی پر رکھا گیا تو ان کو اٹھائے جانے سے قبل لوگوں نے ان کی چارپائی کو گھیر لیا اور ان کے حق میں دعائیں اور رحمت کی التجائیں کرنے لگے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے میرے کندھوں کو پکڑا، جب میں اُدھر متوجہ ہوا تو کیا دیکھا کہ وہ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے رحمت کی اور کہا: آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا کہ جس کے بارے میں میں یہ تمنا کرسکوں کہ جب اللہ تعالیٰ سے ملوں تو میرے اعمال اس کے اعمال جیسے ہوں، اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ضرور ملائے گا، اس لیے کہ میں کثرت سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ ''میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر گئے۔'' مجھے یقین تھا کہ اللہ آپ کو ان کے ساتھ ضرور ملائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِلَافَةِ ثَالِثِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

تیسرے خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلاف سے متعلقہ ابواب

فِيْ اِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى خِلَافَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرنا

[12239/6957]..... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلت إِحْدَانَا عَلَى الْأُخْرٰى ، فَكَانَ مِنْ آخِرِ كَلَامٍ كَلَّمَهُ أَنْ ضَرَبَ مَنْكِبَهُ ، وَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسٰى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيْصًا ، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ ، يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللّٰهَ عَسٰى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ ثَلَاثًا۔)) فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَأَيْنَ كَانَ هٰذَا عَنْكِ؟ قَالَتْ: نَسِيْتُهُ وَاللّٰهِ! فَمَا ذَكَرْتُهُ ، قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَلَمْ يَرْضَ بِالَّذِيْ أَخْبَرْتُهُ حَتّٰى كَتَبَ إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ اكْتُبِيْ إِلَيَّ بِهٖ ، فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ بِهٖ كِتَابًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3705 . (مسند احمد: 24566)

ترجمۃ الحدیث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے، جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو ہم ایک طرف جا کر جمع ہو گئیں، تاکہ آپ آزادی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گفتگو کرسکیں، بات چیت ہوتی رہی، آخر میں آپ ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''عثمان! امید ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنائے گا، اگر منافقین تم سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو مجھے ملنے تک اس قمیص کو نہ اتارنا۔'' آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ حدیث اب تک کہاں رہی؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھول گئی تھی، اللہ کی قسم! مجھے یاد نہیں رہی تھی، سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بتلائی، لیکن انہیں میری خبر پر تسلی نہ ہوئی، یہاں تک کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھ بھیجا کہ وہ یہ حدیث لکھوا کر ارسال کردیں، پس سیدہ نے ایک تحریر ان کو بھجوادی، جس میں یہ حدیث لکھی ہوئی تھی۔

فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهٖ وَاِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى فِتْنَتِهٖ وَاَنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان، نیز نبی کریم ﷺ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی آزمائشوں کی طرف اشارہ کرنا اور ان میں ان کا حق پر ہونا

[12242/6958]..... عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً۔)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ۔)) وَهُوَ يُشِيرُ إِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 99/3، مصنف ابن ابی شیبة: 50/12. (مسند احمد: 8541)

ترجمة الحدیث ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ وہ اس گھر میں داخل ہوئے، جس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے اور اس نے سنا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کچھ کہنے کی اجازت طلب کر رہے تھے، جب انہوں نے اجازت دی تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ ''تم میرے بعد فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔'' کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت ہمارا کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس امانت دار اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑے رہنا۔'' آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

[12243/6959]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا الْمُقَنَّعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُوْمًا۔)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 3708 . (مسند احمد: 5953)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا، اس دوران ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا، اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دنوں یہ آدمی، جو کپڑا ڈھانپ کر جا رہا ہے، مظلومیت کی حالت میں قتل ہوگا۔'' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے جا کر دیکھا تو وہ آدمی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

[12244/6960]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دَوْمَةٍ، وَعِنْدَهُ كَاتِبٌ لَهُ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((أَلَا أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً فِي الْأُولٰى: ((نَكْتُبُكَ؟ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي فِيمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكَبَّ عَلٰى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: ((نَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!)) قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ فِيْمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكَبَّ عَلٰى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ فَقُلْتُ: إِنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ، ثُمَّ قَالَ: ((أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنَةٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ، كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ۔)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: ((وَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرٰى، تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولٰى فِيهَا انْتِفَاجَةُ أَرْنَبٍ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: ((اتَّبِعُوا هٰذَا۔)) قَالَ: وَرَجُلٌ مُقَفٍّ حِينَئِذٍ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ وَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1249 . (مسند احمد: 17004)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹیلہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، ایک کاتب آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کچھ لکھوا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا میں تیرا نام بھی لکھوا دوں۔'' میں نے کہا: میں اس بارے کچھ نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے میرے لیے کیا پسند ہے؟ اس کے بعد آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے مجھ سے اعراض کر لیا، اسماعیل راوی نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا اندراج بھی کر لیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا کہ کس چیز میں اندراج کیا جا رہا ہے، پس آپ ﷺ نے مجھے سے اعراض کر لیا، ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا کہ کس چیز میں نام لکھے جا رہے ہیں، پس آپ ﷺ اپنے کاتب کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے املاء کرواتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے کیا پسند کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض کر لیا اور اپنے کاتب پر متوجہ ہو کر لکھواتے رہے۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس کتاب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا تھا، میں نے دل میں کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام تو خیر والے امور میں ہی لکھا جا سکتا ہے، اتنے میں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! اس فتنے میں تو کیا کرے گا، جو گائے کے سینگوں کی طرح (بہت سخت اور مشکلات والا) ہو گا اور زمین کے اطراف و اکناف میں پھیل جائے گا؟'' میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول میرے لیے کس چیز کو ترجیح دیتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو اس دوسرے فتنے میں کیا کرے گا، جو اس کے بعد رونما ہو گا اور (وہ اس قدر سخت ہو گا کہ پہلا تو اس کے مقابلے میں خرگوش کی چھلانگ (کی طرح بہت ہلکا اور مختصر) ہی نظر آئے گا؟'' میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں ہے کہ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے کیا پسند کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اس شخص کی پیروی کرنا۔'' اس وقت ایک آدمی جا رہا تھا اور اس کی پیٹھ ہماری طرف تھی، میں چلا اور دوڑا اور اس کے کندھوں کو پکڑ کر اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' پس وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

[12246/6961]..... عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ قَامَ خُطَبَاءُ بِإِيلِيَاءَ ، فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فَقَرَّبَهَا ، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ ، فَقَالَ: ((هٰذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ۔)) فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ بِمَنْكِبِهِ ، وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 41/12 . (مسند احمد: 18060)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: ابوقلابہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو ایلیاء میں کچھ خطباء کھڑے ہوئے اورانھوں نے کچھ بیان کیا، سب سے آخر میں سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ نامی صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں یہاں کھڑا نہ ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ایک فتنے کا ذکر کیا تھا اوراس کو قریب کر کے بیان کیا، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانا چاہ رہے تھے کہ وہ بہت جلد نمودار ہو جائے گا)، اتنے میں ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا، اس نے کپڑا لپیٹا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ان دنوں یہ اوراس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔'' میں آگے کو چلا اور اس آدمی کے کندھے پکڑ کر اس کا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف موڑا اور کہا: اللہ کے رسول! آپ کی مراد یہ آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' پس وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

[12247/6962]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنِي هَرَمِيُّ بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ، وَكَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا، وَلَمْ يَشْعُرْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ، تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ، كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟)) قَالُوْا: نَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ، أَوِ اتَّبِعُوا هٰذَا وَأَصْحَابَهُ۔)) قَالَ: فَأَسْرَعْتُ حَتّٰى عَيِيْتُ فَلَحِقْتُ الرَّجُلَ، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هٰذَا۔)) فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((هٰذَا وَأَصْحَابُهُ۔)) وَذَكَرَهُ

تخریج الحدیث: صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 40/12. (مسند احمد: 20372)

ترجمۃ الحدیث: عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہرمی بن حارث اور اسامہ بن خریم دونوں نے مجھے علیحدہ علیحدہ بیان کیا اور ان دونوں میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس نے مجھے بیان کیا ہے، وہ دونوں غزوہ میں شریک تھے، ان دونوں نے سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بہزی سے بیان کیا اور انھوں نے کہا: ہم لوگ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس فتنہ میں تمہارا کیا حال ہوگا، جو زمین کے اطراف واکناف میں گائے کے سینگوں کی مانند پھیل جائے گا؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے نبی! اس وقت ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس آدمی اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا۔'' سیدنا مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھا، یہاں تک کہ میں تھک گیا، بہرحال میں نے اس کو پا لیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مڑ کر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، یہی ہے۔'' وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12248/6963]..... عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: ابْنَ أَخِي! أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ وَالْيَقِينِ، مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتُ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَوَاللّٰهِ! مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3696، 3872. (مسند احمد: 480)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، البتہ آپ ﷺ کی طرف سے علم اور یقین اس قدر صفائی کے ساتھ میرے پاس پہنچا ہے جیسے کسی پردہ نشین خاتون کے پاس اس کے پردہ میں بھی کوئی چیز پہنچ جاتی ہے۔ پھر انہوں نے خطبہ دیا، شہادتین کا اقرار کیا اور پھر کہا: أَمَّا بَعْدُ! بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا اور میں ان لوگوں میں سے تھا، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات کو قبول کیا اور میں اس دین پر ایمان لایا تھا، جس کے ساتھ محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا تھا، پھر میں نے دو ہجرتیں بھی کی۔ (ایک ہجرتِ حبشہ اور دوسری ہجرتِ مدینہ) اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت بھی کی، اللہ کی قسم! میں نے نہ کبھی رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور نہ آپ ﷺ سے خیانت کی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔

فِيمَا خَصَّهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السِّرِّ

رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو رازدارانہ باتیں کیں، ان کا بیان

[12250/6964]..... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي۔)) قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: ((لَا۔)) قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: ((لَا۔)) قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ، قَالَ: ((لَا۔)) قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ، قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّى جَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَحُصِرَ فِيهَا قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3711 . (مسند احمد: 24253)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ایک صحابی کو بلاؤ۔'' میں نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: آپ کے چچا زاد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' وہ آئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم ذرا ایک طرف ہو جاؤ۔'' پھر آپ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چپکے سے باتیں کرنا شروع کیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ فق ہونے لگا، پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں محصور کر دیا گیا تو ہم نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان باغیوں کے ساتھ لڑتے کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، میں لڑائی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس بات کا عہد لیا تھا اور میں ان حالات پر اپنے آپ کو صابر ثابت کرنے والا ہوں۔

فِيْمَا جَاءَ فِيْ حَيَائِهِ وَاسْتِحْيَاءِ الْمَلَائِكَةِ مِنْهُ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے شرم وحیاء اور فرشتوں کا ان سے شرمانے کا بیان

[12253/6965]..... حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ، لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ۔)) فَقَضَى إِلَيَّ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ۔)) و قَالَ اللَّيْثُ: وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: ((أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ))۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2402 . (مسند احمد: 25216)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور اسی حالت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور ان کی ضرورت پوری کردی، ان کے چلے جانے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہیں اجازت دے دی گئی، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے، ان کی ضرورت پوری کردی اور وہ چلے گئے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تم بھی اپنے کپڑے اچھی طرح اپنے اوپر سمیٹ لو، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ضرورت پوری کی اور میں چلا گیا، یہ فرق دیکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر وہ اہتمام نہیں کیا، جو عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عثمان رضی اللہ عنہ انتہائی شرم وحیا والے آدمی ہیں، اگر میں ان کو اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے اندیشہ تھا کہ وہ اپنی آمد کا مقصد بیان نہیں کرسکیں گے۔ راوی حدیث لیث کہتے ہیں: اہل علم کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا میں ایسے آدمی سے حیا نہ کروں کہ جس سے اللہ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

[12254/6966]..... عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا كَاشِفًا عَنْ فَخِذِهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَرْخَى عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، فَلَمَّا قَامُوْا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَذِنْتَ لَهُمَا وَأَنْتَ عَلَى حَالِكَ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ أَرْخَيْتَ عَلَيْكَ ثِيَابَكَ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ وَاللّٰهِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَحْيِي مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2401. (مسند احمد: 24330)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے رہے، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی، انہیں بھی آنے کی اجازت دے دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے رہے، ان کے بعد جب عثمان رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اپنے اوپر کپڑے کر لیے۔ جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ نے ان حضرات کو آنے کی اجازت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے دی، جبکہ آپ اسی حالت میں ہی تشریف فرما رہے، لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اپنے اوپر کپڑے کر لیے، اس فرق کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں، کہ اللہ کی قسم! جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

فِيْ صِفَتِهِ رضی اللہ عنہ وَذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ خُطَبِهِ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی صفات اور ان کے بعض خطبوں کا بیان

[12259/6967]..... عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ زَاهِرٍ أَبَا رُوَاعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّا وَاللّٰهِ! قَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، وَكَانَ يَعُودُ مَرْضَانَا، وَيَتْبَعُ جَنَائِزَنَا، وَيَغْزُو مَعَنَا، وَيُوَاسِينَا بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ، وَإِنَّ نَاسًا يُعْلِمُونِي بِهِ، عَسٰى أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدُهُمْ رَآهُ قَطُّ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 401. (مسند احمد: 504)

ترجمۃ الحدیث عباد بن زاہر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے کہا: 'اللہ کی قسم! ہمیں سفر وحضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے تھے، ہمارے جنازوں میں شرکت کرتے تھے، ہمارے ساتھ مل کر لڑائی کرتے تھے اور کوئی چیز تھوڑی ہوتی یا زیادہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس میں شریک کیا کرتے تھے۔ اب کچھ لوگ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ باتیں سکھاتے ہیں حالانکہ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تک نہ ہو۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ طَعْنِ بَعْضِ النَّاسِ فِيْ عُثْمَانَ وَالذَّبِّ عَنْهُ رضی اللہ عنہ

باب سوم: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر بعض لوگوں کے اعتراضات اور ان کا دفاع

[12261/6968]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مِصْرَ يَحُجُّ الْبَيْتَ، قَالَ: فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوْا: قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ؟ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَوْ أَنْشُدُكَ أَوْ نَشَدْتُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ الْمِصْرِيُّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَـفَـا عَـنْـهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهَا مَرِضَتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ أَجْـرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ۔)) وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَـلَـوْ كَـانَ أَحَـدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُثْـمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الـرِّضْـوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ، فَضَرَبَ بِهَا يَدَهُ عَلٰى يَدِهِ وَقَالَ: ((هٰذِهِ لِعُثْمَانَ۔)) قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3130، 3698، 4066. (مسند احمد: 5772)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن موہب سے مروی ہے کہ ایک آدمی مصر سے بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے آیا، اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ قریشی ہیں، اس نے پوچھا کہ ان میں سب سے بزرگ شخص کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس آدمی نے کہا: اے عبداللہ بن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، یا اس نے یوں کہا میں آپ کو بیت اللہ کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن میدان جنگ سے فرار ہوگئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس نے مزید پوچھا: کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیعتِ رضوان میں بھی شامل نہیں تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ باتیں سن کر اس مصری نے خوشی کے طور پر اللہ اکبر کہا، اس کے اس انداز کو دیکھ کر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ادھر آؤ ذرا، تو نے مجھ سے جو باتیں پوچھی ہیں، میں تجھ پر ان کی حقیقت واضح کرتا ہوں، جہاں تک احد کے دن ان کے فرار ہونے کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے، جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو تجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں، ان دنوں وہ مریض تھیں، تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''تمہیں شرکائے بدر کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا۔'' باقی رہی ان کے بیعت رضوان سے غیر حاضری تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت وادیٔ مکہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اگر کوئی دوسرا آدمی معتبر ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اسی کو اہل مکہ کی طرف نمائندہ بنا کر روانہ فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ والوں کی طرف بھیجا تھا او ربیعت رضوان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد ہوئی تھی، یہ وضاحت کر کے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس آدمی کے ہاتھ پر مارا اور کہا: یہ ہے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کی حقیقت، اب اس کو اپنے ساتھ لے اور چلا جا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ عَطْفِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ عَلٰى عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ

محاصرہ کے دنوں میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف میلان رکھنے کا بیان

[12270/6969]..... وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ اَنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ حِيْنَ حُصِرَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدٌ فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوْا يَرَوْنَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 113 ، سنن الترمذی: 3711 . (مسند احمد: 501)

ترجمۃ الحدیث— ابو سہلہ سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب گھر میں محصور کر دیئے گئے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں اسی پر کار بند رہوں گا۔ قیس نے کہا: اس دن لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو حسرت سے دیکھ رہے تھے۔

فِيْ اِنْقِيَادِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِعْتِذَارِهِ وَبَيَانِهِ لِلنَّاسِ وَتَعْدَادِ مَنَاقِبِهِ

سیدنا عثمان کا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا مطیع ہونا، ان کا لوگوں کے سامنے عذر خواہی کرنا اور لوگوں کے سامنے اس کی وضاحت کرنا اور ان کے مناقب

[12272/6970]..... عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ اطِّلَاعَةً ، فَقَالَ: ادْعُوا لِي صَاحِبَيْكُمْ اللَّذَيْنِ أَلَبَّاكُمْ عَلَيَّ ، فَدُعِيَا لَهُ فَقَالَ: نَشَدْتُكُمَا اللّٰهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهِ؟ فَيَكُونَ فِيهَا كَالْمُسْلِمِينَ ، وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ۔)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي ، فَجَعَلْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ مِنْهُ إِلَّا رُومَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ؟ فَيَكُونَ دَلْوُهُ فِيهَا كَدُلِيِّ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي ، فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3703، سنن النسائی: 235/6 . (مسند احمد: 555)

ترجمۃ الحدیث— ثمامہ بن حزن قشیری سے مروی ہے کہ جس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز ان کے مکان پر حاضر تھا، عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر کہا: لوگو تم اپنے ان دو سرکردہ آدمیوں کو بلاؤ، جنہوں نے تمہیں میرے خلاف اکسایا ہے۔ پس جب انہیں بلایا گیا تو انھوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آیا تم جانتے ہو کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور نمازیوں کے لیے مسجد تنگ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنے خالص مال سے اس قطعہ زمین کو خرید کر مسجد میں شامل کر دے اور اس کا اس قطعۂ زمین پر کوئی استحقاق نہ ہو، بلکہ وہ عام مسلمانوں کی طرح ہی اس پر حق رکھتا ہو اور اسے اس کے عوض جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔'' تو میں نے اپنے خالص ذاتی مال سے وہ قطعہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، لیکن اب حال یہ ہے کہ تم لوگ مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہو۔ پھر کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو رومہ کے کنوئیں کے علاوہ کوئی کنواں شیریں پانی کا نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو اپنے ذاتی مال سے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے اور اس میں اس کا حصہ بھی عام مسلمانوں کی طرح ہی ہو، اس کے عوض اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر کنواں ہوگا۔'' تو میں نے یہ کنواں اپنے ذاتی مال سے خریدا تھا، لیکن اب حال یہ ہے کہ تم مجھے اس سے پانی تک پینے نہیں دیتے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں جیش العسرۃ یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کو تیار کرنے والا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے کہ یہ سب باتیں درست ہیں۔

[12273/6971]..... عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: أَشْرَفَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذَ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ۔)) وَأَنَا مَعَهُ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، إِذْ بَعَثَنِی إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: ((هٰذِهِ يَدِی وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔)) فَبَايَعَ لِی؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بِهٰذَا الْبَيْتِ فِی الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ؟)) فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِی فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ، قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟)) فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِی، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، وَأَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا ابْنَ السَّبِيلِ؟ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِی فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3699، سنن النسائی: 236/6، صحیح البخاری: 2778.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسند احمد: 420)

ترجمۃ الحدیث: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، تو وہ مکان کے اوپر سے جھانکے اور کہا: لوگو! میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی اس وقت موجود تھا، جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حراء پر تھے اور پہاڑ جھومنے لگ گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مار کر فرمایا تھا: ''اے حراء! ٹھہر جا، تیرے اوپر صرف نبی، صدیق یا شہید موجود ہیں۔'' اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کئی لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر اس آدمی سے پوچھتا ہوں، جو بیعت رضوان کے دن حاضر تھا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف قاصد بنا کر روانہ کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے اور کرتے وقت فرمایا تھا: ''یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے بیعت لی تھی، کئی لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت موجود ہو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''کون ہے جو مسجد کے ساتھ والے گھر کو خرید کر مسجد میں شامل کرے اور اسے اس کے عوض جنت میں گھر ملے گا۔'' تو میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ جگہ خرید کر مسجد کو وسیع کر دیا تھا، بہت سے لوگوں نے اس دعوے کی بھی تصدیق کی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، جو جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کے موقع پر موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''کون ہے، جو آج اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اس کا یہ عمل اللہ کے ہاں مقبول ہو۔'' تو میں نے اپنے ذاتی مال سے آدھے لشکر کی ضروریات کا انتظام کر دیا تھا، بہت سے لوگوں نے اس منقبت کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا کہ کیا کوئی جانتا ہے کہ رومہ کا پانی مسافروں کو قیمتاً دیا جاتا تھا، میں نے اپنے ذاتی مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔

فِيْمَا جَاءَ فِيْ تَارِيْخِ قَتْلِهِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَدَفْنِهِ وَمُدَّةِ خِلَافَتِهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت، ان کی جنازہ، دفن اور مدتِ خلافت کا بیان

[12280/6972]..... وَعَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ اَبِيْ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِيْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ۔

تخریج الحدیث: صحیح: طبقات ابن سعد: 79/3 . (مسند احمد: 546)

ترجمۃ الحدیث: معتمر بن سلیمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے والد سلیمان نے کہا کہ ابوعثمان نے ان کو بیان کیا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ درمیان والے یوم تشریق کو شہید ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِلَافَةِ رَابِعِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

چوتھے خلیفۂ راشد سیدنا علی ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب

فِيْ مَنْقَبَتِهِ رضی اللہ عنہ غَيْرِ مَا تَقَدَّمَ فِي مَنَاقِبِ آلِ الْبَيْتِ وَفِيْهِ اَحَادِيْثُ مُتَفَرِّقَةٌ فِيْ مَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

پیچھے مناقب اہل بیت میں بیان کیے جانے والے فضائل کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں متفرق احادیث

[12295/6973]..... وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: ((لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ۔))

تخریج الحدیث: صحيح لغيره: سنن الترمذي: 3717 . (مسند احمد: 26507)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کوئی مومن تجھ سے بغض نہیں رکھ سکتا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کر سکتا۔''

[12296/6974]..... عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللّٰهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي۔))

تخریج الحدیث: صحيح: المستدرك للحاكم: 121/3، المعجم الكبير للطبراني: 737/23 . (مسند احمد: 26748)

ترجمۃ الحدیث: ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تمہارے ہاں رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ، یا کہا: سبحان اللہ! بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے، یا اسی قسم کا کوئی کلمہ کہا، (یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہا جائے) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس نے علی کو برا بھلا کہا، اس نے یقیناً مجھے برا بھلا کہا۔''

[12297/6975]..... وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّهُ مِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّه لَا يُبْغِضُنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ وَلَا يُحِبُّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔)

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 78 . (مسند احمد: 642)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے خصوصی طور پر جو باتیں بیان کی، ان میں سے ایک یہ تھی: مجھ سے بغض صرف منافق رکھے گا اور مجھ سے محبت صرف مومن کرے گا۔''

[12302/6976]..... عَنْ أَبِي حَسَّانَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ فَيُؤْتٰى، فَيُقَالُ: قَدْ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْأَشْتَرُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ قَدْ تَفَشَّغَ فِي النَّاسِ أَفَشَيْءٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا خَاصَّةً دُونَ النَّاسِ إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي، قَالَ: فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتّٰى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ، قَالَ: فَإِذَا فِيهَا ((مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، قَالَ: وَإِذَا فِيهَا إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا وَحِمَاهَا كُلُّهُ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ اَشَارَبِهَا وَلَا تُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا اَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ وَيُجْمَلُ فِيهَا السِّلَاحُ لِقِتَالٍ وَقَالَ وَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَؤُ دِمَاءَ هُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابوداود: 2035، سنن النسائی: 24/8 . (مسند احمد: 959)

ترجمۃ الحدیث ابوحسان سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی کام کا حکم دیتے تو لوگ وہ کام کر لینے کے بعد آ کر کہتے کہ ہم نے وہ کام کر لیا، یہ سن کر وہ کہتے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے، اشتر نے ان سے کہا: آپ کی یہ بات اب لوگوں میں عام ہو چکی ہے، اگر اللہ کے رسول نے آپ سے کچھ فرمایا ہو تو اسے بیان کر دیا کریں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے عام لوگوں سے ہٹ کر مجھے خاص کر کے کچھ نہیں فرمایا، البتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک بات ہے جو میں نے آپ ﷺ سے سنی ہے اور وہ میری تلوار کے نیام میں لکھی ہوئی موجود ہے، لوگ اس کا اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے وہ تحریر نکال دی، اس میں لکھا تھا کہ ''جو شخص بدعت جاری کرے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوگی۔'' اور اس میں یہ بات بھی لکھی ہوئی تھی کہ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں اس کے دو میدانوں کے درمیان والا سارا علاقہ حرام ہے۔ اس کی چراگاہ کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے۔ اس کی گری ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے مگر اس کا اعلان کرنے والا۔ (وہ اٹھا سکتا ہے اس کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے۔ ہاں آدمی اپنے اونٹ کو پتے ڈال سکتا ہے۔ لڑائی کے لیے اس میں ہتھیار نہ اٹھایا جائے۔ اس صحیفہ میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان میں ادنیٰ آدمی کسی کو پناہ دے سکتا۔ وہ کافروں کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح اکٹھے اور جماعت ہیں۔ مومن کو کافر کے بدلے میں اور ذمی کو اس کے عہد و پیمان کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔''

[12303/6977]..... عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ۔)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 2537، المعجم الکبیر للطبرانی: 5092، سنن الکبریٰ للنسائی: 8469. (مسند احمد: 19325)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ ساتھ ایک وادی میں اترے، اس کو وادی خُم کہتے تھے، پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور دھوپ سے بچانے کے لیے کیکر کے درخت پر کپڑا ڈال کر آپ ﷺ پر سایہ کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے نہیں ہو، یا کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کے اس کے نفس سے بھی زیادہ قریب ہوں؟'' صحابہ نے کہا: جی کیوں نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! تو اس سے دشمنی رکھ، جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور تو اس کو دوست رکھ، جو علی کو دوست رکھتا ہے۔''

[12304/6978]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔)) قَالَ: فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 4996. (مسند احمد: 23143)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کی اور کہا: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو بھی اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔'' یہ سن کر سولہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے یہ شہادت دی (کہ واقعی انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے)۔

[12305/6979]..... عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، قَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ، قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ)) قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: 60/12، المعجم الطبرانی: 4052، 4053. (مسند احمد: 23563)

ترجمۃ الحدیث ریاح بن حارث سے مروی ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انھوں نے کہا: اے ہمارے مولی! تم پر سلامتی ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارا مولی کیسے ہوسکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا تھا کہ ''میں جس کا مولی ہوں، یہ علی بھی اس کا مولی ہے۔'' ریاح کہتے ہیں: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ انصاری لوگ ہیں، ان میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

[12306/6980]..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّحَبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ، أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔)) لَمَا قَامَ فَشَهِدَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَحَدِهِمْ فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: ((أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟)) فَقُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن لغیرہ:امسند ابویعلی: 567، مسند البزار: 632 . (مسند احمد: 961)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رحبہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہہ رہے تھے: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، جس نے غدیرخم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔'' وہ اٹھ کر گواہی دے، یہ بات سن کر بارہ بدری صحابہ کھڑے ہوئے، وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے، گویا میں ان میں سے ہر ایک کو دیکھ رہا ہوں، ان سب نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غدیرخم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ اور کیا میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! بالکل بات ایسے ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! تو اس آدمی کو دوست رکھ، جو علی کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔''

فِيْ قَوْلِهِ ﷺ لِلْاِمَامِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ :((اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔)) الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امام علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمانا: ''تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی، .....۔''

[12312/6981]..... وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ، وَأَنَا أَهَابُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخِي! إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَسَلْنِي عَنْهُ وَلَا تَهَبْنِي، قَالَ: فَقُلْتُ: قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَّفَهُ بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: خَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى؟)) قَالَ: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: فَأَدْبَرَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى غُبَارِ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ: فَرَجَعَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2404 . (مسند احمد: 1490)

ترجمۃ الحدیث سعید بن مسیّب صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سعد بن مالک یعنی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کی بابت دریافت کرنا چاہتا ہوں، لیکن آپ سے ہیبت زدہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں،انہوں نے کہا: بھتیجے! ایسا نہ کرو، اگر تم جانتے ہو کہ میرے پاس کسی چیز کا علم ہے تو پوچھ لو اور مجھ سے مت ڈرو، میں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے مدینہ میں چھوڑ گئے تھے تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی کریم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے مدینہ میں چھوڑا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی بات سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ خوشی خوشی تیزی سے واپس ہو گئے، گویا کہ اب بھی میں ان کے قدموں سے اڑتا غبار دیکھ رہا ہوں۔ حماد راوی کے الفاظ یہ ہیں: یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تیزی سے واپس ہو لیے۔

[12314/6982]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ: ((مَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، أَوْ لَا يَكُونُ بَعْدِي نَبِيٌّ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الترمذی: 3730 . (مسند احمد: 14638)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (غزوۂ تبوک کے موقع پر) جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ جانے کا ارادہ کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے یوں پیچھے چھوڑ جائیں گے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہارا تعلق میرے ساتھ وہی ہو، جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

فِي اِخْتِيَارِ النَّبِيِّ ﷺ عَلِيًّا لِأَخْذِ الرَّايَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَفِيهِ مَنْقَبَةٌ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَمُعْجِزَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ

غزوۂ خیبر کے روز نبی کریم ﷺ کا جھنڈا دینے کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منتخب کرنا اور اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور نبی کریم ﷺ کے معجزہ کا بیان

[12316/6983]..... عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: (أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3009، 4210، صحیح مسلم: 2406. (مسند احمد: 22821)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن فرمایا: ''میں کل یہ جھنڈا ایک ایسے آدمی کو تھماؤں گا، جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ آدمی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' لوگ ساری رات اسی شش و پنج میں رہے کہ ان میں سے کسے یہ جھنڈا دیا جائے گا؟ صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک کو توقع تھی کہ جھنڈا اسے ملے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، لوگوں کو انہیں لانے کے لیے بھیجا گیا، جب ان کو لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا اور ان کے حق میں دعا فرمائی، وہ فوراً یوں ٹھیک ہوگئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف نہ تھی، پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا تھما دیا، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ان کے ساتھ اس وقت تک قتال کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اطمینان کے ساتھ روانہ ہو جاؤ، یہاں تک کہ ان کے سامنے جا پہنچو، تم سب سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتلانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے فلاں فلاں حق واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے بیش قیمت سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔''

[12320/6984]..... وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔)) فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((ادْعُوا لِي عَلِيًّا۔)) فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١] دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2404. (مسند احمد: 1608)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا، جسے اللہ اور اسکے رسول سے محبت اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔'' ہم سب نے جھنڈا حاصل کرنے کی خواہش میں گردنیں اٹھائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی کو بلاؤ۔'' پس انہیں لایا گیا، لیکن ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی اور جب یہ آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَأَبْنَائَكُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''یا اللہ! یہ لوگ میرے اہل ہیں۔''

فِيْ اِخْتِيَارِهٖ قَاضِيًا لِلْيَمَنِ وَاَنَّهٗ اَكْثَرُ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ عِلْمًا وَاَعْظَمُهُمْ حِلْمًا وَاَقْدَمُهُمْ سَلَمًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کرنا اور اس امر کا بیان کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے، سب سے زیادہ بردباری والے اور سب (یعنی اکثر) سے پہلے مسلمان ہونے والے تھے

[12322/6985]..... عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، قَالَ: قُلْتُ: تَبْعَثُنِي إِلٰى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي لِسَانَكَ، وَيُثَبِّتُ قَلْبَكَ۔)) قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ بَعْدُ۔

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابن ماجه: 2310. (مسند احمد: 636)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں ابھی تک نوعمر ہی تھا کہ رسول اللہ نے مجھے یمن کی طرف بھیج دیا، میں نے کہا: آپ مجھے ایسے لوگوں کی طرف روانہ کر رہے ہیں، جن کے مابین جھگڑے ہوں گے اور میں تو فیصلے کرنے کا علم نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست اور دل کو مضبوط رکھے گا۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی تردد نہیں ہوا۔

فِيْ مَحَبَّةِ الشِّيْعَةِ لَهٗ وَبُغْضِ الْخَوَارِجِ اِيَّاهُ

شیعہ لوگوں کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور خارجی لوگوں کا ان سے بغض رکھنا

[12326/6986]..... عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ الشِّيعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَرْجِعُ ، قَالَ: كَذَبَ أُولَئِكَ الْكَذَّابُونَ ، لَوْ عَلِمْنَا ذَاكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ ، وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ:المعجم الکبیر للطبرانی: 2560 . (مسند احمد: 1266)

ترجمۃ الحدیث عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا: شیعہ لوگوں کا خیال ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوبارہ واپس تشریف لائیں گے، انہوں نے کہا: یہ لوگ جھوٹے ہیں، جھوٹی باتیں کرتے ہیں، اگر یہ بات ہمارے علم میں ہوتی تو سیدنا علی کی ازواج شادی نہ کرتیں اور نہ ہم ان کی میراث کو تقسیم کرتے۔

ذِكْرُ شَيْءٍ مِنْ خُطْبِهِ رضی اللہ عنہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعض خطبات کا بیان

[12327/6987]..... عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ ، صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنْ الْجِرَاحَاتِ ، فَقَدْ كَذَبَ ، قَالَ: وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا ، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3172، 6755، صحیح مسلم: 1370 . (مسند احمد: 615)

ترجمۃ الحدیث ابراہیم تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: جو شخص یہ سمجھے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ بھی دین کی کوئی بات ہے تو وہ جھوٹ کہتا ہے، اس صحیفہ میں زکوٰۃ کے اونٹوں کی عمروں اور کچھ قصاص کے مسائل کا تذکرہ ہے اور اس صحیفہ میں یہ بھی درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مدینہ منورہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جو آدمی اس میں کوئی بدعت نافذ کرے گا یا بدعتی کو پناہ دے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور جو آدمی اپنے حقیقی باپ یا مالکوں کے سوا کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا، اس پر بھی اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کرے گا، تمام مسلمانوں کی پناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ہے، جس کے متعلق ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کرسکتا (یعنی کسی کو پناہ دے سکتا) ہے۔''

فِيْ خُرُوْجِ عَائِشَةَ وَمَا اَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکلنا اور نبی کریم ﷺ کا اس کے متعلق پیشین گوئی کرنا

[12332/6988]..... عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ بَلَغَتْ مِيَاهَ بَنِي عَامِرٍ لَيْلًا نَبَحَتِ الْكِلَابُ ، قَالَتْ: أَيُّ مَاءٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: مَاءُ الْحَوْأَبِ ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا أَنِّي رَاجِعَةٌ ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهَا: بَلْ تَقْدَمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ ، فَيُصْلِحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: ((كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 259/15، مسند ابویعلی: 4868، صحیح ابن حبان: 6732، المستدرك للحاكم: 120/3 . (مسند احمد: 24253)

ترجمۃ الحدیث قیس سے مروی ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (مدینہ منورہ سے بصرہ جاتے ہوئے) بنی عامر کے پانیوں تک پہنچیں تو کتے بھونکنے لگے، انہوں نے کہا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حوأب کے پانی کا مقام ہے، انھوں نے کہا: میرا خیال تو یہی ہے کہ میں واپس لوٹ جاؤں، لیکن ان کے بعض ہم سفروں نے کہا: اب آپ واپس نہ جائیں، بلکہ آگے بڑھیں، ممکن ہے کہ مسلمان آپ کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے مابین صلح کرادے گا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہم سے فرمایا تھا کہ ''تم میں سے ایک کی اس وقت کیا حالت ہوگی، جب اس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔''

فِيْ قُدُوْمِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اِلَى الْبَصْرَةِ وَاسْتِنْفَارِ اَهْلِهَا لِمَوْقِعَةِ الْجَمَلِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بصرہ میں تشریف آوری اور لوگوں کو جنگ جمل کے لیے بلانا

[12334/6989]..... عَنْ ابْنَةٍ لِأُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِيهَا وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا قَدِمَ الْبَصْرَةَ بَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَتْبَعَنِي؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي وَابْنُ عَمِّكَ ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ فُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ ، فَاكْسِرْ سَيْفَكَ ، وَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ ، وَاقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔)) فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ يَا عَلِيُّ أَنْ لَا تَكُونَ تِلْكَ الْيَدَ الْخَاطِئَةَ فَافْعَلْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: ۳۹٦۰، سنن الترمذی: ۲۲۰۳ (مسند احمد: ۲۷۲۰۰)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اہبان بن صیفی رضی اللہ عنہ، جو کہ صحابی ہیں، سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ میں تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بلوا بھیجا اور کہا: میرے ساتھ چلنے میں تمہیں کیا مانع ہے؟ میں نے کہا: مجھے میرے خلیل اور آپ کے چچازاد یعنی رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ: ''عنقریب لوگوں میں فتنہ واختلاف برپا ہوگا، اس موقع پر تم اپنی تلوار توڑ کر لکڑی کی ایک تلوار بنا لینا اور الگ تھلگ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھے رہنا، یہاں تک کہ کوئی ظالم ہاتھ یا موت تم تک پہنچ جائے۔'' لہٰذا میں نے تو وہی کام کیا، جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا، اے علی! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ وہ وہ ظالم خطا کار ہاتھ نہ بنو تو تم ایسا ضرور کرو۔

[12337/6990]..... وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا بَعَثَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ ابْنُ عَمِّكَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ سَيْفًا فَقَالَ: ((قَاتِلْ بِهِ مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ، فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَاعْمَدْ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ، فَاضْرِبْهُ بِهَا، ثُمَّ الْزَمْ بَيْتَكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ أَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ۔)) قَالَ: خَلُّوا عَنْهُ۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبرانی: 523/19. (مسند احمد: 17979)

ترجمۃ الحدیث حسن سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو بلوایا، جب ان کو لایا گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اس لڑائی سے پیچھے کیوں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے چچازاد یعنی نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا: ''جب تک دشمنان اسلام کے ساتھ قتال ہوتا رہے تو تم اس تلوار کے ذریعے قتال کرتے رہنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ یعنی مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی خون ریزی کر رہے ہیں تو تم اسے پتھر پر مار کر توڑ ڈالنا اور پھر اپنے گھر کے اندر ہی رہنا تا آنکہ تمہیں موت آ جائے یا کوئی ظالم ہاتھ تمہارے اوپر آئے۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں چھوڑ دو۔

[12338/6991]..... عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ هٰذَا عَهْدٌ، عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ، قَالَ: مَا تُرِيدُ إِلٰى هٰذَا؟ قُلْتُ: دِينَنَا دِينَنَا، قَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَلٰكِنْ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 4666. (مسند احمد: 1271)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: قیس بن عباد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ آپ جس راہ پر چل رہے ہیں، اس بارے میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی حکم ہوا تھا یا یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: تمہیں اس سے کیا؟ میں نے کہا: ہمارا دین ہے، یہ ہمارے دین کی بات ہے، یہ ایسی ویسی چیز نہیں ہے، انہوں نے کہا: اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ نہیں فرمایا، بس یہ میری اپنی رائے ہے۔

فِيْ بَعْثِ عَلِيٍّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ رضی اللہ عنہما لِاسْتِنْفَارِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہما کو اہل کوفہ کی طرف بھیجنا، تاکہ وہ ان سے لڑائی میں شریک ہونے کا مطالبہ کریں

[12340/6992]..... عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ رَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالَ حَجَّاجٌ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الْأَمْرَ يَعْنِي قِتَالَهُمْ رَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، أَوْ عَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي، قَالَ شُعْبَةُ: وَيَحْسِبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ: إِنَّ فِي أُمَّتِي اثْنَيْ عَشَرَ مُنَافِقًا)) فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ، يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ))۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2779 . (مسند احمد: 18885)

ترجمۃ الحدیث: قیس بن عباد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ آپ اپنی اس لڑائی کے متعلق ذرا یہ واضح کریں کہ آیا یہ آپ کی اپنی رائے اور ذاتی موقف ہے، کیونکہ ایسی رائے تو غلط بھی ہوسکتی ہے اور درست بھی، یا یہ تم لوگوں کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں الگ سے ایسا کوئی حکم نہیں دیا جو عام لوگوں کے لیے نہ ہو، نیز انہوں نے کہا: البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ”میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے اور نہ وہ جنت کی خوشبو پائیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نکے میں داخل ہو جائے، ان میں سے آٹھ کو ایک پھوڑا کافی ہوگا، یہ آگ کے شعلہ کی مانند ہوگا، جو ان کے کندھوں پر ابھرے گا اور ان کے سینوں پر جا کر ظاہر ہوگا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِيْ شُجَاعَةِ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا بیان اور نبی ﷺ کا ان کے بارے میں فرمانا کہ ''ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا''

[12344/6993]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: مَا زَالَ جَدِّي (يَعْنِي خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ) كَافًّا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتّٰى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصِفِّينَ، فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المستدرك للحاكم: 397/3، المعجم الطبراني: 2711، مصنف ابن ابی شیبة: 302/15 . (مسند احمد: 21873)

ترجمۃ الحدیث محمد بن عمارہ کہتے ہیں: میرا دادا سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنا اسلحہ روکے رکھا، یہاں تک کہ جب صفین میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے، تو انہوں نے اپنی تلوار نکالی اور شہید ہونے تک لڑتے رہے، انہوں نے وجہ یہ بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا۔''

[12346/6994]..... عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ يَوْمَ صِفِّينَ: ائْتُونِي بِشَرْبَةِ لَبَنٍ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((آخِرُ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا مِنَ الدُّنْيَا شَرْبَةُ لَبَنٍ۔)) فَأُتِيَ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ۔

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابی شیبة: 302/15، المستدرك للحاكم: 389/3، دلائل النبوة للبيهقي: 552/2، مسند ابويعلى: 1626 . (مسند احمد: 18880)

ترجمۃ الحدیث ابوبختری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: صفین کے روز سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس پینے کے لیے دودھ لاؤ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دنیا کا جو مشروب آخر میں پیو گے، وہ دودھ ہوگا۔'' پس ان کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا، انہوں نے وہ پی لیا، اس کے بعد وہ میدان کی طرف بڑھ گئے اور شہید ہوئے۔

فِيْ سَبَبِ انْحِلَالِ جَيْشِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِيْ صِفِّيْنَ بَعْدَ انْتِصَارِهِ وَانْشِقَاقِ الْخَوَارِجِ عَلَيْهِ وَقَتْلِهِ إِيَّاهُمْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کی صفین کے موقع پر کامیابی کے بعد ہزیمت کا سبب اور خوارج کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ان کو قتل کرنا

[12352/6995]..... عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ، أَسْأَلُهُ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰـؤُلَاءِ الْـقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّهْرَوَانِ ، فَفِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ؟ وَفِيمَا فَارَقُوهُ؟ وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ؟ قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِأَهْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِـمُعَاوِيَةَ: أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ ، فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ فَـقَـالَ: بَيْـنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ الـلّٰـهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ [آل عمران: ٢٣] فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ ، أَنَا أَوْلَى بِذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ ، قَالَ: فَجَائَتْهُ الْخَوَارِجُ ، وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ ، وَسُيُـوفُهُـمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالُوْا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا نَنْتَظِرُ بِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ ، أَلَا نَـمْشِـي إِلَيْهِـمْ بِسُيُوفِنَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الـنَّـاسُ! اتَّهِـمُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا ، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْـجَـنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: ((بَلٰى۔)) قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ الـلّٰـهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي أَبَدًا۔)) قَالَ: فَرَجَعَ وَهُـوَ مُتَـغَيِّـظٌ فَـلَـمْ يَصْبِرْ حَتّٰى أَتٰى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَـا فِـي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى ، قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَـمَّـا يَـحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَـنْ يُـضَيِّـعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا ، قَالَ: فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ ، قَالَ: فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهَا إِيَّاهُ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3182، 4844، صحیح مسلم: 1785 . (مسند احمد: 15975)

ترجمۃ الحدیث حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا ابو وائل کے ہاں ان کی مسجد میں حاضر ہوا، میں ان سے ان لوگوں کی بابت دریافت کرنا چاہتا تھا جن کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نہروان کے مقام پر قتل کیا تھا، کہ لوگوں نے کیونکر ان کی بات مانی اور نہ ماننے والوں نے کیونکر ان کی بات نہ مانی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیونکر ان کو قتل کرنا حلال سمجھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ صفین کے مقام پر موجود تھے، جب اہل شام کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہونے لگی، تو انہوں نے ٹیلے کی طرف پناہ لی، سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کی طرف مصحف بھیجیں اور انہیں کتاب اللہ کے فیصلہ پر آنے کی دعوت دیں، وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار نہیں کریں گے، تو ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قرآن لے کر آیا اور اس نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کافی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ .... ''بھلا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو اللہ کی کتاب میں سے حصہ دیا گیا اور انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ کتاب ان لوگوں کے مابین ہونے والے تنازعات کا فیصلہ کردے تو ان میں سے ایک فریق کج ادائی کے ساتھ منہ موڑ جاتا ہے۔'' یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب حاکم ہے، خارجی لوگ جنہیں ہم ان دنوں قراء کہا کرتے تھے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: امیر المومنین! یہ لوگ جو ٹیلے کی طرف پناہ لیے ہوئے ہیں، ہم ان کی انتظار کیوں کر رہے ہیں؟ ہم کیوں نہ تلواریں تان کر ان کی طرف لڑنے کو نکلیں تا آنکہ اللہ ہمارے اور انکے درمیان فیصلہ کردے، یہ سن کر سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بولے، انہوں نے کہا: لوگو! اپنی رائے یا بات پر نظر ثانی کرو، میں نے دیکھا کہ صلح حدیبیہ کے دن جو صلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے مابین ہوئی، اس روز اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے، صلح کی بات ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں؟ اور کیا ہمارے مقتول جنتی اور ان کے مقتول جہنمی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے بارے میں کمزوری کیوں دکھائیں؟ اور ہم یوں واپس کیوں لوٹ جائیں، جب کہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے مابین فیصلہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غصہ کے عالم میں واپس لوٹ آئے، ان سے صبر نہ ہو وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور کہا: اے ابو بکر! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا وہ لوگ کفر پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنمی نہیں؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی بالکل، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر ہم اپنے دین کے بارے میں اتنی کمزوری کیوں دکھائیں؟ اور ہم یوں ہی واپس کیوں چلے جائیں؟ جب کہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے مابین فیصلہ نہیں کیا؟ تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا، سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد سورۂ فتح نازل ہوئی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ جا کر انہیں سنا آؤ؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس صلح کا انجام فتح ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ اَصْلِ الْخَوَارِجِ

خوارج کی بنیاد کا بیان

[12353/6996]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ شَكَّ عُمَارَةُ، فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَالْأَنْصَارُ وَغَيْرُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا تَأْتَمِنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً)) ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ أَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ أَنَا؟)) ثُمَّ أَدْبَرَ، فَقَالَ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَعَلَّهُ يَكُونُ يُصَلِّي)) فَقَالَ: إِنَّهُ رُبَّ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أُنَقِّبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ)) ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: ((هَا إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3344، 4667، صحیح مسلم: 1064. (مسند احمد: 11648)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رنگے ہوئے چمڑے میں بند سونا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے، جسے ابھی مٹی سے صاف نہیں کیا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے وہ سونا زید خیر، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل یہ شک اس حدیث کے ایک راوی عمارہ کو ہے (صحیح علقمہ بن علاثہ ہے کیونکہ عامر کئی سال پہلے کا فوت ہو چکا ہے)، میں تقسیم فرمایا: تو بعض صحابہ اور انصار وغیرہ کو یہ کافی محسوس ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ مجھے امین، دیانت دار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اللہ کا امین ہوں اور میرے پاس صبح شام آسمان سے خبریں آتی ہیں۔'' دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ کی اس تقسیم پر قریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انصار کے کچھ لوگ غضناک ہوئے، انہوں نے کہا: آپ اہل نجد کے بڑے بڑے لوگوں کو عطیات دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان کی دل جوئی کرتا ہوں، اس کے بعد ایک آدمی آپ کے پاس آیا، اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، رخسار ابھرے ہوئے اور پیشانی اونچی، داڑھی گھنی، چادر خوب اونچی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے ڈریں، دوسری روایت میں ہے، اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریں، آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اس کی طرف اٹھایا اور فرمایا: ''تم پر افسوس ہے کہ تمام روئے زمین والوں میں سے میں سب سے زیادہ اس بات کا حقدار نہیں کہ اللہ سے ڈروں؟'' اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا، یہ سارا ماجرا دیکھ کر خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔'' تو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بعض نمازی اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں: جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا مکلّف نہیں ٹھہرایا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں اور ان کے پیٹوں کو چیر چیر کر دیکھوں۔'' وہی آدمی پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اس کی نسل میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے، وہ قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے شکار میں سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔'' ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو کچھ نہیں کہیں گے، اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو یوں قتل کروں گا جس طرح قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔''

[12357/6997]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((سَبَقَ الْفَرَثَ وَالدَّمَ۔)) مِنْهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ فِي إِحْدٰى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ إِحْدٰى ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ النَّاسِ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ﴾ الْآيَةَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا حِينَ قَتَلَهُ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ، الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3610، صحيح مسلم: 1064 . (مسند احمد: 11537)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں میں ایک آدمی سیاہ فام ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند ہوگا، یا یوں فرمایا کہ اس کا ایک باز و گوشت کے لوتھڑے کی مانند ہوگا اور حرکت کرتا ہوگا، یہ لوگ ایک زمانے میں نکلیں گے، انہی لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئی: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ﴾.....''اور ان میں کچھ لوگ صدقات کی تقسیم میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔'' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا تو میں اس وقت ان کے ساتھ تھا اور وہ آدمی ویسا ہی تھا جیسا رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔

[12358/6998]..... عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَرْزَةَ! حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فِي الْخَوَارِجِ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَيَّ وَرَأَتْ عَيْنَايَ، أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ، فَكَانَ يَقْسِمُهَا، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ، فَتَعَرَّضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ فِي الْقِسْمَةِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَا تَجِدُونَ بَعْدِي أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي۔)) قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ، كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ، هَدْيُهُمْ هٰكَذَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، قَالَهَا ثَلَاثًا۔)) وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ: لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن النسائي: 119/7 . (مسند احمد: 19783)

ترجمة الحدیث— شریک بن شہاب کہتے ہیں: میں تمنا کیا کرتا تھا کہ میری کسی ایسے صحابی سے ملاقات ہو جو مجھے خوارج کے متعلق بتلائے، اتفاق سے میری ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے دن ملاقات ہوگئی، وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ تھے، میں نے کہا: اے ابو برزہ! آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں جس میں آپ ﷺ نے خوارج کے متعلق بیان فرمایا ہو، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دینار لائے گئے، آپ ﷺ وہ تقسیم فرما رہے تھے، ایک سیاہ فام اور گنجا آدمی آپ ﷺ کے پاس کھڑا تھا، جس نے دو سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کے نشانات تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کی طرف سے آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے اسے کوئی چیز نہ دی، پھر وہ آپ ﷺ کے پیچھے کی طرف سے آیا، آپ ﷺ نے پھر بھی اسے کچھ نہ دیا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے آج کی تقسیم میں انصاف بالکل نہیں کیا، اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ شدید غضبناک ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی کو انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے، یہ آدمی گویا انہی لوگوں میں سے ہے وہ ایسے ہوں گے کہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے سینے سے نیچے نہ اترے گا، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے شکار میں سے تیر صاف نکل جاتا ہے۔'' اس سند کے ایک راوی حماد نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یوں بیان کیا کہ: ''وہ لوگ دین کی طرف پلٹ کر نہیں آئیں گے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے، وہ دین سے نکلتے جائیں گے، یہاں تک کہ ان کا آخری آدمی (دجال کے ساتھ) نکلے گا، تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کر دینا۔'' یہ بھی آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''وہ سب لوگوں سے بدترین ہوں گے۔'' یہ بات بھی آپ نے تین مرتبہ دہرائی۔

فِيْ صِفَةِ الْخَوَارِجِ وَعَلَامَةِ قَائِدِهِمْ وَ مُهِمِّهِمْ وَالْأَمْرِ بِقَتْلِهِمْ وَإِنَّ طَائِفَةَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَلَى الْحَقِّ

خوارج، ان کے قائد کی علامت اور ان کی خدمت اور اس کا بیان کہ ان کو قتل کرنے کا حکم ہے اور یہ بیان کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ برحق تھا

[12360/6999]..... عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمٌ كَذَا وَكَذَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَمِنْهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، كَأَنَّ يَدَيْهِ ثَدْيُ حَبَشِيَّةٍ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ جیّد**: مسند البزار: 872، خصائص علی للنسائی: 183، مسند ابویعلی: 482، 482. (مسند احمد: 1378)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے پاس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرا کوئی اور فرد نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ''اے ابن ابی طالب! تمہارا اور فلاں فلاں قوم کا کیا بنے گا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ قرآن تو پڑھیں گے، مگر وہ ان کے سینوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے شکار میں سے تیر تیزی سے گزر جاتا ہے، ان میں سے ایک آدمی ناقص ہاتھ والا ہوگا، یوں محسوس ہوگا کہ اس کے ہاتھ کسی حبشی عورت کے پستان ہیں۔''

[12361/7000]..... عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ الْخَوَارِجُ فَقَالَ: فِيهِمْ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُثَدَّنُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1066 . (مسند احمد: 626)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خوارج کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: ان میں سے ایک آدمی ناقص ہاتھ والا ہوگا، اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ تم فخر وغرور میں مبتلا ہو جاؤ گے، تو میں تمھیں بتلاتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان خوارج کو قتل کرنے والوں کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کیا وعدہ فرمایا ہے، میں نے کہا: کیا واقعی آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، رب کعبہ کی قسم! جی ہاں، رب کعبہ کی قسم! جی ہاں، رب کعبہ کی قسم!

[12365/7001]..... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَمَّقُونَ فِي الدِّينِ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ عِنْدَ صَلَاتِهِمْ، وَصَوْمَهُ عِنْدَ صَوْمِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ نَظَرَ فِي رُصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ نَظَرَ فِي قِدْحَتِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ نَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارٰى هَلْ يَرٰى شَيْئًا أَمْ لَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6931، صحيح مسلم: 1064 . (مسند احمد: 11291)

ترجمۃ الحدیث ابوسلمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حروریوں یعنی خوارج کی بابت کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ دین میں بہت زیادہ باریکیوں اور گہرائی میں جائیں گے اور وہ اس قدر نیک ہوں گے کہ تم ان کے مقابلہ میں اپنی نمازوں کو اور اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے، لیکن وہ دین سے یوں صاف نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار میں سے اس طرح تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے کہ شکاری اپنے تیر کو اٹھا کر اس کو دیکھتا ہے، لیکن اس میں کوئی اثر نظر نہیں آتی، پھر وہ اس کے پھل کا جائزہ لیتا ہے، لیکن وہ کوئی علامت دیکھ نہیں پاتا، پھر وہ اس کے بعد والے حصے کو دیکھتا ہے اس میں بھی کوئی اثر نظر نہیں آتا پھر پروں کو بھی اچھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح دیکھتا ہے، اور وہ اس بارے متردد ہو جاتا ہے کہ کیا کوئی اثر ہے یا نہیں۔

[12366/7002]..... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَفْتَرِقُ أُمَّتِی فِرْقَتَیْنِ، فَیَتَمَرَّقُ بَیْنَهُمَا مَارِقَةٌ، یَقْتُلُهَا أَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1064 . (مسند احمد: 11750)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت دو گروں میں تقسیم ہو جائے گی، پھر ان کے درمیان ایک تیسرا گروہ نکلے گا، دونوں میں سے جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا، وہ اس گروہ کو قتل کرے گا۔''

[12370/7003]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی بَكْرَةَ وَسَأَلَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِی الْخَوَارِجِ مِنْ شَیْءٍ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ وَالِدِی أَبَا بَكْرَةَ یَقُولُ: عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا إِنَّهُ سَیَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِی أَقْوَامٌ، أَشِدَّاءُ أَحِدَّاءُ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ، أَلَا فَإِذَا رَأَیْتُمُوهُمْ فَأَنِیمُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا رَأَیْتُمُوهُمْ فَأَنِیمُوهُمْ، فَالْمَأْجُورُ قَاتِلُهُمْ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: سنن البیقهی: 187/18 . (مسند احمد: 20446)

ترجمۃ الحدیث عثمان شحام سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں مسلم بن ابی بکرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اس سے پوچھا کہ آیا انھوں نے خوارج کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! عنقریب میری امت سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی امور میں سختی کرنے والے اور تیز ہوں گے، ان کی زبانیں قرآن کے ساتھ بڑی ماہر ہوں گی، مگر وہ ان کی ہنسلی کی ہڈیوں سے نیچے نہیں اترے گا، جب تم انہیں دیکھو تو قتل کر ڈالنا، پھر کہتا ہوں کہ تم جب انہیں دیکھو تو ان کو قتل کر دینا، ان کو قتل کرنے والا اجر کا مستحق ہوگا۔''

فِیْ زَحْفِ الْإِمَامِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ جَیْشَهُ إِلَی قِتَالِ الْخَوَارِجِ بِالنَّهْرَوَانِ بَعْدَ أَنْ تَبَیَّنَ لَهُ إِفْسَادُهُمْ

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر خوارج کا فساد واضح ہوا تو ان کا نہروان میں خوارج سے قتال کے لیے اپنے لشکر کو لے جانا

[12372/7004]..... عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْخَوَارِجُ بِالنَّهْرَوَانِ، قَامَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی أَصْحَابِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِی سَرْحِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّـاسِ ، وَهُمْ أَقْرَبُ الْعَدُوِّ إِلَيْكُمْ ، وَإِنْ تَسِيرُوْا إِلٰى عَدُوِّكُمْ أَنَا أَخَافُ أَنْ يَخْلُفَكُمْ هٰؤُلَاءِ فِي أَعْقَابِكُمْ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تَخْرُجُ خَارِجَةٌ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ صَلَاتُكُمْ إِلٰى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ ، وَلَا قِرَائَتُكُمْ إِلٰى قِرَائَتِهِمْ بِشَيْءٍ ، يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا ، لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهَا ذِرَاعٌ ، عَلَيْهَا مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ ، عَلَيْهَا شَعَرَاتٌ بِيضٌ ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ ، مَا لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ، لَاتَّكَلُوا عَلَى الْعَمَلِ ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1066 . (مسند احمد: 706)

ترجمۃ الحدیث زید بن وہب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب نہروان میں خوارج کا ظہور ہوا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء میں کھڑے ہو کر کہا: ان لوگوں نے ناحق خون بہایا اور انھوں نے لوگوں کے جانوروں کو لوٹا اور وہ تمہارے دشمنوں میں سے قریب ترین بھی ہیں، اندیشہ ہے کہ اگر تم اپنے دوسرے دشمن کی طرف جاؤ تو یہ تمہارے بعد باقی ماندہ افراد و اموال پر چڑھ آئیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''میری امت میں ایسا گروہ بھی آئے گا کہ تمہاری نمازیں اور روزے ان کی نمازوں اور روزوں کے بالمقابل کچھ بھی نہ ہوں گی اور تمہاری تلاوت ان کی تلاوت کا مقابلہ نہیں کر سکے گی، وہ قرآن کو پڑھیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ ان کے حق میں ہے، جبکہ درحقیقت وہ ان کے خلاف ہوگا اور وہ ان کے حلقوں سے نیچے تک نہیں اترے گا، وہ اسلام میں سے یوں نکل جائے گیں، جیسے تیر شکار میں سے کچھ نشان لیے بغیر گزر جاتا ہے، ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی کا بازو محض کہنی کے اوپر والا حصہ ہوگا اور کہنی سے نیچے والا حصہ نہ ہوگا اور وہ بھی پستان کی مانند ہوگا، اس پر کچھ سفید بال ہوں گے، اگر ان کو قتل کرنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اپنے عمل اور اس کے ثواب کا علم ہو جائے تو وہ اپنے اسی عمل پر کفایت کر کے اعمال کرنا چھوڑ دیں گے، پس تم اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔'' اس کے بعد باقی حدیث ذکر بیان کی۔

[12373/7005]..... عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَارَ عَلِيٌّ إِلَى النَّهْرَوَانِ ، فَقَتَلَ الْخَوَارِجَ ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، سِيمَاهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ ، مُخْدَجُ الْيَدِ ، فِي يَدِهِ شَعَرَاتٌ سُودٌ۔)) إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ۔ قَالَ: ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخْدَجَ ، قَالَ: فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ سَاجِدًا مَعَنَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن لغیرہ:مسند البزار: 897 . (مسند احمد: 848)

ترجمۃ الحدیث طارق بن زیاد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خوارج کے مقابلہ کے لیے نکلے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا اور پھر کہا: ذرا دیکھو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''عنقریب ایک قوم نکلے گی کہ وہ بات تو حق کی کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی، وہ حق سے یوں نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار میں سے گزر جاتا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی سیاہ فام، ناقص ہاتھ والا ہوگا، اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہوں گے۔'' اب دیکھو کہ اگر کوئی مقتول ایسا ہو تو تم نے ایک بدترین لوگوں کو قتل کیا اور اگر کوئی مقتول ایسا نہ ہو تو تم نے نیک ترین لوگوں کو قتل کیا۔ پھر ہم نے واقعی ناقص ہاتھ والے ایسے مقتول کو پا لیا، پھر ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگئے اور ہمارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی سجدہ میں گر گئے۔

[12374/7006]..... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الْوَضِيءِ عَبَّادًا حَدَّثَهُ: أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حَرُورَاءَ، شَذَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ أَمْرُهُمْ، فَإِنَّهُمْ سَيَرْجِعُونَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَ هٰؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِهِ شَعَرَاتٌ، كَأَنَّهُنَّ ذَنَبُ الْيَرْبُوعِ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: إِنَّا لَمْ نَجِدْهُ، فَقَالَ: فَالْتَمِسُوهُ فَوَاللّٰهِ! مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ثَلَاثًا، فَقُلْنَا: لَمْ نَجِدْهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: اِقْلِبُوا ذَا، اِقْلِبُوا ذَا، حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! لَا يَأْتِيكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ أَبُوهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: هَذَا مَالِكٌ، هَذَا مَالِكٌ، يَقُولُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِبْنُ مَنْ هُوَ؟

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4769 . (مسند احمد: 1189)

ترجمۃ الحدیث ابو وضیئ عباد کہتے ہیں: ہم علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں کوفہ کی طرف جا رہے تھے، جب ہم حروراء سے دو تین راتوں کی مسافت آگے گئے تو ہم میں سے بہت سے لوگ الگ ہوگئے، ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے اس چیز کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: ان کی یہ حرکت تمہیں پریشان نہ کرے، یہ لوگ عنقریب لوٹ جائیں گے، اس کے بعد انہوں نے ساری حدیث ذکر کی، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور کہا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا تھا کہ ''ان لوگوں کا سردار نامکمل ہاتھ والا ہوگا اور اس کے سرِ پستان پر کچھ بال ہوں گے، جیسے ایک قسم کے چھوٹے چوہے کی دم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔'' اب تم لوگ اسے تلاش کرو، انہیں ایسا کوئی آدمی نہ ملا، ہم نے ان کی خدمت میں آ کر عرض کی کہ ہمیں تو ایسا کوئی آدمی نہیں ملا، انہوں نے کہا: پھر تلاش کرو، اللہ کی قسم نہ میں نے غلط بات کہی ہے اور نہ مجھے غلط بات بتائی گئی ہے، یہ بات انھوں نے تین بار دہرائی، ہم نے کہا: ہمیں تو ایسا کوئی آدمی نہیں ملا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود تشریف لائے اور کہنے لگے: اسے الٹ کر دیکھو، اسے الٹو، یہاں تک کہ ایک کوفی آدمی آیا اور اس نے کہا: یہ ہے وہ آدمی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور پھر کہا: کوئی آدمی تمہیں یہ نہیں بتلا سکے گا کہ اس کا باپ کون ہے؟ لوگ کہنے لگے: یہ مالک ہے، یہ مالک ہے، انھوں نے کہا: یہ تو بتلاؤ یہ کس کا بیٹا ہے۔

[12376/7007]..... عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ، قَالَ: الْتَمِسُوهُ، فَوَجَدُوهُ فِي حُفْرَةٍ تَحْتَ الْقَتْلَى فَاسْتَخْرَجُوهُ، وَأَقْبَلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَأَخْبَرْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ مَنْ يَقْتُلُ هٰؤُلَاءِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1066 . (مسند احمد: 983)

ترجمۃ الحدیث عبیدہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کو قتل کیا تو انہوں نے کہا: اس قسم کے مقتول کو تلاش کرو، لوگوں نے اسے مقتولین کے نیچے ایک گڑھے میں گرا ہوا پایا، انھوں نے اس کو نکالا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم فخر وغرور میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں تمہیں بتلاتا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبانی ان لوگوں کے قاتلین کے لیے کیا وعدہ فرمایا ہے، میں نے کہا: اے علی! کیا آپ نے خود یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رب کعبہ کی قسم ہے۔

[12377/7008]..... حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: كُنَّا نُقَاتِلُ الْخَوَارِجَ، وَفِينَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، وَقَدْ لَحِقَ لَهُ غُلَامٌ بِالْخَوَارِجِ، وَهُمْ مِنْ ذَلِكَ الشَّطِّ، وَنَحْنُ مِنْ ذَا الشَّطِّ، فَنَادَيْنَاهُ أَبَا فَيْرُوزَ! أَبَا فَيْرُوزَ! وَيْحَكَ، هٰذَا مَوْلَاكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ لَوْ هَاجَرَ، قَالَ: مَا يَقُولُ عَدُوُّ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْنَا: يَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ هَاجَرَ، قَالَ: فَقَالَ: أَهِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَتِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح: اخرجه ابن سعد: 301/4 . (مسند احمد: 19149)

ترجمۃ الحدیث سعید بن جمہان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم خوارج سے قتال کر رہے تھے، ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کا ایک غلام جا کر خوارج کے ساتھ مل گیا، وہ ایک کنارے پر تھے اور ہم دوسری طرف، ہم نے اسے آواز دی، ابو فیروز! ابو فیروز، تمہارے آقا سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ یہاں ہیں، اس نے کہا: اگر ہجرت کر آئیں تو بہت ہی اچھے ہیں، سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ اللہ کا دشمن کیا کہہ رہا ہے؟ ہم نے کہا وہ کہہ رہا ہے کہ وہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ہجرت کرے اس کی بات سن کر ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کے بعد مزید ہجرت ہے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جو ان کو قتل کرے یا جس کو یہ قتل کریں۔''

[12378/7009]..... عَنْ اَبِی كَثِيرٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ قُتِلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ ، فَكَأَنَّ النَّاسَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَدَّثَنَا بِأَقْوَامٍ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ أَبَدًا حَتّٰى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلٰى فُوقِهِ ، وَإِنَّ آيَةَ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ ، مُخْدَجَ الْيَدِ إِحْدٰى يَدَيْهِ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ ، لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ، حَوْلَهُ سَبْعُ هُلْبَاتٍ۔ فَالْتَمِسُوهُ فَإِنِّي أُرَاهُ فِيهِمْ فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ إِلٰى شَفِيرِ النَّهَرِ تَحْتَ الْقَتْلٰى ، فَأَخْرَجُوهُ فَكَبَّرَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، وَإِنَّهُ لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِيَّةً ، فَأَخَذَهَا بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِي مُخْدَجَتِهِ ، وَيَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، وَكَبَّرَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوا ، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَجِدُونَ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند ابویعلی: 478 . (مسند احمد: 682)

ترجمۃ الحدیث انصار کے غلام ابو کثیر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے سردار سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، جب انہوں نے اہل نہروان کو قتل کیا تو یوں محسوس ہوا کہ ان کو قتل کرنے کے بعد لوگوں کو ندامت اور افسوس محسوس ہوا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ صورت بھانپ کر کہا: لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے لوگوں کی بابت بتلایا تھا جو دین میں سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار میں سے گزر جاتا ہے، وہ کبھی دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر کمان میں واپس آ جائے، ان کی ایک علامت یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی سیاہ فام ناقص ہاتھ والا ہوگا، اس کا وہ ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہوگا اور اس پر یوں سرا بنا ہوگا جیسے پستان کے اوپر ہوتا ہے، اس کے اردگرد سات بال ہوں گے، تم اسے تلاش کرو، میرا خیال ہے کہ وہ انہی میں ہوگا، لوگوں نے اسے تلاش کیا اور اسے نہر کے کنارے پر مقتولوں کے ڈھیر کے نیچے پایا، لوگوں نے اسے نکالا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے ''اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکبر'' کہا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی بات سچ ہے، اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی عربی کمان لٹکائے ہوئے تھے، وہ اسے اس مقتول کے ناقص ہاتھ والے گوشت کے ٹکڑے پر لگاتے اور کہتے جاتے تھے: اللہ اور اس کے رسول کا فرمان سچ ہے، لوگوں نے بھی جب اسے دیکھا تو اللہ اکبر کہنے لگے اور خوشی کا اظہار کیا اور ان کے افسوس کی کیفیت جاتی رہی۔

فِيْ ذِكْرِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ الَّذِيْ حَدَّثَ بِهِ عَائِشَةُ وَهُوَ الْحَدِيْثُ الْجَامِعُ لِقِصَّةِ الْخَوَارِجِ مُفَصَّلَةً

عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کی وہ مفصل حدیث جو انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سنائی تھی، یہ حدیث خوارج کے تفصیلی واقعہ پر مشتمل ہے

[12380/7010]..... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْعِرَاقِ لَيَالِيَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ! هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ، تُحَدِّثُنِي عَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَمَا لِي لَا أَصْدُقُكِ؟ قَالَتْ: فَحَدِّثْنِي عَنْ قِصَّتِهِمْ، قَالَ: فَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ، فَنَزَلُوْا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: حَرُوْرَاءُ مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ، وَإِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيصٍ أَلْبَسَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْمٍ سَمَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَّمْتَ فِي دِينِ اللّٰهِ، فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالَى، فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا عَتَبُوْا عَلَيْهِ، وَفَارَقُوهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ مُؤَذِّنًا، فَأَذَّنَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ، فَلَمَّا أَنِ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفٍ إِمَامٍ عَظِيمٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: أَيُّهَا الْمُصْحَفُ! حَدِّثِ النَّاسَ، فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوْا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟ إِنَّمَا هُوَ مِدَادٌ فِي وَرَقٍ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رُوِينَا مِنْهُ، فَمَاذَا تُرِيدُ؟: قَالَ أَصْحَابُكُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوْا، بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا﴾ فَأُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْظَمُ دَمًا وَحُرْمَةً مِنْ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ، وَنَقَمُوا عَلَيَّ أَنْ كَاتَبْتُ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَقَدْ جَاءَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا، فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَـقَالَ: ((كَيْفَ نَكْتُبُ؟)) فَقَالَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَـاكْتُـبْ مُـحَـمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔)) فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ أُخَالِفْكَ، فَكَتَبَ هٰذَا مَا صَـالَـحَ مُـحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قُرَيْشًا، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْـوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ فَبَـعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ، قَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ: يَا حَـمَـلَةَ الْقُرْآنِ! إِنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ، فَأَنَا أُعَرِّفُهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هٰذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ ﴿قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ فَرُدُّوهُ إِلٰى صَاحِبِهِ، وَلَا تُـوَاضِـعُـوهُ كِتَـابَ الـلّٰـهِ، فَقَامَ خُطَبَاؤُهُمْ فَقَالُوا: وَاللّٰهِ! لَنُوَاضِعَنَّهُ كِتَابَ اللّٰهِ، فَإِنْ جَاءَ بِحَقٍّ نَـعْـرِفُهُ لَنَتَّبِعَنَّهُ، وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنُبَكِّتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ، فَوَاضَعُوا عَبْدَ اللّٰهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ، فِيهِمِ ابْنُ الْكَوَّاءِ حَتّٰى أَدْخَلَهُمْ عَلٰى عَلِيٍّ الْكُوفَةَ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى بَقِيَّتِهِمْ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتّٰى تَـجْتَـمِـعَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لَا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا، أَوْ تَـقْطَعُوا سَبِيلًا، أَوْ تَظْلِمُوا ذِمَّةً، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا إِلَيْكُمُ الْحَرْبَ عَلٰى سَوَاءٍ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا ابْنَ شَدَّادٍ! فَقَدْ قَتَلَهُمْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا بَـعَـثَ إِلَيْهِـمْ حَتّٰى قَطَعُوا السَّبِيلَ، وَسَفَكُوا الدَّمَ، وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ، فَقَالَتْ: أَاللّٰهِ؟ قَالَ: أَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ؟ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، يَتَحَدَّثُونَهُ يَقُولُونَ ذُو الثُّـدَيِّ وَذُو الثُّـدَيِّ، قَـالَ: قَـدْ رَأَيْتُـهُ وَقُـمْـتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلٰى، فَدَعَا الـنَّـاسَ، فَـقَالَ: أَتَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ: قد رأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِثَبَتٍ يُعْرَفُ إِلَّا ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَـالَـتْ: هَـلْ سَـمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا، قَالَتْ: أَجَلْ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، يَـرْحَـمُ الـلّٰـهُ عَـلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُولُهُ، فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 474. (مسند احمد: 656)

ترجمۃ الحدیث عبیداللہ بن عیاض بن عمرو قاری کہتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ عبیداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ تشریف لائے، یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دنوں کا واقعہ ہے، وہ عراق سے آئے تھے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا، عبیداللہ بن شداد! میں تم سے جو پوچھوں کیا تم مجھے سچ سچ بتلاؤ گے؟ تم مجھے ان لوگوں کے متعلق بتلاؤ جن کو علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا؟ وہ کہنے لگے مجھے کیا ہے کہ میں آپ کو سچ سچ نہ بتلاؤں؟ تو سیدہ نے فرمایا تو مجھے ان کا پورا واقعہ بیان کر، انہوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط وخطابت کی اور دو حاکموں نے فیصلہ کیا تو آٹھ ہزار قاریوں نے ان کے خلاف خروج کیا اور وہ کوفہ کے قریب حروراء کے مقام پر جمع ہوگئے اور انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو صلح کرنے پر سرزنش کی، وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمیص پہنایا اور ایک نام دیا ہے، (قمیص سے مراد خلافت اور نام سے امیر المومنین کا لقب ہے)۔ آپ یہ صلح کر کے ان دونوں کے اہل نہیں رہے ہے، کیونکہ آپ نے اللہ کے دین میں غیر کو حکم تسلیم کیا ہے، جبکہ فیصلہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک ان لوگوں کی یہ بات پہنچی جس کی اساس پر وہ لوگ ان سے الگ ہوئے تھے تو انہوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا اس نے اعلان کیا کہ امیر المومنین کے پاس صرف وہ آدمی آئے جسے قرآن مجید یاد ہو، قراء سے گھر بھر گیا تو انہوں نے قرآن مجید منگوا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر آہستہ آہستہ ہاتھ مارنے لگے اور کہتے جاتے اے قرآن! لوگوں کو کچھ بیان کر، تو لوگوں نے کہا، امیر المومنین! آپ سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو محض اوراق پر روشنائی ہے، اس کی بابت جو کچھ ہمیں بیان کیا گیا ہو ہم بولتے ہیں، آپ اصل بات بتلائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا، تمہارے یہ ساتھی جو الگ ہوئے ہیں، ان کے اور میرے مابین اللہ کی کتاب حکم ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک شوہر اور اسکی بیوی کے بارے میں اپنی کتاب میں فرمایا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾..... ''اور اگر تمہیں ان کے مابین اختلاف کا اندیشہ ہو تو ایک مصنف مرد کی طرف سے اور ایک عورت کی طرف سے مقرر کردو، اگر دونوں منصف اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں کے مابین موافقت پیدا کر دے گا۔'' امت محمد ﷺ کا خون اور حرمت ایک مرد اور عورت سے کہیں بڑھ کر ہے، یہ لوگ مجھ پر معترض ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی ہے، حالانکہ جب حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم قریش کے ساتھ خط وخطابت کی (یعنی صلح کر لی) تھی اور اور کفار کی طرف سے سہیل بن عمرو آیا تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے صلح نامہ لکھوایا تھا اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یعنی میں نے ہی لکھا تھا، رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لکھوایا، لیکن سہل نے کہا: تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مت لکھو، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا لکھیں؟'' وہ بولا کہ یہ لکھو: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ لکھو۔'' لیکن سہل نے پھر کہا: اگر میں یہ مانتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو میں آپ کی مخالفت نہ کروں، تو آپ نے لکھوایا، یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے قریش کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ ..... ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے، یعنی اس آدمی کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور یوم آخرت کے آنے پر یقین رکھتا ہے۔'' اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا، میں بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، جب ہم ان لوگوں کے لشکر کے وسط میں پہنچے تو ابن الکواء نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور کہا اے قرآن کے حاملین! یہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو انہیں نہ جانتا ہو، وہ نہ جانتا ہوگا، میں تو انہیں خوب جانتا ہوں اللہ کی کتاب ان کا تعارف کراتی ہے، ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں یہ الفاظ نازل ہوئے: ﴿قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ ''جھگڑنے والی قوم ہے۔'' تم انہیں ان کے ساتھی کی طرف بھیج دو اور کتاب اللہ کے بارے میں ان سے مناظرہ مباحثہ نہ کرو تو ان کے خطیب حضرات اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، اللہ کی قسم! ہم اللہ کی کتاب کے بارے میں ان سے مباحثہ کریں گے، اگر انہوں نے کوئی ایسی حق بات کہی جسے ہم جانتے ہوں تو ان کی پیروی کر لیں گے اور اگر انہوں نے کوئی غلط بات کہی تو ہم ان کے باطل کے ذریعہ ہی ان کا مقابلہ کریں گے، تو انہوں نے تین دن تک ان سے مباحثہ کیا، بالآخر ان میں سے چار ہزار آدمیوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا، ابن الکواء بھی ان توبہ کرنے والوں میں شامل تھا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان سب کو لے کر کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ لوگوں کو پیغام بھیجا، کہ ہمارے اور لوگوں کے مابین جو کچھ ہو چکا تم وہ سب دیکھ چکے ہو، اب تم جہاں چاہو ٹھہرے رہو تا آنکہ امت محمد ﷺ کسی بات پر مجتمع ہو جائے، ہمارے اور تمہارے مابین یہ طے ہے کہ تم کسی حرمت والے کی خون ریزی نہ کرو اور نہ لوٹ مار کرو اور نہ کسی ذمی کے ذمہ کو توڑو اگر تم نے یہ کام کیے تو ہماری تم سے لڑائی ہوگی، بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا، اے ابن شداد! علی رضی اللہ عنہ نے تو اپنے معاہدہ کے برعکس ان لوگوں کو قتل کیا، تو اس نے جواب دیا اللہ کی قسم! سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ان کے مقابلہ کے لیے اپنے آدمی اس وقت تک نہیں بھیجے جب تک کہ انہوں نے لوٹ مار نہ کی، خوں ریزی نہ کی اور ذمیوں کے ذمہ کو نہ توڑا تو سیدہ نے از راہ تعجب کہا، کیا واقعی اللہ کی قسم؟ ابن شداد نے کہا اللہ کی قسم، اسی اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسے ہی ہوا ہے؟ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اہل ذمہ کی جو بات مجھ تک پہنچی ہے اس کا کیا مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ وہ کہتے ہیں ذوالثدی، ذوالثدی یعنی عورت کے پستان جیسے بازو والا مارا گیا، ابن شداد نے کہا میں نے اسے دیکھا ہے، میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مقتولین کے پاس کھڑا تھا، انہوں نے لوگوں کو بلوا کر پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ تو کوئی آدمی اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکا کہ میں نے اسے بنوفلاں کی مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور کوئی آدمی اسے جاننے پہچاننے کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اہل عراق جیسے بیان کرتے ہیں وہاں کھڑے ہو کر علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہا؟ ابن شداد نے کہا، میں نے ان کو وہاں سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم نے ان کو اس کے علاوہ بھی کچھ کہتے سنا؟ اس نے کہا، اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں سنا، سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں، اللہ اور اس کے رسول کی بات سچ ہے، علی رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو انہیں جب بھی کوئی بات اچھی لگتی تو کہا کرتے ''اللہ اور اس کے رسول کی بات سچ ہے''، عراقی لوگ ان پر جھوٹ باندھتے اور ان کی باتوں میں از خود اضافے کر دیتے ہیں۔

فِيْ نَصْبِ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِ دِمِشْقَ

خوارج کے سروں کو مسجد دمشق کے دروازہ پر نصب کرنے کا بیان

[12381/7011]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ: لَمَّا أُتِيَ بِرُءُوْسِ الْأَزَارِقَةِ، فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَآهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، هٰؤُلَاءِ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوْا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى قُتِلُوْا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا شَأْنُكَ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: قُلْنَا: أَبِرَأْيِكَ؟ قُلْتَ: هٰؤُلَاءِ كِلَابُ النَّارِ، أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَجَرِيءٌ، بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ، قَالَ: فَعَدَّ مِرَارًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 176، سنن الترمذی: 3000. (مسند احمد: 22183)

ترجمۃ الحدیث ابو غالب کہتے ہیں: خارجیوں کے قتل کیے جانے کے بعد ان کے لاکر دمشق کی سیڑھی پر رکھ دیئے گئے، سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے ان کو دیکھا تو ان کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، وہ کہنے لگے: یہ لوگ جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے نیچے قتل ہونے والوں میں سے یہ بدترین مقتول ہیں اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا، وہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والوں میں سے بہترین مقتول ہیں۔ ابو غالب کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: تو پھر آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ گئے ہیں؟ انھوں نے کہا: ان لوگوں پر ترس آ جانے کی وجہ سے، کیونکہ یہ لوگ بنیادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر اہل اسلام ہیں۔ ابو غالب کہتے ہیں: ہم نے کہا: آپ نے ان کے متعلق کہا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں، یہ بات آپ نے اپنی طرف سے کہی ہے یا یہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: اگر میں اپنی طرف سے کہوں تو پھر تو میں بڑا جری ہوں، یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی، بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو یا تین مرتبہ نہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔

[12383/7012]..... حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُءُوسَ حَرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ، فَقَالَ: كِلَابُ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوا، ثُمَّ بَكَى فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَأْيِكَ أَمْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ كَيْفَ أَقُولُ هَذَا عَنْ رَأْيٍ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَمَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِخُرُوجِهِمْ مِنَ الْإِسْلَامِ، هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاتَّخَذُوا دِينَهُمْ شِيَعًا۔

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 149/2 . (مسند احمد: 22314)

ترجمۃ الحدیث صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ دمشق میں داخل ہوئے اور انہوں نے حروری یعنی خارجی لوگوں کے سر لٹکے ہوئے دیکھے تو انھوں نے تین بار کہا: یہ لوگ جہنم کے کتے ہیں، یہ لوگ جہنم کے کتے ہیں، آسمان کی چھت کے نیچے قتل ہونے والوں میں سے یہ بدترین مقتول ہیں اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا، وہ آسمان کی چھت کے نیچے قتل ہونے والوں میں سے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ رونے لگے: ایک آدمی آپ کی طرف اٹھا اور اس نے کہا: اے ابوامامہ آپ ان کو دیکھ کر کیوں روئے؟ انہوں نے کہا: میں اس لیے رو رہا ہوں کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے نکل گئے، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تفرقہ ڈالا اور دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِيْ قَتْلِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَمَكَانِ الْإِصَابَةِ مِنْهُ وَقَدْ اَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ قَبْلَ حُصُوْلِهِ وَمَا فُعِلَ بِقَاتِلِهِ

باب ہفتم: سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اس امر کا بیان کہ ان کے جسم کا کون سا حصہ زخمی ہوگا، نبی کریم ﷺ نے ان کی یہ بات اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے بتلا دی تھی اور اس امر کا بیان کہ اس کے قاتل کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

[12386/7013]..... وعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أُنَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَاهُمْ فَنَظَرْنَا إِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ، فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا، فَوَاللّٰهِ! مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: ((يَا أَبَا تُرَابٍ)) لِمَا يُرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ! عَلٰى هٰذِهِ يَعْنِي قَرْنَهُ حَتّٰى تُبَلَّ مِنْهُ هٰذِهِ يَعْنِي لِحْيَتَهُ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المستدرك للحاكم: 140/3، مسند البزار: 1417. (مسند احمد: 18321)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ غزوۂ ذی العشیرہ میں رفیق تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اور قیام کیا تو ہم نے بنو مدلج قبیلے کے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھجوروں میں اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے تھے۔ سیدنا علی نے مجھے کہا: ابوالیقظان! کیا خیال ہے کہ اگر ہم ان کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں؟ سو ہم ان کے پاس چلے گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے رہے، پھر ہم پر نیند غالب آ گئی۔ میں اور سیدنا علی کھجوروں کے ایک جھنڈ میں چلے گئے اور مٹی میں لیٹ کر سو گئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں اپنے پاؤں کے ساتھ حرکت دے کر جگایا اور ہم مٹی آلود ہو چکے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی پر مٹی دیکھی تو فرمایا: ''اے ابوتراب! (یعنی مٹی والے)'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھارے لیے دو بدبخت ترین مردوں کی نشاندہی نہ کروں؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احیمر ثمودی، جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں اور وہ آدمی جو (اے علی!) تیرے سر پر مارے گا، حتی کہ تیری (داڑھی) خون سے بھیگ جائے گی۔''

فِيْ عَدْمِ اِسْتِخْلَافِهٖ اَحَدًا بَعْدَهٗ

اس امر کا بیان کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا

[12389/7014]..... عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَتُخْضَبَنَّ هٰذِهِ مِنْ هٰذَا فَمَا يَنْتَظِرُ بِي الْأَشْقٰى، قَالُوْا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيرُ عِتْرَتَهُ، قَالَ: إِذًا تَاللّٰهِ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوْا: فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلٰى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً: إِذَا لَقِيتَهُ، قَالَ: أَقُولُ اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 596/14، مسند ابویعلی: 341. (مسند احمد: 1078)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن سبع سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میری یہ داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور انتہائی بد بخت آدمی میرے ساتھ ایسا سلوک کرنے کا منتظر ہے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہمیں اس کے متعلق بتلا دیں تو ہم اس کی اولاد تک کا نام ونشان نہ چھوڑیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ایسا کروں تو تم میرے اصل قاتل کے علاوہ کسی دوسرے کو قتل کر دو گے۔ لوگوں نے کہا: اچھا آپ کسی کو ہمارے اوپر خلیفہ نامزد کر دیں، انھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا اور کہا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا، جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں چھوڑ گئے تھے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا، لوگوں نے کہا: آپ اپنے رب کے ہاں جا کر کیا کہیں گے؟ انھوں نے کہا: میں کہوں گا: یا اللہ! جب تک تجھے منظور تھا تو نے مجھے ان کے درمیان باقی رکھا، پھر تو نے مجھے اپنی طرف بلا لیا اور ان لوگوں میں میرے بعد تو ہی تھا، تو چاہتا ہے تو ان کی اصلاح کر دے اور اگر چاہتا ہے تو ان میں فساد برپا کر دے۔

خُطْبَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ وَالِدِهِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

[12390/7015]..... عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْاَمْسِ، لَمْ يَسْبِقْهُ الْاَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ۔

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبۃ: 73/12، سنن الکبریٰ للنسائی: 8408، صحیح ابن حبان: 6936، المعجم الطبرانی: 2717، 2719. (مسند احمد: 1719)

ترجمۃ الحدیث ہبیرہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا حسن بن علی علیہ السلام نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا: کل ایک ایسا آدمی تمہیں داغ مفارقت دے گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگوں میں سے کوئی علمی طور پر اس سے سبقت لے گیا ہے اور نہ بعد والوں میں سے کوئی اس کے مقام کو پا سکے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جھنڈا دے کر روانہ کرتے تو جبریل علیہ السلام اس کی داہنی جانب ہوتا اور میکائیل علیہ السلام اس کی بائیں جانب اور وہ فتح کے بغیر نہ لوٹتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ خِلَافَةِ الْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ وَابْنِ سَيِّدَةِ فَاطِمَةِ الزَّهْرَاءِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے فرزند سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ خِلَافَتِهِ

باب اول: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

[12392/7016]..... عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ: بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ بَعْدَمَا قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ آدَمُ طُوَالٌ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ، يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔)) وَلَوْلَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 99/12، التاریخ الکبیر للبخاری: 428/3، المستدرك للحاكم: 173/3. (مسند احمد: 23105)

ترجمة الحدیث زہیر بن اقمر سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک دن سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے کہ بنو ازد کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسے مجھ سے محبت ہے، وہ اس سے بھی محبت کرے، جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں، جو یہاں نہیں ہیں۔'' اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تاکید نہ ہوتی تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔

[12393/7017]..... ثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَثِبُ عَلٰى ظَهْرِهِ ، إِذَا سَجَدَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ ، (وَفِي رِوَايَةٍ: فَيَرْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَفْعًا رَقِيْقًا لِئَلَّا يُصْرِعَهُ) أَبُوبَكْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَثِبُ عَلٰى ظَهْرِهِ إِذَا سَجَدَ ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَقَالُوْا لَهُ: وَاللّٰهِ! إِنَّكَ لَتَفْعَلُ بِهٰذَا شَيْئًا مَا رَأَيْنَاكَ تَفْعَلُهُ بِأَحَدٍ ، قَالَ الْمُبَارَكُ: فَذَكَرَ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ ، وَسَيُصْلِحُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔)) فَقَالَ الْحَسَنُ: فَوَاللّٰهِ وَاللّٰهِ بَعْدَ أَنْ وَلِيَ لَمْ يُهْرَقْ فِي خِلَافَتِهِ مِلْءُ مِحْجَمَةٍ مِنْ دَمٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 874، صحیح ابن حبان: 6964، المعجم الکبیر للطبرانی: 2591. (مسند احمد: 20448)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کود کر آپ ﷺ کی کمر پر چڑھ جاتے، انھوں نے ایسے کئی بار کیا۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نرمی سے اٹھتے تھے تاکہ وہ گر نہ جائیں، یہ منظر دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ جیسا سلوک اس کے ساتھ کرتے ہیں، ویسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔'' حسن بصری نے کہا: پس اللہ کی قسم، اللہ کی قسم ہے کہ ان کی خلافت میں ایک شیشی کی مقدار بھی خون نہیں بہایا گیا۔

[12394/7018]..... عَنْ أَبِي مُوسٰى وَيُقَالُ لَهُ: إِسْرَائِيلُ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: ((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2704، 3746، 7109. (مسند احمد: 20392)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور سیدنا حسن علیہ السلام بھی آپ کے ہمراہ تھے، آپ ایک بار لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک بار ان پر نظر ڈالتے اور فرماتے تھے: ''میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ مَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ اِيَّاهُ وَحُبِّهٖ مَنْ اَحَبَّهٗ

نبی کریم ﷺ کی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اور ان سے محبت کرنے والے سے محبت کا بیان

[12396/7019]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِحَسَنٍ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2122، صحیح مسلم: 2421. (مسند احمد: 7398)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا: ''یا اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، پس تو اس سے بھی محبت کرے اور اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔''

[12397/7020]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلٰى فِنَاءِ فَاطِمَةَ فَنَادَى الْحَسَنَ، فَقَالَ: ((أَيْ لُكَعُ! أَيْ لُكَعُ! أَيْ لُكَعُ!)) قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، قَالَ: فَجَاءَ إِلٰى فِنَاءِ عَائِشَةَ فَقَعَدَ، قَالَ: فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ حَبَسَتْهُ لِتَجْعَلَ فِی عُنُقِهِ السِّخَابَ، فَلَمَّا جَاءَ الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْتَزَمَ هُوَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّی أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ۔)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5884، صحیح مسلم: 2421 مختصراً. (مسند احمد: 8380)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ کے ایک بازار میں تھا، آپ ﷺ واپس ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا، آپ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف گئے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہوئے آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: '' او بچے! او چھوٹو! او بچے!'' کسی نے آپ ﷺ کی بات کا جواب نہ دیا، آپ ﷺ واپس آ گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ لوٹ آیا، پھر آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا کر بیٹھ گئے، اتنے میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان کو ان کی والدہ نے ان کے گلے میں ہار کی مانند کوئی چیز ڈالنے کے لیے روک لیا تھا، جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو گلے لگا لیا اور وہ آپ ﷺ کے گلے سے لگ گئے، آپ ﷺ نے اس وقت تین بار فرمایا: ''یا اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، پس تو اس سے بھی محبت کر اور اس سے محبّ کرنے والے سے بھی محبت کر۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ كَانَ يُشْبِهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اس امر کا بیان ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے

[12401/7021]..... حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔)) قَالَ عَاصِمٌ: قَالَ أَبِي: فَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ قَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ: إِي وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ ذَكَرْتُهُ وَنَعَتُّهُ فِي مِشْيَتِهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ۔

تخریج الحدیث اسنادی قوی: شمائل الترمذی: 391، المستدرك للحاكم: 393/4. (مسند احمد: 8508)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔'' عاصم کہتے ہیں: میرے والد نے کہا: جب یہی حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ کو بیان کی تو میں نے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے پوچھا: کیا واقعی تم نے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا نام لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مشابہ تھے اور میں نے آپ کے چلنے کے انداز کا بھی ذکر کیا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں۔

[12402/7022]..... عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيَالٍ، وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غِلْمَانٍ، فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: وَا بِأَبِي شَبَهُ النَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ، قَالَ: وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 53، مسند ابویعلی: 38، المعجم الكبير للطبرانی: 2528. (مسند احمد: 40)

ترجمۃ الحدیث عقبہ بن حارث سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند راتوں بعد میں ایک دن عصر کی نماز کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا، ان کے پہلو میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی چلے آ رہے تھے، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی گردن پر سوار کر لیا اور کہا: واہ! میرا باپ قربان ہو، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے، یہ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے مشابہت نہیں رکھتا۔ یہ بات سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے۔

[12403/7023]…… عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَشْبَهَ النَّاسِ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3543، 3544، صحیح مسلم: 2343. (مسند احمد: 18745)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ مشابہ تھے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْمَا اشْتَرَكَ فِیْهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رضی اللہ عنہما مِنَ الْمَنَاقِبِ

باب سوم: ان مناقب کا بیان، جن میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما مشترک ہیں

[12406/7024]…… عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَیْنٌ، هٰذَا عَلٰی عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰی عَاتِقِهِ، وَهُوَ یَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَیَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً حَتّٰی انْتَهٰی إِلَیْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِی، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔))

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 166/3، مسند البزار: 2627. (مسند احمد: 9673)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، اس وقت آپ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو ایک کندھے پر اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دوسرے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس کا بوسہ لیتے اور کبھی اُس کا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے چلتے ہمارے پاس آ گئے، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں سے محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے ان دونوں سے محبت ہے، اسے مجھ سے محبت ہے اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“

[12407/7025]…… عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی ظَهْرِهِ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا بِیَدِهِ مِنْ خَلْفِهِ أَخْذًا رَفِیقًا، وَیَضَعُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا عَادَ عَادَا حَتّٰی إِذَا قَضٰی صَلَاتَهُ، أَقْعَدَهُمَا عَلٰی فَخِذَیْهِ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَیْهِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرُدُّهُمَا فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَقَالَ لَهُمَا: ((الْحَقَا بِأُمِّكُمَا۔)) قَالَ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَمَكَثَ ضَوْءُ هَا حَتّٰى دَخَلَا عَلٰى أُمِّهِمَا۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 2630 . (مسند احمد: 10659)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عشاء کی نماز ادا کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھانے کا ارادہ کرتے تو آپ اپنا ہاتھ پیچھے کر کے نرمی سے انہیں پکڑ کر زمین پر بٹھا دیتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سجدہ میں جاتے تو وہ پھر ویسے ہی کرتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھالیا، میں (ابوہریرہ) آپ کی طرف اٹھ کر گیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں انہیں گھر پہنچا آؤں، اتنے میں ایک چمک سی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تم دونوں اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان دونوں کے گھر میں داخل ہونے تک وہ چمک موجود رہی، ایک روایت میں ہے: ان دونوں کے اپنی والدہ کے ہاں جانے تک وہ چمک باقی رہی۔

[12408/7026]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3768 . (مسند احمد: 1777)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلقہ ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ خِلَافَتِهِ

باب اول: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

[12411/7027]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّی يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِی هُرَيْرَةَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِهَا، وَاشْتَكَى أَبُوهُرَيْرَةَ فَبَيْنَا هُوَ يُوَضِّیءُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ۔)) قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّی مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيتُ۔

تخریج الحدیث رجاله ثقات رجال الصحيح: مسند ابويعلى: 7380، مصنف ابن بی شيبة: 147/11، المعجم الكبير للطبرانی: 850/19. (مسند احمد: 16933)

ترجمة الحديث ابوامیہ عمرو بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تھے اوران کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وضو کا برتن سنبھال لیا اور وہ برتن لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے لگے، ایک دن وہ آپ ﷺ کو وضو کرا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک دو دفعہ اپنا سر مبارک ان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: ''معاویہ! اگر تجھے حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور عدل کا دامن تھامے رکھنا۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کی اس بات کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ مجھے حکومت کے معاملے میں آزمایا جائے گا، بالآخر یہی ہوا۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ مَنَاقِبِهِ

باب دوم: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

[12412/7028]..... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّم وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ: ((هَلُمُّوا إِلَى الْغَذَاءِ الْمُبَارَكِ۔)) ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن خزیمة: 1938، المعجم الکبیر للطبرانی: 628/18، سنن النسائی: 145/4 . (مسند احمد: 17152)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ ہمیں ماہ رمضان میں سحری کی دعوت دیتے ہوئے فرمارہے تھے: ''تم بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ''یا اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

[12413/7029]..... وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عُمَيْرَةَ الْاَزْدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3842 . (مسند احمد: 17895)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ ازدی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''یا اللہ! اسے راہ نما اور ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔''

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَخْبَارِهٖ وَخُطْبِهٖ وَحَجِّهٖ

باب سوم: سیدنا معاویہ کے بعض حالات، خطبوں اور حج کا بیان

[12414/7030]..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: أَمَا خِفْتَ أَنْ أُقْعِدَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتِ لِتَفْعَلِيهِ وَأَنَا فِي بَيْتِ أَمَانٍ ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَعْنِي ((اَلْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ۔)) كَيْفَ أَنَا فِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكِ وَفِي حَوَائِجِكِ؟ قَالَتْ: صَالِحٌ ، قَالَ: فَدَعِينَا وَإِيَّاهُمْ حَتّٰى نَلْقٰى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 723/19 . (مسند احمد: 16832)

ترجمۃ الحدیث سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، سیدہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ میں کسی آدمی کو تمہاری تاک میں بٹھادوں جو تمہیں قتل کردے؟ انھوں نے کہا: آپ ایسا کام نہیں کریں گی، کیونکہ میں حفظ وامان کے مرکز میں ہوں اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''ایمان بے خبری میں کسی کو قتل کرنے سے روکتا ہے۔'' میرا آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اور آپ کی ضروریات کے بارے میں رویہ کیسا ہے؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ٹھیک ہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر آپ میرے اور ان لوگوں کے معاملات کو رہنے دیں تا آنکہ ہم اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔

[12415/7031]..... عَنْ اَبِیْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبرانی: 866/19، سنن ابن ماجه: 4035. (مسند احمد: 16853)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کا جو حصہ اب باقی ہے، وہ محض مصائب اور فتنے ہیں اور تمہارے اعمال کی مثال برتن کی مانند ہے، اگر اس کا اوپر والا حصہ پاک ہو تو نیچے والا حصہ بھی پاک ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ ناپاک ہوا تو نیچے والا بھی ناپاک ہوگا۔''

[12416/7032]..... عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابَيْنِ افْتَرَقُوا فِي دِينِهِمْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، يَعْنِي الْأَهْوَاءَ كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلَبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ، وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ وَاللّٰهِ۔)) يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ! لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَقُومَ بِهِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4597. (مسند احمد: 16937)

ترجمۃ الحدیث ابو عامر عبداللہ بن لحی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں حج کے لیے گئے، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اہل کتاب اپنے دین کے متعلق بہتر گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی، یعنی یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کریں گے، ایک گروہ کے سوا باقی تمام جہنم رسید ہوں گے، اور وہ ایک گروہ جماعت ہے اور میری امت میں ایسے ایسے بھی لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کے اندر خواہشات یوں سرایت کر جائیں گے جیسے باؤلے کتے کے کاٹے کے اثرات مریض کے پورے جسم میں پھیل جاتے ہیں، اس کی کوئی رگ اور جوڑ اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہتی۔)) اے عربو! اللہ کی قسم تمہارا نبی جو دین اور دعوت لے کر تمہارے پاس آیا ہے، اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو دوسرے لوگ کہاں کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ خِلَافَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَمَا حَدَثَ فِيْ مُدَّتِهِ

یزید بن معاویہ کی خلافت اور ان کے عہد خلافت میں ہونے والے واقعات سے متعلقہ ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي بَيْعَةِ الْيَزِيْدِ وَخَلْعِ بَعْضِ النَّاسِ هٰذَا الْبَيْعَةَ وَمَا قَالَهُ ابْنُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

باب اول: یزید کی بیعت اور بعض لوگوں کی اس کی بیعت سے بے زاری اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان

[12418/7033]..... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا خَلَعَ النَّاسُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ بَنِيهِ وَأَهْلَهُ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔)) وَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْغَدْرِ اِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يُبَايِعَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ يَنْكُثَ بَيْعَتَهُ، فَلَا يَخْلَعَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَزِيدَ، وَلَا يُشْرِفَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، فَيَكُونَ صَيْلَمٌ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1735، صحيح البخاري: 7111. (مسند احمد: 5088)

ترجمۃ الحدیث نافع سے مروی ہے کہ جب بعض لوگ یزید کی بیعت سے دست بردار ہو گئے تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحب زادوں اور اہل خانہ کو بلا کر توحید و رسالت کی گواہی دی اور پھر کہا: ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر اس یزید کی بیعت کی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں کہ: ''بے وفا دھوکہ باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کے دھوکہ کی علامت ہے۔'' سب سے بڑا دھوکہ اور بے وفائی اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہی نہیں، بلکہ یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اللہ اور اس کے رسول کی خاطر کسی آدمی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت کرے اور پھر اس کو توڑ ڈالے، تم میں سے کوئی بھی یزید کا ساتھ نہ چھوڑے اور خلافت و امارت کے سلسلہ میں کسی بھی دوسری طرف نہ جھانکے، ورنہ اور اس کے میرے درمیان تلوار ہوگی (یعنی میں اس کے ساتھ سخت معاملہ کروں گا)۔

فِي الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَمَنْ قَتَلَهُ قَبْلَ حُصُوْلِهِ وَحُزْنِهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی طرف سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ان کے مقتل کے بارے میں مروی احادیث اور آپ ﷺ کے غم کا بیان

[12421/7034]..... عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: وَكِيعٌ شَكَّ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: ((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبراني: 2815، مصنف ابن ابی شیبة: 97/15. (مسند احمد: 26524)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا ہے، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے بتلایا ہے کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل ہوگا، اگر آپ چاہیں تو آپ کو اس سرزمین کی مٹی دکھاؤں، جہاں یہ قتل ہوگا، پھر اس نے سرخ مٹی دکھائی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي قَتْلِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ وَمَا فَعَلَهُ ابْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِهِ

فصل دوم: سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قتل اور ان کے سر کے ساتھ ابن زیاد کا سلوک

[12422/7035]..... عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ عَلَيْهِ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3748. (مسند احمد: 13748)

ترجمة الحدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، وہ ایک تھال میں رکھا ہوا تھا، تو وہ اپنی لاٹھی سے مارنے لگا اور اس نے ان کے حسن کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ بھی کہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بال وسمہ سے رنگین تھے۔

فِيْ رُؤْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا خواب

[12423/7036]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ قَائِمٌ أَشْعَثُ أَغْبَرُ، بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ)) لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ، فَأَحْصَيْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الطبرانی: 2822، المستدرك للحاكم: 397/4. (مسند احمد: 2553)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دوپہر کے وقت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، جسے میں آج جمع کر رہا ہوں۔'' ہم نے اس دن کا حساب لگایا تو وہ وہی دن تھا، جس دن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔

فِيْ نَعْيِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ وَوَقْعِ خَبَرِ نَعْيِهِ عَلَى النَّاسِ، وَكَلَامِهِمْ فِيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، وَتَارِيْخِ مَقْتَلِهِ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت کا لوگوں تک پہنچنا، اہل عراق کے بارے میں لوگوں کی آراء اور تاریخ شہادت کا بیان

[12425/7037]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعَيْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3753 . (مسند احمد: 5568)

ترجمۃ الحدیث شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ کسی (عراقی آدمی) نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی احرام کی حالت میں مکھی مار ڈالے تو اس کا کیا کفارہ ہے؟ انھوں نے کہا: اہل عراق مکھی مارنے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر ڈالا ہے، جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''یہ دونوں یعنی حسن وحسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''

فِيْمَا جَاءَ فِيْ مَنَاقِبِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ غَيْرِ مَا تَقَدَّمَ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مزید مناقب کا بیان

[12427/7038]..... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى طَعَامٍ دُعُوا لَهٗ، قَالَ: فَاسْتَمْثَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَّانُ: قَالَ وُهَيْبٌ: فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَهُ، قَالَ: فَطَفِقَ الصَّبِيُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى أَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ وَالْأُخْرٰى تَحْتَ ذَقْنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 144، سنن الترمذی: 3375(مسند احمد: 17561)

ترجمۃ الحدیث سیدنا یعلی عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، آپ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے آگے چل رہے تھے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، آپ ﷺ نے ان کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو وہ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر بھاگ جاتے، رسول اللہ ﷺ بھی ان کو ہنساتے رہے، بالآخر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے اور دوسرا ہاتھ ان کی تھوڑی کے نیچے رکھ دیا اور آپ ﷺ نے اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر اسے بوسہ دیا اور فرمایا: ''حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں، جو حسین سے محبت رکھے، اللہ اس سے محبت رکھے، حسین (خیر و بھلائی والی) امتوں میں سے ایک امت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ وَقْعَةِ الْحَرَّةِ وَهِيَ مِنْ اَفْظَعِ الْحَوَادِثِ اَيْضًا فِيْ مُدَّةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

باب سوم: یزید بن معاویہ کے عہد میں وقوع پذیر ہونے والے ایک انتہائی المناک واقعہ حرہ کا بیان

[12428/7039]..... عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ ، أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، وَ شَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ ، وَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ: وَيْحَكَ! لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا فَيَمُوتُ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1374 . (مسند احمد: 11554)

ترجمۃ الحدیث مولائے مہری ابوسعید سے روایت ہے کہ وہ واقعہ حرہ کے دوران سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور مدینہ منورہ سے باہر کسی دوسری جگہ جانے کی بابت ان سے مشورہ طلب کیا اور بطور شکوہ کہا کہ اس کے اہل وعیال بہت ہیں اور یہاں کافی مہنگائی ہے، اس لیے وہ یہاں کی مشقت کو برداشت نہیں کرسکتا، انہوں نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، میں تمہیں اس بات کا مشورہ نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو مسلمان مدینہ منورہ میں پیش آنے والی مشکلات ومصائب کو برداشت کرے اور اسی حال میں وفات پا جائے تو میں قیامت کے روز اس کے حق میں سفارشی ہوں گا، یا یوں فرمایا کہ اس کے حق میں گواہ ہوں گا۔''

[12429/7040]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أُمَرَاءِ الْفِتْنَةِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُ جَابِرٍ ، فَقِيلَ لِجَابِرٍ: لَوْ تَنَحَّيْتَ عَنْهُ ، فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَنُكِّبَ ، فَقَالَ: تَعِسَ مَنْ أَخَافَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ ابْنَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا: يَا أَبَتِ وَكَيْفَ أَخَافَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ مَاتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ۔))

تخریج الحدیث صحيح: التاريخ الكبير للبخاري : 53/1، مصنف ابن ابی شيبة: 180/12، صحيح ابن حبان: 3738 . (مسند احمد: 14818)

ترجمۃ الحدیث زید بن اسلم سے مروی ہے کہ فتنے والے امراء میں ایک امیر مدینہ منورہ آیا، ان دنوں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بینائی سے محروم ہو چکے تھے، کسی نے ان سے کہا: اگر آپ اس سے دور ہو جائیں (تو بہتر ہے)، پس وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چلتے ہوئے ایک طرف نکل گئے اور کہا: وہ آدمی تباہ و برباد ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرایا اور خوف زدہ کیا، ان کے دونوں بیٹوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے کہا: ابا جان! اللہ کے رسول اللہ ﷺ کا تو انتقال ہو چکا ہے، اس نے آپ کو کیسے خوف زدہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا، اس نے میرے دل کو خوف زدہ کیا۔''

[12430/7041]..... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1878، 2467، صحیح مسلم: 2885. (مسند احمد: 21748)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: ''جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، کیا تمہیں بھی دکھائی دے رہا ہے؟ میں فتنوں اور مصیبتوں کے مقامات دیکھ رہا ہوں۔''

فِيْ تَسْيِيْرِ جَيْشِ الْحَرَّةِ إِلَى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَحَرْقِهِمُ الْكَعْبَةَ

حرّہ میں لڑنے والے لشکر کو یزید کا مکہ کی طرف سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے روانہ کرنے اور جا کر کعبہ کو جلانے کا بیان

[12431/7042]..... عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّينُ، وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ، وَاخْتَلَفَتِ الْإِخْوَانُ، وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 14/24، مصنف ابن ابی شیبۃ: 47/15. (مسند احمد: 26829)

ترجمۃ الحدیث سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب دین میں فساد پیدا ہو جائے گا، خیر کی بجائے شرّ کی رغبت پیدا ہو جائے گی، بھائیوں میں اختلاف پڑ جائے گا اور بیت اللہ کو جلا دیا جائے گا۔''

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ بَعْثِ يَزِيْدَ وَعُمَّالِهِ لِبُعُوْثٍ إِلَى مَكَّةَ لِمُحَارَبَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَإِخْضَاعِهِ

باب چہارم: سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ اور ان کو زیر کرنے کے لیے یزید اور اس کے ساتھیوں کا اپنے لشکروں کو مکہ کی طرف روانہ کرنے کا بیان

[12432/7043]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: بَعَثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ دَخَلْتُ عَلٰى فُلَانٍ نَسِيَ زِيَادٌ اسْمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَدْرَكْتَ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْفِتَنِ فَاعْمَدْ إِلٰى أُحُدٍ، فَاكْسِرْ بِهِ حَدَّ سَيْفِكَ، ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ، قَالَ: فَإِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَى الْبَيْتِ فَقُمْ إِلَى الْمَخْدَعِ، فَإِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ الْمَخْدَعَ فَاجْثُ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَقُلْ بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ، وَذٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ، فَقَدْ كَسَرْتُ حَدَّ سَيْفِي وَقَعَدْتُ فِي بَيْتِي))۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 3377 . (مسند احمد: 17982)

ترجمۃ الحدیث ابو اشعث صنعانی سے مروی ہے، انھوں نے کہا: یزید بن معاویہ نے ہمیں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا، میں مدینہ منورہ پہنچا تو فلاں کے پاس حاضر ہوا، زیاد نے اس کا نام بیان کیا تھا، اس نے کہا: لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، آپ سب دیکھ رہے ہیں؟ ان حالات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ ''اگر تم ان فتنوں میں سے کسی فتنہ کو دیکھو تو اپنی تلوار کی دھار توڑ کر گھر کے اندر بیٹھ رہنا، اگر کوئی فتنہ باز شخص تمہارے گھر کے اندر گھس آئے تو تم کسی کوٹھڑی کے اندر چھپ جانا اور اگر کوئی تمہاری کوٹھڑی میں آ جائے تو تم اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جانا اور کہنا کہ تو میرے قتل کے گناہ اور اپنے گناہوں کے ساتھ واپس جا، تیرا انجام جہنم ہے اور ظالموں کا یہی بدلہ ہے، لہٰذا اے بھائی! میں تو اپنی تلوار کی دھار توڑ کر گھر کے اندر بیٹھا ہوں۔''

فَصْلٌ فِي نَصِيحَةِ أَبِي شُرَيْحٍ الصَّحَابِيِّ رضی اللہ عنہ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ الْأَمَوِيِّ الْوَالِي عَلَى الْمَدِينَةِ مِنْ قِبَلِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَمَا بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى مَكَّةَ لِمُحَارَبَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ بِهَا، وَعَدَمِ قُبُولِهِ النَّصِيحَةَ

فصل: یزید بن معاویہ کی طرف سے مدینہ کے حکمران عمرو بن سعید بن العاص اموی کا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے مکہ کی طرف لشکر بھیجنا اور ابو شریح رضی اللہ عنہ صحابی کی اس کو نصیحت اور سعید کے انکار کا بیان

[12433/7044]..... عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ إِلٰى مَكَّةَ بَعْثَهُ يَغْزُو ابْنَ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ، فَكَلَّمَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فِيهِ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ قَوْمَهُ، كَمَا حَدَّثَ عَمْرَو بْنَ سَعِيدٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوهُ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، لَمْ تَحْلِلْ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ يَكُونُ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِي إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا عَلٰى أَهْلِهَا، أَلَا ثُمَّ قَدْ رَجَعَتْ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، أَلَا! فَلْيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ، فَمَنْ قَالَ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَاتَلَ بِهَا فَقُولُوا: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يُحْلِلْهَا لَكُمْ، يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ وَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ عَنِ الْقَتْلِ، فَقَدْ كَثُرَ أَنْ يَقَعَ لَئِنْ قَتَلْتُمْ قَتِيلًا لَأَدِيَنَّهُ، فَمَنْ قُتِلَ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا، فَأَهْلُهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءُوا فَدَمُ قَاتِلِهِ، وَإِنْ شَاءُوا فَعَقْلُهُ۔)) ثُمَّ وَدٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِي قَتَلَتْهُ خُزَاعَةُ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ لِأَبِي شُرَيْحٍ: انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ، إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ، وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ، وَلَا مَانِعَ جِزْيَةٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا، وَقَدْ بَلَّغْتُ، وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا، وَقَدْ بَلَّغْتُكَ فَأَنْتَ وَشَأْنُكَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 104، 1832، 4295، صحيح مسلم: 1354. (مسند احمد: 16377)

ترجمۃ الحدیث ابوشریح خزاعی سے مروی ہے کہ جب عمرو بن سعید نے سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے مکہ کی طرف لشکر بھیجا تو ابوشریح رضی اللہ عنہ نے اس کے پاس آ کر اس سے گفتگو کی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا اسے وہ بتلایا، اس کے بعد وہ اپنی قوم میں آ کر بیٹھ گئے، تو میں بھی اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی جو بات عمرو بن سعید کو سنائی اور اس کے جواب میں عمرو بن سعید نے جو کچھ کہا، انہوں نے وہ ساری بات قوم کو سنائی، انہوں نے بتلایا کہ میں نے اس سے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو دوسرے ہی دن بنوخزاعہ نے بنو ہذیل کے ایک آدمی پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا، مقتول مشرک تھا، ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ دور جاہلیت میں اس نے ان کے کسی آدمی کو مارا تھا، تو انہوں نے اس کا انتقام لے لیا، کیونکہ وہ مدت سے اسی تاک میں تھے تو اس واقعہ کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ نے جب سے آسمان اور زمین بنائے ہیں اس نے اسی دن سے مکہ کو حرمت والا قرار دیا ہے، لہٰذا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق قیامت تک حرم ہی رہے گا، جس آدمی کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس شہر میں کسی کا ناحق خون بہائے، وہ ان اس کے کسی درخت کو کاٹے مجھ سے پہلے اور میرے بعد اس میں لڑائی کرنے کی کسی کو بھی اجازت نہیں اور اہل مکہ پر غضب کی وجہ سے مجھے بھی صرف اس تھوڑے سے وقت کے لیے اجازت دی گئی تھی، خبردار! اب دوبارہ اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے کل تھی، خبردار! تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں، اگر کوئی تم سے کہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تو مکہ میں لڑائی لڑی ہے، تو تم اس سے کہنا: کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے تو مکہ میں لڑائی کی اجازت دی تھی، اس نے تمہیں اس کی اجازت نہیں دی ہے، اے خزاعہ کے خاندان! تم قتل سے اپنے ہاتھوں کو روک لو، یہ کام بہت ہو چکا، تم ایک آدمی کو قتل کر چکے ہو، اس کی دیت یعنی خون بہا میں ادا کروں گا، اس وقت کے بعد جو آدمی مارا گیا تو اس کے ورثاء کو دو بہترین میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا، وہ چاہیں گے تو قاتل کو قتل کریں گے اور اگر چاہیں گے تو خون بہا وصول کریں گے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا خون بہا ادا کر دیا، جو بنوخزاعہ نے مارا تھا، یہ ساری حدیث سن کر عمرو بن سعید نے ابوشریح رضی اللہ عنہ سے کہا ارے بوڑھے! جا جا مکہ کی حرمت کو ہم تم سے بہتر جانتے ہیں، یہ حرمت ناحق خون بہانے والے اطاعت سے منہ موڑنے والے اور کسی مجرم کے لیے نہیں ہے، ابوشریح رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ عمرو کی یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جب یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی، میں وہاں موجود تھا، تم نہیں تھے اور میں یہ حدیث تم تک پہنچا چکا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم سے جو بھی وہاں موجود ہے وہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادے جو وہاں اس وقت موجود نہ تھے، میں یہ بات تم تک پہنچا چکا ہوں، اب تم جانو اور تمہارا کام۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی پائی۔

فِيْ ذِكْرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ

عبیداللہ بن زیاد کا تذکرہ

[12436/7045]..... عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَأَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ، فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ وَضَرَبَ فَخِذِي، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ عَلٰى فَخِذِكَ، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتُ، وَلَا أُصَلِّيْ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 648 . (مسند احمد: 21423)

ترجمۃ الحدیث ابو عالیہ براء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن زیاد نے نماز کو مؤخر کر دیا، عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے، میں نے ان کے لیے کرسی بچھا دی، وہ اس پر تشریف فرما ہوئے تو میں نے ابن زیاد کے اس کام کا ان کے سامنے تذکرہ کر دیا، تو وہ اپنے ہونٹ کاٹنے لگے اور میری ران پر ہاتھ مار کر کہا: جیسے تم نے مجھ سے یہ بات پوچھی ہے، اسی طرح میں نے بھی سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: انہوں نے بھی میری ران پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا، جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر اسی طرح ہاتھ مارا، جیسے میں نے تیری ران پر مارا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم وقت پر نماز ادا کر لینا، اس کے بعد اگر ان کے ساتھ بھی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے تو نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، اس لیے نہیں پڑھتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ خِلَافَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ بَعْدَ مَوْتِ يَزِيْدَ وَمَا حَدَثَ فِيْهَا مِنَ الْحَوَادِثِ

یزید بن معاویہ کی موت کے بعد سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور اس میں رونما ہونے والے واقعات کا بیان

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي الْبَيْعَةِ لَهُ

باب اول: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا بیان

[12439/7046]..... قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِجُنْدُبٍ: إِنِّي قَدْ بَايَعْتُ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ، فَقَالَ: افْتَدِ بِمَالِكَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ إِلَّا أَنْ أَضْرِبَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ جُنْدُبٌ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي۔)) قَالَ شُعْبَةُ: فَأَحْسِبُهُ قَالَ: فَيَقُولُ: عَلَامَ قَتَلْتَهُ؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ۔)) قَالَ: فَقَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 84/7. (مسند احمد: 23189)

ترجمۃ الحدیث ابوعمران سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے جندب سے کہا: میں ان لوگوں یعنی سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکا ہوں، اب یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ان کے ہمراہ شام کی طرف جاؤں، انہوں نے کہا: مت جانا، میں نے کہا: وہ مجھے اپنے ساتھ لے جانے پر مصر ہیں، انہوں نے کہا: تم مال دے کر جان چھڑا لو، میں نے کہا: ان کا ایک ہی اصرار ہے کہ میں ان کے ساتھ مل کر قتال میں حصہ لوں، جندب نے کہا: مجھے فلاں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''قیامت کے دن ایک مقتول اپنے قاتل کو ساتھ لے کر آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کیوں قتل کیا تھا؟ شعبہ کے الفاظ ہیں: وہ کہے گا کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا: میں نے فلاں کی حکومت بچانے کے لیے اسے قتل کیا تھا۔'' تو جندب نے کہا: پس تم بچ ہی جاؤ۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ مَنَاقِبِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَارِیْخِ مِیْلَادِهٖ

باب دوم: ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مناقب اور تاریخ ولادت

[12440/7047]..... عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَكَّةَ ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ ، فَأَتَیْتُ الْمَدِینَةَ ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءَ ، ثُمَّ أَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَضَعْتُهُ فِی حِجْرِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِی فِیهِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَا دَخَلَ فِی جَوْفِهِ رِیقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ: ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ ، وَبَرَّكَ عَلَیْهِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِی الْإِسْلَامِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3909، 5469، صحیح مسلم: 2146. (مسند احمد: 26938)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ ہوئیں، وہ کہتی ہیں: ایام پورے ہو چکے تھے کہ میں ہجرت کے سفر پر روانہ ہو گئی، قباء پہنچ کر ٹھہری اور میں نے وہاں اس بچے کو جنم دیا، میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور جا کر آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر اس کے منہ میں ڈال دی، اس کے پیٹ میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب داخل ہوا تھا، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی، یہ اسلام میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ تھا۔

[12441/7048]..... عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَقَالَ: ((هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنْتِ اُمُّ عُبْدِ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3910، صحیح مسلم: 2148. (مسند احمد: 24619)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں (اپنے بھانجے) ابن زبیر کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھجور کی گھٹی دی اور فرمایا: ''یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ ہو۔''

[12443/7049]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ: انْتَهَیْتُ إِلَى عَائِشَةَ أَنَا وَعَمَّارٌ وَالْأَشْتَرُ ، فَقَالَ عَمَّارٌ: السَّلَامُ عَلَیْكِ یَا أُمَّتَاهُ ، فَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، حَتَّى أَعَادَهَا عَلَیْهَا مَرَّتَیْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنَّكِ لَأُمِّي وَإِنْ كَرِهْتِ، قَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْأَشْتَرُ، قَالَتْ: أَنْتَ الَّذِي أَرَدْتَ أَنْ تَقْتُلَ ابْنَ أُخْتِي، قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَرَدْتُ ذٰلِكَ وَأَرَادَهُ، قَالَتْ: أَمَا لَوْ فَعَلْتَ مَا أَفْلَحْتَ، أَمَّا أَنْتَ يَا عَمَّارُ! فَقَدْ سَمِعْتَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مَنْ زَنٰى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ، أَوْ كَفَرَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَقُتِلَ بِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4353، سنن النسائی: 101/7 . (مسند احمد: 24304)

ترجمۃ الحدیث عمرو بن غالب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں، سیدنا عمار اور اشتر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: امی جان! آپ پر سلامتی ہو، سیدہ نے جواباً کہا: اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے) عمار رضی اللہ عنہ نے سلام کے یہ کلمات دو یا تین مرتبہ دہرائے، پھر کہا! اللہ کی قسم! آپ میرے ماں ہیں، خواہ آپ مجھ سے نفرت کریں، سیدہ نے کہا: یہ تمہارے ساتھ کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ اشتر ہے، سیدہ نے کہا: تم ہی ہو نا جس نے میرے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! واقعی میں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا اور ان کا بھی یہی ارادہ تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیں، سیدہ نے کہا: اگر تم یہ کام کر لیتے تو کامیاب نہ ہوتے اور عمار! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''کسی مسلمان کا خون تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں حلال نہیں، شادی شدہ زنا کرے یا وہ مرتد ہو جائے یا کسی کو قتل کرے اور اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔'' (تو کیا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی جرم کیا تھا کہ ان کو قتل کر دیا گیا؟)

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ كَرَاهَةِ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ لِفِتْنَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

باب چہارم: سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا عبدالملک اور سیدنا عبداللہ بن زبیر کے مابین پیدا ہونے والے فتنے کو ناپسند کرنا

[12449/7050]..... عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، وَإِنَّ فِي أُذُنَيَّ يَوْمَئِذٍ لَقُرْطَيْنِ، قَالَ: وَإِنِّي لَغُلَامٌ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: إِنِّي أَحْمَدُ اللّٰهَ، أَنِّي أَصْبَحْتُ لَائِمًا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، فُلَانٌ هَاهُنَا يُقَاتِلُ عَلَى الدُّنْيَا، وَفُلَانٌ هَاهُنَا يُقَاتِلُ عَلَى الدُّنْيَا، يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَالَ: حَتّٰى ذَكَرَ ابْنَ الْأَزْرَقِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ لَهٰذِهِ الْعِصَابَةُ الْمُلَبَّدَةُ الْخَمِيصَةُ بُطُونُهُمْ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْـخَـفِيفَةُ ظُهُورُهُمْ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُمَـرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ الْأُمَرَاءُ مِنْ قُـرَيْـشٍ، الْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، لِي عَلَيْهِمْ حَقٌّ، وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ، مَا فَعَلُوْا ثَلَاثًا، مَا حَكَمُوا فَـعَـدَلُوا، وَاسْتُرْحِمُوا فَرَحِمُوا، وَعَاهَدُوْا فَوَفَوْا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: مسند البزار: 3857، مسند ابویعلی: 3645، التاریخ الکبیر للبخاری: 160/4. (مسند احمد: 19805)

ترجمۃ الحدیث سیار بن سلامہ ابومنہال ریاحی سے سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، میں اس قدر چھوٹا تھا کہ ان دنوں میرے کانوں میں بالیاں ڈالی ہوئی تھیں، ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں کہ میں قریش کی حرکت پر انہیں ملامت کرتا رہتا ہوں، یہاں فلاں اور فلاں آدمی ہے، جو حصول دنیا کے لیے قتال کرتا ہے، ان کا اشارہ عبدالملک بن مروان کی طرف تھا، یہاں تک کہ انہوں نے ابن الازرق کا نام بھی لیا، پھر کہا: سب لوگوں میں سے مجھے یہ لوگ زیادہ پسند ہیں، جو خرقہ پوش ہیں اور ان کے پیٹ مسلمانوں کے اموال سے خالی اور ان کی پیٹھوں پر مسلمان کا خون لدا ہوا نہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''حکمران قریش سے ہوں گے، حکمران قریش سے ہوں گے، حکمران قریش سے ہوں گے، میرا ان پر حق ہے، اور ان کا تم پر حق ہے، جب تک وہ تین کام کریں کہ وہ عدل و انصاف سے فیصلے کریں، ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں اور معاہدے کریں تو ان کو پورا کریں، تو ان میں سے جو آدمی یہ کام نہ کرے، اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

خُرُوْجُ الْمُخْتَارِ
مختار ثقفی کا ظہور

[12450/7051]..... عَـنْ رِفَـاعَةَ الْـقِتْبَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ قَالَ: فَأَلْقٰى لِي وِسَادَةً، وَقَـالَ: لَوْلَا أَنَّ أَخِي جِبْرِيلَ قَامَ عَنْ هٰذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ، قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَذَكَرْتُ حَـدِيثًـا حَدَّثَنِي بِهِ أَخِي عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَمَّنَ مُؤْمِنًا عَلٰى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيءٌ۔))

تخریج الحدیث **حسن**: سـنـن ابن ماجه: 2688، سـنـن الـكبرىٰ للنسائي: 8739، مسـند ابوداؤد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطیالسی: 1285، مسند البزار: 2309، صحیح ابن حبان: 5982 . (مسند احمد: 21947)

ترجمۃ الحدیث رفاعہ قتبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں مختار کے ہاں گیا، اس نے ایک تکیہ میری طرف کیا اور کہا: اگر میرا بھائی جبرائیل اس سے اٹھ کر نہ گیا ہوتا تو میں یہ تکیہ آپ کو دے دیتا، رفاعہ کہتے ہیں: اس کی یہ بات سن کر مجھے غصہ آیا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، لیکن اچانک مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھے میرے بھائی سیدنا عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مومن نے کسی مومن کو اس کی جان کی امان دی ہو اور پھر اسے قتل کر دے تو میں اس سے لاتعلق اور بری ہوں۔''

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ بَعْثِهِ اَیْضًا اِلٰی مَکَّةَ بَعْدَ قَتْلِ مُصْعَبٍ بِالْعِرَاقِ لِقَتْلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّةَ فَقَتَلَهُ بِهَا وَلَمْ یُرَاعِ حُرْمَةَ الْبَیْتِ

باب ششم: اس امر کا بیان کہ عراق میں مصعب کو قتل کرنے کے بعد عبدالملک نے حجاج کو سیدنا عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا اور اس نے بیت اللہ کی حرمت کو پامال کیا

[12455/7052]..... عَنْ أَبِی الصِّدِّیقِ النَّاجِیِّ ، أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوسُفَ دَخَلَ عَلٰی أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَکْرٍ بَعْدَ مَا قُتِلَ ابْنُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَکِ أَلْحَدَ فِی هٰذَا الْبَیْتِ ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَذَاقَهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِیمٍ ، وَفَعَلَ بِهِ مَا فَعَلَ ، فَقَالَتْ: کَذَبْتَ کَانَ بَرًّا بِالْوَالِدَیْنِ ، صَوَّامًا قَوَّامًا ، وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّهُ سَیَخْرُجُ مِنْ ثَقِیفٍ کَذَّابَانِ ، الْآخِرُ مِنْهُمَا شَرٌّ مِنَ الْأَوَّلِ ، وَهُوَ مُبِیرٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2545 . (مسند احمد: 26967)

ترجمۃ الحدیث ابوصدیق ناجی سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف جب سیدنا عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر چکا تو اس کے بعد ان کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور کہنے لگا: تمہارے بیٹے نے بیت اللہ کے اندر الحاد کیا تھا، سو اللہ تعالیٰ نے اسے دردناک عذاب سے دوچار کیا اور اس کے ساتھ بہت کچھ کیا، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: تو جھوٹ کہتا ہے، وہ تو اپنے والدین کا انتہائی خدمت گزار تھا، وہ دن کو بہت زیادہ روزے رکھنے والا اور رات کو بہت زیادہ قیام کرنے والا تھا، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اطلاع دے چکے ہیں کہ ''عنقریب قبیلہ ثقیف میں سے دو جھوٹے آدمی ظاہر ہوں گے، ان میں سے بعد والا پہلے سے بھی برا ہوگا اور وہ بہت ہی خون ریز ہوگا۔''

[12458/7053]..... عَنْ الزُّبَیْرِ یَعْنِی ابْنَ عَدِیٍّ ، قَالَ: شَکَوْنَا إِلٰی أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ مَا نَلْقٰی مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ: اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ أَوْ يَوْمٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ ، حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7068 . (مسند احمد: 12347)

ترجمۃ الحدیث زبیر بن عدی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے حجاج کے مظالم کا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے شکوہ کیا، انہوں نے کہا: صبر کرو، میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''تم پر جو بھی دن اور سال آتا ہے، اس سے بعد والا دن اور سال پہلے سے بدتر ہوتا ہے، یہاں تک کہ تم اپنے رب عزوجل سے جا ملو گے۔''

[12459/7054]..... وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا عَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! وَلَا الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ مَا صَنَعَ الْحَجَّاجُ فِي الصَّلَاةِ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 2447 . (مسند احمد: 13168)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر جو کچھ دیکھ چکا ہوں، آج مجھے ان میں سے کچھ بھی نظر نہیں آتا، ابورافع نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا نماز بھی ویسی نہیں رہی؟ انہوں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج نے نماز کا بھی کیا حشر کر دیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ خِلَافَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت کے ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ مَنَاقِبِهِ

باب اول: عمر بن عبدالعزیز کے مناقب

[12461/7055]..... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزْدَوَيْهِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَامِلٌ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يُسْتَخْلَفَ، قَالَ: فَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ بِهِ وَضَحٌ شَدِيدٌ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يُصَلِّي بِنَا، فَقَالَ أَنَسٌ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى، كَانَ يُخَفِّفُ فِي تَمَامٍ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 888، سنن النسائی: 224/2. (مسند احمد: 13672)

ترجمۃ الحدیث عثمان بن یزدویہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں عمر بن یزید کی معیت میں مدینہ منورہ گیا، ان دنوں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بننے سے قبل وہاں کے عامل اور گورنر تھے، اس وقت میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، جن کے جسم پر پھلبہری کے کافی سفید نشانات تھے، کو یہ کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یہ پوری نماز پڑھنے کے باوجود مختصر پڑھا کرتے تھے۔

خُرُوْجُ يَزِيْدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ طَاعَةِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

یزید بن عبدالملک کی اطاعت سے یزید بن مہلب کا خروج

[12463/7056]..... عَنْ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الْمَجِيدِ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا لَيَالِيَ خَرَجَ يَزِيدُ بْنُ الْمُهَلَّبِ، وَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَاءً بِالْعَالِيَةِ، يُقَالُ لَهُ: الزُّجَيْجُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا جِئْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الزُّجَيْجَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَنَخْنَا رَوَاحِلَنَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى بِئْرٍ، عَلَيْهِ أَشْيَاخٌ مُخَضَّبُونَ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: قُلْنَا: هٰذَا الَّذِي صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ بَيْتُهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، صَحِبَهُ وَهٰذَاكَ بَيْتُهُ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَيْتَ فَسَلَّمْنَا، قَالَ: فَأَذِنَ لَنَا فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ مُضْطَجِعٌ، يُقَالُ لَهُ: الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ الْكِلَابِيُّ، قُلْتُ: أَنْتَ الَّذِي صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا أَنَّهُ اللَّيْلُ لَأَقْرَأْتُكُمْ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ، قَالَ: فَمَنْ أَنْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمْ، مَا فَعَلَ يَزِيدُ بْنُ الْمُهَلَّبِ؟ قُلْنَا: هُوَ هُنَاكَ يَدْعُو إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَإِلٰى سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِيمَا هُوَ مِنْ ذَاكَ، فِيمَا هُوَ مِنْ ذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: أَيَّا نَتَّبِعُ هٰؤُلَاءِ أَوْ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَهْلَ الشَّامِ أَوْ يَزِيدَ، قَالَ: إِنْ تَقْعُدُوْا تُفْلِحُوْا وَتَرْشُدُوا، إِنْ تَقْعُدُوْا تُفْلِحُوْا وَتَرْشُدُوْا، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ يُنَادِي بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّ يَوْمِكُمْ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَأَيُّ شَهْرٍ شَهْرُكُمْ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَأَيُّ بَلَدٍ بَلَدُكُمْ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((يَوْمُكُمْ يَوْمٌ حَرَامٌ، وَشَهْرُكُمْ شَهْرٌ حَرَامٌ، وَبَلَدُكُمْ بَلَدٌ حَرَامٌ۔)) قَالَ: فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔)) قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ، اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ۔)) ذَكَرَ مِرَارًا فَلَا أَدْرِي كَمْ ذَكَرَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 13/18، التاریخ الکبیر للبخاری: 86/7. (مسند احمد: 20336)

ترجمۃ الحدیث قبیلہ بنوعقیل کے ایک بڑے شیخ عبدالمجید عقیلی نے بیان کیا کہ جن دنوں یزید بن مہلب نے یزید بن عبدالملک کے خلاف خروج کیا، ان دنوں ہم حج کرنے کے لیے گئے، ہمارے سامنے ''العالیہ'' کے نواح میں ''الزنجیج'' نامی ایک مقام کا ذکر کیا گیا، ہم جب مناسک حج سے فارغ ہوئے تو ''الزنجیج'' پہنچے، ہم نے وہاں اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ہم چلتے چلتے ایک کنوئیں پر جا پہنچے، وہاں کچھ بزرگ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے، ان کے بال رنگے ہوئے تھے، ہم نے پوچھا، یہاں جو آدمی رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے، اس کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ ہاں وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے اور وہ اس کا گھر ہے، ہم اس کے گھر چلے، ہم نے جا کر انہیں سلام کہا، تو انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اندر آنے کی اجازت دے دی، وہ ایک عمر رسیدہ بزرگ آدمی تھے، وہ لیٹے ہوئے تھے ان کا نام ''عداء بن خالد کلابی'' تھا، میں نے کہا: کیا آپ ہی وہ شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اگر اب رات نہ ہوتی تو میں تمہیں وہ خط پڑھاتا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھا تھا، انہوں نے کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم بصرہ کے باشندے ہیں، انہوں نے کہا: آپ کی آمد مبارک ہو، بزید بن مہلب کیا کر رہا ہے؟ ہم نے بتلایا کہ وہ وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہے، انہوں نے کہا: اس کی وہاں کیا پوزیشن ہے؟ میں نے پوچھا، ہم وہاں کس کا ساتھ دیں؟ اہل شام یا یزید کا؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم غیر جانب دار ہو کر ایک طرف ہو کر بیٹھ رہو تو فلاح پاؤ گے اور کامیاب رہو گے، انہوں نے یہ بات تین دفعہ دہرائی اور کہا میں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سواری پر کھڑے بلند آواز سے فرما رہے تھے: ''لوگو! آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے، یہ مہینہ بھی حرمت والا ہے، یہ شہر بھی حرمت والا ہے، خبردار! تمہارے خون اور اموال قیامت تک ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں، جس طرح آج کے دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، پس وہ تم سے ملاقات کے دن تمہارے اعمال کی بابت پوچھ گچھ کرے گا۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا: ''یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ ان پر گواہ رہنا۔'' انہوں نے اس بات کا کئی دفعہ ذکر کیا مجھے یاد نہیں کہ کتنی دفعہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

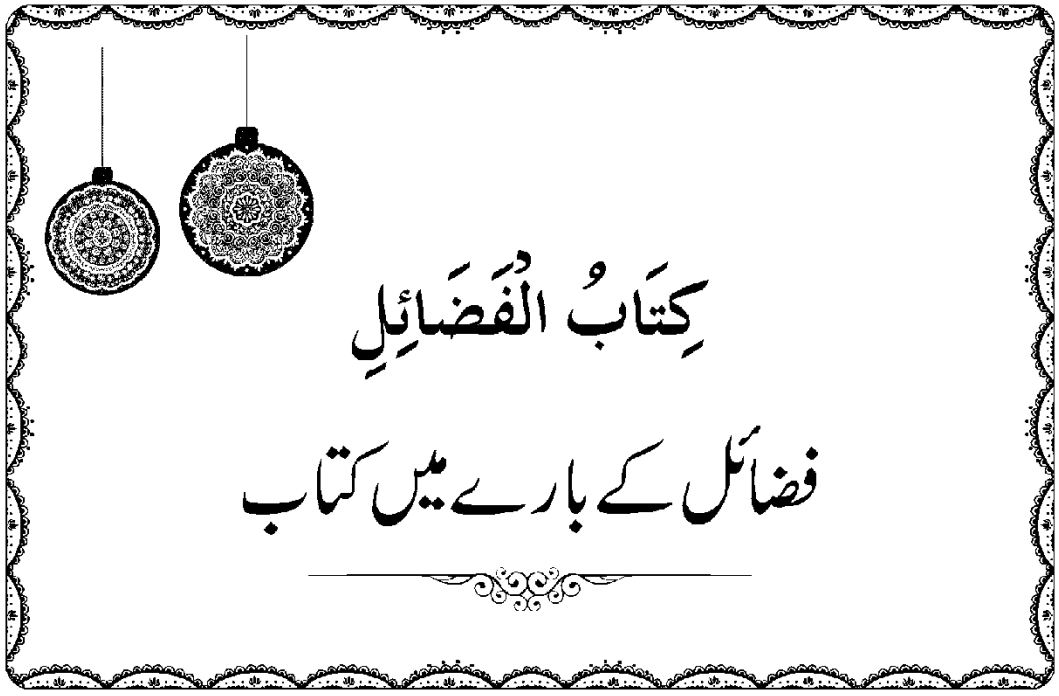

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضائل کے بارے میں کتاب

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَخَصَائِصِهَا وَمَا امْتَازَتْ بِهِ عَنِ الْاُمَمِ الْاُخْرٰى

امت محمدیہ کے فضائل و خصائص اور ان امور کا بیان جن کی وجہ سے یہ امت دیگر امتوں سے ممتاز ہے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

باب اول: امت محمدیہ کی فضیلت کا بیان

[12468/7057]..... عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَنْتُمْ تُوفُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَإِنَّهُ لَكَظِيظٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبراني: 1030/19، صحيح ابن حبان: 7388. (مسند احمد: 20025)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم امتوں کے ستر کے عدد کو پورا کرنے والے ہو، ان میں سے تم سب سے آخری اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے معزز اور مکرم ہو، جنت کے دروازوں کی جانبی لکڑیوں کے مابین چالیس برس کی مسافت ہے، لیکن جنت کے دروازے اس قدر وسیع ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود تمہارے رش کی وجہ سے تنگ پڑ جائیں گے۔''

[12469/7058]..... عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: فُضِّلَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ، جُعِلَتْ لَهَا الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُهَا عَلٰى صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ذَا: ((وَأُعْطِيتُ هٰذِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي۔))قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: كُلُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6480، صحيح مسلم: 522 . (مسند احمد: 23251)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت کو باقی امتوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے: اس کے لیے پوری زمین کو ذریعۂ طہارت یعنی وضو کے قائم مقام تیمّم کا ذریعہ اور عبادت گاہ بنایا گیا ہے اور اس کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند بنائی گئی ہیں، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''سورۂ بقرہ کی آخری آیات مجھے عرش کے نیچے والے خزانوں میں سے عطا کی گئی ہیں، ایسا خزانہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔'' اس حدیث کا ایک راوی ابومعاویہ کہتا ہے کہ یہ ساری باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

[12470/7059]..... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالدِّينِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ۔)) وَهُوَ يَشُكُّ فِي السَّادِسَةِ قَالَ: فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ۔)) قَالَ عَبْد اللّٰهِ: قَالَ أَبِي أَبُو سَلَمَةَ: هٰذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ۔

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: المستدرك للحاكم: 311/4 . (مسند احمد: 21220)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کو اللہ کے ہاں قدر و منزلت، بلند مرتبت، دین داری، تائید و نصرت اور زمین پر غلبہ کی بشارت دے دیں۔'' راوی کو یہ پانچ چیزیں یاد رہیں اور چھٹی اس کے ذہن سے محو ہوگئی، اس کے بارے میں اسے شک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کا جو آدمی آخرت کا عمل دنیا کے لیے کرے گا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔'' عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد نے بتلایا کہ اس حدیث کے راوی ابوسلمہ کا اصل نام مغیرہ بن مسلم ہے اور وہ عبدالعزیز بن مسلم قسملی کا بھائی ہے۔

[12473/7060]..... عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَمَانَانِ كَانَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ أَحَدُهُمَا وَبَقِيَ الْآخَرُ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [الانفال: 33]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 3082 . (مسند احمد: 19607)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس امت کو دو ضمانتیں حاصل تھیں، اب ان میں سے ایک ضمانت تو اٹھالی گئی ہے اور دوسری ابھی تک باقی ہے، امان کی ان دوقسموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ ..... ''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا، اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں گے۔''

[12474/7061]..... عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ ، سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4301 . (مسند احمد: 24889)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ہرگز جمع نہیں فرمائے گا، ایک تلوار اس امت کی اپنی اور دوسری دشمن کی۔''

[12475/7062]..... عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ، عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 42/6 . (مسند احمد: 22396)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کرلیا ہے، ایک وہ گروہ، جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ، جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔''

[12480/7063]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَبٰى۔)) قَالُوْا: وَمَنْ يَأْبٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7280 . (مسند احمد: 8728)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری ساری امت جنت میں جائے گی، ماسوائے ان لوگوں کے جو خود جنت میں جانے سے انکاری ہوں۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: اے اللہ کے رسول! جنت میں جانے سے کون انکار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

[12481/7064]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْكَبُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ثَبَجَ الْبَحْرِ، أَوْ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، هُمُ الْمُلُوكُ عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2788، 6282، صحيح مسلم: 1912. (مسند احمد: 13520)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک قوم اس سمندر کی سطح پر سوار ہوگی، وہ یوں لگیں گے جیسے تختوں پر بادشاہ بیٹھے ہوں۔''

[12483/7065]..... عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔))

تخریج الحدیث حدیث قوی: صحيح ابن حبان: 7226، مسند ابوداؤد والطيالسي: 647. (مسند احمد: 18881)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے، نہیں معلوم کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔''

[12485/7066]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ أَلَا فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ أَلَا فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ؟ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ عَمِلْتُمْ فَغَضِبَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، قَالُوا: نَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّمَا هُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2268، 3459. (مسند احمد: 4508)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی مانند ہے، جو بہت سے لوگوں کو بطور مزدور لگائے اور ان سے کہے: کون ہے جو صبح سے نصف النہار تک ایک ایک قیراط کے عوض کام کرے گا؟ یہودیوں نے اس شرط پر کام کیا، اس نے پھر کہا: کون ہے جو نصف النہار سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط کے عوض کام کرے گا؟ نصاریٰ نے اس شرط پر کام کرنا منظور کر لیا، اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں کہا: کون ہے جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض پر کام کرے گا۔'' خبردار! وہ تم ہی ہو، جو تھوڑا وقت اور زیادہ معاوضہ پر کام کرنے والے ہو، یہ سن کر یہود اور نصاریٰ غضبناک ہوئے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری تھوڑی ملی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلے یہ بتاؤ کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کچھ کمی کی ہے یا اجرت کے سلسلہ میں تم پر کوئی زیادتی کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے، یہ میں جسے چاہتا ہوں، دے دیتا ہوں۔''

[12486/7067]..... عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِهِ فِي مَالِهِ فَيُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ مَا لِهٰذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ۔)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيهِ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مَالٌ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ۔)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 4228. (مسند احمد: 18024)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مانند ہے، ایک کو اللہ تعالیٰ مال اور علم سے نوازے، وہ اپنے علم کو مال میں استعمال کرے اور مال حاصل کر کے اس کے جائز مقامات پر صرف کرے، دوسرے کو اللہ تعالیٰ علم عطا فرمائے اور مال نہ دے، وہ کہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اسے اس کی طرح اس کے جائز مقامات پر صرف کرتا، تیسرے کو اللہ تعالیٰ مال تو دے مگر علم نہ دے، وہ اپنے مال ہی میں مگن رہے، نہ تو صلہ رحمی کرے اور نہ کسی حقدار کو حق ادا کرے بلکہ وہ اس مال کو ناحق خرچ کرتا ہے اور چوتھے کو اللہ تعالیٰ نہ مال دے اور نہ علم اور وہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتو میں بھی اس کی طرح ناجائز کاموں میں خرچ کروں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہ میں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں۔''

اَلْبَابُ الثَّانِي مِقْدَارُ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْأُمَمِ الْأُخْرٰى وَأَنَّهَا ثُلُثَا اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب دوم: دیگر امتوں کے مقابلے میں اس امت کی تعداد اور مقدار کا بیان اور اس حقیقت کا بیان کہ جنت میں دو تہائی تعداد اس امت کے افراد کی ہوگی

[12487/7068]..... عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ نَحْوٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَحْمَرَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6642، صحیح مسلم: 376، 378. (مسند احمد: 3661)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم تقریباً چالیس آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قبہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم لوگ اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھا حصہ تم لوگ ہو گے۔'' ہم نے عرض کی: جی ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری تعداد اہل جنت کا تیسرا حصہ ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت میں آدھی تعداد تمہاری ہوگی، اس لیے کہ جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو مسلمان ہوں گے اور اہل شرک کے بالمقابل تمہاری تعداد یوں ہے، جیسے سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال ہو یا سرخ بیل کی جلد پر سیاہ بال ہو۔''

[12488/7069]..... (وَعَنْهُ اَيْضًا) قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ وَرُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ لَكُمْ رُبُعُهَا وَلِسَائِرِ النَّاسِ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهَا۔)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَثُلُثَهَا؟)) قَالُوْا فَذَاكَ أَكْثَرُ، قَالَ: ((فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَالشَّطْرَ؟)) قَالُوْا: فَذٰلِكَ أَكْثَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ، أَنْتُمْ مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند البزار: 3534، مسند ابویعلی: 5358، المعجم الکبیر للطبرانی: 10350. (مسند احمد: 4328)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت کیا عالم ہوگا، جب جنت میں ایک چوتھائی تم لوگ ہو گے، پوری جنت کا چوتھا حصہ صرف تمہارے لیے اور تین چوتھائی باقی ساری امتوں کے لیے۔'' صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا، جب جنت میں ایک تہائی تعداد تمہاری ہوگی؟'' صحابہ نے کہا: تب تو پہلے سے بھی زیادہ ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اہل جنت کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسی صفیں تمہاری ہوں گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ بَقَاءِ طَائِفَةٍ مِنَ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ثَابِتَةٍ عَلَى الْحَقِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب سوم: اس امر کا بیان کہ امت محمدیہ میں سے ایک گروہ قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گا

[12494/7070]..... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ قَاهِرِينَ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لَأْوَاءَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَأَيْنَ هُمْ؟ قَالَ: ((بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَكْنَافِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 7643 . (مسند احمد: 22320)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ قیامت تک دین پر ثابت قدم اور دشمن پر غالب رہے گا، ان سے اختلاف کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، سوائے اس کے کہ انہیں کچھ معاشی تنگدستی کا سامنا کرنا پڑے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بیت المقدس اور اس کے گرد و نواح میں ہوں گے۔''

[12495/7071]..... وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1037 . (مسند احمد: 16849)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، مسلمانوں میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور وہ قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہیں گے۔''

[12496/7072]..... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا غَيْرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 71، 3116، صحیح مسلم: 1037 . (مسند احمد: 16849)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل شام میں بگاڑ آ گیا تو مسلمانوں میں کوئی خیر نہیں رہے گی میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ رہے گا، جنہیں اللہ کی نصرت حاصل رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت بپا ہو جائے گی۔''

[12500/7073]..... عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) قَالَ: ((فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ بِنَا ، فَيَقُولُ: لَا ، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمِيرٌ لِيُكْرِمَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 2078 . (مسند احمد:14720)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور وہ قیامت تک دوسروں پر غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا، تو اس گروہ کا امیر ان سے کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، لیکن وہ جواباً کہیں گے: تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو (لہٰذا تم خود نماز پڑھاؤ)، یہ دراصل اللہ تعالیٰ اس امت کو عزت دے گا۔''

[12501/7074]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَنْ يَزَالَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ عِصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ ، وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابن ماجہ: 7 . (مسند احمد:8484)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت بپا ہو جائے گی اور وہ اسی طرز عمل پر ہوں گے۔''

[12502/7075]..... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2484 . (مسند احمد: 19851)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ایک گروہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آ جائے گی اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ دُخُوْلِ سَبْعِ مِائَةِ اَلْفٍ مِنَ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

باب چہارم: اس امر کا بیان کہ امت محمدیہ میں سے سات لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ افراد حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

[12503/7076]..... عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ: مَرِضَ ثَوْبَانُ بِحِمْصَ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدْهُ، فَدَخَلَ عَلٰى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ عَائِدًا، فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتُبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلًى بِحَضْرَتِكَ لَعُدْتَهُ ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ، وَقَالَ لَهُ: أَتُبَلِّغُهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَزِعًا، فَقَالَ النَّاسُ: مَا شَأْنُهُ أَحَدَثَ أَمْرٌ؟ فَأَتٰى ثَوْبَانَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى أُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 1413. (مسند احمد: 22418)

ترجمۃ الحدیث شریح بن عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حمص میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، ان دنوں وہاں کا عامل عبداللہ بن قرط ازدی تھا، وہ ان کی عیادت کے لیے نہ آیا، جب بنو کلاع قبیلہ کا ایک آدمی سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آیا تو انھوں نے اس سے کہا: کیا تم لکھنا جانتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: لکھو، پھر انہوں نے یہ تحریر لکھوائی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ثوبان رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیر عبداللہ بن قرط کے نام، امابعد! اگر تمہارے علاقہ میں موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام کا کوئی خادم ہوتا تو تم ضرور اس کی بیمار پرسی کو جاتے۔ پھر انہوں نے خط لپیٹ کر کہا: کیا تم یہ خط عبداللہ تک پہنچا دو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں، پس جب اس آدمی نے جا کر وہ خط عبداللہ بن قرط کو دے دیا اور اس نے پڑھا تو وہ خوف زدہ سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوا؟ کیا کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ثوبان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا، ان کی عیادت کی اور کچھ دیر ان کی خدمت میں بیٹھا رہا، اس کے بعد اٹھ کر جانے لگا تو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس کی چادر پکڑی اور کہا: بیٹھ جاؤ، میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے اور اس پر مستزاد یہ کہ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر آدمی ہوں گے۔''

[12506/7077]..... عَنْ أَنَسٍ، أَوْ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ۔)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَهٰكَذَا۔)) وَجَمَعَ كَفَّهُ قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((وَهٰكَذَا)) فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ!، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ! مَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ عُمَرُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 20556، المعجم الاوسط للطبرانی: 3424، مسند البزار: 3547. (مسند احمد: 12695)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس تعداد میں ہمارے لیے اضافہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو جمع کر کے فرمایا: ''اور اس طرح۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس تعداد میں ہمارے لیے اضافہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور اس طرح۔'' اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! تمھیں یہ کافی ہے، اب بس کرو، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! تم مجھے چھوڑو، اور درخواست کر لینے دو، اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کرے تو آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک ہی ہتھیلی سے اپنی ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے، یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔''

[12507/7078]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَكْثَرْنَا الْحَدِيثَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِأُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيَّ مُوسٰى مَعَهُ كَبْكَبَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَأَعْجَبُونِي فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ لِي: هٰذَا أَخُوكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُوسٰى مَعَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ أُمَّتِي؟ فَقِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا الظِّرَابُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَسَارِكَ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا الْأُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، فَقِيلَ لِي: أَرَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَضِيتُ يَا رَبِّ، رَضِيتُ يَا رَبِّ، قَالَ: فَقِيلَ لِي: إِنَّ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فِدًا لَكُمْ أَبِي وَأُمِّي وَأُمِّي إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ السَّبْعِينَ الْأَلْفِ فَافْعَلُوا، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الظِّرَابِ، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْأُفُقِ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُونَ۔)) فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السَّبْعِينَ، فَدَعَا لَهُ، فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: ((قَدْ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔)) قَالَ: ثُمَّ تَحَدَّثْنَا فَقُلْنَا: مَنْ تَرَوْنَ هٰؤُلَاءِ السَّبْعُونَ الْأَلْفُ، قَوْمٌ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا حَتّٰى مَاتُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 5339، مصنف عبد الرزاق: 19519 . (مسند احمد: 3806)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کافی دیر تک باتیں کیں، پھر جب صبح کو ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات تمام انبیاء اور ان کی امتیں میرے سامنے پیش کیے گئے، کسی نبی کے ساتھ تین آدمی تھے، کسی کے ساتھ چھوٹی سی جماعت، کسی کے ساتھ جھوٹا سا گروہ تھا اور کچھ نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا، یہاں تک کہ میرے سامنے سے موسیٰ علیہ السلام گزرے اور ان کے ساتھ بنو اسرائیل کی ایک بڑی جماعت تھی، وہ لوگ مجھے بڑے اچھے لگے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ مجھے بتلایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھ ان کی قوم بنو اسرائیل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پوچھا کہ میری امت کہاں ہے؟ مجھ سے کہا گیا کہ آپ اپنی دائیں جانب دیکھیں، میں نے دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا ہجوم سا تھا، جو لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا تھا، پھر مجھے کہا گیا: اپنی بائیں جانب دیکھیں، میں نے دیکھا تو اس طرف والا افق لوگوں سے بھرا ہوا تھا، پھر مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ﷺ اب راضی ہیں؟ میں نے کہا: جی میں راضی ہوں، اے میرے رب! میں راضی ہوں، اے میرے ربّ!'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ کے ان امتیوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم لوگوں پر فدا ہوں، اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو سکے تو تم ان ستر ہزار میں سے بننے کی کوشش کرو اور اگر اس قدر محنت نہ ہو سکے تو کم از کم اس ہجوم والوں میں سے ہی بننے کی کوشش کرو اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو افق والوں میں سے بننے کی کوشش کرو، میں نے وہاں کچھ لوگوں کو دھکم پیل کرتے بھی دیکھا ہے۔'' یہ سن کر سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان ستر ہزار والوں میں سے مجھے بھی بنا دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی، اتنے میں ان کے بعد ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے بھی یہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عکاشہ رضی اللہ عنہ تم سے سبقت لے گیا۔'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم باتوں میں مصروف ہو گئے اور ہم نے کہا کہ اس بارے میں کیا خیال ہے کہ یہ ستر ہزار آدمی کون ہو سکتے ہیں، کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور پھر مرتے دم تک شرک کے قریب نہیں گئے؟ جب یہ باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں، جو نہ زخموں کو داغتے ہیں، نہ دم جھاڑ کرتے ہیں اور نہ بد فالی یا بدشگونی لیتے ہیں، بلکہ اپنے رب پر مکمل توکل کرتے ہیں۔''

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ تَمْيِيْزِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالتَّحْجِيْلِ

باب پنجم: اس امر کا بیان کہ قیامت کے دن باقی امتوں میں سے صرف امت محمدیہ کی امتیازی علامت یہ ہوگی کہ ان کے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے

[12508/7079]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ أُمَّتِي مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فِي كَثْرَةِ الْخَلَائِقِ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ دَخَلْتَ صَبْرَةً فِيهَا خَيْلٌ دُهْمٌ بُهْمٌ ، وَفِيهَا فَرَسٌ أَغَرُّ مُحَجَّلٌ ، أَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهُ مِنْهَا؟)) قَالَ: بَلٰى ، قَالَ: ((فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَئِذٍ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ ، مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 607 . (مسند احمد: 17693)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز میں اپنی امت کے ہر فرد کو پہچان لوں گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس قدر لوگوں میں سے آپ اپنی امت کے لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا خیال ہے، اگر تم کسی اصطبل میں جاؤ، وہاں خالص سیاہ فام گھوڑے ہوں اور ان میں ایک ایسا گھوڑا ہو، جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں، تو کیا تم اسے جلدی سے پہچان نہ لو گے؟'' صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر میری امت کے افراد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشانی سجدہ کی وجہ سے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔''

[12510/7080]..... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلٰى بَيْنِ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذٰلِكَ۔)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: المستدرك للحاكم: 478/2، مسند البزار: 3457 . (مسند احمد: 21737)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی، میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو ساری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، میرے پیچھے میری دائیں اور میری بائیں جانب، ہر طرف لوگ ہی لوگ ہوں گے۔'' ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نوح علیہ السلام سے اپنی امت تک کی امتوں کے افراد میں سے اپنی امت کے لوگوں کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضو کی برکت سے ان کے وضو کے اعضاء روشن ہوں گے، اس امت کے علاوہ کسی دوسری کا کوئی آدمی اس علامت کا حامل نہ ہوگا اور میری امت کے لوگوں کو ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور میں انہیں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے سامنے دوڑ رہی ہوگی۔''

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ دَعْوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ

باب ششم: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے حق میں دعاؤں کا بیان

[12512/7081]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَرْنَا عَلٰى مَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَنَاجٰى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَوِيلًا، قَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2890 . (مسند احمد: 1516)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر سے واپس ہوئے، ہمارا مسجد بنی معاویہ کے پاس سے گزر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی، ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی دیر تک اللہ سے مناجات کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کی ہیں، میں نے ایک دعا یہ کی کہ اللہ میری امت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ کرے، اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی، میں نے دوسری دعا یہ کی کہ وہ میری امت کو قحط کے ذریعے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی، میں نے تیسری دعا یہ کی کہ ان کا آپس میں اختلاف نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں کی۔''

[12516/7082]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ مَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِي فَارْفُقْ بِهِ، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِمْ فَشُقَّ عَلَيْهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1828 . (مسند احمد: 24337)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! جو آدمی میری امت سے نرمی کا برتاؤ کرے تو بھی اس پر نرمی فرما اور جو آدمی ان سے سختی کرے اس پر تو بھی سختی فرما۔''

[12517/7083]..... عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ قَيْسٍ أَخِي أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَنَاءَ أُمَّتِي فِي سَبِيلِكَ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 792/22، المستدرك للحاكم: 93/2 . (مسند احمد: 15608)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! تو میری امت کی موت اس طرح بنا دیا کہ وہ تیرے راستے میں نیزے کے ذریعے موت پائیں یا طاعون کے ذریعے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضْلِ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی
امت کے ابتدائی ادوار کی فضیلت پر مشتمل ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِیهِ النَّبِیُّ ﷺ

باب اول: اس دور کی فضیلت، جس میں نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے

[12519/7084]..... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِی آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى بُعِثْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِی كُنْتُ فِيهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3557 . (مسند احمد: 9392)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں زمانہ بہ زمانہ بنی آدم کے بہترین زمانہ میں مبعوث ہوا ہوں، تا آنکہ میں اس دور میں آیا۔''

[12520/7085]..... عَنْ أَبِی مُوسَى قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّیَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا۔)) قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قُلْنَا: نُصَلِّی مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ۔)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِی، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِی مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِی أَمَنَةٌ لِأُمَّتِی، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَصْحَابِی أَتَى أُمَّتِی مَا يُوعَدُونَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2531 . (مسند احمد: 19566)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کی، اس کے بعد ہم نے سوچا کہ ہم انتظار کر لیں اور عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ادا کر لیں، سو ہم نے انتظار کیا، آپ ﷺ عشاء کے وقت تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مغرب سے اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک یہیں ٹھہرے ہوئے ہو؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ہم نے سوچا تھا کہ عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ادا کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر و بیشتر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تارے آسمان کے محافظ ہیں، جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اللہ نے آسمان کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے، وہ پورا ہوگا اور میں اپنے صحابہ کا محافظ ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ حالات پیش آ جائیں گے، جن کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے محافظ ہیں، جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ شدید حالات درپیش ہوں گے، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ وَالثَّانِیْ

باب دوم: دور اول اور دور ثانی کی فضیلت

[12522/7086]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ((ثُمَّ خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ، يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2534 . (مسند احمد: 10211)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے میرا زمانہ سب سے بہتر ہے، پھر اس کے بعد والا۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے دو بار اس چیز کا ذکر کیا یا تین بار، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور بغیر گواہی طلب کیے وہ گواہیاں دیں گے۔''

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ الْقُرُوْنِ الْاَوَّلِ وَالثَّانِیْ وَالثَّالِثِ

باب سوم: دور اول، دورِ دوم اور دورِ سوم کی فضیلت کا بیان

[12525/7087]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6429 . (مسند احمد: 3594)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے میرا زمانہ سب سے بہتر ہے، پھر اس کے بعد والا زمانہ، پھر اس کے بعد والا زمانہ اور پھر اس کے بعد والا زمانہ، بعد ازاں ایسے لوگ آ جائیں گے، جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔''

[12526/7088]..... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ ، يُحِبُّونَ السِّمَنَ ، يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 6428، صحيح مسلم: 2535 . (مسند احمد: 19820)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے سب سے افضل میرا زمانہ ہے، اس کے بعد اس کے بعد والا زمانہ اور پھر اس کے بعد والا دور، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو موٹے ہوں گے اور موٹاپے کو پسند کریں گے اور وہ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے از خود گواہیاں دیں گے۔''

[12528/7089]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 2897، 3594، صحيح مسلم: 2532 . (مسند احمد: 11041)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ جنگ میں شامل ہوں گے، اسی دوران پوچھا جائے گا کیا تمہارے اندر کوئی صحابی ہے؟ جواباً کہا جائے گا جی ہاں! سو وہ فتح یاب ہو جائیں گے، اس کے بعد پھر جنگ ہو گی، اسی دوران پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے اندر کوئی تابعی ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! چنانچہ وہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے، اس کے بعد پھر لوگوں میں جنگ ہو گی، اسی دوران پوچھا جائے گا: کیا تمہارے اندر کوئی تبع تابعی ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! تو وہ بھی فتح یاب ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ فَضْلِ الْقُرُوْنِ الْاَوَّلِ وَالثَّانِیْ وَالثَّالِثِ وَالرَّابِعِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَالْخَامِسِ

باب چہارم: دورِاول، دورِدوم، دورِسوم، دورِ چہارم اور ایک روایت کے مطابق دورِپنجم کی فضیلت کا بیان

[12531/7090]..... وَعَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، (قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً؟) ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6695 صحيح مسلم: 2535 . (مسند احمد: 19906)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے میرا زمانہ سب سے بہتر ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد والے لوگوں کا اور پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ بہتر ہوگا، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جن سے گواہی طلب نہ کی جائے گی، مگر وہ پھر بھی گواہی دیں گے، وہ خیانتیں کریں گے، امانتوں کا پاس نہیں کریں گے، وہ نذر مانیں گے، مگر پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔'' سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا۔

[12532/7091]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا هُوَ شَرٌّ مِنَ الزَّمَانِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ، سَمِعْنَا ذٰلِكَ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ مَرَّتَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7068 . (مسند احمد: 12162)

ترجمۃ الحدیث— سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: تم پر جو بھی زمانہ آئے گا، وہ گزرے ہوئے زمانہ سے بدتر ہوگا، ہم نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ سنی تھی۔

بَابُ فِيْمَا وَرَدَ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ مُطْلَقًا

عربوں کی مطلق فضیلت کا بیان

[12533/7092]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَتْقَاهُمْ۔)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ۔)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِّي، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا))۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3353، 3490، صحیح مسلم: 2378. (مسند احمد: 9568)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔'' صحابہ نے کہا: ہم نے اس کے بارے میں تو سوال نہیں کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والے اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں، جن کے باپ بھی نبی ہیں، دادا بھی نبی ہیں اور پڑدادا خلیل اللہ ہیں۔'' صحابہ نے کہا: ہمارا سوال اس کے متعلق بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تم عرب کی کانوں (یعنی مختلف لوگوں) کے متعلق سوال کر رہے ہو؟ لوگ تو کانیں ہیں، ان میں سے زمانۂ جاہلیت کے بہتر لوگ، اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ انھیں دین کی سمجھ ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ وَمَا جَاءَ فِيْ بَعْضِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ
قریش اور بعض دیگر عرب قبائل کے فضائل کا بیان

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اِكْرَامِ قُرَيْشٍ وَعَدْمِ اِهَانَتِهِمْ اَوْ سَبِّهِمْ

باب اول: اس امر کا بیان کہ قریش کی تکریم کی جائے اور ان کی اہانت اور ان کو برا بھلا کہنے سے احتراز کیا جائے

[12537/7093]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يُرِدْ هَوْنَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3905 . (مسند احمد: 1473)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کر دے گا۔''

[12538/7094]..... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ لِيْ اَبِيْ: يَا بُنَيَّ اِنْ وَلِيْتَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاَكْرِمْ قُرَيْشًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَهَانَ قُرَيْشًا اَهَانَهُ اللّٰهُ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند البزار: 373، صحیح ابن حبان: 6269، المستدرك للحاكم: 74/4 . (مسند احمد: 460)

ترجمۃ الحدیث عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے کہا: پیارے بیٹے! اگر تمہیں لوگوں پر حکم رانی کا موقع ملے تو قریش کا اکرام کرنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''جس نے قریش کی توہین کی، اللہ اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔''

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ وَاَنَّ الْخِلَافَةَ حَقٌّ لَهُمْ

باب دوم: اس امر کا بیان کہ قریش کی اقتداء کی جائے اور خلافت ان ہی کا استحقاق ہے

[12543/7095]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ، صَالِحُهُمْ تَبَعٌ لِصَالِحِهِمْ، وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 512. (مسند احمد: 790)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے یہ بات میرے کانوں نے سنی اور میرے دل نے یاد کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ قریش کے پیروکار ہیں، نیک لوگ قریش کے نیک لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اور برے لوگ قریش کے برے لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں۔''

[12544/7096]..... حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ، مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔)) قَالَ: وَحَرَّكَ إِصْبَعَيْهِ يَلْوِيهِمَا هٰكَذَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3501، 7140، صحیح مسلم: 1820. (مسند احمد: 4832)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک دنیا میں دو آدمی باقی رہیں گے، یہ اقتدار ہمیشہ قریش میں رہے گا۔'' ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت دے کر دو کا اشارہ کیا۔

[12545/7097]..... عَنْ خُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَتَخَوَّلُنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ قُرَيْشٌ لَيَضَعَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنْ جَمَاهِيرِ الْعَرَبِ سِوَاهُمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2227. (مسند احمد: 17808)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن ہذیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے، بکر بن وائل کے قبیلہ میں سے کسی نے کہا: اگر قریش اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو یہ اقتدار ان سے نکل کر عربوں کے دوسرے قبائل میں چلا جائے گا، یہ سن کر سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تم غلط کہتے ہو، میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''بھلائی کا کوئی کام ہو یا برائی کا، قیامت تک ہر کام میں قریش ہی لوگوں کے سربراہ رہیں گے۔''

[12546/7098]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِي عَلٰى قُرَيْشٍ حَقًّا، وَإِنَّ لِقُرَيْشٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا، مَا حَكَمُوا فَعَدَلُوا، وَأُتْمِنُوا فَأَدَّوْا، وَاسْتُرْحِمُوا فَرَحِمُوا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الاوسط للطبرانی: 3012، مصنف عبدالرزاق: 19902 . (مسند احمد: 7653)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کچھ حقوق قریش کے ذمہ ہیں اور قریش کے لیے کچھ حقوق تمہارے ذمے ہیں، جب تک وہ عدل وانصاف سے فیصلے کرتے رہیں، جب ان کے پاس امانتیں رکھی جائیں تو وہ امانتیں ادا کرتے رہیں اور جب ان سے رحم کا مطالبہ کیا جائے تو وہ شفقت کرتے رہیں۔''

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ خُصُوْصِیَّاتِ قُرَیْشٍ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ لَهُمْ

باب سوم: قریش کے خصائص اور ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان

[12558/7099]..... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْقَوْمُ الْأَزْدُ، طَیِّبَةٌ أَفْوَاهُهُمْ، بَرَّةٌ أَیْمَانُهُمْ، نَقِیَّةٌ قُلُوبُهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 2788، صحیح ابن حبان: 6853 . (مسند احمد: 8437)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کے قبائل میں سب سے جلدی ہلاک ہونے والا قبیلہ قریش کا ہے، قریب ہے کہ ایک عورت ایک جوتے کے پاس سے گزرے اور کہے: یہ کسی قریشی آدمی کا جوتا ہے۔

مَا وَرَدَ فِیْ بَعْضِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ

بعض دیگر عرب قبائل کے فضائل

[12578/7100]..... (وَعَنْهُ اَیْضًا) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ صَدَقَةُ قَوْمِی، وَهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَی الدَّجَّالِ۔)) یَعْنِی بَنِی تَمِیمٍ۔ قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ: مَا كَانَ قَوْمٌ مِنَ الْأَحْیَاءِ أَبْغَضَ إِلَیَّ مِنْهُمْ فَأَحْبَبْتُهُمْ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ هٰذَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2543، 4366، صحیح مسلم: 2525 . (مسند احمد: 9068)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو تمیم کے بارے میں فرمایا: ''یہ صدقہ میری قوم کی طرف سے ہے اور یہ دجال کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔'' سیدنا ابو ہریرہ کہتے ہیں: اس سے پہلے بنو تمیم کے لوگ مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھے، لیکن میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں یہ فرماتے سنا، تب سے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

مَا جَاءَ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

ربیعہ اور مضر کے بارے میں وارد شدہ احادیث کا بیان

[12580/7101]..... عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((الْإِيمَانُ هَاهُنَا، الْإِيمَانُ هَاهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3302، 5303، صحيح مسلم: 51. (مسند احمد: 22343)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''ایمان یہاں ہے، ایمان یہاں ہے، اور شدت اور دلوں کی سختی اونٹوں کے مالکوں میں ہے، جہاں سے ربیعہ اور مضر میں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوں گے۔''

[12582/7102]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْجِ الْوَلِيدَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6200، صحيح مسلم: 675. (مسند احمد: 7260)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کی آخری رکعت سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی: ''اے اللہ! تو ں ہمارا رب ہے اور تیری ہی تعریف ہے، تو ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور بے کس مسلمانوں کو نجات دلا، اے اللہ! تو مضر پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر یوسف علیہ السلام کے دور جیسا قحط مسلط فرما۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْاَمْكِنَةِ
مختلف مقامات کے فضائل کے ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ
باب اول: مکہ مکرمہ کی فضیلت کا بیان

[12588/7103]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِيْ ثَنَا الْوَلِيْدُ الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبِي، وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَعْنَى قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يَفْدِيَ، وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ۔)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اكْتُبُوا لِي، فَقَالَ: ((اكْتُبُوا لَهُ۔)) فَقَالَ عَمٌّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ۔)) فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: وَمَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ، وَمَا يَكْتُبُونَ لَهُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اكْتُبُوا لَهُ خُطْبَتَهُ الَّتِي سَمِعَهَا، قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمٰنِ: لَيْسَ يُرْوٰى فِي كِتَابَةِ الْحَدِيثِ شَيْءٌ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ قَالَ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ۔)) مَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ خُطْبَتَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2434، صحيح مسلم: 1355 . (مسند احمد: 7242)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے مکہ مکرمہ فتح کرا دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھیوں کو روک لیا تھا اور اللہ نے اپنے رسول اور اہل ایمان کو مکہ پر تسلط دیا ہے، میرے لیے دن کے کچھ حصہ کے لیے اس شہر میں لڑائی کی اجازت دی گئی اب یہ قیامت تک کے لیے حرم ہے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار کو نہ دھمکایا جائے، یہاں پر گری ہوئی چیزوں کے ملنے پر اس کا اٹھانا ناجائز ہے، ہاں اگر کوئی اس کا اعلان کر سکتا ہو تو وہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے اسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے، وہ یا تو فدیہ قبول کر لے یا قاتل کو قتل کرے۔'' ایک یمنی آدمی، جس کا نام ابو شاہ تھا، نے کھڑے ہو کر کہا: اللہ کے رسول! یہ احکامات میرے لیے لکھوا دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو شاہ کے لیے لکھو۔'' پھر آپ ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ حدود حرم میں سے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دے دیں، کیونکہ یہ قبروں اور گھروں کے عام استعمال کی چیز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔'' ولید راوی کہتے ہیں: میں نے اوزاعی سے کہا کہ آپ ﷺ کے ارشاد ''ابو شاہ کے لیے لکھ دو'' کا کیا مطلب ہے؟ صحابہ نے اس کے لیے کیا لکھا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ کا مقصد تھا کہ جو خطبہ اس آدمی نے سنا ہے، وہ اس کے لیے لکھ دیا جائے، ابو عبدالرحمٰن نے کہا ہے کہ جواز کتابت حدیث کے بارے میں اس سے بڑھ کر کوئی حدیث صحیح نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ابو شاہ کے لیے آپ ﷺ کا خطبہ لکھا جائے۔

[12591/7104]..... عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْثُ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ فِيهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 104، 1832، صحیح مسلم: 1354. (مسند احمد: 16373)

ترجمۃ الحدیث سعید مقبری سے روایت ہے کہ جب عمرو بن سعید لڑائی کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف اپنے لشکر بھیج رہا تھا تو ابو شریح عدوی نے اس سے کہا: ''اے امیر! میں تمہیں ایک ایسی بات بتلاتا ہوں، جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے اگلے دن ارشاد فرمائی تھی، اس بات کو میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد کیا اور میری آنکھوں نے دیکھا، جہاں آپ ﷺ نے کلام فرمائی، سب سے پہلے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے روا نہیں کہ وہ اس شہر میں قتل و غارت کرے اور اس کے درخت کاٹے، اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کو بنیاد بنا کر مکہ میں لڑائی کا جواز پیش کرے تو تم اسے بتلا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ میں لڑائی کی اجازت دی تھی اور تمہیں اس کی اجازت نہیں دی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں یعنی تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی، آج اس کی حرمت اسی طرح بحال ہے، جیسے کل تھی، جو لوگ موجود ہیں، وہ ان لوگوں تک یہ باتیں پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں۔''

[12597/7105]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: ((عَلِمْتُ أَنَّكِ خَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ الْأَرْضِ إِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا أَنَّ أَهْلَكِ أَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا خَرَجْتُ۔)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْحَزْوَرَةُ عِنْدَ بَابِ الْحَنَّاطِينَ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 5954 . (مسند احمد: 18717)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حزورہ کے مقام پر رکے اور آپ ﷺ نے مکہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ تو اللہ کی سب سے بہتر اور اس کی محبوب ترین زمین ہے، اگر تیرے رہنے والے لوگ مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں از خود کبھی نہ جاتا۔'' عبدالرزاق راوی حدیث کہتے ہیں: حزورہ مقام باب الحناطین کے قریب ہے۔

[12598/7106]..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ مِنْ مَكَّةَ يَقُولُ لِمَكَّةَ: ((وَاللّٰهِ! إِنَّكِ لَأَخْيَرُ أَرْضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3925 . (مسند احمد: 18716)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے حزورہ مقام پر کھڑے ہو کر مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اللہ کی قسم! بے شک تو اللہ کی زمین میں سب سے بہتر اور محبوب ترین جگہ ہے، .....'' آگے سابق روایت کی طرح کے الفاظ ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِي مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ مَسْجِدُ مَكَّةَ

باب دوم: مسجد حرام یعنی مکہ کی مسجد کا تذکرہ

[12600/7107]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ مَا رُكِبَتْ إِلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّوَاحِلُ مَسْجِدُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَمَسْجِدِيْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 1075، مسند ابویعلی: 2266، سنن الکبریٰ للنسائی: 11347 . (مسند احمد: 14612)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جن مقامات کی طرف اونٹوں پر سفر کیا جاتا ہے، ان میں سے سب سے افضل اور بہترین مقامات ابراہیم علیہ السلام کی مسجد اور میری مسجد ہے۔''

[12601/7108]..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ۔)) قَالَ حُسَيْنٌ: فِيمَا سِوَاهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1406 . (مسند احمد: 14694)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ادا کی گئی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ادا کی گئی ایک نماز باقی مساجد کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ زَمْزَمَ

باب سوم: آب زمزم کی فضیلت

[12603/7109]..... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ لَمَّا رَكَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ جَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ مَاءً مَعِينًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 3713 . (مسند احمد: 21125)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے زمزم کا پانی نکالنے کے لیے اپنی ایڑی پر زور دیا تو اسماعیل علیہ السلام کی ماں کشادہ وادی (پر بنیری بنا کر) اس کو جمع کرنے لگ گئی۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ امِ اسماعیل ہاجرہ پر رحم فرمائے، اگر وہ اس پانی کو چھوڑ دیتی تو یہ جاری چشمہ ہوتا۔''

[12604/7110]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شُرِبَ لَهُ۔))

تخریج الحدیث حدیث محتمل للتحسین: سنن ابن ماجه: 3062 . (مسند احمد: 14849)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے، وہی مقصد پورا ہو جاتا ہے۔''

[12605/7111]..... عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طَاعِمٍ۔)) (يَعْنِیْ زَمْزَمَ)

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2473 . (مسند احمد: 21525)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آب زمزم بابرکت ہے اور کھانے والے کا کھانا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ کے فضائل کے ابواب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ حُرْمَتِهَا وَحَرَمِهَا

باب اول: مدینہ منورہ کی حرمت اور اس کے حرم ہونے کا بیان

[12608/7112]..... عَنْ أَبِي حَسَّانَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ فَيُؤْتٰى، فَيُقَالُ: قَدْ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْأَشْتَرُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ قَدْ تَفَشَّغَ فِي النَّاسِ أَفَشَيْءٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا خَاصَّةً دُونَ النَّاسِ إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي، قَالَ: فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتّٰى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ، قَالَ: فَإِذَا فِيهَا، ((مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔)) قَالَ: وَإِذَا فِيهَا، ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا، وَحِمَاهَا كُلُّهُ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَارَ بِهَا، وَلَا تُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ، وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا السِّلَاحُ لِقِتَالٍ۔)) قَالَ: وَإِذَا فِيهَا، ((الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، أَلَا! لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداود: 2035، سنن النسائی: 24/8. (مسند احمد: 959)

ترجمۃ الحدیث ابوحسان سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب کوئی حکم دیتے اور وہ کام کر کے کہا جاتا کہ ہم لوگوں نے فلاں فلاں کام کر دیا ہے تو وہ کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے، اشتر نے ان سے کہا: آپ جو ایسی ایسی بات کہہ جاتے ہیں، اب یہ لوگوں میں عام پھیل گئی ہے، کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جو آپ کو اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ نے بطورِ خاص ارشاد فرمائی ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے لوگوں سے الگ طور پر کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی، البتہ میں نے آپ سے ایک بات سنی ہوئی ہے، جو اس صحیفہ میں لکھی ہوئی ہے اور وہ صحیفہ میری تلوار کے میان میں محفوظ ہے، لوگوں کے اصرار پر انہوں نے وہ صحیفہ نکالا تو اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان لکھا ہوا تھا: ''جو شخص دین میں نیا کام جاری کرے یا کسی نئے کام کرنے والے کو تحفظ دے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی نفل یا فرض عبادت مقبول نہیں ہوگی۔'' نیز اس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ ''ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت کا اعلان کیا اور میں مدینہ منورہ کی حرمت کا اعلان کرتا ہوں، یہ دونوں حرّوں کے درمیان کا علاقہ حرم ہے اور اس کی تمام چراگاہوں میں سے گھاس نہ کاٹی جائے اور نہ اس کے شکار کو دھمکایا ڈرایا جائے اور یہاں پر گری ہوئی چیز کو نہ اٹھایا جائے، البتہ اگر کوئی اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو تو اٹھا سکتا ہے اور نہ حدودِ حرم میں درخت کاٹے جائیں، ہاں کوئی آدمی اپنے اونٹ چرا سکتا ہے اور یہاں لڑائی کے لیے ہتھیار نہ اٹھائے جائیں۔'' اور اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمام اہل ایمان کے خون برابر ہیں اور جب کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو امان دے دے تو سب مسلمان اس عہد و پیمان کو پورا کریں اور مسلمان اپنے دشمن کے مقابلہ میں سب مل کر ایک ہیں، یاد رکھو کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا اور نہ امان والے کو اس کی مدت امان میں قتل کیا جا سکتا ہے۔''

[12609/7113]..... وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عِيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3172، 6755، صحيح مسلم: 1370 . (مسند احمد: 615)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک حرم ہے، جس نے مدینہ میں کوئی بدعت جاری کی یا بدعتی کو پناہ دی، پس اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

[12613/7114]..... عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا ، وَجَعَلَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حِمًى۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1873، صحيح مسلم: 1372 . (مسند احمد: 7754)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرّ وں کے درمیان والی جگہ کو حرم قرار دیا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان دو حرّ وں کے درمیان ہرن پاؤں تو میں ان کو ڈراتا دھمکاتا نہیں اور آپ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل کو حرم قرار دیا تھا۔

[12623/7115]..... وَعَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدِ الْخُرَاسَانِيِّ سَمِعَ شُرَحْبِيْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ لَنَا، وَمَعَنَا فِخَاخٌ نَنْصِبُ بِهَا فَصَاحَ بِنَا وَطَرَدَنَا وَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ صَيْدَهَا؟ (يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ)۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند الحمیدی: 400، المعجم الکبیر الطبرانی: 4913. (مسند احمد: 21663)

ترجمۃ الحدیث شرجیل بن سعد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم اپنے باغ میں پرندوں کے شکار کے لیے جال لگائے ہوئے تھے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں دیکھ کر چیخ اٹھے اور ہمیں بھگا دیا اور کہا: کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں شکار کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

[12624/7116]..... عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَقِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بِئْرِ إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ، قَالَ: فَرَآنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ، فَيَنْزِعُهُ مِنِّي فَيُرْسِلُهُ وَيَقُولُ: أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 2728، المعجم الکبیر للطبرانی: 5533. (مسند احمد: 22708)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن عباد زرقی سے مروی ہے کہ وہ اِہاب کنویں کے قریب چڑیوں کا شکار کر رہے تھے، یہ ان کا اپنا کنواں تھا، وہ کہتے ہیں: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے وہاں دیکھ لیا، جبکہ میں نے ایک چڑیا پکڑی ہوئی تھی، انہوں نے وہ مجھ سے چھین کر چھوڑ دی اور کہا: پیارے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دو حرّ وں کے درمیان والی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِهَا بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَاَنْ يَذْهَبَ اللّٰهُ مِنْهَا الْوَبَاءَ

باب دوم: مدینہ اور اہل مدینہ کی خیر و برکت اور یہاں سے وباؤں کے ٹلنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا تذکرہ

[12625/7117]..... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ بِالسُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُونِي بِوَضُوءٍ.)) فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ، دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ، مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3914 . (مسند احمد: 936)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں باہر گئے، جب ہم حرّہ میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کا پانی لاؤ۔'' پس آپ ﷺ وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے اور پھر فرمایا: ''اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے، انہوں نے مکہ والوں کے لیے برکت کی دعا کی تھی، میں محمد بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں، میں تجھ سے اہل مدینہ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ ان کے مد اور صاع میں اہل مکہ سے دوگنا زیادہ برکت کر دے۔''

[12626/7118]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ حَرَامٌ، قَدْ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْبَرَكَةَ فِيهَا بَرَكَتَيْنِ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1363 . (مسند احمد: 1457)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مدینہ منورہ کے دو حرّوں کے درمیان والی جگہ حرم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے اسی طرح حرم قرار دیا ہے، جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! تو مدینہ میں دوگنا برکت نازل فرما اور اہل مدینہ کے صاع اور مد میں برکت فرما۔''

[12627/7119]..... وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَاجْعَلِ الْبَرَكَةَ بَرْكَتَيْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1374 . (مسند احمد: 11432)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے مد اور صاع میں برکت فرما اور اس کی برکت کو دوگنا کر دے۔''

[12628/7120]..... وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظُ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَتِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ سَأَلَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ كَمَا سَأَلَكَ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، إِنَّ الْمَدِينَةَ مُشْتَبِكَةٌ بِالْمَلَائِكَةِ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ، فَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1387 . (مسند احمد: 1593)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن مالک اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے مدینہ میں برکت فرما اور ان کے لیے ان کے صاع اور مد میں برکت فرما، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی اور انہوں نے جس طرح اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی، اسی طرح میں اہل مدینہ کے لیے دوگنا برکت کی دعا کرتا ہوں، مدینہ منورہ فرشتوں سے ڈھانپا ہوا ہے، اس کے داخلہ کے ہر راستہ پر دو دو فرشتے مقرر ہیں، جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، طاعون اور دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوسکیں گے، جو آدمی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ اسے اسی طرح پگھلا کر نیست و نابود کر دے گا، جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔''

[12632/7121]..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا، فَاجْعَلْهَا فِي الْجُحْفَةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6372، صحيح مسلم: 1376 . (مسند احمد: 24288)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہ روئے زمین پر سب سے زیادہ وبا زدہ زمین تھی، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت بھی اسی طرح ڈال دے، جیسے ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے، یا اس سے بھی زیادہ محبت ڈال اور اسے بیماریوں سے پاک کر کے صحت و پاکیزگی والا بنا دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت فرما اور اس کے بخار کو یہاں سے جحفہ میں منتقل کر دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ فَضْلِ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَالصَّبْرِ عَلٰى لَأْوَاءِ هَا وَكَرَاهَةِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا وَاِنَّهَا تَنْفِى الْخَبَثَ عَنْهَا

باب سوم: مدینہ منورہ کی سکونت، وہاں کے شدائد پر صبر اور شدائد سے گھبرا کر وہاں سے باہر چلے جانے کی کراہت اور اس امر کا بیان کہ مدینہ کی سرزمین برے لوگوں کو خود ہی باہر نکال دیتی ہے

[12637/7122]..... عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ أَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ ، فَذَكَرَتْ شِدَّةَ الْحَالِ ، وَأَنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ لَهَا: اجْلِسِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَصْبِرُ أَحَدُكُمْ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1377 . (مسند احمد: 5935)

ترجمۃ الحدیث مولائے زبیر یحنس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کی خادمہ ان کے پاس آئی اور اس نے حالات کی شدت کا شکوہ کیا، وہ چاہتی تھی کہ مدینہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلی جائے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: بیٹھ جا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''تم میں سے جو آدمی مدینہ منورہ میں پیش آنے والی تکالیف اور مصائب پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا۔''

[12638/7123]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَفْعَلْ ، فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 3112، سنن الترمذي: 3917 . (مسند احمد: 5437)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ اسے مدینہ میں موت آئے تو اس کی ضرور کوشش کرے، کیونکہ جو لوگ یہاں فوت ہوں گے، میں ان کے حق میں سفارش کروں گا۔''

[12639/7124]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ يَقُوْلُ: ((يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رِجَالٌ رَغْبَةً عَنْهَا ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔))

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابو يعلى: 5868 . (مسند احمد: 8018)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ مدینہ سے اعراض کرتے ہوئے یہاں سے چلے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ یہ بات جان لیں۔''

[12644/7125]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ ، قَالَ: تُوُفِّيَ أَخِي وَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنَّ أَخِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عِيَالًا وَلِي عِيَالٌ وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ بِعِيَالِي ، وَعِيَالِ أَخِي حَتّٰى نَنْزِلَ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَمْصَارِ ، فَيَكُونَ أَرْفَقَ عَلَيْنَا فِي مَعِيشَتِنَا ، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَخْرُجْ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 1374 . (مسند احمد: 11246)

ترجمۃ الحدیث: مولائے مہری ابوسعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے بھائی کا انتقال ہوگیا، میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، میں نے کہا: ابوسعید! میرے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے، وہ اہل وعیال چھوڑ گیا ہے، میرے اپنے بھی بال بچے ہیں، ہمارے پاس کچھ زیادہ مال بھی نہیں ہے، میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اپنے اور بھائی کے اہل وعیال کو لے کر کسی دوسرے علاقہ میں چلا جاؤں تاکہ وہاں ہمارے معاشی حالات کچھ بہتر ہوجائیں، انہوں نے کہا: تجھ پر افسوس، مدینہ چھوڑ کر مت جانا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو آدمی مدینہ منورہ میں آنے والے مصائب وشدائد پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا۔''

[12647/7126]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَوُعِكَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقِلْنِي فَأَبٰى ثُمَّ أَتَاهُ فَأَبٰى ، فَقَالَ: أَقِلْنِي فَأَبٰى فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالُوْا: خَرَجَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنَصِّعُ طَيِّبَهَا۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 7208، 7211، صحيح مسلم: 1383 . (مسند احمد: 14284)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اسلام پر بیعت کی، بعد میں اسے بخار ہوگیا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: آپ میری بیعت واپس کردیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا، وہ پھر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کردیا، اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت واپس کردیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کردیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے پوچھا تو صحابہ نے بتایا کہ وہ تو چلا گیا ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ منورہ ایک بھٹی کی مانند ہے، یہ برے لوگوں کو باہر نکال دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اچھے لوگوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔''

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ هَلَاكِ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ وَطَرَدِهِ عَنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب چہارم: اس امر کا بیان کہ جو آدمی اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے یا ان کے ساتھ بدسلوکی کا ارادہ کرے گا، اللہ اسے ہلاک اور اپنی رحمت سے دور کر دے گا

[12649/7127]..... عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ظُلْمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 6635، سنن الکبریٰ للنسائی: 4265. (مسند احمد: 16557)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ظلم کرتے ہوئے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا، اللہ اسے خوف زدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

[12651/7128]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أُمَرَاءِ الْفِتْنَةِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُ جَابِرٍ، فَقِيلَ لِجَابِرٍ: لَوْ تَنَحَّيْتَ عَنْهُ، فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَنُكِّبَ، فَقَالَ: تَعِسَ مَنْ أَخَافَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا: يَا أَبَتِ وَكَيْفَ أَخَافَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ مَاتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: 180/12، صحیح ابن حبان: 3738. (مسند احمد: 14818)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ظالم حکمرانوں میں سے ایک حکمران مدینہ منورہ آیا، اس وقت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہو چکی تھی، کسی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ اس سے ایک طرف ہی رہیں تو بہتر ہوگا، پس وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چلتے ہوئے گئے تو انہیں چوٹ لگ گئی پس انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ آدمی جس نے رسول اللہ ﷺ کو خوف زدہ کیا، ان کے دونوں یا ایک بیٹے نے کہا: ابا جان! اس نے اللہ کے رسول ﷺ کو کیسے خوف زدہ کیا؟ آپ ﷺ تو وفات پا چکے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا اس نے مجھے ڈرایا۔''

[12652/7129]..... عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1387 . (مسند احمد: 1558)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے یا ان کے ساتھ برا سلوک کرنے کا ارادہ کیا، اللہ اسے اس طرح نیست و نابود کر دے گا، جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔''

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ تَعَالَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ وَثُبُوْتِ الْإِيْمَانِ بِهَا اِلٰى اٰخِرِ الزَّمَانِ

باب پنجم: اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو طاعون اور دجال کے دخول سے محفوظ رکھا ہے اور آخری زمانے تک یہاں اہل ایمان باقی رہیں گے

[12655/7130]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1880، 5731، صحيح مسلم: 1379 . (مسند احمد: 8876)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ منورہ کے داخلی راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، دجال اور طاعون مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔''

[12657/7131]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَطَأُ الْأَرْضَ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرْفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1881، صحيح مسلم: 2943 . (مسند احمد: 12986)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور وہ تمام روئے زمین کو روند دے گا، ما سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، جب وہ مدینہ منورہ کی طرف آئے گا، تو وہ اس کے ہر راستے پر فرشتوں کی صفوں کو پائے گا اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، پھر وہ جرف کی شورزدہ زمین کی طرف جائے گا اور وہاں اپنے ڈیرے ڈالے گا، مدینہ منورہ تین دفعہ جھٹکے گا اور اس میں موجود ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔''

[12659/7132]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1876، صحيح مسلم: 147 . (مسند احمد: 7846)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ ﷺ لِلْمَدِیْنَةِ وَتَسْمِیَتِهَا بِطَيْبَةَ وَكَرَاهَةِ تَسْمِیَتِهَا بِيَثْرِبَ

باب ششم: نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت اور آپ کا اس کو طیبہ کا نام دینا اور اس کے یثرب کے نام کو ناپسند کرنا

[12660/7133]..... عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ جُدْرَانَ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1802، 1886 . (مسند احمد: 12619)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفر سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کی نظر جب مدینہ کی دیواروں پر پڑتی تو مدینہ سے محبت کی وجہ سے آپ ﷺ اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اسے بھی تیز چلنے کے لیے حرکت دیتے۔

[12663/7134]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ: يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1871، صحيح مسلم: 1382 . (مسند احمد: 7232)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی یعنی اپنی فضیلت و مرتبہ کے لحاظ سے سب پر غالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ جائے گی، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، جبکہ یہ مدینہ ہے، یہ منافق اور بدکردار لوگوں کو یوں نکال دے گا، جیسے آگ کی بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ خَرَابِ الْمَدِيْنَةِ آخِرَ الزَّمَانِ

باب ہفتم: آخری زمانہ میں مدینہ منورہ کی ویرانی کا بیان

[12665/7135]..... عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَتَعَجَّلَتْ رِجَالٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَبَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِتْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيلَ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ، أَمَا إِنَّهُمْ سَيَدَعُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ۔))ثُمَّ قَالَ: ((لَيْتَ شِعْرِي مَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بُرُوكًا بِبُصْرٰى كَضَوْءِ النَّهَارِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 430، صحیح ابن حبان: 6841. (مسند احمد: 21289)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر سے واپس ہوئے اور ہم ذوالحلیفہ میں ٹھہرے، کچھ لوگ تو مدینہ منورہ کی طرف جلدی چلے گئے، رسول اللہ ﷺ نے رات وہیں بسر کی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی رات گزاری، صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ان حضرات کے متعلق پوچھا کہ ''وہ کہاں ہیں؟'' بتلایا گیا کہ وہ تو مدینہ کی طرف جلدی چلے گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مدینہ کی طرف اور اپنی بیویوں کی طرف جلدی چلے گئے، خبردار! عنقریب ایک دور آئے گا کہ مدینہ کی اچھی بھلی حالت ہونے کے باوجود یہ مدینہ کو چھوڑ جائیں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ مجھے علم ہو کہ یمن کے جبل وارق سے کب وہ آگ نمودار ہوگی، جس سے بصریٰ میں بیٹھے ہوئے اونٹوں کی گردنیں یوں چمکیں گی، جیسے دن میں چمکتی ہیں۔''

[12667/7136]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَدَعَنَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةَ وَهِيَ خَيْرُ مَا يَكُونُ مُرْطِبَةٌ مُونِعَةٌ۔)) فَقِيلَ: مَنْ يَأْكُلُهَا؟ قَالَ: ((الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1874، صحیح مسلم: 1389. (مسند احمد: 9067)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ، مدینہ کو چھوڑ جائیں گے، حالانکہ یہ ہر لحاظ سے خوش گوار اور آسودہ زندگی والا ہوگا اور اس کے پھل خوب پکے ہوئے ہوں گے۔'' کسی نے کہا: تب وہاں کے پھل وغیرہ کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پرندے اور درندے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِيْ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

باب ہشتم: مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان

[12673/7137]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 774، مسند البزار: 426. (مسند احمد: 1605)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ادا کی ہوئی ایک نماز عام مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے، ماسوائے مسجد حرام کے۔''

[12674/7138]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1395. (مسند احمد: 4838)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ادا کی ہوئی ایک نماز عام مسجد میں ادا کی ہوئی ہزار نمازوں سے بہتر ہے، ماسوائے مسجد حرام کے، وہاں کی نماز اس نماز سے افضل ہے۔''

[12676/7139]..... عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى، فَقَالَتْ: لَئِنْ شَفَانِي اللّٰهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَبَرِئَتْ فَتَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتُ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1396. (مسند احمد: 26826)

ترجمۃ الحدیث ابراہیم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بیمار پڑ گئی اور اس نے کہا: اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی، وہ تندرست ہوگئی اور اس نے جانے کی تیاری کی اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی، انہیں سلام کہا اور اپنے ارادہ سے ان کو مطلع کیا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیٹھو اور جو کچھ میں نے تیار کیا، وہ کھاؤ اور مسجد نبوی میں ہی نماز پڑھ لو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اس مسجد میں ادا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ایک نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے، ماسوائے کعبہ کی مسجد کے۔''

[12677/7140]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَدَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: ((أَيْنَ تُرِيدُ؟)) قَالَ: أُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَصَلَاةٌ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ يَعْنِي مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 1624، مسند البزار: 429. (مسند احمد: 11734)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کو الوداع کرنے لگے تو اس سے پوچھا: ''اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟'' اس نے کہا: بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ادا کی گئی ایک نماز دیگر مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، ماسوائے مسجد حرام کے۔''

حُكْمُ دُخُوْلِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ وَبَيَانُ اَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِیِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ

مسجد میں مشرک کے داخل ہونے کا حکم، اس امر کا بیان کہ جس مسجد کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ مسجد نبوی ہے، جو مدینہ منورہ میں واقع ہے

[12681/7141]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اخْتَلَفَ رَجُلَانِ أَوْ امْتَرَيَا، رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، قَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْعَمْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ، فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((هُوَ هٰذَا الْمَسْجِدُ لِمَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: فِي ذَاكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ، يَعْنِي مَسْجِدَ قُبَاءَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 323. (مسند احمد: 11178)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوخدرہ اور بنوعمر بن عوف کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا کہ قرآن کریم میں جس مسجد کے متعلق آیا ہے کہ اس مسجد کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، اس سے کون سی مسجد مراد ہے؟ بنوخدرہ کے شخص نے کہا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے اور بنوعمر بن عوف کے آدمی نے کہا: اس سے مراد مسجدِ قباء ہے۔'' وہ دونوں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد تو میری یہی مسجد یعنی مسجد نبوی ہے، ہاں مسجد قباء میں بھی بہت زیادہ خیر و بھلائی ہے۔''

ما جَاءَ فِي اَصْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَائِهِ

مسجد نبوی کے پلاٹ اور تعمیر کا بیان

[12683/7142]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّجَّارِ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَامِنُونِي بِهِ۔)) فَقَالُوْا: لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيهِ وَهُمْ يُنَاوِلُونَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ۔)) قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2774، 3932، صحيح مسلم: 524. (مسند احمد: 12178)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی والی جگہ بنونجار کی ملکیت تھی، اس میں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم مجھ سے اس پلاٹ کی قیمت طے کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے اور نبی کریم ﷺ جب اس کی تعمیر کر رہے تھے اور وہ لوگ تعمیر کے سلسلہ میں چیزیں اٹھا اٹھا کر آپ ﷺ کو پکڑا رہے تھے تو آپ ﷺ اس وقت یہ اشعار پڑھ رہے تھے: أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ۔ (خبردار! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔) مسجد نبوی کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہو جاتا، آپ ﷺ وہیں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

[12684/7143]..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَجَعَلْنَا نَنْقُلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَتَتَرَّبُ رَأْسُهُ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي أَصْحَابِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: ((وَيْحَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 447، 2812، صحيح مسلم: 2915. (مسند احمد: 11011)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مسجد تعمیر کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم فرمایا، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے، جبکہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے، اس وجہ سے ان کا سر غبار آلود ہو گیا، سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، البتہ میرے ساتھیوں نے مجھے بتلایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے سر سے مٹی جھاڑ رہے تھے اور ساتھ ساتھ فرما رہے تھے: ''سمیہ کے بیٹے! اللہ تجھ پر رحم کرے، ایک باغی گروہ تجھے قتل کرے گا۔''

مَنْ زَادَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد نبوی میں توسیع کرنے والوں کا بیان

[12686/7144]..... عَنْ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ ، وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا ، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً ، وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ ، وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 446 . (مسند احمد: 6139)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی اینٹوں سے تعمیر ہوئی تھی اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی اور اس کے ستون کھجور کے تنوں کے تھے، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں اس میں کوئی اضافہ نہ کیا، البتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے نئے سرے سے تعمیر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ والی بنیادوں پر ہی اسکی بنیادیں اٹھائیں اور انہوں نے اسے اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے تعمیر کیا اور اس کے ستون لکڑی کے بنائے، بعد ازاں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے تعمیر کیا اور اس میں بہت زیادہ توسیع بھی کی، انہوں نے اس کی دیواروں کو منقش پتھروں سے چونا گچ کیا اور اس کے ستون منقش پتھروں سے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی۔

فِيْ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کے مابین جگہ کی فضیلت اور منبر والی جگہ کی فضیلت کا بیان

[12688/7145]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 7335، صحيح مسلم: 1391 . (مسند احمد: 7223)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

[12689/7146]..... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ اِلٰى حُجْرَتِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ مِنْبَرِيْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث: صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 1784، مسند البزار: 1196، شرح مشکل الآثار: 2883. (مسند احمد: 15187)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے منبر اور میرے حجرے کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔''

[12692/7147]..... حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي مَعَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا۔

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 502، صحیح مسلم: 509. (مسند احمد: 16516)

ترجمۃ الحدیث: یزید بن ابی عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا کرتا تھا، وہ مصحف کے قریب والے ستون کے قریب نماز ادا کیا کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے قریب نماز ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے قریب نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔''

[12695/7148]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْلِفُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا أَمَةٌ عَلٰى يَمِينٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ رَطْبٍ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: اخرجه ابن ماجه: 2326. (مسند احمد: 10711)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس منبر کے قریب کوئی مرد یا عورت گناہ والی قسم اٹھائے، خواہ وہ ایک تازہ مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو، اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فِيْ صِفَةِ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟

رسول اللہ ﷺ کے منبر کی کیفیت اور اس امر کا بیان کہ وہ کس چیز سے بنا ہوا تھا

[12696/7149]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ جِذْعُ نَخْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ يُسْنِدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَيْهِ، إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ، أَوْ حَدَثَ أَمْرٌ يُرِيدُ أَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ، فَقَالُوْا: أَلَا نَجْعَلُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَيْئًا كَقَدْرِ قِيَامِكَ؟ قَالَ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَفْعَلُوْا۔)) فَصَنَعُوْا لَهُ مِنْبَرًا ثَلَاثَ مَرَاقٍ۔ قَالَ: فَجَلَسَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَخَارَ الْجِذْعُ كَمَا تَخُورُ الْبَقَرَةُ جَزَعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْتَزَمَهُ وَمَسَحَهُ حَتّٰى سَكَنَ۔

تخریج الحدیث حسن: صحيح البخاری: 3583 . (مسند احمد: 5886)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی میں کھجور کا ایک تنا تھا، جمعہ کے دن یا کسی خاص موقع پر رسول اللہ ﷺ لوگوں سے مخاطب ہونا چاہتے تو اپنی پشت اس کے ساتھ لگا کر کھڑے ہو جاتے، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے کھڑے ہونے کے لیے بلند چیز نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔'' تو انہوں نے تین سیڑھیوں والا ایک منبر تیار کر دیا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے اس پر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی جدائی پر غمگین ہو کر وہ تنا اس طرح بلند آواز سے جزع فزع کرنے لگا، جیسے گائے جزع فزع کرتی ہے، تو آپ ﷺ نے جا کر اسے سینہ سے لگایا اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔

[12697/7150]..... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ؟ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ؟ وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ؟ وَأَيُّ يَوْمٍ صُنِعَ؟ وَأَيُّ يَوْمٍ وُضِعَ؟ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ، أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ، فَقَالَ لَهَا: ((مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهَا إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ۔)) فَأَمَرَتْهُ فَذَهَبَ إِلَى الْغَابَةِ فَقَطَعَ طَرْفَاءَ فَعَمِلَ الْمِنْبَرَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ فَكَبَّرَ هُوَ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔)) فَقِيلَ لِسَهْلٍ: هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِذْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ، قَالَ: قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي كَانَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 448، 2094، صحیح مسلم: 544. (مسند احمد: 22871)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ آپ ﷺ کا منبر کس چیز سے بنا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی کا بنا ہوا ہے؟ اسے کس نے کب بنایا ہے اور کس دن لا کر اسے رکھا گیا؟ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو پہلے دن اس پر تشریف رکھتے دیکھا، نبی کریم ﷺ نے ایک خاتون کو پیغام بھیجا تھا، جس کا غلام بڑھئی تھا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم اپنی غلام بڑھئی سے کہو کہ وہ لوگوں سے میرے مخاطب ہوتے وقت بلند جگہ بیٹھنے کے لیے لکڑی کی کوئی چیز تیار کر دے۔'' اس خاتون نے اس غلام کو اس کا حکم دیا، تو وہ جنگل میں گیا اور وہاں سے جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر لایا اور اس نے تین سیڑھیوں پر مشتمل ایک منبر تیار کر دیا، چنانچہ اس خاتون نے وہ منبر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا، چنانچہ اسے اس کی اسی جگہ پر رکھا گیا، جہاں تم اسے اب دیکھ رہے ہو، آپ ﷺ پہلے دن اس منبر پر بیٹھے، آپ ﷺ نے اسی پر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا اس کے بعد الٹے پاؤں نیچے اتر کر زمین پر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا، اس کے بعد آپ ﷺ پھر منبر پر چلے گئے، تا آنکہ نماز سے فارغ ہوئے، نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میں نے عمداً یہ کام کیا ہے، تاکہ تم میری اقتدا کر سکو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ لو۔'' سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اس تنے کا کوئی ایسا واقعہ بھی پیش آیا تھا جو لوگ بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ایسا ہوا تھا۔

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ مُجْتَمِعَةً

تینوں مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے فضائل

[12699/7151]..... عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَهُوَ جَاءَ مِنَ الطُّورِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ، قَالَ: أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْحَلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو داؤد الطیالسی: 1348، المعجم الکبیر للطبرانی: 2160. (مسند احمد: 23850)

ترجمۃ الحدیث عمر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے روایت ہے کہ ابو بصرہ غفاری کی طور سے واپسی پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے کہا: کہاں سے آ رہے ہو؟ انھوں نے کہا: طور سے، میں وہاں نماز ادا کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم روانگی سے قبل مجھ سے ملتے تو تم وہاں نہ جاتے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''پالانوں کو نہ کسا جائے، یعنی سفر کا خصوصی اہتمام نہ کیا جائے، مگر تین مساجد کی طرف، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔''

[12700/7152]..... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1189، صحیح مسلم: 1397. (مسند احمد: 7191)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی بھی جگہ کی طرف بطور خاص سفر نہ کیا جائے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلَاةِ فِیْهِ وَمَا جَاءَ فِیْ مَسْجِدِ الْفَضِیْخِ

مسجد قباء اور اس میں نماز کی فضیلت اور مسجد فضیخ کا بیان

[12702/7153]..... عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ یَعْنِی مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَیُصَلِّیَ فِیْهِ كَانَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1412، سنن النسائی: 37/2. (مسند احمد: 15981)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے گھر سے روانہ ہو کر مسجد قباء میں جا کر نماز ادا کرے، اس کا یہ عمل عمرہ کے برابر ہے۔''

[12703/7154]..... عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ یَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَ مَاشِیًا یَعْنِیْ مَسْجِدَ قُبَاءَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1191، صحیح مسلم: 1399. (مسند احمد: 5330)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سوار اور کبھی پیدل جا کر قباء مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ فَضْلِ الْبَقِیْعِ وَاُحُدٍ وَالْحِجَازِ

باب نہم: بقیع، احد اور حجاز کی فضیلت کا بیان

[12707/7155]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ مُوَیْهِبَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ! إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَانْطَلِقْ مَعِي۔)) فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا وَقَفَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ ، قَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ ، لِيَهْنِ لَكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ ، مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا نَجَّاكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ ، أَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يَتْبَعُ أَوَّلُهَا آخِرَهَا ، الْآخِرَةُ شَرٌّ مِنَ الْأُولٰى۔)) قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ! إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ ، وَخُيِّرْتُ بَيْنَ ذٰلِكَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَنَّةِ۔)) قَالَ: قُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي فَخُذْ مَفَاتِيحَ الدُّنْيَا وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ ، قَالَ: ((لَا ، وَاللّٰهِ! يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ ، لَقَدْ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَالْجَنَّةَ۔)) ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَبُدِئَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْعِهِ الَّذِي قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ حِينَ اَصْبَح۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 871/22، المستدرك للحاكم: 55/3، سنن الدارمی: 36/1 . (مسند احمد: 15997)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیدنا ابومویہبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے آدھی رات کو مجھے بیدار کیا اور فرمایا: ''ابومویہبہ! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع قبرستان والوں کے لیے مغفرت کی دعا کروں، تم بھی میرے ساتھ چلو۔'' میں آپ ﷺ کے ہمراہ چل پڑا، آپ ﷺ وہاں جا کر جب ان کے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، تم جس حال میں ہو، وہ تمہیں مبارک ہو، ان حالات سے کہ جن میں اب لوگ ہیں، کاش کہ تم جان لو کہ اللہ نے تمہیں کس چیز سے بچا لیا ہے، فتنے اندھیری رات کے حصوں کی مانند ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار آ رہے ہیں، بعد میں آنے والا فتنہ پہلے سے بدتر ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''ابومویہبہ! مجھے دنیا اور اس میں ہمیشگی کے خزانے دیئے گئے ہیں اور اس کے بعد جنت دی گئی ہے اور مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں دنیا یا اپنے رب کی ملاقات اور جنت میں سے جس چیز کا انتخاب کرنا چاہوں، کر لوں۔'' ابومویہبہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ ﷺ دنیا کے خزانوں اور اس میں ہمیشگی اور اس کے بعد جنت کا انتخاب فرما لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابومویہبہ! اللہ کی قسم! ایسا نہیں میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کا انتخاب کر لیا ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے اہل بقیع کے حق میں مغفرت کی دعائیں کیں اور واپس چل دیئے، دوسرے دن صبح کو ہی رسول اللہ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12709/7156]..... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، فَلَمَّا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الكبير للطبرانی: 6467 . (مسند احمد: 15659)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سوید انصاری رضی اللہ عنہ، جو کہ اصحابِ رسول میں سے تھے، سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم اللہ کے نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ خیبر سے واپس آ رہے تھے، جب آپ ﷺ کو احد پہاڑ دکھائی دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر، احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[12711/7157]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا، فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ: ((اسْكُنْ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3675، 3699 . (مسند احمد: 12106)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جبل احد پر تشریف لے گئے، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آ گئے، ان کی آمد پر پہاڑ ہلنے لگا، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''رک جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ بِلَادٍ وَاَمَاكِنَ وَجِهَاتٍ اُخْرٰى

مختلف شہروں اور مقامات و جہات کے فضائل

فِيْ فَضَائِلِ الشَّامِ مُطْلَقًا

مطلق طور پر شام کے فضائل کا بیان

[12717/7158]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اِلٰى اَنْ تَكُوْنَ جُنُوْدٌ مجَنَّدَةٌ، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: فَخِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ، عَلَيْكَ بِالشَّامِ ثَلَاثًا، عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَمَنْ أَبٰى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ، وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2483 . (مسند احمد: 17005)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب اسلام کو اس قدر غلبہ حاصل ہوگا کہ اہل اسلام کے بہت سے لشکر ہوں گے، ایک لشکر شام میں ایک یمن میں اور ایک عراق میں ہوگا۔'' تو ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ دور نصیب ہو تو میرے لیے کسی علاقہ کا انتخاب فرما دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ملک شام میں رہنا، تم شام کو لازم پکڑنا، بس تم شام میں رہنا، جو اس علاقے کا انکار کرے تو وہ یمن میں چلا جائے اور وہاں کے جوہڑوں کا پانی پیے، پس بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کی حفاظت کی ضمانت دی ہے۔''

[12720/7159]..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا فِي مَنَامِي أَتَتْنِي الْمَلَائِكَةُ، فَحَمَلَتْ عَمُودَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ وِسَادَتِي فَعَمَدَتْ بِهِ إِلَى الشَّامِ أَلَا فَالْإِيمَانُ حَيْثُ تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: مسند الشامیین : 1357 . (مسند احمد: 17775)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس فرشتے آئے، میں نے خواب دیکھا کہ انہوں نے کتاب کا عمود میرے تکیے کے نیچے سے کھینچ لیا، پھر اس کو لے کر شام کی طرف کا قصد کیا، خبردار اصل ایمان شام کے اس علاقے میں ہوگا، جہاں فتنے بپا ہوں گے۔''

[12722/7160]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، إِذْ قَالَ: ((طُوبٰى لِلشَّامِ۔)) قِيلَ: وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 3954 . (مسند احمد: 21607)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے مختلف اشیاء پر مکتوب قرآن مجید جمع کر رہے تھے، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شام کے لیے خوشخبری ہے؟'' کسی نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے فرشتوں نے اپنے پروں کو اس پر پھیلا رکھا ہے۔''

[12724/7161]..... عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ويَمَنِنَا۔)) مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ وَفِي مَشْرِقِنَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ هُنَالِكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7094 . (مسند احمد: 5642)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام اور یمن میں برکت فرما۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور ہمارے مشرق کے حق میں بھی دعا ہو جائے، لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہاں سے تو شیطان کے سینگ نمودار ہوں گے اور دنیا کے شر و فساد کے دس حصوں میں سے نو حصے وہیں ہوں گے۔''

[12725/7162]..... وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 6، سنن الترمذی: 2192 . (مسند احمد: 20361)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل شام خرابیوں اور فساد میں مبتلا ہو گئے، تو تم مسلمانوں میں کوئی بھلائی نہ ہوگی اور میری امت میں سے ایک گروہ کی اللہ کی طرف سے ہمیشہ مدد کی جائے گی، ان سے اختلاف کرنے والے قیامت تک ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے۔''

فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حِمْصَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَسْجِدِهَا

حمص، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی فضیلت کا بیان

[12734/7163]..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام سَأَلَ اللّٰهَ ثَلَاثًا أَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ الثَّالِثَةُ، فَسَأَلَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: سنن ابن ماجه: 3377 . (مسند احمد: 6644)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی دو دعائیں قبول کر لیں، ہمیں امید ہے کہ اللہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کرے گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ ان کا فیصلہ اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہو، اللہ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی، انہوں نے دوسری دعا یہ کی کہ اللہ ان کو ایسی حکومت دے کر ایسی حکومت ان کے بعد کسی اور کو نہ ملے، اللہ نے ان کی یہ دعا بھی قبول فرمائی، انہوں نے تیسری دعا یہ کی کہ جو آدمی اپنے گھر سے محض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد اقصیٰ کو جائے، وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جائے، جیسا وہ اپنی ولادت کے روز تھا، ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا بھی قبول کر لی ہوگی۔''

فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ مُطْلَقًا

مطلق طور پر یمن کی فضیلت کا بیان

[12736/7164]..... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ قَالَ: أَقْبَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ ، لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِيهِ أَحَدٌ ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰكَذَا إِلٰى لَخْمٍ وَجُذَامٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: التاریخ الکبیر للبخاری : 87/5، المعجم الکبیر للطبرانی: 857/22. (مسند احمد: 13346 ١٣٣٤٦)

ترجمۃ الحدیث عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ دمشق میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں گئے، جب وہ آئے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث بیان کریں، جو آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم براہ راست سنی ہو اور آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی واسطہ نہ ہو، سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اصل ایمان تو یمنی ہے، اسی طرح لخم اور جذام قبیلوں تک۔''

[12737/7165]..... عَـنْ أَبِـي مَسْـعُـودٍ الْأَنْـصَـارِيِّ ، قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ بِيَـدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((الْإِيمَانُ هَاهُنَا۔)) قَالَ: ((أَلَا! وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ اَذْنَابِ الْإِبِلِ ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3302، 5303، صحیح مسلم: 51. (مسند احمد: 22343)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اصل ایمان یہاں ہے اور شدت اور دلوں کی سختی اونٹوں کے مالکوں میں ہے، جہاں شیطان کا سینگ نمودار ہوگا، ربیعہ اور مضر قبائل میں۔''

فِيْ فَضْلِ اَهْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کی فضیلت

[12738/7166]..... عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْإِيمَانُ يَمَانٍ ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ، أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ فَهُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا ، وَالْكُفْرُ قِبَـلَ الْـمَشْرِقِ ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4389، صحیح مسلم: 52. (مسند احمد: 8942)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اصل ایمان یمنیوں کا ہے، فقاہت بھی یمن کی اور حکمت و دانائی بھی یمن کی بہتر ہے، تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، یہ بہت زیادہ نرم دل ہیں اور کفر مشرق کی طرف زیادہ ہے اور فخر اور تکبر اونٹ اور گھوڑے پالنے والوں اور دیہاتی لوگوں میں ہے اور بکریاں پالنے والوں میں سکینت اور نرم خوئی ہے۔''

[12739/7167]..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَقِطَعِ السَّحَابِ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ۔)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ عِنْدَهُ وَمِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((كَلِمَةً خَفِيَّةً إِلَّا أَنْتُمْ۔))

تخریج الحدیث: **حسن**: مصنف ابن ابی شیبة: 183/12، مسند ابویعلی: 7401، المعجم الکبیر للطبرانی: 1549 . (مسند احمد: 16758)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، بادلوں کے ٹکڑوں کی مانند خوش منظر اور مفید ہیں، یہ روئے زمین کے تمام لوگوں سے زیادہ بھلائی والے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اور ہم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے فرمایا: ''تمہارے سوا۔''

[12742/7168]..... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اطَّلَعَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ۔)) وَاطَّلَعَ مِنْ قِبَلِ كَذَا فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔))

تخریج الحدیث: **صحیح لغیرہ**: سنن الترمذی: 3934 . (مسند احمد: 21610)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما۔''

[12745/7169]..... عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ۔)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ، فَقَالَ: ((مِنْ مُقَامِي إِلٰى عُمَانَ۔)) وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَنْشَعِبُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2301 . (مسند احمد: 22436)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: رسول اللہ ﷺ کے خادم سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض کے کنارے پر موجود ہوں گا لوگوں کو پیچھے ہٹاؤں گا تاکہ اہل یمن قریب آ کر آسانی سے پانی پی سکیں، میں اپنا عصا لوگوں کے اوپر سے لہراؤں گا۔'' آپ سے حوض کوثر کے عرض کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا عرض میری اس جگہ سے عمان تک کے برابر ہوگا۔'' جب آپ ﷺ سے اس کے مشروب کی ہیئت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، جنت سے دو پر نالے بہہ کر اس میں گر رہے ہیں گے، ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔''

فِيْ فَضْلِ عَمَّانَ وَعَدَنَ وَاَهْلِهَا

عمان، عدن اور وہاں کے باشندوں کی فضیلت

[12746/7170]..... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا: عَمَّانُ، يَنْضَحُ بِنَاحِيَتِهَا الْبَحْرُ، بِهَا حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ، لَوْ أَتَاهُمْ رَسُولِي مَا رَمَوْهُ بِسَهْمٍ وَلَا حَجَرٍ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: مسند ابویعلی: 106 . (مسند احمد: 308)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں عمان نامی ایک سرزمین کو جانتا ہوں، جس کے ایک پہلو میں سمندر بہتا ہے، وہاں عرب کا ایک ایسا قبیلہ آباد ہے، اگر میرا نمائندہ ان کے پاس جاتا تو وہ اس پر نہ تیر چلاتے اور نہ پتھر مارتے۔''

[12748/7171]..... وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَضَرَبُوهُ وَسَبُّوهُ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَهْلَ عَمَّانَ أَتَيْتَ مَا ضَرَبُوكَ وَلَا سَبُّوكَ۔))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2544 . (مسند احمد: 19771)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کسی عربی قبیلے کی طرف نمائندہ بنا کر روانہ فرمایا، تو اس قبیلہ والوں نے اسے مارا اور برا بھلا بھی کہا، اس نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم اہل عمان کے ہاں جاتے تو وہ تمہیں نہ مارتے اور نہ برا بھلا کہتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْمَا وَرَدَ فِيْ اَهْلِ فَارِسٍ وَمَدِيْنَةَ مَرْوَ مِنْ اَعْمَالِ خُرَاسَانَ

باب پنجم: اہل فارس اور خراسان کے نواح میں واقع مرو شہر کے بارے میں وارد نصوص کا بیان

[12754/7172]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهٗ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2546 . (مسند احمد: 8081)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا ستاروں پر ہوتا، پھر بھی فارس یا اہل فارس کا ایک آدمی جا کر اسے ضرور حاصل کر لیتا۔''

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْمَا وَرَدَ فِيْ مِصْرَ وَجِهَةِ الْغَرَبِ

باب ششم: مصر اور مغرب کی سمت کے بارے میں وارد احادیث کا بیان

[12756/7173]..... عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا۔)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ، يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2543 . (مسند احمد: 21520)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ عنقریب مصر کو فتح کرو گے، یہ وہ سرزمین ہے جس میں قیراط استعمال ہوتا ہے، جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کو امان حاصل ہے اور ان کا میرے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی ہے اور جب تم وہاں دو آدمیوں کو ایک اینٹ کے برابر جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل آنا'' میں نے شرجیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کے برابر جگہ کے بارے میں لڑائی کرتے دیکھا تو میں وہاں سے چلا آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْاَزْمِنَةِ غَيْرِ مَا تَقَدَّمَ فِي الْكِتَابِ

کتاب میں مذکورہ مقامات کے علاوہ دیگر اوقات کے فضائل کے ابواب

فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضَائِلِ بَعْضِ الْاَيَّامِ

بعض ایام کی فضیلت میں وارد احادیث کا بیان

[12757/7174]..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تُفْتَحُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا مَرَّتَيْنِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2565 . (مسند احمد: 9053)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر سوموار اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، جو بندے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے ان سب کی اس دن مغفرت کر دی جاتی ہے، لیکن جن دو مسلمانوں کی آپس میں دشمنی یا نفرت ہو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کا معاملہ مؤخر رکھو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔''

فِيْ فَضْلِ الْبُكُوْرِ

صبح کے اوقات کی فضیلت

[12759/7175]..... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند البزار: 696، مسند ابويعلى: 4625 . (مسند احمد: 1320)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے ان کے صبح کے اوقات میں برکت فرما۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12760/7176]..... عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا۔)) قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، قَالَ: وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2606، سنن الترمذی: 1212، سنن ابن ماجه: 2236. (مسند احمد: 19479)

ترجمۃ الحدیث سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت فرما۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو صبح کے وقت روانہ کیا کرتے تھے، صخر ایک تاجر آدمی تھے، یہ اپنے غلاموں کو تجارت کے لیے صبح کے وقت روانہ کیا کرتے تھے، اس کی برکت سے ان کے پاس اس قدر مال جمع ہوگیا کہ وہ مالدار بن گئے اور ان کا مال بہت زیادہ ہوگیا۔

فِيْمَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِ اللَّيَالِيْ مُطْلَقًا

مطلق طور پر راتوں کی فضیلت کا بیان

[12761/7177]..... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْبَاقِي يَهْبِطُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَهُ، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى سُؤْلَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 5319. (مسند احمد: 3673)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے: ہے کوئی سوالی، جو مانگے اور وہ اسے دے دیا جائے، طلوع فجر تک یہی کیفیت رہتی ہے۔''

فِيْ فَضَائِلِ الشَّجَرِ وَغَرْسِهِ خُصُوْصًا النَّخِيْلَ

درختوں اور شجر کاری خصوصاً کھجور کی فضیلت

[12766/7178]..... وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةَ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا، كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارَةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَـمَثَلِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ۔)) فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 72، صحيح مسلم: 2811. (مسند احمد: 4599)

ترجمۃ الحدیث مجاہد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ تک سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا، دورانِ سفر میں نے ان سے صرف ایک حدیث سنی، انھوں نے کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت کی مثال مسلمان جیسی ہے۔'' میں نے کہنا چاہا کہ اس درخت سے مراد کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے دیکھا کہ میں حاضرین مجلس میں سب سے کم سن ہوں، اس لیے میں خاموش رہا، بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرما دیا کہ ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

[12769/7179]..... (وَعَنْهُ اَيْضًا) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ شَجَرَةٍ لَا تَـطْـرَحُ وَرَقَهَـا۔)) قَـالَ: فَـوَقَـعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَدْوِ، وَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ۔)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِـعُمَرَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ ذٰلِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6، 62، 131، صحيح مسلم: 2811. (مسند احمد: 6052)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال ایک ایسے درخت کی مانند ہے، جس کے پتے جھڑتے نہیں ہیں۔'' لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے، میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، مگر کم سن ہونے کی وجہ سے بولنے میں جھجکتا رہا، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: بیٹے! تمہیں بات کرنے سے کون سی بات مانع رہی؟ اللہ کی قسم! اگر تم یہ بات وہاں کہہ دیتے تو یہ آج میرے لیے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی۔

فِيْ فَضْلِ التَّمْرِ وَالْعَجْوَةِ

کھجور اور عجوہ کی فضیلت

[12770/7180]..... عَـنْ عَـائِشَةَ قَـالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَائِشَةُ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ تَمْرٌ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: كَانَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ عَنْهُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2046 . (مسند احمد: 25458)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس گھر والے لوگ بھوکے ہیں۔''

[12774/7181]..... عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذي: 1852 . (مسند احمد: 16055)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم زیتون کھاؤ اور جسم پر بھی لگایا کرو، بے شک یہ ایک بابرکت شجر کا ہے۔''

فَرْعٌ فِيمَا جَاءَ فِي تَلْقِيحِ النَّخْلِ

نر کھجور کا بور مادہ کھجور پر ڈالنے کا بیان

[12775/7182]..... عَنْ سِمَاكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلِ الْمَدِينَةِ، فَرَأَى أَقْوَامًا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟)) قَالَ: يَأْخُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَحُطُّونَ فِي الْأُنْثٰى يُلَقِّحُونَ بِهِ، فَقَالَ: ((مَا أَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا۔)) فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ وَنَزَلُوْا عَنْهَا، فَلَمْ تَحْمِلْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَاصْنَعُوْا، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2361 . (مسند احمد: 1399)

ترجمۃ الحدیث سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک نخلستان سے گزرا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ ایک کھجور کا بور دوسری کھجور پر ڈال رہے ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟'' طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نر کھجور کا بور مادہ کھجور پر ڈال کر اس کی افزائش کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہوگا۔'' جب آپ ﷺ کی یہ بات ان لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچی تو انہوں نے اس عمل کو چھوڑ دیا اور وہ درختوں سے نیچے اتر آئے، اس سال کھجور کے درخت ثمر آور نہ ہوئے، جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو میرا محض اپنا خیال تھا، اگر اس عمل سے تمہیں فائدہ ہوتا ہے، تو یہ کام کرلیا کرو، میں تو تم جیسا ہی انسان ہوں اور خیال غلط بھی ہوسکتا ہے اور درست بھی، البتہ میں تم سے جو بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کروں تو اس میں اللہ پر جھوٹ ہرگز نہ باندھوں گا۔''

فِيْ فَضْلِ غَرْسِ الشَّجَرِ وَغَيْرِهِ
شجر کاری وغیرہ کی فضیلت

[12777/7183]..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَقُومَ حَتّٰى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو داؤد الطیالسی: 2068، مسند البزار: 1251. (مسند احمد: 12981)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا پودا ہو، اگر وہ کھڑا ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔''

[12778/7184]..... (وَعَنْهُ أَيْضًا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: ((مَنْ غَرَسَ هٰذَا الْغَرَسَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ؟)) قَالُوْا: مُسْلِمٌ، قَالَ: ((لَا يَغْرُسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اَوْ طَائِرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2320، صحیح مسلم: 1553. (مسند احمد: 12999)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری خاتون سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا کے نخلستان میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کھجوریں کس نے لگائی ہیں، مسلمان نے یا کافر نے؟'' لوگوں نے بتلایا کہ ایک مسلمان نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان کوئی چیز کاشت کرے اور اس میں سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کچھ کھائے تو وہ اس کاشت کرنے والے کے حق میں صدقہ کی مانند ہوتا ہے یعنی اسے اس کا ثواب ملتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْقِسْمُ السَّابِعُ: فِيْ قِيَامِ السَّاعَةِ وَاَحْوَالِ الْآخِرَةِ وَمَا يَتَقَدَّمُ ذٰلِكَ مِنَ الْفِتَنِ وَالْعَلَامَاتِ

ساتویں قسم: قیامت، احوالِ آخرت اور ان سے قبل برپا ہونے والے فتنوں اور علامتوں کا بیان

فِيْ قُرْبِ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ السَّاعَةِ

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے قیامت کے قریب ہونے کا بیان

[12779/7185]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔)) وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6504، صحيح مسلم: 2951. (مسند احمد: 13010)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہیں۔'' ساتھ ہی آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو پھیلا کر اشارہ کیا۔

[12784/7186]..... وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ فَنَظَرَ اِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ تَدَلَّتْ مِثْلَ التُّرْسِ لِلْغُرُوْبِ فَبَكٰى وَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ عِنْدَهٗ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ وَقَفْتَ مَعِيَ مِرَارًا لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا فَقَالَ: ذَكَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِمَكَانِيْ هٰذَا فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ دُنْيَاكُمْ فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المستدرك للحاكم: 443/2. (مسند احمد: 6173)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میدانِ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے، جب سورج غروب کے وقت ڈھال کی مانند ہو کر نظر آنے لگا تو وہ رونے لگ گئے اور بہت زیادہ روئے، ان کے قریب کھڑے ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے میرے ساتھ کئی بار وقوف کیا ہے، لیکن آپ نے کبھی بھی ایسے تو نہیں کیا تھا۔ انھوں نے کہا: مجھے اللہ کے رسول ﷺ یاد آ گئے ہیں، جبکہ آپ ﷺ یہیں میری جگہ کھڑے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''لوگو! دنیا کی گزری ہوئی مدت کے مقابلے میں بقیہ زمانے کی وہی نسبت ہے جو آج کے گزرے ہوئے دن کے ساتھ اس باقی وقت کی ہے۔''

تَفَرُّقَ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

امتِ محمدیہ کا فرقوں میں تقسیم ہو جانے کا بیان

[12790/7187]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى اَوِ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرَقَةً وَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4596، سنن الترمذی: 2640، سنن ابن ماجه: 3991. (مسند احمد: 8396)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود (71) یا (72) گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔''

[12791/7188]..... وَعَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ اِفْتَرَقُوْا فِیْ دِيْنِهِمْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً، يَعْنِیْ الْاَهْوَاءَ، وَكُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَهِیَ الْجَمَاعَةُ، وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ يُجَارِیْ بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يُجَارِی الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهُ۔)) وَاللّٰهِ! يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ اَحْرٰى اَنْ لَا يَقُوْمُ بِهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4597 . (مسند احمد: 16937)

ترجمۃ الحدیث ابو عامر عبداللہ بن لحی کہتے ہیں: ہم نے سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں حج کیا، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو نماز ظہر کے بعد انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''اہل کتاب دین کے بارے میں (72) گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت (خواہشات کی وجہ سے) (73) فرقوں میں بٹ جائے گی، لیکن ایک گروہ کے علاوہ سب گروہ جہنم میں جائیں گے اور عنقریب میری امت میں بہت سے ایسے لوگ بھی ظاہر ہوں گے کہ ان میں خواہشات یوں سرایت کریں گی، جیسے باولے کتے (کے کٹنے کا زہر) آدمی میں اس طرح گھس جاتا ہے کہ اس کی کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں رہتا مگر اس میں سرایت کر جاتا ہے۔'' اے عرب قوم! اللہ کی قسم! تمہارا نبی جس دین کو لے کر آیا ہے، اگر تم ہی اس پر کاربند نہ رہے تو ظاہر ہے کہ کوئی دوسرا اس پر قائم نہیں رہے گا۔''

[12794/7189]..... وَعَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:((تَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1852 . (مسند احمد: 18295)

سیّدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ فتنے اور ہنگامے ہوں گے، جب مسلمان متحد ہوں تو جو شخص ان کے درمیان تفرقہ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسے تلوار سے قتل کر ڈالو، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔''

قِتَالُ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

مسلمانوں کے آپس میں لڑنے کا بیان

[12798/7190]..... عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اَخًا لِاَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ كَانَ يَتَسَرَّعُ فِي الْفِتْنَةِ فَجَعَلَ يَنْهَاهُ وَلَا يَنْتَهِيْ فَقَالَ: اِنْ كُنْتُ اَرٰى اِنَّهُ سَيَكْفِيْكَ مِنِّي الْيَسِيْرُ اَوْ قَالَ مِنَ الْمَوْعِظَةِ دُوْنَ مَا اَرٰى، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ :((اِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن النسائی: 125/7، وابن ماجه: 3964 . (مسند احمد: 19590)

ترجمۃ الحدیث حسن کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک بھائی فتنوں میں پیش پیش رہتا تھا، وہ اسے منع تو کرتے تھے لیکن وہ باز نہیں آتا تھا، سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک دن اس سے کہا: میں تو سمجھتا تھا کہ میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی سی وعظ ونصیحت تیرے لیے کافی رہے گی،لیکن صورتحال یہ ہے کہ میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:''جب دومسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے بالمقابل نکل آئیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! قاتل تو جہنمی ہوا،مقتول کے جہنمی ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''اس نے اپنے مقابلے میں آنے والے کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔''

[12799/7191]..... وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰی طَرَفِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، دَخَلَاهَا جَمِیْعًا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2888 . (مسند احمد: 20424)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''دومسلمان جب ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاتے ہیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔''

[12800/7192]..... وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَلْهَرْجَ۔))قَالُوْا:وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ۔)) قَالُوْا :اَکْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ اِنَّا لَنَقْتُلُ کُلَّ عَامٍ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا قَالَ: ((اِنَّهٗ لَیْسَ بِقَتْلِکُمُ الْمُشْرِکِیْنَ وَلٰکِنْ قَتْلُ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔)) قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ :((اِنَّهٗ لَتُنْزَعُ عُقُوْلُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَیُخَلَّفُ لَهٗ هَبَاءٌ مِّنَ النَّاسِ یَحْسِبُ اَکْثَرُهُمْ اَنَّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَلَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ۔)) قَالَ عَفَّانُ فِیْ حَدِیْثِهٖ: قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اَجِدُ لِیْ وَلَکُمْ مِنْهَا مَخْرَجًا اِنْ اَدْرَکَتْنِیْ وَاِیَّاکُمْ اِلَّا اَنْ نَّخْرُجَ مِنْهَا کَمَا دَخَلْنَا فِیْهَا لَمْ نُصِبْ مِنْهَا دَمًا وَلَا مَالًا۔

تخریج الحدیث صحیح: التاریخ الکبیر للبخاری : 12/2، مسند ابویعلی: 7234 . (مسند احمد: 19492)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت سے پہلے ''ہَرْج'' ہوگا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا:''هَرْج'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''اس سے مراد قتل عام ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا:''جس قدر اب ہم لوگوں کو قتل کر رہے ہیں' کیا اس سے بھی زیادہ قتل ہوگا، آجکل تو ہم ہر سال ستر ہزار سے زائد افراد کو قتل کر دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''اس قتل سے مراد مشرکین کو قتل کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، بلکہ تم مسلمانوں کا ایک دوسرے کو قتل کرنا مراد ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جب یہ صورتِ حال ہوگی تو ان دنوں ہماری عقلیں کہاں جائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دور کے لوگوں کی عقلیں ان سے چھین لی جائیں گی،اور ناسمجھ لوگ اقتدارِ حکومت پر غالب ہوں گے کہ ان کی اکثریت خود کو صحیح سمجھے گی، جبکہ وہ کسی دینی چیز پر نہیں ہوں گے۔'' راوی حدیث عفان نے کہا: سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے اور تم لوگوں کو ایسی صورتِ حال کا سامنا ہو تو میں اپنے اور تمہارے لیے نجات کی صرف ایک صورت سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح ہم خالی ہاتھ فتنے میں داخل ہوں اسی طرح کچھ لیے دیئے بغیر اس سے بے دخل ہو جائیں، نہ ہم کوئی خون بہائیں اور نہ مال لیں۔''

[12801/7193]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ قَيْسًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الصُّنَابِحِيَّ الْاَحْمَسِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((اَلَا اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ ، فَلَا تَقْتَتِلَنَّ بَعْدِیْ))

تخریج الحدیث صحیح: مسند الحمیدی: 780، مصنف ابن ابی شیبة: 438/11، صحیح ابن حبان: 6446. (مسند احمد: 19069)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا صنابحی احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم سے پہلے حوضِ کوثر پر موجود ہوں گا اور میں تمہاری کثرتِ تعداد کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا، لہٰذا تم میرے بعد آپس میں قتال نہ کرنا۔''

[12803/7194]..... وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ يُّحَدِّثَنَا حَدِيْثًا اَوْ حَدِيْثًا حَسَنًا فَبَدَرَنَا رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ ، فَقَالَ: يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ! مَاتَقُوْلُ فِی الْقِتَالِ فِی الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَهَلْ تَدْرِیْ مَا الْفِتْنَةُ ، اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَكَانَ الدُّخُوْلُ فِيْهِمْ اَوْ فِی دِيْنِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4651، 4514. (مسند احمد: 5381)

ترجمۃ الحدیث سعید بن جبیر کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہمیں توقع تھی کہ وہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث یا کوئی اچھی بات سنائیں گے۔ ہم میں سے حکم نامی ایک آدمی نے جلدی کی اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! فتنہ کے دنوں میں قتال کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ انہوں نے کہا: ''تجھے تیری ماں گم پائے' کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کیا چیز ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے قتال کیا کرتے تھے، اس وقت مشرکین کی جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا، وہ قتال تمہاری اس لڑائی کی طرح نہیں تھا، جو حصولِ اقتدار کے لیے لڑی جاتی ہے۔

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ اَصْحَابَهٗ بِاجْتِنَابِ الْفِتَنِ عِنْدَ وُقُوْعِهَا وَاِرْشَادِهِمْ اِلٰى مَافِيْهِ الْخَيْرُ لَهُمْ

نبی کریم ﷺ کا اپنے صحابہ کو فتنوں کے دور میں ان سے اجتناب کرنے کی وصیت کرنے اور اس وقت کی خیر والی چیز کی رہنمائی کرنے کا بیان

[12805/7195]..... وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِىْ۔)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا تَاْمُرُنِىْ؟ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ، فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ شَىْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَعْمَدْ اِلٰى سَيْفِهٖ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهٖ صَخْرَةً ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2887 . (مسند احمد: 20412)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں لیٹے والا آدمی بیٹھے ہوئے سے، بیٹھا ہوا کھڑے ہونے والے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنوں میں بھاگ کر شامل ہونے والے سے بہتر ہوگا۔'' ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسے حالات کے بارے میں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے پاس اونٹ ہوں، وہ اپنے اونٹوں میں مشغول ہو جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان میں مصروف ہو جائے، جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں لگ جائے اور جس کے پاس ایسی کوئی مصروفیت نہ ہو وہ اپنی تلوار کو کسی پتھر پر مار کر اس کی دھار کو ناکارہ کر لے اور جس قدر ممکن ہو ان فتنوں سے دور رہے، اس سے جس قدر ہو سکے وہ ان فتنوں سے دور رہے۔''

[12806/7196]..... (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهٖ "ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ" ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔)) اِذْ قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ! جَعَلَنِى اللّٰهُ فِدَاكَ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَخَذَ بِيَدِىْ مُكْرَهًا حَتّٰى يَنْطَلِقَ بِىْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ، عُثْمَانُ يَشُكُّ، فَيَحْذِفُنِىْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ فَيَقْتُلُنِىْ مَاذَا يَكُوْنُ مِنْ شَاْنِىْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: شرح مشکل الآثار : 5548 . (مسند احمد:20490)

ترجمۃ الحدیث— (دوسری سند) اوپر والی حدیث کے آخری الفاظ ''اس سے جس قدر ہو سکے وہ ان فتنوں سے دور رہے۔'' کے بعد اس میں یہ اضافہ ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تحقیق میں نے تیری بات پہنچا دی' اے اللہ! تحقیق میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔'' یہ سن کر ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ پر نثار کر دے' اگر کوئی آدمی میرے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے اور مجبور کر کے کسی ایک صف یا گروہ کے ساتھ کھڑا کر دیتا ہے، پھر کوئی آدمی تلوار کی ضرب لگا کر مجھے قتل کر دیتا ہے، تو میرا کیا بنے گا، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے گناہوں اور تیرے گناہوں کے ساتھ لوٹے گا اور وہ جہنمی لوگوں میں سے ہو جائے گا۔''

[12807/7197]..... وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قال عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ: اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ۔)) قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَّيَ بَيْتِيْ فَبَسَطَ يَدَهٗ اِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ قَالَ: ((كُنْ كَابْنِ آدَمَ۔))

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابوداؤد: 4257 . (مسند احمد: 1609)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برپا ہونے والے فتنے کے موقع پر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''عنقریب فتنہ برپا ہوگا، اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس فتنہ میں بھاگ کر حصہ لینے والے سے بہتر ہوگا۔'' ایک شخص نے کہا: اگر کوئی شخص زبردستی میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کے اس بیٹے والا طرز عمل اختیار کرنا (جو خود تو قتل ہو گیا لیکن اس نے دوسرے پر ہاتھ نہ اٹھایا تھا)۔''

[12808/7198]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ عَنَزَةَ يُقَالُ لَهٗ زَائِدَةُ اَوْ مَزِيْدَةُ بْنُ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ مِنْ اَسْفَارِهٖ فَنَزَلَ النَّاسُ مَنْزِلًا وَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ظِلِّ دَوْحَةٍ فَرَآنِيْ وَاَنَا مُقْبِلٌ مِنْ حَاجَةٍ لِيْ وَلَيْسَ غَيْرُهٗ وَغَيْرُ كَاتِبِهٖ فَقَالَ ﷺ: ((اَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!؟)) قُلْتُ: عَلَامَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: فَلَهَا عَنِّيْ وَاَقْبَلَ عَلَى الْكَاتِبِ ، قَالَ: ثُمَّ دَنَوْتُ دُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ ﷺ: ((نَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!؟)) قُلْتُ: عَلَامَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: فَلَهٰى عَنِّيْ وَاَقْبَلَ عَلَى الْكَاتِبِ ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمَا فَاِذَا فِيْ صَدْرِ الْكِتَابِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَظَنَنْتُ اَنَّهُمَا لَنْ يُكْتَبَا اِلَّافِيْ خَيْرٍ فَقَالَ: ((اَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَقَالَ ﷺ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ فِتْنَةٍ تَثُوْرُ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ كَاَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟))قَالَ: قُلْتُ: اَصْنَعُ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ۔)) ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ فِتْنَةٍ كَاَنَّ الْاُوْلٰى فِيْهَا نَفْجَةُ اَرْنَبٍ؟)) قَالَ: فَلَاأَدْرِيْ كَيْفَ قَالَ فِيْ الْآخِرَةِ وَلَاَنْ اَكُوْنَ عَلِمْتُ كَيْفَ قَالَ فِيْ الْآخِرَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَاوَكَذَا۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو داؤد الطیالسی: 1249 . (مسند احمد: 20354)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: زائدہ یا مزیدہ بن حوالہ نامی عنزہ قبیلے کے ایک آدمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، لوگ ایک مقام پر ٹھہرے، نبی کریم ﷺ بھی ایک بڑے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے، میں اپنے کسی کام سے فارغ ہو کر آ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ لیا، آپ کے پاس صرف کاتب (لکھنے والے) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا تمہارا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کس سلسلہ میں؟ پھر آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا اور کاتب کی طرف متوجہ ہو گئے، جب میں مزید قریب ہوا، تو آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا تمہارا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کس سلسلہ میں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا اور کاتب کی طرف متوجہ ہو گئے، اتنے میں آپ ﷺ کے بالکل قریب آ گیا اور دیکھا کہ تحریر کے آغاز میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ دیکھ کر میں جان گیا کہ ان کے نام کسی اچھے کام کے لیے ہی لکھے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابن حوالہ! کیا ہم تمہارا نام بھی لکھ لیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے نبی! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حوالہ! تم اس فتنہ کے دوران کیا کرو گے جو زمین کے اطراف میں اس طرح پھیل جائے گا، جیسے وہ گائے کے سینگ ہوں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہی بتلا دیں کہ مجھے اس دوران کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ''تم شام کی سرزمین میں چلے جانا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس فتنہ کے دوران کیا کرو گے جو خرگوش کی چھلانگ کی مانند یعنی پہلے فتنہ کے بعد جلد ہی بپا ہو جائے گا؟'' سیّدنا زائدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ نے دوسرے فتنہ کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا، وہ مجھے یاد نہیں رہا، لیکن جو کچھ آپ ﷺ نے دوسرے فتنے میں بارے میں فرمایا تھا، اگر وہ مجھے یاد ہوتا تو وہ مجھے اتنے اتنے خزانوں سے بھی محبوب ہوتا۔''

[12809/7199]..... عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبْذَةِ فَاِذَا فُسْطَاطٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنَّكَ مِنْ هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاَمْرِ بِمَكَان ، فَلَوْ خَرَجْتَ اِلَى النَّاسِ فَاَمَرْتَ وَنَهَيْتَ ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهُ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ اُحُدًا فَاضْرِبْ بِهٖ عَرْضَهٗ وَاكْسِرْ نَبْلَكَ وَاقْطَعْ وَتَرَكَ وَاجْلِسْ فِيْ بَيْتِكَ۔)) فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَاضْرِبْ بِهٖ حَتّٰى تَقْطَعَهٗ ثُمَّ اجْلِسْ فِيْ بَيْتِكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ اَوْ يُعَافِيَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) فَقَدْ كَانَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَفَعَلْتُ مَا اَمَرَنِيْ بِهٖ ، ثُمَّ اسْتَنْزَلَ سَيْفًا كَانَ مُعَلَّقًا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاخْتَرَطَهٗ فَاِذَا سَيْفٌ مِنْ خَشَبٍ ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ مَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّخَذْتُ هٰذَا اُرَهِّبُ بِهِ النَّاسَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3962 . (مسند احمد: 16029)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ''ربذہ'' مقام سے میرا گزر ہوا، وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ خیمہ کس کا ہے؟ کسی نے کہا کہ یہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے، پس میں نے ان کے پاس خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور اندر چلا گیا، میں نے کہا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، آپ کا اس جنگل میں کیا کام؟ بہتر ہوتا کہ آپ لوگوں میں رہتے اور ان کو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنہ، تفرقہ بازی اور اختلاف پیدا ہوگا، اور اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو تم اپنی تلوار لے کر اس احد پہاڑ پر مار کر اسے کند کر دینا' تیر کو توڑ ڈالنا اور کمان کی تندی کاٹ دینا اور اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔'' اب ایسے ہی ہو چکا ہے، (اس لیے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں)۔ ایک روایت میں ہے: ''اپنی تلوار کو پہاڑ پر مار کر توڑ دینا، پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا، یہاں تک کہ کوئی ظالم آدمی تمھارے گھر کے اندر گھس آئے یا اللہ تعالیٰ تمھیں محفوظ رکھے۔'' جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، وہ ہو چکا ہے، اور آپ ﷺ نے مجھے جو حکم دیا تھا، میں نے اسی پر عمل کیا ہے۔ پھر انھوں نے خیمہ کے ستون سے لٹکی ہوئی تلوار اتروائی، لیکن جب اسے میان سے نکالا تو وہ تو لکڑی کی تلوار تھی، پھر انھوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم پر عمل کر کے اپنے تلوار توڑ ڈالی ہے اور لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے یہ رکھی ہوئی ہے۔

[12811/7200]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهٗ وَقَالَ:((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ شَدِيْدٌ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ: ((تَعَفَّفْ۔)) قَالَ: يَا اَبَاذَرٍّ! اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ شَدِيْدٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْعَبْدِ يَعْنِي الْقَبْرَ ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ: ((اِصْبِرْ۔)) قَالَ: يَا اَبَاذَرٍّ! اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَعْنِي حَتّٰى تَغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدِّمَاءِ ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ۔ قَالَ: ((اُقْعُدْ فِيْ بَيْتِكَ وَاغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ۔)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ أُتْرَكْ! قَالَ: ((فَائْتِ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ فَكُنْ فِيْهِمْ۔)) قَالَ: فَآخُذُ سِلَاحِيْ؟ قَالَ:((إِذًا تُشَارِكُهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ وَلٰكِنْ إِنْ خَشِيْتُ أَنْ يَّرُوْعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ حَتّٰى يَبُوْءَ بِإِثْمِهٖ وَإِثْمِكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4261، 4409، سنن ابن ماجه: 3958. (مسند احمد: 21325)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرمایا: ''اے ابوذر رضی اللہ عنہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر لوگ شدید بھوک کی آزمائش سے دوچار ہو جائیں اور تم اپنے بستر سے مسجد تک جانے کی بھی استطاعت نہ رکھتے ہو تو تم کیا کرو گے؟'' انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایسے حالات میں تم کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا۔'' آپ نے پھر پوچھا: ''ابوذر! کیا خیال ہے کہ اگر لوگوں میں موت اس قدر عام ہو جائے کہ ایک قبر ایک غلام کے عوض ملے تو تم کیا کرو گے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے حالات میں تم صبر کرنا۔'' آپ ﷺ نے مزید پوچھا: ''ابوذر! کیا خیال ہے کہ اگر لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں اور اس قدر خون بہا دیا جائے کہ حجارۃ الزیت مقام خون میں ڈوب جائے تو تم کیا کرو گے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم گھر کے اندر بیٹھ جانا اور دروازہ بھی بند کیے رکھنا۔'' میں نے کہا: اگر مجھے پھر بھی نہ چھوڑا جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تم اپنی قوم کے پاس جا کر انہی میں رہنا۔'' میں نے کہا: کیا میں اپنے ہتھیار اٹھالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہتھیار اٹھانے کی صورت میں تو تم بھی لوگوں کی لڑائی میں شریک ہو جاؤ گے۔ تمہاری صورتحال یہ ہونی چاہیے کہ جب تم تلوار کی شعاع سے ڈرنے لگو تو اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا، تاکہ (قاتل) اپنے اور تمہارے گناہ کے ساتھ واپس لوٹے۔''

[12812/7201]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ ﷺ: ((إِذَا مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا۔)) وَشَبَّكَ يُوْنُسُ (أَحَدُالرُّوَاةِ) بَيْنَ أَصَابِعِهٖ يَصِفُ ذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَصْنَعُ عِنْدَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اِتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّتِكَ وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 478، 479. (مسند احمد: 6508)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گھٹیا لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! ایسے حالات کب پیدا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جب مسلمانوں کے وعدوں اور امانتوں میں کھوٹ پیدا ہو جائے گی اور وہ اس طرح ہو جائیں گے۔'' یونس راوی نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے انگلیوں میں تشبیک دی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' اچھے عمل کرنا، غلط کاموں سے بچ کر رہنا اور اپنے مخصوص لوگوں کا خیال کرنا اور عام لوگوں سے بچ کر رہنا۔''

[12817/7202]..... وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ، فَاكْسِرُوْا قِسِیَّكُمْ وَاقْطَعُوْا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا بِسُیُوْفِكُمُ الْحِجَارَةَ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدِكُمْ بَیْتَهٗ فَلْیَكُنْ كَخَیْرِ ابْنَیْ آدَمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 4259، سنن ابن ماجه: 3961 . (مسند احمد: 19730)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے اندھیری رات میں اترنے والے اندھیروں کی طرح فتنے بپا ہوں گے، (اور حالات اس قدر شدید ہو جائیں گے کہ) ایک آدمی صبح کے وقت تو مومن ہوگا، مگر شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اسی طرح ایک آدمی شام کے وقت تو مومن ہوگا، لیکن صبح کو کافر ہو چکا ہوگا۔ ایسے حالات میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا آدمی اس فتنہ میں بھاگنے والے یعنی حصہ لینے والے سے بہتر ہوگا۔ ایسے حالات میں تم اپنی کمانیں توڑ ڈالنا' ان کی تندیوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مار کر توڑ ڈالنا اور اگر کوئی ظالم تمہارے گھر میں گھس کر زیادتی کرنے لگے تو تم آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جانا۔''

[12820/7203]..... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَكُوْنُ اَفْضَلَ النَّاسِ فِیْهِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ اَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، كُلَّمَا سَمِعَ بِهَیْعَةٍ اِسْتَوٰی عَلٰی مَتْنِهٖ ثُمَّ طَلَبَ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ وَرَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ یُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَیُؤْتِی الزَّكَاةَ وَیَدَعُ النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1889 . (مسند احمد: 9723)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں سب سے افضل مرتبے کا حامل وہ آدمی ہوگا، جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے تیار کھڑا ہو، جہاد کی پکار سنتے ہی گھوڑے کی پشت پر سیدھا ہو جائے اور موت کو ایسے مقامات میں تلاش کرے، جہاں اس کے امکانات زیادہ ہوں، یا پھر وہ آدمی جو کسی پہاڑی گھاٹی میں مقیم ہو کر نماز باقاعدگی سے پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کے ساتھ صرف خیر والا معاملہ کرے۔''

[12821/7204]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((یُوْشِكُ اَنْ یَّكُوْنَ خَیْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا یَتْبَعُ بِهَاشَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3600، 6495. (مسند احمد: 11032)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ ایسا وقت آ جائے کہ جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چراتا پھرتا رہے گا اور اس طرح اپنے دین کو فتنوں سے بچا لے گا۔''

اَلْجِهَةُ الَّتِیْ تَجِیْءُ مِنْهَا الْفِتَنُ وَفِیْهِ ذِكْرُ الْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرِیَّةِ وَالرَّافِضَةِ

اس جہت کا ذکر جدھر سے فتنے آئیں گے، نیز خوارج، حروریہ اور روافض کا بیان

[12822/7205]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَشَارَنَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَالَ: ((اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3104، صحیح مسلم: 2905. (مسند احمد: 4679)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب کھڑے تھے، آپ ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا: ''یہاں فتنے ہیں، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔''

اَلْخَوَارِجُ الَّذِیْنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ مَنْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُمْ فِیْ عَصْرِ الْاِمَامِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ وَیُقَالُ لَهُمُ الْحَرُوْرِیَّةُ اَیْضًا

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور میں نمودار ہونے والے ان خوارج کا تذکرہ، جو متقدم الذکر عراقیوں کی اولاد تھے، ان کو حروریہ بھی کہا جاتا ہے

[12827/7206]..... عَنْ یُسَیْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

:حَدِّثْنِیْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْحَرُوْرِیَّةِ، قَالَ: اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ لَا اَزِیْدُكَ عَلَیْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَذْكُرُ قَوْمًا:((یَخْرُجُوْنَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْعِرَاقِ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَایَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔)) قُلْتُ: هَلْ ذَكَرَ لَهُمْ عَلَامَةً؟ قَالَ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ لَا اَزِیْدُكَ عَلَیْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6934، صحیح مسلم: 1068 . (مسند احمد: 15977)

ترجمۃ الحدیث یسیر بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کا کوئی ایسا فرمان سنائیں جو آپ ﷺ نے حروریہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہو۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اور اپنی طرف سے اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے عراق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''ادھر سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ قرآن تو پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار میں سے تیزی سے پار نکل جاتا ہے۔'' میں نے پوچھا: آیا رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی کوئی علامت بھی ذکر فرمائی تھی؟ انھوں نے کہا: جی میں نے اتنا ہی سنا ہے، میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔

[12828/7207]..... وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ :اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثًا فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَیْهِ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَیْرِهٖ فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنْ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6930، صحیح مسلم: 1066 . (مسند احمد: 616)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی بہ نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں آسمان کی بلندی سے نیچے گر جاؤں، مگر جھوٹ نہ بولوں اور جب میں تمہیں کسی دوسرے کی کوئی بات سناؤں تو یاد رکھو کہ ان دنوں میری لوگوں سے لڑائی رہتی ہے اور لڑائی چالوں اور تدبیروں کو ہی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نمودار ہوں گے، جو نو عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ باتیں تو رسول اللہ ﷺ کی بیان کریں گے، لیکن ان کا ایمان ان کے گلوں سے آگے نہیں اترے گا، یہ لوگ تمہیں جہاں بھی ملیں، تم انہیں قتل کر دینا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ان کے قاتلوں کو قیامت کے دن اس قتل کا اجر ملے گا۔''

[12830/7208]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يُسِيْئُوْنَ الْاَعْمَالَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔)) قَالَ يَزِيْدُ (اَحَدُ الرُّوَاةِ): لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: ((يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ عَمَلَهُ مَعَ عَمَلِهِمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ فَاِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ، فَطُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَتَلُوْهُ، كُلَّمَا طَلَعَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ اَكْثَرَ وَاَنَا اَسْمَعُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 174 . (مسند احمد: 5562)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں ایک ایسی بدعمل قوم پیدا ہوگی، کہ وہ قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا، (بظاہر ان کے عمل اتنے اچھے ہوں گے کہ) تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں کم تر سمجھو گے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے، جب ایسے لوگ نمودار ہوں تو تم انہیں قتل کر دینا، اس کے بعد پھر جب ان کا ظہور ہو تو ان کو قتل کر دینا، پھر جب وہ ظاہر ہوں تو ان کو مار ڈالنا، ان کو قتل کرنے والے کے لیے بھی بشارت ہے اور ان کے ہاتھوں قتل ہو جانے والے کے لیے بھی خوشخبری ہے، جب ان کی نسل نمودار ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے نیست و نابود کر دے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو بیس یا اس سے بھی زائد مرتبہ دہرایا اور میں سنتا رہا۔

ظُهُوْرُ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ

قیامت سے پہلے تیس جھوٹوں کے ظہور کا بیان، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، ان میں سے ایک مسیلمہ کذاب ہے

[12832/7209]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ :عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7121، صحيح مسلم: ص 2239 . (مسند احمد: 10865)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تیس ایسے دجال اور کذاب ظاہر نہ ہو جائیں کہ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ہے۔''

فِتَنٌ مُسَمَّاةٍ يَتْلُوْ بَعْضُهَا بَعْضًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

قیامت کے قائم ہونے تک پے در پے آنے والے ان فتنوں کا بیان، جن کے باقاعدہ نام رکھے گئے ہیں

[12835/7210]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُعُوْدًا نَذْكُرُ الْفِتَنَ، فَاَكْثَرَ ذِكْرَهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: ((فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ هِيَ فِتْنَةُ هَرْبٍ وَحَرْبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَلُهَا اَوْ دَفَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ اَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، اِنَّمَا وَلِيِّيَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيْلَ: اِنْقَطَعَتْ، تَمَادَّتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ، اِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ اَوْ غَدٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن أبوداود: 4242. (مسند احمد: 6168)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے فتنوں کا تذکرہ کر رہے تھے' آپ نے بھی ''فتنۂ احلاس'' سمیت بہت سے فتنوں کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فتنۂ احلاس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فتنۂ احلاس سے مراد جنگ و جدل اور شکست و ریخت کا زمانہ ہے' پھر خوشحالی و آسودگی کا فتنہ ابھرے گا' اس کی ابتداء و انتہاء اور سرپرستی و ذمہ داری ایسے آدمی کے ہاتھ میں ہوگی' جو اپنے گمان کے مطابق مجھ سے ہوگا' حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا' میرے دوست تو پرہیزگار لوگ ہیں' پھر لوگ ایسے شخص پر صلح کریں گے، جو مستقل طور پر بادشاہت کے لائق اور اس کا اہل نہیں ہوگا، اس کے بعد بھیانک آفت و مصیبت پر مشتمل فتنہ نمودار ہوگا' وہ اس امت کے ہر فرد کو ہلا کر رکھ دے گا۔ جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے' تو وہ حد سے بڑھ کر سامنے آئے گا۔ بندہ بوقتِ صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، لوگ دو جماعتوں میں بٹ جائیں گے: ایک جماعت صاحبِ ایمان ہوگی' اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور دوسری جماعت صاحبِ نفاق ہوگی' اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا' جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا تو دجال کا انتظار کرنا' وہ اسی دن آ سکتا ہے، یا پھر اگلے دن آ جائے گا۔''

[12836/7211]..... وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَمِعْتُ: عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَاَيْتُنَا وَمَاصَاحِبُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ بِاَحَقَّ مِنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنَا بِآخِرَةِ الْآنَ وَالدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ اَحَبُّ اِلٰى اَحَدِنَا مِنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :((لَئِنْ اَنْتُمُ اتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَيَلْزِمَنَّكُمُ اللّٰهُ مَذَلَّةً فِيْ اَعْنَاقِكُمْ ثُمَّ لَا تُنْزَعُ مِنْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوْنَ اِلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ وَتَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔)) وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتَكُوْنَنَّ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ اِلٰى مُهَاجَرِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عليه السلام حَتّٰى لَايَبْقٰى فِي الْاَرْضِيْنَ اِلَّا شِرَارُ اَهْلِهَا وَتَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ وَتَقْذَرُهُمْ رُوْحُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَقِيْلُ حَيْثُ يَقِيْلُوْنَ وَتَبِيْتُ حَيْثُ يَبِيْتُوْنَ وَمَاسَقَطَ مِنْهُمْ فَلَهَا۔)) وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يُسِيْئُوْنَ الْاَعْمَالَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔)) قَالَ يَزِيْدُ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) لَااَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: ((يَحْقِرُاَحَدُكُمْ عَمَلَهُ مَعَ عَمَلِهِمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ فَاِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ ، فَطُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَتَلُوْهُ كُلَّمَا طَلَعَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ اَكْثَرَ وَاَنَا اَسْمَعُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 174، صحیح البخاری :6932. (مسند احمد: 5562)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے وہ دن بھی دیکھے ہیں جب انسان اپنے مسلمان بھائی کو صاحبِ ثروت اور مال دار کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دیتا تھا،لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمیں مسلم بھائی کی بہ نسبت دینار اور درہم زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:''اگر تم نے جہاد کو چھوڑ دیا اور گائیوں کی دموں کے پیچھے لگ گئے اور بیع عینہ کرنے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا،اور جب تک تم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ نہیں کرو گے اور اپنے اصل دین کی طرف نہیں لوٹو گے تو وہ ذلت بھی تم سے جدا نہیں ہو گی۔''اور میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا تھا کہ:''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ باقی روئے زمین پر صرف بدترین لوگ ہی رہ جائیں گے۔ان کی زمین ان کو اگل دے گی اور اللہ تعالیٰ کی روح بھی ان سے نفرت کرے گی اور آگ ان لوگوں کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ گھیر کر ایک جگہ جمع کرے گی، جہاں وہ قیلولہ کریں گے،آگ بھی وہیں قیلولہ کرے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے،آگ بھی وہیں رات گزارے گی اور ان میں سے جو آدمی گر جائے، وہ آگ اسے جلا دے گی۔''اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:''میری امت میں ایک ایسی بدعمل قوم پیدا ہوگی، کہ وہ قرآن کی تلاوت تو کریں گے،لیکن وہ ان کے حلقوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے آگے نہیں جائے گا، (بظاہر ان کے عمل اتنے اچھے ہوں گے کہ) تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں کم تر سمجھو گے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے، جب ایسے لوگ نمودار ہوں تو تم انہیں قتل کر دینا، اس کے بعد پھر جب ان کا ظہور ہو تو ان کو قتل کر دینا، پھر جب وہ ظاہر ہوں تو ان کو مار ڈالنا، ان کو قتل کرنے والے کے لیے بھی بشارت ہے اور ان کے ہاتھوں قتل ہو جانے والے کے لیے بھی خوشخبری ہے، جب ان کی نسل نمودار ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے نیست و نابود کر دے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو بیس یا اس سے بھی زائد مرتبہ دہرایا اور میں سنتا رہا۔

[12839/7212]..... وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((سِتٌّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، مَوْتِیْ، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَاَنْ يُّعْطَى الرَّجُلُ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَيَتَسَخَّطُهَا، وَاَنْ تَغْدِرَ الرُّوْمُ فَيَسِيْرُوْنَ فِيْ ثَمَانِيْنَ بَنْدًا كُلُّ بَنْدٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: المعجم الطبرانی: 244/20، مصنف ابن ابی شیبة: 104/15 . (مسند احمد: 21992)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چھ امور قیامت کی علامتوں میں سے ہیں: (1) میری وفات، (2) بیت المقدس کی فتح، (3) بکریوں میں موت کی وبا کی طرح انسانوں کی بکثرت اموات، (4) وہ فتنہ جس کی لڑائی کی آگ ہر مسلمان کے گھر میں پہنچ جائے گی، (5) (اس حد تک دولت کی کثرت ہوگی کہ) اگر ایک آدمی کو ایک ہزار دینار دیئے جائیں گے تو وہ انہیں قلیل سمجھ کر ناراضگی کا اظہار کرے گا اور (6) رومیوں کی بدعہدی و بے وفائی، وہ اسی جھنڈوں کے نیچے چلیں گیں اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔''

[12841/7213]..... عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ نِ الْيَشْكَرِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ زَمَانَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِحَلْقَةٍ فِيْهَا رَجُلٌ صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ، حَسَنَ الثَّغْرِ، يُعْرَفُ فِيْهِ اَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ: فَقُلْتُ مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَوَمَا تَعْرِفُهٗ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالُوْا :هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ (رضی اللہ عنہ) صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَقَعَدْتُّ وَحَدَّثَ الْقَوْمَ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالَ :لَهُمْ اِنِّيْ سَاُخْبِرُكُمْ بِمَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ، جَاءَ الْاِسْلَامُ حِيْنَ جَاءَ فَجَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ كَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ اُعْطِيْتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِجَالٌ يَجِيْئُوْنَ فَيَسْاَلُوْنَ عَنِ الْخَيْرِ فَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلسَّيْفُ۔)) قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ هٰذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ تَكُوْنُ اَمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ۔)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ: ((ثُمَّ تَنْشَاُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ يَوْمَئِذٍ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَالْزَمْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جَذْلِ شَجَرَةٍ۔)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ مَنْ وَقَعَ فِىْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحَطَّ وِزْرُهٗ، وَمَنْ وَقَعَ فِىْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحَطَّ اَجْرُهٗ۔)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ نُتِجَ الْمَهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔)) اَلصَّدَعُ مِنَ الرِّجَالِ الضَّرْبُ ، وَقَوْلُهٗ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ: اَلسَّيْفُ ، كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِىْ كَانَتْ فِىْ زَمَنِ اَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، وَقَوْلُهٗ "اَمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٍ" يَقُوْلُ صُلْحٌ وَقَوْلُهٗ "عَلٰى دَخَنٍ" يَقُوْلُ عَلٰى ضَغَائِنَ ، قِيْلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مِمَّنْ التَّفْسِيْرُ قَالَ: عَنْ قَتَادَةَ زَعَمَ۔ (وَفِىْ رِوَايَةٍ) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: ((مَاهُدْنَةُ عَلٰى دَخَنٍ قَالَ: قُلُوْبٌ لَاتَعُوْدُ عَلٰى مَاكَانَتْ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4245 . (مسند احمد: 23429)

ترجمۃ الحدیث خالد بن خالد یشکری کہتے ہیں: جس زمانے میں تُسْتَر فتح ہوا تھا، میں ان دنوں کوفہ میں گیا، میں ایک مسجد میں داخل ہوا اور دیکھا کہ لوگ وہاں ایک حلقہ کی صورت میں بیٹھے ہیں، اس میں ایک چھریرے بدن کا آدمی تھا، اس کے اگلے دانت یا منہ بہت خوبصورت تھا، ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ حجاز کا رہنے والا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا: کیا آپ ان کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا: جی نہیں، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں، یہ سن کر میں بھی بیٹھ گیا، وہ لوگوں سے باتیں کرتے رہے، انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شرّ کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ لوگوں کو اس بات پر حیرت ہوئی، لیکن انھوں نے کہا: تم جس بات پر تعجب کر رہے ہو، میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ جب اسلام آیا تو ایسا ماحول پیدا ہوگیا کہ جو جاہلیت کے دور سے مختلف تھا، جبکہ مجھے فہم قرآن کا کافی ملکہ حاصل تھا، لوگ آ کر رسول اللہ ﷺ سے خیر کی بات پوچھا کرتے، جبکہ میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر (یعنی ہدایت اور اسلام) کے بعد شر (اورفتنوں) کا دور آئے گا، جیسا کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' میں نے کہا: اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: کیا تلوار کے چلنے کے بعد اسلام کا کوئی حصہ باقی رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، لیکن بباطن لڑائی ہو گی اور ظاہری صلح ہو گی' اس کے بعد ضلالت و گمراہی کی طرف پکارنے والے منظرِ عام پر آئیں گے' اگر ان دنوں میں تجھے کوئی خلیفہ نظر آ جائے تو اسے لازم پکڑ لینا' اگرچہ وہ تیرے جسم کو اذیت پہنچائے اور تیرا مال سلب کر لے، وگرنہ اس حال میں مر جانا کہ تو درخت کے تنے کے ساتھ چمٹا ہوا ہو۔'' میں نے کہا: پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دجال نمودار ہو گا، اس کے پاس پانی کی نہر ہو گی اور آگ بھی ہو گی، جو آدمی اس کی آگ میں گیا، اس کے لیے اللہ کے ہاں اجر (اور نجات) لازمی ہو گی، اور اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، لیکن جو کوئی اس کی نہر میں چلا گیا، وہ گنہگار ہو گا اور اس کا تمام اجر و ثواب ضائع ہو جائے گا۔'' میں نے کہا: پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد اس قدر جلد قیامت آ جائے گی کہ ان دنوں جو گھوڑی بچہ جنم دے گی، ابھی تک اس پر سواری نہ کی جائے گی کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔'' ''اَلصَّدَعُ مِنَ الرَّجَالِ'' سے مراد الضرب یعنی کم گوشت والا آدمی ہے، سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ سوال کہ اس فتنے سے بچنے کی کیا صورت ہو گی؟ اور آپ ﷺ کا جواب کہ تلوار ہو گی، امام قتادہ اس کو سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہونے والے ارتداد پر محمول کرتے تھے، ''''اَمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٍ'' ''سے مراد صلح ہے، اور ''الدخن'' سے مراد دلی نفرت اور کھوٹ ہے۔ جب حدیث کے راوی عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ ان الفاظ کی یہ وضاحت کس نے کی ہے تو انھوں نے کہا کہ امام قتادۃ نے کی۔

[12844/7214]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرٰى رُعَاةُ الشَّاءِ رُؤُوْسَ النَّاسِ، وَاَنْ يُّرٰى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْجُوْعُ يَتَبَارَوْنَ فِی الْبِنَاءِ، وَاَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا اَوْ رَبَّتَهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارقطنی: 257/3 . (مسند احمد: 9128)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہیں کہ بکریوں کے چرواہے لوگوں کے سردار اور حکمران بن جائیں گے اور ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بھوکے لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے اور لونڈیاں اپنے مالک یا مالکہ کو جنم دیں گی۔''

[12845/7215]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبَادَرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2947 . (مسند احمد: 8446)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان چھ علامتوں کے ظہور سے پہلے پہلے جس قدر ہو سکے نیک عمل کر لو، (1) مغرب سے طلوعِ آفتاب، (2) دجال، (3) دھواں، (4) زمین کا چوپایہ، (5) نفسانفسی کا عالم اور (6) عام لوگوں کا معاملہ۔''

[12846/7216]..... عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِی سَرِیْحَةَ (حُذَیْفَةُ بْنُ اُسَیْدِ نِ الْغِفَارِیُّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ، قَالَ: فَاَشْرَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَاتَذْكُرُوْنَ؟)) قَالُوْا: اَلسَّاعَةَ، قَالَ: ((اِنَّ السَّاعَةَ لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْنَ عَشْرَ آیَاتٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِن مَّغْرِبِهَا وَیَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ۔)) فَقَالَ شُعْبَةُ: سَمِعْتُهُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ: ((تَنْزِلُ مَعَهُمْ حَیْثُ نَزَلُوْا اَوْ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوا۔)): قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ رَجُلٌ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ لَمْ یَرْفَعْهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اَحَدُ هٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ: ((نُزُوْلُ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ۔)) وَقَالَ الْآخَرُ: ((رِیْحٌ تُلْقِیْهِمْ فِی الْبَحْرِ۔))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2901 . (مسند احمد: 16143)

ترجمۃ الحدیث: ابوسریحہ سیّدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانے میں تشریف فرما تھے اور ہم نیچے باتیں کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور پوچھا: ''تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟'' لوگوں نے کہا: قیامت کے بارے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تم یہ دس علامات نہیں دیکھ لیتے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں گی: (1) مشرق میں لوگوں کا زمین میں دھنسنا۔ (2) مغرب میں دھنسنا۔ (3) جزیرۂ عرب میں دھنسنا۔ (4) دھواں۔ (5) دجال۔ (6) زمین کا چوپایہ۔ (7) مغرب کی جانب سے طلوعِ آفتاب۔ (8) یاجوج ماجوج کا ظہور۔ (9) عدن کے انتہائی مقام سے نکلنے والی آگ جو لوگوں کو دھکیل کر لے جائے گی۔'' امام شعبہ کہتے ہیں: میں نے فرات سے یہ بھی سنا کہ ''لوگ جہاں اتریں گے، وہ آگ بھی وہیں ٹھہر جائے گی اور وہ جہاں قیلولہ کریں گے، وہ قیلولہ کرے گی۔'' امام شعبہ کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث فرات کے علاوہ ایک دوسرے آدمی نے بھی بیان کی، اس نے ابو طفیل سے روایت کی اور ابوطفیل نے سیّدنا ابوسریحہ سے لی، لیکن اس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان نہیں کیا، ان دو مشائخ میں سے ایک نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کا اور سمندر میں پھینک دینے والی ہوا کا بطورِ علامتِ قیامت ذکر کیا۔

[12847/7217]..... عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُمْرَانُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ ، وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةِ ، وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔)) ثُمَّ ضَرَبَ عَلٰى فَخِذِهٖ اَوْ عَلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْحَقُّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ۔)) وَكَانَ مَكْحُوْلٌ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4294 . (مسند احمد: 22023)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی ویرانی کا، یثرب کی ویرانی، خون ریزی کا، اور خون ریزی، قسطنطنیہ کی فتح کا اور فتح قسطنطنیہ، دجال کے خروج کا پیش خیمہ ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''یہ سب باتیں اسی طرح حق ہیں، جیسے یہاں تمہارا بیٹھنا یقینی ہے۔''

[12849/7218]..... وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ نِ السَّكُوْنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ أُتِيْتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: وَبِمَاذَا؟ قَالَ: ((بِمُسْخَنَةٍ۔)) قَالُوْا: فَهَلْ كَانَ فِيْهَا فَضْلٌ عَنْكَ؟ قَالَ ((نَعَمْ۔)) قَالَ: فَمَا فُعِلَ بِهٖ؟ قَالَ: ((رُفِعَ وَهُوَ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنِّيْ مَكْفُوْتٌ غَيْرُ لَابِثٍ فِيْكُمْ وَلَسْتُمْ لَابِثِيْنَ بَعْدِيْ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ تَلْبُثُوْنَ حَتّٰى تَقُوْلُوْا مَتٰى وَسَتَأْتُوْنَ اَفْنَادًا يُفْنِيْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوْتَانٌ شَدِيْدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 6777، سنن الدارمی: 29/1، مسند ابویعلی: 6861، المعجم الکبیر للطبرانی : 6356 . (مسند احمد: 16964)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، اچانک ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: اللہ کے رسول! کیا کبھی آپ کے پاس آسمان سے کھانا آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں'' اس نے پھر کہا: اس کے ساتھ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ ایسا برتن تھا، جس میں کھانا گرم رہتا ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: کیا اس کھانے سے کچھ بچ بھی گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں'' اس نے پھر پوچھا: ''اس کا کیا بنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اوپر اٹھا لیا گیا اور میری طرف یہ وحی کی جانے لگی کہ مجھے موت آنے والی ہے اور میں تم میں اب ٹھہرنے والا نہیں ہوں، اور تم بھی میرے بعد کم عرصہ ہی رہو گے، بلکہ تم اس قدر قلیل مدت رہو گے کہ ایک دوسرے سے پوچھو گے کہ کیا ہم اتنی جلدی چلے جائیں اور تم گروہوں کی شکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آؤ گے اور ایک دوسرے کو فنا کرو گے اور قیامت سے پہلے اموات بکثرت ہوں گی اور اس کے بعد زلزلوں والے سال شروع ہو جائیں گے۔''

[12851/7219]..... عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: قَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ۔ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، رَأَيْنَا النَّاسَ رُكُوْعًا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ مَشَيْنَا، وَصَنَعْنَا مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ فَمَرَّ رَجُلٌ يُسْرِعُ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَرَجَعْنَا دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهِ، جَلَسْنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَمَا سَمِعْتُمْ رَدَّهُ عَلَى الرَّجُلِ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ۔ أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ فَقَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ۔ فَسَأَلَهُ حِيْنَ خَرَجَ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْأَرْحَامِ وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرَ الْقَلَمِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 3407، المستدرك للحاكم: 445/4. (مسند احمد: 3870)

ترجمۃ الحدیث طارق بن شہاب کہتے ہیں: ہم سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ایک آدمی آیا اور کہا: اقامت کہی جا چکی ہے' وہ کھڑے ہوئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ انھوں نے "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہا اور (صف تک پہنچنے سے پہلے ہی) رکوع کیا' ہم نے بھی رکوع کیا' پھر ہم رکوع کی حالت میں چلے (اور صف میں کھڑے ہو گئے) اور جیسے انھوں نے کیا ہم کرتے رہے۔ ایک آدمی جلدی میں گزرا اور کہا: ابوعبدالرحمٰن! عَلَيْكَ السَّلَامُ۔ یہ سن کر انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ جب ہم نے نماز پڑھ لی اور واپس آ گئے، وہ اپنے اہل کے پاس چلے گئے۔ ہم بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے: آیا تم لوگوں نے سنا ہے کہ انھوں نے اُس آدمی کو جواب دیتے ہوئے کہا: اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولوں نے (اس کا پیغام) پہنچا دیا ہے؟ تم میں سے کون ہے جو ان سے ان کے کئے کے بارے میں سوال کرے گا؟ طارق نے کہا: میں سوال کروں گا۔ جب وہ باہر آئے تو انھوں نے سوال کیا۔ جواباً انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے مخصوص لوگوں کو سلام کہا جائے گا اور تجارت عام ہو جائے گی' حتی کہ بیوی تجارتی امور میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی' نیز قطع رحمی' جھوٹی گواہی' سچی شہادت کو چھپانا اور لکھائی پڑھائی (بھی عام ہو جائے گی)۔''

[12854/7220]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَجْلِسِهِ حَدِيْثًا جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ: بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا يَارَسُوْلَ اللّٰه! قَالَ: ((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَوْ قَالَ: مَا اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((اِذَا تَوَسَّدَ الْاَمْرُ غَيْرَ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 50، 6496. (مسند احمد: 8729)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے، اتنے میں ایک بدّو نے آ کر پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اپنی بات جاری رکھی، بعض لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے اس کی بات تو سن لی ہے، لیکن آپ ﷺ نے اس کے سوال کو ناپسند کیا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات ہی نہیں سنی، اُدھر جب آپ ﷺ نے اپنی بات پوری کر لی تو پوچھا: ''قیامت کے متعلق دریافت کرنے والا کہاں ہے؟'' وہ بولا: جی میں ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانتوں کو ضائع کر دیا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔'' اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! امانتوں کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے، تو قیامت کا انتظار کرنا۔''

فِتَنٌ عَامَّةٌ وَاُمُوْرٌ هَامَّةٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا بَعْدَ حُصُوْلِهَا

ان عام فتنوں اور اہم امور کا بیان، جن کے وقوع پذیر ہونے کے بعد قیامت قائم ہوگی

[12855/7221]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ۔)) وَبِهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَبِّيْ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مَازُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكُوْا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَقَالَ يُوْنُسُ لَايُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِاُمَّتِكَ اَنِّیْ لَااُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا اَسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدَوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُسْبِیْ بَعْضًا، وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِیَ الْاَئِمَةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ فِیْ اُمَّتِیَ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1920، 2889، سنن ابوداؤد: 4252. (مسند احمد: 22452)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ڈر ہے۔'' پھر اسی سند سے سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سکیڑ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اس نے زمین کو میرے لیے سکیڑا اور مجھے سرخ و سفید (یعنی سونے اور چاندی) کے دو خزانے عطا کیے گئے، میں نے اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو عام قحط کے ذریعے ہلاک نہ کیا جائے اور ان پر ان کے غیر کو مسلّط نہ کیا جائے کہ وہ ان کا ستیاناس کر دے۔ میرے ربّ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا اور میں آپ کی یہ دعا آپ کی امت کے حق میں قبول کرتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے غیر کو ان پر مسلط کروں گا، جو انہیں قتل کر کے ان کو جڑ سے اکھاڑ دے، خواہ روئے زمین کے تمام دشمن جمع ہو کر آ جائیں، البتہ یہ ہوگا کہ یہ خود ایک دوسرے کو قیدی بنانے لگیں گے، اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ضرور ہے اور جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی، تو وہ قیامت تک بند نہیں ہوگی، نیز قیامت اس وقت تک بپا نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے کئی قبائل مشرکوں کے ساتھ نہیں مل جائیں گے اور میری امت کے بہت سے قبائل بتوں کی پوجا شروع کر دیں گے، عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ قیامت تک حق پر قائم اور غالب رہے گا، ان سے اختلاف کرنے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آ جائے گی۔''

[12856/7222]..... وَعَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَدَاعٰی عَلَیْکُمُ الْاُمَمُ مِنْ کُلِّ اُفُقٍ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَةُ عَلٰی قَصْعَتِهَا۔)) قَالَ: قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ، وَلٰکِنْ تَکُوْنُوْنَ غُثَاءً کَغُثَاءِ السَّیْلِ یُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّکُمْ وَیَجْعَلُ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنُ۔)) قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4297. (مسند احمد: 22397)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ ساری ملّتوں والے ہر طرف سے تم پر اس طرح جھپٹ پڑیں، جیسے کھانے والے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان دنوں میں قلیل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں نہیں، بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی، لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے ساتھ بہنے والے پتوں، تنکوں اور جھاگ کی سی ہوگی اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا اور تمہارے دلوں میں ''وَھن'' آ جائے گا۔'' ہم نے پوچھا: ''وھن'' سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا۔''

[12857/7223]..... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِیِّ الطَّائِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَنْ یَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4347. (مسند احمد: 22506)

ترجمۃ الحدیث ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ وہ بہت گناہوں اور عیبوں والے نہ ہو جائیں۔''

[12858/7224]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 9491، المستدرک الحاکم: 445/4. (مسند احمد: 3848)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ ایک آدمی محض اپنی واقفیت اور تعارف کی وجہ سے دوسرے پر سلام کرے گا۔''

[12864/7225]..... وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ وَهُوَ یَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَافُتِحَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَاأُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ یُوْقِظُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَوَاحِبَ الْحُجَرِ ، يَارُبَّ كَاسِيَاتٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَاتٍ فِي الآخِرَةِ))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1126 ، 5844 . (مسند احمد: 26545)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو بیدار ہوئے اور فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، آج رات کس قدر خزانوں کے منہ کھول دیئے گئے، اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، آج رات کس قدر فتنے نازل کر دیئے گئے، کوئی ہے جو جا کر ان حجروں والیوں کو جگائے، کتنی ہی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس پوش ہیں، لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

[12865/7226]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7108 ، صحيح مسلم: 2879 . (مسند احمد: 5890)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ عذاب سب لوگوں پر نازل ہوتا ہے، پھر حشر میں لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

[12868/7227]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهَا سَتَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ سِنُوْنَ خَدَّاعَةٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ ، وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ ، وَيُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ ، يَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ۔)) قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: ((اَلسَّفِيْهُ يَتَكَلَّمُ فِيْ اَمْرِ الْعَامَّةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 4036 . (مسند احمد: 7912)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسے زمانے آئیں گے کہ جن میں حالات اس طرح تبدیل ہو جائیں گے کہ ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا اور خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن قرار دیا جائے گا اور گھٹیا قسم کے لوگ (عوام الناس کے امور پر) بولیں گے۔'' کسی نے پوچھا کہ "الرُّوَيْبِضَةُ" سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے مراد وہ بے وقوف ہیں جو عام لوگوں کے امور کے بارے میں باتیں کر کے فیصلے کریں گے۔''

[12870/7228]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِيْ الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ مِنَ الْمَالِ ، بِحَلَالٍ اَوْبِحَرَامٍ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2059، 2083. (مسند احمد: 9838)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان مال کے بارے میں یہ پروانہیں کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام۔''

[12871/7229]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلٰى سُرُوْجٍ كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، اِلْعَنُوْهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ، لَوْكَانَتْ وَرَائَكُمْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَخَدَمَهُنَّ نِسَاؤُكُمْ، كَمَاخَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الصغیر للطبرانی: 1125، المستدرك للحاكم: 436/4، و ابن حبان: 5753. (مسند احمد: 7083)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''میری امت کے آخری زمانے میں لوگ کجاووں کی طرح کی زینوں پر سوار ہوں گے' وہ مساجد کے دروازوں پر اتریں گے' ان کی عورتیں لباس پہننے کے باجود ننگی ہوں گی' ان کے سر کمزور بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتیں ملعون ہیں' ان پر لعنت کرنا، اگر تمھارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تمھاری عورتیں اس کی خدمت کرتیں جیسا کہ تم سے پہلے والی امتوں کی عورتوں نے تمھاری خدمت کی ہے۔''

مَنْعُ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَدَاءَ الْجِزْيَةِ

ذِمّی لوگوں کا جزیہ کی ادائیگی بند کر دینے کا بیان

[12876/7230]..... عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَلَّا يُجْبٰى إِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَّا يُجْبٰى إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ أَمْسَكَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثُوْا الْمَالَ حَثْوًا، لَايَعُدُّهُ عَدًّا۔)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ؟ فَقَالَا: لَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2913 . (مسند احمد: 14406)

ترجمۃ الحدیث ابونضرہ کہتے ہیں: ہم سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انھوں نے کہا: قریب ہے کہ اہل عراق کی طرف قفیز اور درہم کی درآمد رک جائے۔ ہم نے کہا: یہ کیسے ہوگا؟ انھوں نے کہا: عجم کی طرف سے (ایک وقت آئے گا کہ) وہ روک لیں گے۔ پھر انھوں نے کہا: قریب ہے کہ اہل شام کی طرف دینار اور مدّ کی درآمد رک جائے۔ ہم نے کہا: یہ کیسے ہوگا؟ انھوں نے کہا: روم سے (ایک وقت آئے گا کہ) وہ روک لیں گے۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے بات کرنے سے رک گئے اور پھر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے آخر میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو مال کے چلو بھر بھر کے (لوگوں کو) دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔'' میں نے ابونضرہ اور ابوعلاء سے کہا: تمھارا کیا خیال ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز ہوسکتا ہے؟ انھوں نے کہا: جی نہیں۔

مَارَوَاهُ حُذَيْفَةُ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ فِي الْفِتَنِ

فتنوں سے متعلقہ سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایات

[12877/7231]..... عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ كَائِنَةٌ فِيْمَا بَيْنِیْ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْأً اَسَرَّهُ اِلَیَّ لَمْ يَكُنْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرِیْ، وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ، وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيْهِ سُئِلَ عَنِ الْفِتَنِ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: ((فِيْهِنَّ ثَلَاثٌ لَا يَذَرْنَ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ، وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ اُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِیْ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2891 . (مسند احمد: 23291)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آج سے قیامت تک جتنے فتنے رونما ہوں گے، میں ان کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی رازدارانہ چیزیں بتلائی ہوں، جو دوسروں کو بیان نہ کی ہوں، بات یہ ہے کہ ایک محفل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کے بارے میں پوچھا گیا، میں بھی اس مجلس میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں کو شمار کر کے ان کی وضاحت کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے تین فتنے ایسے ہوں گے، جو (اپنی سنگینی کی وجہ سے) کسی چیز کو بھی نہیں چھوڑیں گے، بعض فتنے موسم گرما کی آندھیوں کے سے ہوں گے اور بعض چھوٹے ہوں گے اور بعض بڑے۔'' سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس محفل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جتنے لوگ موجود تھے وہ سب وفات پا چکے ہیں، صرف میں زندہ ہوں۔

[12882/7232]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ وَقَالَ: سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: اَنَا، کَمَا قَالَهُ، قَالَ: اِنَّکَ لَجَرِیْءٌ عَلَیْهَا اَوْعَلَیْهِ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ یُکَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ قَالَ: لَیْسَ هٰذَا اُرِیْدُ وَلٰکِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ، قُلْتُ: لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْهَا بَاْسٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: اَیُکْسَرُ اَوْ یُفْتَحُ؟ قُلْتُ: بَلْ یُکْسَرُ، قَالَ: اِذًا لَا یُغْلَقُ اَبَدًا، قُلْنَا: اَکَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَیْلَةً، قَالَ وَکِیْعٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ: قَالَ: فَقَالَ مَسْرُوْقٌ لِحُذَیْفَةَ: یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ کَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَا حَدَّثْتَهٗ بِهٖ؟ قُلْنَا: اَکَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَیْلَةً، اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ، فَهِبْنَا حُذَیْفَةَ اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: اَلْبَابُ عُمَرُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 525، 1435، 3586، صحیح مسلم: 2218. (مسند احمد: 23412)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے سوال کیا کہ کیا تم میں سے کسی کو فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، مجھے فتنہ کے متعلق حدیث یاد ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی فتنہ کے بارے میں احادیث بیان کرنے میں تم جرأت والے ہو۔ میں نے کہا: انسان اپنے اہل وعیال، مال واولاد اور ہمسایوں کے بارے میں جتنے فتنوں میں مبتلا ہوتا ہے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے جیسی نیکیاں ایسے فتنوں کا کفارہ بنتی رہتی ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے فتنے کے بارے میں نہیں پوچھ رہا، میرا سوال تو اس فتنے کے بارے میں ہے جو سمندر کی موج کی طرح آئے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ انہوں نے پوچھا: اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: بلکہ اسے توڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا: پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہو سکے گا۔ ہم نے سیّدنا حذیفہ سے دریافت کیا کہ آیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ علم تھا کہ دروازہ سے مراد کون آدمی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، وہ اس دروازے کو اس طرح جانتے تھے، جیسے وہ یہ جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات آئے گی۔ وکیع نے اپنی حدیث میں یوں بیان کیا: مسروق نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جو کچھ بیان کیا، آیا وہ اس کی حقیقت اور مفہوم کو جانتے تھے؟ جبکہ ہم نے کہا: آیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہ دروازہ کون ہے؟ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس بات کو اس طرح جانتے تھے جیسے ان کو یہ علم تھا کہ کل سے پہلے رات آئے گی، یاد رکھو کہ میں نے یہ حقائق بیان کیے ہیں، یہ محض کہانیاں نہیں ہیں۔ پہلے تو ہم سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنے کی جسارت نہ کر سکے کہ دروازہ سے مراد کون ہے؟ پھر ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ ان سے اس کے بارے میں پوچھے، سو جب اس نے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بتلایا کہ اس دروازہ سے مراد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[12883/7233]..... وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ۔)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَابَيْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا۔)) قَالَ: فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3060، صحيح مسلم: 149. (مسند احمد: 23259)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے لیے اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کو شمار کرو۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں کوئی ڈر ہے، جبکہ ہماری تعداد چھ سو سے سات سو کے درمیان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے کہ تم پر آزمائشیں آ پڑیں۔'' سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ ہمیں اس طرح آزمایا گیا کہ آدمی کو نماز بھی چھپ چھپ کر ادا کرنا پڑی۔

اَلْاَحَادِيْثُ الْمُصَدَّرَةُ بِقَوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ .....۔))

وہ احادیثِ مبارکہ جو ''لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ .....'' کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں

[12885/7234]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُوْنُ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعْفَةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابويعلى: 6680، صحيح ابن حبان: 6842. (مسند احمد: 10943)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ زمانہ اس قدر مختصر نہیں ہوجائے گا کہ ایک سال ایک مہینے کے برابر، ایک مہینہ ایک ہفتے کے برابر، ایک ہفتہ ایک دن کے برابر، ایک دن ایک گھڑی کے برابر اور ایک گھڑی اس لمحے کے برابر ہو جائے گی، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کھجور کا خشک پتہ جل جاتا ہے۔''

[12887/7235]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ قَالَ: وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَقْتَرِبُ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ۔)) قَالُوْا: اَلْهَرْجُ اَيُّمَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6037، صحیح مسلم: 70 ، 2058 ، 2215 . (مسند احمد: 8135)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب تمہارے اندر مال و دولت اس قدر عام ہوجائے گا کہ مال دار آدمی اس وجہ سے پریشان ہوجائے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور علم چھین لیا جائے گا، وقت مختصر ہوجائے گا، فتنے برپا ہوں گے اور ''ھَرْج'' عام ہوگا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ''ھرج'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قتل ہے، قتل۔''

[12889/7236]..... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِىْ مَكَانَهُ مَا بِهِ حُبُّ لِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7115، صحیح مسلم: 2231 . (مسند احمد: 10866)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوجائیں گے کہ ایک آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے کہے گا: کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا، یہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق کی وجہ سے نہیں ہوگا (بلکہ حالات کی سنگینی کی بنا پر ہوگا)۔''

[12890/7237]..... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا يَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7116، صحیح مسلم: 2906 . (مسند احمد: 7677)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دوس قبیلے کی عورتیں کے چوتڑ ''ذُوْالْخَلَصَة'' نامی بت کے گرد چکر لگاتے ہوئے حرکت نہیں کریں گے، یہ (یمن کے علاقے میں) ''تَبَالَہ'' کے مقام پر ایک بت تھا، دوس قبیلے کے لوگ اسلام سے قبل اس کی عبادت کیا کرتا تھا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12891/7238]..... وَعَنْهُ اَيْضًا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِيْ بِمَاْخَذِ الْاُمَمِ وَالْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمَا فَعَلَتْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7319 . (مسند احمد: 8433)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک میری امت ہو بہو پہلی امتوں اور لوگوں والے کام نہیں کرے گی؟'' ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جس طرح فارسی اور رومی لوگوں کے کام تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں سے مراد ہی یہی لوگ ہیں۔''

[12892/7239]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا وَحَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَايَخَافُ اِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيْقِ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ۔)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ۔))

تخریج الحدیث صحيح: المستدرك للحاكم : 477/4 . (مسند احمد: 8833)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی، جب تک عربوں کی سرزمین سبزہ زاروں اور نہروں کی صورت اختیار نہیں کر لے گی اور جب تک ایسا نہیں ہوگا کہ عراق سے مکہ تک سفر کرنے والے کو صرف راستہ بھول جانے کا ڈر ہوگا اور ''ھرج'' عام ہو جائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ''ھرج'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل۔''

[12893/7240]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَفِيْضَ فِيْكُمُ الْمَالُ وَحَتّٰى يَهُمَّ الرَّجُلُ بِمَالِهِ مَنْ يَّقْبَلُهُ مِنْهُ حِيْنَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُ عَلَيْهِ: لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1412، 7121 . (مسند احمد: 10862)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ تمہارے اندر مال و دولت کی اس قدر فراوانی نہ ہو جائے گی کہ مال دار آدمی صدقہ کرتے وقت پریشان ہوگا کہ وہ کسے دے، اور وہ جسے دے گا، وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

[12894/7241]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَظِيْمَتَانِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6935، 7121، صحيح مسلم: 2214. (مسند احمد: 10864)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو بڑے گروہوں کے درمیان بڑی جنگ نہ ہو جائے اور دونوں کا دعویٰ بھی ایک ہوگا۔''

[12895/7242]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزَ وَكِرْمَانَ، قَوْمًا مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3590. ، صحيح مسلم: 2912. (مسند احمد: 8240)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم دو عجمی قوموں خوز اور کرمان سے قتال نہیں کرو گے، جن کے چہرے سرخ اور ناک چپٹے ہوں گے، اور ان کے چہرے ڈھالوں کی طرح چوڑے چپٹے ہوں گے۔''

[12896/7243]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا اَقْوَامًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6506، 7121. (مسند احمد: 10860)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ایسی قوم سے قتال نہیں کرو گے جن کے جوتے بال دار ہوں گے۔''

[12897/7244]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْعُيُوْنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2929، صحيح مسلم: 2912. (مسند احمد: 10861)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے قتال نہیں کرو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹے ہوں گے اور گویا ان کے چہرے ڈھالوں کی طرح چوڑے چوڑے ہوں گے۔''

[12898/7245]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَيُؤْمِنُ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ، فَيَوْمَئِذٍ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا، وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ فَيَفِرُّ الْيَهُوْدِيُّ وَرَاءَ الْحَجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ، وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6506، 7121، صحيح مسلم: 157. (مسند احمد: 9172)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسا نہ ہو جائے کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو، اور اس علامت کو دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے، مگر جو لوگ اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکے ہوں گے یا جنھوں نے اچھے عمل نہیں کیے ہوں گے، ان کو ان کا ایمان فائدہ نہیں دے گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم یہودیوں سے قتال نہیں کر لو گے، یہودی بچنے کے لیے دوڑ کر پتھر کے پیچھے پناہ لے گا، لیکن وہ پتھر یوں بولے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ایسی قوم سے قتال نہیں کر لو گے جن کے جوتے بال دار ہوں گے۔''

[12899/7246]..... وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7121، صحيح مسلم: ص 2239. (مسند احمد: 10865)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا نہیں ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

[12900/7247]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابوداؤد: 449، سنن النسائی: 32/2، سنن ابن ماجه: 739. (مسند احمد: 12379)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک لوگ مساجد کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کا اظہار نہیں کرنے لگیں گے۔''

[12901/7248]..... وَعَنْهُ اَيْضًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ قَيِّمَ خَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً رَجُلٌ وَاحِدٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 81، صحيح مسلم: 2671 . (مسند احمد: 11944)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس طرح نہ ہو جائے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، مردوں کی تعداد کم اور عورتوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو جائے گی کہ پچاس پچاس عورتوں پر ایک ایک مرد نگران ہوگا۔''

[12902/7249]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًّا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا۔))

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 3418، مسند ابو يعلى: 3527 . (مسند احمد: 14047)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ لوگوں پر بھرپور اور عام بارش نہیں برسے گی، لیکن زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی۔''

[12903/7250]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَايُقَالَ فِى الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 2207 . (مسند احمد: 13082)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین میں اللہ، اللہ کہنا ختم نہ ہو جائے۔''

[12905/7251]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (ابْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاْخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَتَهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى فِيْهَا عُجَاجَةٌ لَايَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا۔))

تخریج الحدیث رجاله ثقات رجال الشيخين: المستدرك للحاكم: 435/4 . (مسند احمد: 6964)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین میں اپنی شرط پوری نہیں کر لے گا، پھر صرف ایسے ناکارہ لوگ باقی رہ جائیں گے، جن کو نہ نیکی کی معرفت ہوگی اور نہ وہ برائی کو برا سمجھیں گے۔''

[12906/7252]..... وَعَنْ عَلْبَاءَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّاعَلٰى حُثَالَةِ النَّاسِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی : 158/18، المستدرك للحاكم: 495/4. (مسند احمد: 16071)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا علباء سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت صرف انتہائی رذیل اور گھٹیا لوگوں پر قائم ہوگی۔''

[12908/7253]..... وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَیُکَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ، وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَیُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2181. (مسند احمد: 11792)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس طرح نہ ہو جائے کہ درندے انسانوں سے کلام کریں، انسان کی لاٹھی کا سرا اور جوتے کا تسمہ اس سے ہم کلام ہو اور انسان کی ران اسے وہ کچھ بتلائے جو اس کے بعد اس کے اہل خانہ نے کیا ہو۔''

[12909/7254]..... عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرُ بِاَلْسِنَتِهَا۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: شرح السنة للبغوی : 3397. (مسند احمد: 1597)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسے لوگ ظاہر نہیں ہوں گے۔ جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے، جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔''

[12910/7255]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2949. (مسند احمد: 3735)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

[12911/7256]..... وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ شِرَارَ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْیَاءٌ وَمَنْ یَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر الطبرانی: 10413 . (مسند احمد: 4143)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بد ترین لوگ وہ ہیں، جن کو قیامت زندہ پالے گی، (یعنی جن پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔''

[12912/7257]..... وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 2209 . (مسند احمد: 23303)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ کمینہ بن کمینہ کو لوگوں میں معزز ترین نہیں سمجھا جائے گا۔''

[12913/7258]..... وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَمَلُ فِي الْهَرْجِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلْعِبَادَةُ فِي الْفِتْنَةِ، كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2948 . (مسند احمد: 20298)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل و غارت گری کے دنوں میں عمل کرنا اور ایک روایت کے مطابق فتنوں کے دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔''

اَلْمَلَاحِمُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

قیامت کے قائم ہونے سے قبل خون ریزیوں اور گھمسان کی جنگوں کا بیان

[12914/7259]..... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ اُرَاهُ قَالَ: ((قَدْ يَذْهَبُ فِيْهَا النَّاسُ اَسْرَعَ ذِهَابٍ۔)) قَالَ: فَقِيْلَ: اَكُلُّهُمْ هَالِكٌ اَمْ بَعْضُهُمْ؟ قَالَ: ((حَسْبُهُمْ اَوْ بِحَسْبِهِمُ الْقَتْلُ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4277 . (مسند احمد: 1647)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیری رات کے اندھیروں کی طرح کے فتنوں کا ذکر کیا، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ''ان فتنوں میں لوگ بہت جلدی ختم ہو جائیں گے۔'' کسی نے پوچھا: آیا وہ سب ہلاک ہونے والے ہوں گے یا ان میں سے بعض؟ آپ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان کو قتل ہی کافی ہوگا۔''

ظُهُوْرُ الْمَهْدِيِّ وَمُدَّةُ مَكْثِهِ

امام مہدی کا ظہور اور اس کی مدتِ قیام

[12921/7260]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِیْ اَجْلٰى اَقْنٰى يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ قَبْلَهُ ظُلْمًا يَكُوْنُ سَبْعَ سِنِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1128، المستدرك للحاكم: 557/4. (مسند احمد: 11130)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ میرے اہل بیت کا ایک آدمی برسرِ اقتدار نہیں آ جائے گا، وہ انتہائی خوبصورت اونچے ناک والا ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا، جیسے یہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی، وہ سات برس ٹھہرے گا۔''

[12925/7261]..... وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 4085. (مسند احمد: 645)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح فرمائے گا۔''

بَيْعَةُ الْمَهْدِيِّ وَالْخَسْفُ بِاَعْدَائِهِ

امام مہدی کی بیعت اور ان کے مخالفین کا زمین میں دھنسنے کا بیان

[12927/7262]..... وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْقِبْطِيَةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَرِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ: فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْحَجَرِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ جَيْشًا فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ۔)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ اُخْرِجَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَارِهًا؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلٰى نِيَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ فَقَالَ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2882، سنن ابوداؤد: 4289. (مسند احمد: 26487)

ترجمۃ الحدیث عبید بن قبطیہ کہتے ہیں: حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، میں بھی ان کے ہمراہ تھا، انھوں نے سیدہ سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت کی بات تھی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''ایک پناہ طلب کرنے والا حطیم میں پناہ لے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا، لیکن جب وہ بیداء میں پہنچے گا تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بندے کا کیا بنے گا، جو مجبوراً ان کے ساتھ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بھی انھی کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت کے مطابق اٹھا دیا جائے گا۔'' جب میں نے یہ حدیث ابوجعفر سے ذکر کی تو انھوں نے کہا کہ اس سے مدینہ والا بیداء مراد ہے۔

[12929/7263]..... وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَلَا يَنْجُوْ اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: كَذَا وَاللّٰهِ! مَا كَذَبَتْ عَلٰى حَفْصَةَ وَلَا كَذَبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2883. (مسند احمد: 26444)

ترجمۃ الحدیث سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لشکر بیت اللہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کر کے اِدھر کو روانہ ہوگا، جب وہ بیداء کے مقام پر ہوں گے تو ان کے درمیان والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان کے شروع والے اور آخر والے، سب ایک دوسرے کو پکارنے لگیں گے، لیکن کوئی بھی بچ نہیں سکے گا، ماسوائے اس آوارہ کے، جو دھنسنے والوں کے بارے میں دوسرے لوگوں بتلائے گا۔'' ایک راوی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر اور سیدہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔

غَزْوُ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَفَارِسَ وَالرُّوْمِ

جزیرۂ عرب، فارس اور روم کے غزوات کا بیان

[12932/7264]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ يَعْنِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفَزَارِيَّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ وَهُمْ قِيَامٌ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَاَتَيْتُهُ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ، قَالَ: ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔)) قَالَ: نَافِعٌ: يَاجَابِرُ! اَلَا تَرٰى اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2900 . (مسند احمد: 18973)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا،مغرب کے علاقے سے آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے، انھوں نے اونی لباس کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، ایک ٹیلے کے پاس ان کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی، وہ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی آ کر آپ ﷺ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ ﷺ کی چار باتیں یاد کر لیں، اب میں ان کو اپنے ہاتھ پر شمار کر سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تھا:''تم جزیرۂ عرب کے باسیوں سے لڑائی کرو گے' اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا' پھر فارس سے لڑائی ہو گی' وہ بھی فتح ہو جائے گا' پھر روم سے لڑائی ہو گی، اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے' اس پر بھی اللہ تعالیٰ تم کو فتح سے ہمکنار کرے گا۔''

[12936/7265]..... وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِيْ مِخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيُصَالِحُكُمُ الرُّوْمُ صُلْحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُوْنَ وَهُمْ عَدُوًّا فَتُنْصَرُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ ثُمَّ تَنْصَرِفُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِي تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيْبًا فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَيَقُوْمُ اِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَيَجْمَعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 2767، 4292، سنن ابن ماجه: 4089 . (مسند احمد: 23157)

ترجمۃ الحدیث ایک صحابیٔ رسول سیّدنا ذی مخمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اہل روم تم سے امن والی صلح کر لیں گے، پھر تم اور وہ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے لڑائی کرو گے، تمہاری مدد کی جائے گی، پس تم سالم رہو گے اور مالِ غنیمت حاصل کرو گے، لیکن جب تم سرسبز وشاب ٹیلوں والے مقام میں قیام کرو گے تو اس وقت ایک عیسائی آدمی صلیب کو بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی ہے۔ یہ سن کر ایک مسلمان غیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور اٹھ کر اس صلیب کو توڑ ڈالے گا، اس موقع پر رومی تمہارے ساتھ بدعہدی کریں گے اور وہ گھمسان کی جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔''

[12938/7266]..... وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْمَسْتَوْرِدِ الْفِهْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ: تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُوبْنُ الْعَاصِ: أَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ: قَالَ: اَقُوْلُ لَكَ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اِنْ تَكُنْ قُلْتَ ذٰلِكَ ، اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا ، اِنَّهُمْ لَاَسْرَعُ النَّاسِ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ ، وَاِنَّهُمْ لَخَيْرُ النَّاسِ لِمِسْكِيْنٍ وَفَقِيْرٍ وَضَعِيْفٍ ، وَاِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ ، وَالرَّابِعَةُ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاِنَّهُمْ لَاَمْنَعُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2898 . (مسند احمد: 18022)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا مستورد فہری رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: قیامت قائم ہوتے وقت رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ذرا غور کرو، کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے جو بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، وہی تم سے کہہ رہا ہوں۔ یہ سن کر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہی بات کہتے ہو تو پھر اس کی وجہ یہ ہے کہ رومیوں میں یہ چار اوصاف ہیں: (1) اگر وہ میدانِ جنگ سے فرار ہو جائیں، تو (انتقامی) حملہ کرنے کے لیے بہت جلد واپس آتے ہیں، (2) وہ غریبوں، فقیروں اور ضعیفوں کے حق میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت بہت بہتر ہیں، (3) وہ لڑائی کے وقت سب سے زیادہ حوصلہ مند ثابت ہوتے ہیں اور (4) یہ لوگ بادشاہوں کے مظالم کو سب سے بڑھ کر روکنے والے ہوتے ہیں۔

[12940/7267]..... وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَسِيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٌ اَلَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ! جَاءَ تِ السَّاعَةُ قَالَ: وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ، فَقَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَايُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ، قَالَ: عَدُوًّا يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَنَحّٰى بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ ، قُلْتُ: اَلرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ: فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَاتَرْجِعُ اِلَّاغَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُغَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ: لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ: لَمْ نَرَ مِثْلَهَا حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخْلِفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا قَالَ: فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً وَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ، قَالَ: بَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذَا سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ جَائَهُمُ الصَّرِيْخُ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيَقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَسْمَائَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2899 . (مسند احمد: 4146)

ترجمۃ الحدیث اسیر بن جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: کوفہ میں ایک دفعہ سرخ رنگ کی آندھی چلی، ایک عام آدمی، جس کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی، نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قیامت آ گئی ہے۔ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جو پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے، یہ سن کر بیٹھ گئے اور کہا: جب تک میراث تقسیم نہیں ہو جاتی اور غنیمت کی وجہ سے خوش نہیں ہوا جاتا، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی۔ دشمنانِ اسلام، اہلِ اسلام کے مقابلہ کے لیے اور اہلِ اسلام ان کے مقابلہ کے لیے جمع ہوں گے، یہ بات کہتے ہوئے انہوں نے شام کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا: کیا آپ کی مراد رومی لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس وقت شدید قسم کی لڑائی ہو گی، مسلمان بھی اس پر موت کی شرط لگا دیں گے کہ فاتح ہی لوٹنا ہے، پس وہ لڑیں گے، یہاں تک کہ ان کے اور دشمنوں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور مسلمان اور رومی دونوں لوٹ آئیں گے اور ان میں سے کوئی بھی فاتح اور غالب نہیں ہو گا، اس طرح شرط بھی ختم ہو جائے گی، پھر مسلمان موت کی شرط لگا دیں گے کہ فاتح ہی لوٹنا ہے، پس وہ لڑیں گے، یہاں تک کہ ان کے اور دشمنوں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں اس حال میں واپس ہوں گے کہ ان میں سے کوئی بھی فاتح نہیں ہو گا اور اس طرح یہ شرط بھی ختم ہو جائے گی، اس بار بھی مسلمان موت کی شرط لگا دیں گے کہ فتح کے ساتھ ہی واپس آنا ہے، پس وہ لڑیں گے، یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں کی واپسی غیر فاتحانہ ہو گی اور شرط ختم ہو جائے گی، جب چوتھا دن ہو گا تو باقی اہل اسلام بھی دشمن کے مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان پر شکست کو مسلط کر دے گا، وہ ایسی لڑائی لڑیں گے کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہو گی، (اس قدر لاشوں کے پشتے لگ جائیں گے کہ) ایک پرندہ ایک طرف سے اڑے گا اور ابھی تک وہ ختم نہیں ہونے پائیں گے کہ وہ اڑتے اڑتے مر جائے گا، صورتحال یہ ہو گی کہ ایک باپ کے سو بیٹوں کو جب شمار کیا جائے گا تو بچنے والا صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہوگا، ان حالات میں کس غنیمت کی خوشی ہوگی اور کون سی میراث تقسیم ہوگی؟ لوگ اس قسم کے حالات میں ہوں گے کہ اس سے بڑی ایک خبر سنائی دے گی اور وہ یہ کہ ایک چلّانے والا یوں چلّا رہا ہوگا کہ پیچھے لوگوں کے بچوں میں دجال پہنچ چکا ہے، یہ سن کر وہ تمام چیزوں کو پھینک دیں گے اور اُدھر متوجہ ہو کر دس گھڑ سواروں کا ایک دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان گھڑ سواروں کے اور ان کے آباء واجداد کے ناموں اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں تک کو جانتا ہوں، وہ ان دنوں روئے زمین پر موجود تمام گھڑ سواروں سے افضل لوگ ہوں گے۔''

قِتَالُ التُّرْكِ بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ

ارضِ بصرہ میں ترکوں کے ساتھ لڑائی کا بیان

[12941/7268]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا الْعَوَّامُ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ جَمْهَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَرْضًا یُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ اِلٰی جَنْبِهَا نَهْرٌ یُقَالُ لَهٗ دَجْلَةُ، ذُوْ نَخْلٍ كَثِیْرٍ وَیَنْزِلُ بِهٖ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ، فَیَتَفَرَّقُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَصْلِهَا وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ تَاْخُذُ عَلٰی اَنْفُسِهَا وَكَفَرُوْا وَفِرْقَةٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ فَیُقَاتِلُوْنَ، قَتْلَاهُمْ شُهَدَاءُ، یَفْتَحُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنْ بَقِیَّتِهِمْ۔ وَشَكَّ یَزِیْدُ فِیْهِ مَرَّةً فَقَالَ اَلْبُصَیْرَةُ اَوِ الْبَصْرَةُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4306. (مسند احمد: 20413)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بصرہ کی سرزمین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس کی ایک جانب دجلہ نامی دریا ہے، وہاں بہت زیادہ کھجوریں ہیں۔ بنوقنطوراء (یعنی ترک لوگ) وہاں آ کر ٹھہریں گے اور مسلمان تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک گروہ اپنے اصل کے ساتھ مل جائے گا، (یعنی اپنی کھیتوں اور مویشیوں میں مصروف ہو جائے گا)، یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے دوسرا گروہ الگ تھلگ رہے گا، یہ لوگ کافر ہوں گے اور ایک گروہ اپنے بیوی بچوں کو پیچھے چھوڑ آئیں گے اور لڑیں گے، ان کے مقتولین شہید ہوں گے، پھر باقیوں کو اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے گا۔'' یزید بن ہارون کو ایک دفعہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ شک ہوا کہ بصیرہ ہے یا بصرہ۔

حَسْرُ الْفُرَاتِ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ وَقِتَالُ النَّاسِ عَلَیْهِ

دریائے فرات کا سونے کے ایک پہاڑ سے سرکنے اور اس پر لوگوں کے لڑنے کا بیان

[12945/7269]..... عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَحْسِرُ الْفُرَاتُ أَوْ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتَتِلَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ، يَا بُنَيَّ! فَإِنْ اَدْرَكْتَهُ فَلَاتَكُوْنَنَّ مِمَّنْ يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2894 . (مسند احمد: 8388)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کے اوپر سے ایک طرف سرک نہ جائے گا، پھر لوگ اس پر آپس میں اس قدر لڑیں گے کہ سو میں سے ننانوے آدمی اس لڑائی میں مارے جائیں گے۔ پیارے بیٹا! اگر تم ایسے حالات کو پالو تو ان لڑنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔''

فَتْحُ مَدِيْنَةِ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةِ

قسطنطنیہ کی فتح کا بیان

[12948/7270]..... وَعَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَسُئِلَ اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا ، اَلْقُسْطُنْطِيْنِيَةُ أَوْ رُوْمِيَةُ فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ بِصَنْدُوْقٍ لَهُ حِلَقٌ ، فَاَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَكْتُبُ اِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا ، أَقُسْطُنْطِيْنِيَةُ اَوْ رُوْمِيَةُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ اَوَّلًا۔)) يَعْنِيْ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ۔

تخریج الحدیث صحيح: المستدرك للحاكم: 555/4 . (مسند احمد: 6645)

ترجمۃ الحدیث ابو قبیل کہتے ہیں: ہم سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ، ان دو شہروں میں سے پہلے کون سا فتح ہوگا؟ انہوں نے کنڈوں والا ایک صندوق منگوا کر اس سے ایک کتاب نکالی اور کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے احادیث لکھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات دریافت کی گئی کہ پہلے کون سا شہر فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہرقل کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَلَامَاتُ الْكُبْرٰى قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ
قیامت سے قبل ظاہر ہونے والی بڑی بڑی علامتوں کا بیان

مُقَابَلَةُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اِبْنَ صَيَّادٍ وَضَرْبُهُ اِيَّاهُ وَمَا حَصَلَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْخَوَارِقِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ابن صیاد کا سامنا کرنے اور اسے مارنے اور اس وقت ابن صیاد کی طرف سے خلافِ عادت امور کے ظاہر ہونے کا بیان

[12953/7271]..... وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، فَسَبَّهُ ابْنُ عُمَرَ وَوَقَعَ فِيْهِ فَانْتَفَخَ حَتّٰى سَدَّ الطَّرِيْقَ فَضَرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ حَتّٰى كَسَرَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا: مَا شَأْنُهُ وَشَأْنُكَ يُوْلِعُكَ بِهٖ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2932 . (مسند احمد: 26425)

ترجمۃ الحدیث امام نافع کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں دیکھا، تو انھوں نے اسے برا بھلا کہا اور اس کی ڈانٹ ڈپٹ کی، ابن صیاد غصے سے اس قدر پھول گیا کہ راستہ بند ہو گیا، سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لاٹھی تھی، انہوں نے اسے مار مار کر لاٹھی توڑ دی، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ کون سی چیز تمہیں اس پر اکسا رہی ہے؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''دجال اس وقت نکلے گا، جب اسے شدید غصہ آیا ہوا ہو گا۔''

[12954/7272]..... وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيْتُ ابْنَ صَيَّادٍ مَرَّتَيْنِ، فَاَمَّا مَرَّةً فَلَقِيْتُهُ وَمَعَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: نَشَدْتُّكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ لَتَصْدُقُنِّيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: اَتُحَدِّثُوْنِيْ اَنَّهُ هُوَ، قَالُوْا: لَا، قُلْتُ: كَذَبْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَدَّثَنِيْ بَعْضُكُمْ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَقَلُّكُمْ مَالًا وَوَلَدًا اَنَّهُ لَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا وَهُوَ الْيَوْمَ كَذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ، ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَقَدْ تَغَيَّرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى؟ قَالَ: لَا اَدْرِىْ، قُلْتُ: مَا تَدْرِىْ وَهِىَ فِىْ رَاْسِكَ، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُ مِنِّىْ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّخْلُقَهُ مِنْ عَصَاكَ هٰذِهٖ خَلَقَهُ وَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُهُ قَطُّ، فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِىْ اَنِّىْ ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِىَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ مَاشَعَرْتُ قَالَ: فَدَخَلَ عَلٰى اُخْتِهٖ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيْدُ مِنْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ قَالَ: تَعْنِى النَّبِىّ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ خُرُوْجِهٖ عَلَى النَّاسِ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2932. (مسند احمد: 26426)

ترجمۃ الحدیث امام نافع کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن صیاد سے دو دفعہ میری ملاقات ہوئی، ایک دفعہ جب میں اسے ملا تو اس کے ساتھ اس کے کچھ ساتھی بھی تھے، میں نے ان سے کہا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا: کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ (ابن صیاد) وہی (دجال) ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، یہ وہ نہیں ہے، میں نے کہا: تم غلط کہتے ہو، اللہ کی قسم! تم ہی میں سے بعض نے مجھے بتلایا تھا کہ دجال شروع میں مال و اولاد کے لحاظ سے سب سے کم ہوگا، لیکن جب اسے موت آئے گی تو اس کا مال بھی سب سے زیادہ ہوگا اور اولاد بھی، یہ ساری باتیں اس پر صادق آتی ہیں، اس کے بعد میں اسے چھوڑ کر چلا گیا، پھر جب میری اس سے دوسری مرتبہ ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ اس کی آنکھ خراب ہو چکی تھی، میں نے پوچھا: میں تمہاری آنکھ کو خراب دیکھ رہا ہوں، یہ کب سے ایسے ہے؟ وہ بولا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: یہ آنکھ تمہارے سر میں ہے اور تم نہیں جانتے کہ ایسا کب سے ہوا ہے؟ اس نے کہا: عبداللہ بن عمر! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اگر اللہ نے چاہا تو تمہاری اس لاٹھی سے دجال کو پیدا کر دے گا، اس کے بعد وہ زور سے گدھے کی طرح خرّاٹے لینے لگا، میں نے ایسی (مکروہ) آواز کبھی نہیں سنی تھی۔ پھر سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے کچھ دوست کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک لاٹھی تھی اور میں نے اس کو اتنا زدوکوب کیا کہ وہ ٹوٹ گئی۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے تو اس چیز کا بالکل علم نہیں ہوا۔ نافع کہتے ہیں: پھر سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کو یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا: تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''دجال کا لوگوں کے سامنے پہلا ظہور شدید غصے کی صورت میں ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُرْءَ ةُ ابْنِ صَيَّادٍ وَ مُحَاوَلَةُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَتْلَهُ وَمَنْعُ النَّبِيِّ ﷺ اِيَّاهُ عَنْ ذٰلِكَ

ابن صیاد کی جرأت،سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس کو قتل کرنے کے ارادہ کرنے اور نبی کریم ﷺ کا ان کو اس سے منع کر دینے کا بیان

[12955/7273]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَ هُوَ غُلَامٌ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ) فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ۔)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَايَاْتِيْكَ؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِطَ لَكَ الْاَمْرُ۔)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا۔)) وَخَبَاَ لَهٗ ﴿يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔﴾ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِخْسَاْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ۔)) فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ، فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1354، 3055، صحيح مسلم: 2930. (مسند احمد: 6360)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ابن صیاد کے پاس سے گزر ہوا، جبکہ آپ کے ہمراہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سمیت کچھ صحابہ بھی تھے، ابن صیاد ابھی بچہ تھا اور وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے قریب بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، ایک روایت کے مطابق وہ بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا، اسے آپ ﷺ کی آمد کا پتہ نہیں چلا سکا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے قریب گئے اور اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھا اور پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمّی لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔'' نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تمہارے پاس کون آتا ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس ایک سچا آتا ہے اور ایک جھوٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک چیز اپنے ذہن میں سوچ رہا ہوں، تو بتا کہ وہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟'' جبکہ آپ ﷺ کے دل وہ چیز ﴿یَوْمَ تَاْتِ السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ۔﴾ تھی۔اس نے کہا: وہ ''الدخ'' ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ذلیل ہو جا، تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' اُدھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اتار دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس کو قتل ہی نہیں کر سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔''

اِهْتِمَامُ النَّبِيِّ ﷺ بِاَمْرِ ابْنِ صَيَّادٍ وَذَهَابُهٗ اِلَيْهِ مُتَخَفِّيًا وَمُحَاوَلَتُهٗ سِمَاعَ شَيْءٍ مِنْهُ خِلْسَةً وَتَنْبِيْهُ اُمِّهٖ اِيَّاهُ لِذٰلِكَ

نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے بارے میں اس طرح اہتمام کرنا کہ آپ ﷺ کا مخفی انداز میں اس کی طرف جانا اور اس کی باتیں سننے کی کوشش کرنا اور اس کی ماں کو خبردار کرنا

[12960/7274]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ اِمْرَاَةً مِنَ الْيَهُوْدِ وَلَدَتْ غُلَامًا، مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَاتِئَةً، فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاَذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ، قَدْجَاءَ فَاخْرُجْ اِلَيْهِ، فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا لَهَا، قَاتَلَهَا اللّٰهُ، لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ صَائِدٍ مَاتَرٰى۔)) قَالَ: اَرٰى حَقًّا وَاَرٰى بَاطِلًا وَاَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ: ((فَلُبِسَ عَلَيْهِ۔)) فَقَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔)) ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَهٗ، ثُمَّ اَتَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى، فَوَجَدَهٗ فِى نَخْلٍ لَهٗ يُهَمْهِمُ فَاَذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ: يَاعَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا اَبُوالْقَاسِمِ قَدْجَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَهَا، قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ۔)) قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَطْمَعُ اَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهٖ شَيْئًا فَيَعْلَمَ هُوَ هُوَ اَمْ لَا، قَالَ ﷺ: ((يَاابْنَ صَائِدٍ مَاتَرٰى۔)) قَالَ: اَرٰى حَقًّا وَ اَرٰى بَاطِلًا وَاَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔)) فَلُبِسَ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ خَرَجَ فَتَرَكَهٗ ثُمَّ جَاءَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما فِى نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (رضی اللہ عنہم) وَاَنَا مَعَهٗ فَبَادَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَرَجَا اَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهٖ شَيْئًا، فَسَبَقَتْهُ اُمُّهٗ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَهَا، قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ۔))فَقَالَ: ((يَاابْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَـائِدٍ مَاتَرٰی۔)) قَالَ: اَرٰی حَقًّا وَاَرٰی بَاطِلًا وَاَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَاءِ قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ۔)) فَلُبِسَ عَـلَيْـهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـاابْـنَ صَـائِـدٍ! اِنَّا قَدْ خَبَاْنَا لَكَ خَبِيْئًا فَمَا هُوَ۔)) قَالَ: اَلدُّخُّ اَلدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِخْسَاْ اِخْسَاْ۔)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِئْذَنْ لِیْ فَاَقْتُلَهُ يَـارَسُـوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَـكُـنْ هُـوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ، اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسٰی بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَاِلَّا يَـكُـنْ هُـوَ فَـلَيْـسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ۔)) قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا اَنَّهُ الدَّجَّالُ۔

تخریج الحدیث صحیح: شرح مشکل الآثار: 2942، صحیح مسلم: 2926. (مسند احمد: 14955)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک یہودی عورت نے ایک بچہ جنم دیا، اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی تھی اور وہ اوپر کی طرف ابھری ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ یہی دجال ہے، آپ ﷺ نے اسے دیکھا کہ اس نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کی گنگناہٹ کی آواز بھی آ رہی تھی، لیکن اس کی ماں نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا: اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم ﷺ آ گئے ہیں، تو ان کی طرف جا، پس وہ چادر کے نیچے سے نکل کر آ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ماں کو کیا تھا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر یہ اسے اسی طرح لیٹا رہنے دیتی تو وہ خود ہی اپنی باتوں سے اپنی اصلیت کو واضح کر دیتا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن صائد! تم کیا دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: میں حق بھی دیکھتا ہوں اور باطل بھی دیکھتا ہوں اور مجھے پانی پر ایک تخت بھی نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر تو معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' وہ جواباً بولا: کیا آپ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ اسے چھوڑ کر واپس آ گئے۔ آپ ﷺ ایک دفعہ پھر اس کی طرف تشریف لے گئے اور اس کو کھجور کے درختوں کے درمیان پایا، وہ کچھ گنگنا رہا تھا، لیکن اس دفعہ بھی اس کی ماں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا: عبداللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ اسے ہلاک کرے، اگر یہ اس کو اسی طرح بے خبر رہنے دیتی تو وہ اپنی باتوں سے خود ہی اپنی حقیقت بیان کر دیتا۔'' سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کی باتیں سننا چاہتے تھے، تاکہ آپ کو علم ہو جاتا کہ یہ دجال ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن صائد! تم کیا چیز دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: میں حق بھی دیکھتا ہوں، باطل بھی دیکھتا ہوں اور مجھے پانی پر ایک تخت بھی نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' وہ جواباً بولا: کیا آپ یہ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میرا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔'' پس اس کا معاملہ اس پر خلط ملط کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے، اور پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ انصار ومہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ اس کی طرف گئے، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ہمراہ تھے، ہوا یوں کہ اس بار رسول اللہ ﷺ جلدی سے ہم سے آگے بڑھ گئے، آپ ﷺ کی کوشش تھی کہ اس کی کوئی بات سن لیں، لیکن اس کی ماں جلدی جلدی اس کی طرف گئی اور کہا: عبد اللہ! یہ ابو القاسم آ گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کیا ہوا اس کو؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر یہ اسے اسی طرح بے خبر رہنے دیتی تو وہ اپنی باتوں سے اپنی حقیقت کو واضح کر دیتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:''اے ابن صائد! تم کیا دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: میں حق اور باطل دیکھتا ہوں اور مجھے پانی پر ایک تخت بھی نظر آتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' وہ جواباً بولا: اور کیا آپ ﷺ یہ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''میرا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔'' اس کا معاملہ اس پر خلط ملط کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:''ابن صائد! ہم تیرے لیے یعنی تجھے آزمانے کے لیے اپنے دل میں ایک کلمہ سوچ رہے ہیں، تو بتا کہ وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ ''الدخ'' ہے، ''الدخ۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:''دفع ہو، دفع ہو۔'' سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اگر یہ واقعی دجال ہے تو تمہارا اس سے کوئی مقابلہ نہیں، اس کا مقابلہ کرنے والے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو آپ کے لیے ایک ذِمّی کو قتل کرنا روا نہیں ہے۔'' بہرحال رسول اللہ ﷺ کو یہ اندیشہ رہا کہ یہی دجال ہے۔

خَوَارِقُ الْعَادَاتِ لِابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے خلافِ عادت امور کا بیان

[12964/7275]..... عَنْ اَبِیْ نِ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَ ابْنَ صَائِدٍ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2928 . (مسند احمد: 11389)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ سفید رنگ کی ملائم مٹی اور خالص کستوری والی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:''اس نے سچ کہا ہے۔''

[12966/7276]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مِثْلُهُ۔

(۱۲۹٦٦) صحیح: شرح معانی الآثار : 2942، صحیح مسلم: 2926. (مسند احمد: 14955)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی قسم کی ایک حدیث بیان کی ہے۔

مَا يُصِيْبُ النَّاسَ مِنَ الشِّدَّةِ قَبْلَ ظُهُوْرِ الدَّجَّالِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَمَا يَفْعَلُهُ مَعَهُمْ وَقْتَ ظُهُوْرِهِ

دجال کے ظہور سے تین سال پہلے لوگوں پر پڑنے والی مشکلات اور اس کے ظہور کے بعد ان کے ساتھ اس کے سلوک کا بیان

[12969/7277]..... عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَالَ ﷺ: ((اِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، حَبَسَتِ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا وَحَبَسَتِ الْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، فَاِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّانِيَةُ حَبَسَتِ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَحَبَسَتِ الْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَاِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّالِثَةُ حَبَسَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهَا وَحَبَسَتِ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذُوْخُفٍّ وَلَا ظِلْفٍ اِلَّا هَلَكَ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ لِلرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَعَثْتُ اِبِلَكَ ضِخَامًا ضُرُوْعُهَا عِظَامًا اَسْنِمَتُهَا اَتَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَتَمَثَّلَ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى صُوْرَةِ اِبِلِهٖ فَيَتْبَعُهُ، وَيَقُوْلُ لِلرَّجُلِ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَعَثْتُ اَبَاكَ وَاِبْنَكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ اَهْلِكَ اَتَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ عَلٰى صُوَرِهِمْ فَيَتْبَعُهُ۔)) ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبَكٰى اَهْلُ الْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبْكِيْ، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكُمْ؟)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا ذَكَرْتَ مِنَ الدَّجَّالِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ) فَوَاللّٰهِ! اِنَّ اَمَةَ اَهْلِيْ لَتَعْجِنُ عَجِيْنَهَا فَمَا تَبْلُغُ حَتّٰى تَكَادُ تَفَتَّتُ مِنَ الْجُوْعِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَتَنَا فَمَا نَخْتَبِزُهَا حَتّٰى نَجُوْعَ) فَكَيْفَ نَصْنَعُ يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكْفِي الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَوْمَئِذٍ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((لَا تَبْكُوْا فَاِنْ يَّخْرُجِ الدَّجَّالُ وَاَنَا فِيْكُمْ، فَاَنَا حَجِيْجُهُ وَاِنْ يَّخْرُجْ بَعْدِيْ فَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔))

تخریج الحدیث: صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1633، المعجم الکبیر للطبرانی: 407/24. (مسند احمد: 27568)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیدہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر میں موجود تھے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ظہور دجال سے تین سال قبل آسمان ایک تہائی پانی اور زمین ایک تہائی فصل روک لے گی، جب دوسرا سال آئے گا تو آسمان دو تہائی پانی اور زمین دو تہائی فصلیں روک لے گی، پھر جب تیسرا سال شروع ہوگا تو آسمان مکمل طور پر اپنا پانی اور زمین مکمل طور پر اپنی فصلیں روک لے گی، ٹاپوں (والے اونٹ) اور کھروں (والے گائے، بیل، بھیڑ بکری اور گھوڑے گدھے) سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اتنے میں اُدھر دجال پہنچ کر ایک دیہاتی آدمی سے کہے گا: اگر میں تمہاری اونٹنیوں کو موٹی تازہ اور دودھ سے بھری تھنوں کی صورت میں پیدا کر کے دکھاؤں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں تمہارا ربّ ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں بالکل۔ اس کے بعد شیطان اس آدمی کے اونٹوں کی شکل اختیار کریں گے تو وہ آدمی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ اسی طرح وہ دجال ایک اور آدمی سے کہے گا: اگر میں تمہارے باپ، بیٹے اور اور تم اپنے خاندان کے جن لوگوں کو پہچانتے ہو، سب کو زندہ کر دوں تو کیا تم یقین کر لو گے کہ میں تمہارا ربّ ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں بالکل، پھر وہ شیطانوں کو ان لوگوں کی شکل میں پیش کر دے گا تو وہ بھی اس نے پیچھے چلا جائے گا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ باہر چلے گئے اور گھر میں موجود سارے لوگ رونے لگ گئے، جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ہم سب رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟'' میں (اسماء) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے دجال کے متعلق جو کچھ بیان کیا، اس کی وجہ سے۔ ایک روایت میں ہے: آپ نے تو دجال کر ذکر کر کے ہمارے دلوں کو ہلا دیا ہے، اللہ کی قسم! میرے اہل کی ایک لونڈی ہے، جب وہ آٹا گوندھتی ہے تو ابھی تک اپنا کام پورا نہیں کرتی کہ بھوک کی وجہ سے ٹوٹنے لگ جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: جب ہم آٹا گوندھتی ہیں تو ابھی تک روٹی نہیں پکاتی کہ بھوک لگی ہوتی ہے، تو اُس وقت ہم کیا کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اہل ایمان کو کھانے پینے کی بجائے تکبیر، تسبیح اور تحمید کفایت کریں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ نہ روؤ، کیونکہ اگر میری موجودگی میں دجال کا ظہور ہو گیا تو میں اس کا مقابلہ کر لوں گا اور اگر میرے بعد ہوا تو ہر مسلمان پر خلیفہ اللہ تعالیٰ خود ہوگا۔''

تَعْظِيْمُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَمَارَاتُ خُرُوْجِهٖ

فتنہ دجال کے بڑے ہونے اور اس کے ظہور کی علامتوں کا بیان

[12971/7278]..... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَاَنَا لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ اَخْوَفُ عِنْدِيْ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَلَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا اِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً اِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 2807، 2808، صحیح ابن حبان: 6807، المعجم الکبیر للطبرانی: 3018. (مسند احمد: 23304)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں دجال کے فتنے کی بہ نسبت تمہارے آپس کے فتنوں یعنی لڑائی جھگڑوں کا زیادہ خطرہ محسوس کرتا ہوں، اور (سنو کہ) جب سے دنیا قائم ہے، اس وقت سے جتنے چھوٹے بڑے فتنے ظہور پذیر ہوئے، وہ سارے کے سارے فتنۂ دجال کی خاطر ہی تھے۔''

[12972/7279]..... وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلَى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ اَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2946. (مسند احمد: 16265)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک کوئی ایسا فتنہ ظاہر نہیں ہوا، جو دجال کے فتنے سے زیادہ سنگین ہو۔''

مَكَانُ الدَّجَّالِ وَاَنَّهُ مَوْجُوْدٌ مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

دجال کے مقام کے تعین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اس کے موجود ہونے کا بیان

[12976/7280]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: ثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ: ثَنَا عَامِرٌ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَاَتَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيْثَهَا فِي النَّفَقَةِ وَالسُّكْنٰى وَزَوَاجَهَا بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (تَقَدَّمَ ذٰلِكَ فِيْ بَابِ النَّفَقَةِ وَالسُّكْنٰى لِلْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ وَالْبَتُوْتَةِ الْحَامِلِ) قَالَ: فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَخْرُجَ قَالَتْ: اِجْلِسْ حَتّٰى اُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ فَصَلّٰى صَلَاةَ الْهَاجِرَةِ ثُمَّ قَعَدَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالَ: ((اِجْلِسُوْا اَيُّهَاالنَّاسُ فَاِنِّيْ لَمْ اَقُمْ مَقَامِيْ هٰذَا لِفَزَعٍ وَلٰكِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ خَبَرًا مَنَعَنِيْ الْقَيْلُوْلَةُ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ ﷺ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِيْ عَمِّهٖ رَكِبُوْا الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَاَلْجَاَتْهُمُ الرِّيْحُ اِلٰى جَزِيْرَةٍ لَايَعْرِفُوْنَهَا فَقَعَدُوْا فِيْ قُوَيْرِبِ السَّفِيْنَةِ حَتّٰى خَرَجُوْا اِلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَزِيْرَةِ فَاِذَا هُمْ بِشَيْءٍ اَهْلَبَ كَثِيْرِ الشَّعْرِ ، لَا يَدْرُوْنَ اَرَجُلٌ هُوَ اَوْ اِمْرَاَةٌ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالُوْا: اَلَا تُخْبِرُنَا قَالَ: مَا اَنَا بِمُخْبِرِكُمْ وَلَا بِمُسْتَخْبِرِكُمْ وَلٰكِنَّ هٰذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهِقْتُمُوْهُ فَفِيْهِ مَنْ هُوَ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ اَنْ يُخْبِرَكُمْ وَيَسْتَخْبِرَكُمْ ، قَالَ: قُلْنَا: فَمَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اَتَوُا الدَّيْرَ فَاِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مُوَثَّقٍ شَدِيْدِ الْوَثَاقِ مُظْهِرِ الْحُزْنِ كَثِيْرِ التَّشَكِّيْ ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ، فَرَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: مِنَ الْعَرَبِ۔ قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ اَخَرَجَ نَبِيُّهُمْ بَعْدُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَمَا فَعَلُوْا؟ قَالُوْا: خَيْرًا آمَنُوْا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ وَكَانَ لَهُ عَدُوٌّ فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَالْعَرَبُ الْيَوْمَ اِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَكَلِمَتُهُمْ وَاحِدَةٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوْا: صَالِحَةٌ يَشْرَبُ مِنْهَا اَهْلُهَا لِشَفَتِهِمْ وَيَسْقُوْنَ مِنْهَا زَرْعَهُمْ۔ قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عُمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوْا: صَالِحٌ يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ۔ قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبْرِيَّةِ؟ قَالُوْا: مَلْاٰى۔ قَالَ: فَزَفَرَ ثُمَّ زَفَرَ ثُمَّ زَفَرَ ثُمَّ حَلَفَ لَوْ خَرَجْتُ مِنْ مَكَانِيْ هٰذَا مَا تَرَكْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَّا وَطِئْتُهَا غَيْرَ طَيْبَةَ ، لَيْسَ لِيْ عَلَيْهَا سُلْطَانٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ)۔)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِلٰى هٰذَا انْتَهٰى فَرْحِيْ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، اِنَّ طَيْبَةَ الْمَدِيْنَةُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الدَّجَّالِ اَنْ يَّدْخُلَهَا۔)) ثُمَّ حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ! مَالَهَا طَرِيْقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ فِيْ سَهْلٍ وَلَا فِيْ جَبَلٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا يَسْتَطِيْعُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّدْخُلَهَا عَلٰى اَهْلِهَا۔)) قَالَ عَامِرٌ: فَلَقِيْتُ الْمُحَرَّرَ بْنَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ اَنَّهُ حَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثْتَكَ فَاطِمَةُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ۔)) قَالَ: ثُمَّ لَقِيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْنِيْ كَمَا حَدَّثَتْكَ فَاطِمَةُ غَيْرَ اَنَّهَا قَالَتْ: ((اَلْحَرَمَانِ عَلَيْهِ حَرَامٌ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2942 . (مسند احمد: 27349)

ترجمۃ الحدیث عامر شعبی کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں آیا اور سیّدنا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھے بیان کیا عہد رسالت میں ان کے شوہر نے انکو طلاق دے دی تھی، پھر اس کے بعد نفقہ و رہائش اور سیدہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی شادی کا واقعہ بیان کیا، (''بَابُ النَّفَقَةِ وَالسُّكْنٰى لِلْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ وَالْبَتُوْتَةِ الْحَامِلِ'' میں اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہے۔) عامر کہتے ہیں: میں نے جب وہاں سے روانہ ہونے کا ارادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: بیٹھ جاؤ، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتی ہوں، رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لئے گئے اور نمازِ ظہر پڑھا کر وہیں بیٹھ گئے اور لوگ آپ کی حالت و کیفیت دیکھ کر گھبرا گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''لوگو بیٹھ جاؤ، میں اس وقت کسی پریشانی کیوجہ سے یہاں سے کھڑا نہیں ہوا، بات یہ ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آ کر مجھے ایک بات بتائی ہے، مجھے اس کی وجہ سے اس قدر خوشی اور راحت ہوئی کہ میں قیلولہ بھی نہیں کر سکا، میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اپنے نبی کی خوشی والی بات سنو، اس نے مجھے بتلایا ہے کہ اس کے چچا کے بیٹوں کی ایک جماعت سمندری سفر کر رہی تھی، تیز ہوا چلنے لگی، وہ ہوا انہیں ایک جزیرے کی طرف لے گئی، ان کی اس جزیرہ سے کوئی واقفیت نہیں تھی، وہ لوگ طوفان کے دوران کسی ایک چھوٹی کشتی پر بیٹھ کر جزیرہ کی طرف جا پہنچے، وہاں انہیں ایک عجیب چیز نظر آئی، اس پر بال ہی بال تھے، وہ تو یہ بھی نہیں پہچان سکے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ انہوں نے اسے سلام کہا، اس نے سلام کا جواب دیا، ان لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم ہمیں کچھ بتاؤ گی؟ وہ بولی: نہیں، میں نہ تمہیں کچھ بتاتی ہوں، اور نہ تم سے کچھ پوچھتی ہوں، یہ راہبوں کی خانقاہ ہے، اب تم اس کے قریب تو پہنچ چکے ہو اور اس میں ایک ایسا شخص ہے کہ وہ تمہاری باتیں سننے کا بہت زیادہ خواہش مند ہے، وہ تمہیں کچھ باتیں بتائے گا اور کچھ تم سے پوچھے گا، ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کیا ہو؟ اس نے کہا: میں ''جَسَّاسَہ'' ہوں، پھر وہ لوگ چلے گئے اور اس خانقاہ میں پہنچ گئے، وہاں ایک شخص بڑی مضبوط بندشوں میں جکڑا ہوا تھا، اس پر غم وحزن نمایاں تھا اور وہ تکلیف کی شکایت کا اظہار کرتا تھا، انہوں نے اسے سلام کہا، اس نے سلام کا جواب دیا، اس نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہیں، اس نے پوچھا: عرب کیا کرتے ہیں؟ کیا ان کا نبی ظاہر ہو چکا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے پوچھا: انھوں نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے کہا: اچھا رویہ ہے، وہ اس پر ایمان لائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کی۔ اس نے کہا: ان کے لیے یہی بات بہتر ہے، اس کا ایک دشمن تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو اس پر غالب کر دیا۔ پھر اس نے پوچھا: کیا اب ان سب عربوں کا معبود ایک ہے، نیز کیا ان کا دین اور کلمہ بھی ایک ہی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے پوچھا: زغر والے چشمے کے بارے میں بتلاؤ، وہ کس حالت میں ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ٹھیک ہے، لوگ اس سے پانی پیتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس نے پوچھا: عمان اور بیسان کے درمیان والی کھجوروں کی کیا حالت ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ٹھیک ہیں، ہر سال ان کے پھل کھائے جاتے ہیں۔ اس نے پوچھا: بحیرۂ طبریہ کی صورتحال کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ بھی بھرا ہوا ہے۔ یہ باتیں سن کر وہ خوب اچھلا، پھر اس نے قسم اٹھا کر کہا: اگر میں اپنی اس جگہ سے نکل آؤں تو طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) اور مکہ مکرمہ کے علاوہ ساری زمین پر چلوں گا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو میری خوشی کی انتہا ہے، آپ ﷺ نے یہ تین دفعہ فرمایا، بے شک طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے، اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ اس میں داخل ہو سکے۔'' پھر آپ ﷺ نے حلف اٹھا کر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مدینہ منورہ کی طرف آنے والے میدانی اور پہاڑی کشادہ اور تنگ ہر راستے پر اللہ کا فرشتہ قیامت تک تلوار لیے کھڑا ہے، دجال کسی راستے سے مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔'' عامر شعبی کہتے ہیں: پھر میری ملاقات محرر بن ابو ہریرہ سے ہوئی، میں نے انہیں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنی ہوئی یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا کہ میرے والد نے بھی یہ حدیث مجھے اسی طرح بیان کی تھی، جیسے آپ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے، البتہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مشرق کی جہت میں ہے۔'' عامر کہتے ہیں: پھر میری ملاقات قاسم بن محمد سے ہوئی، میں نے ان کو بھی سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنی ہوئی یہ حدیث سنائی، انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث اس طرح بیان کی تھی، جیسے آپ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے، البتہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بیان کیا کہ ''مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ یہ دونوں حرم، دجال پر حرام ہیں۔''

اِخْبَارُ النَّبِيِّ ﷺ بِخُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَالْمَكَانِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ وَذِكْرُ اَوْصَافِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَفِتْنَتِهٖ وَالتَّحْذِيْرُ مِنْهُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ

نبی کریم ﷺ کے دجال کے ظہور کی خبر دینے اور اس کی جائے ظہور، اوصاف، پیروکار، فتنے اور اس سے ڈرانے وغیرہ کا بیان

[12978/7281]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَكُوْنَنَّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَكَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَكْثَرُ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند أبو یعلی: 5706 . (مسند احمد: 5694)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت سے قبل مسیح دجال کا ظہور ہوگا اور اس کے علاوہ تیس یا اس سے زیادہ کذاب بھی آئیں گے۔''

[12979/7282]..... وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانَ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2237، سنن ابن ماجه: 4072 . (مسند احمد:12)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرق کی جہت میں واقع خراسان نامی جگہ سے دجال نمودار ہوگا اور ایسے لوگ اس کی پیروی کریں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چوڑے چپٹے ہوں گے۔''

[12980/7283]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَاْتِی الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰی نَزَلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تُصَرِّفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَاكَ يَهْلِكُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 1380 . (مسند احمد: 9895)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور اس کا ہدف مدینہ منورہ ہوگا، لیکن جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی سرزمین کی طرف موڑ دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔''

[12983/7284]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُوْدِيَّةِ اَصْبَهَانَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْيَهُوْدِ، عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ۔))

تخریج الحدیث: حسن: مسند ابويعلى: 3639، المعجم الاوسط للطبرانی : 4927، صحيح مسلم: 2944 . (مسند احمد: 13344)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال اصبہان کی یہودیوں کی بستی سے ظاہر ہوگا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، انھوں نے سبز رنگ کی شالیں کندھوں پر ڈال رکھی ہوں گی۔''

[12984/7285]..... وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَلَا يَزَالُ بِهِ لِمَا مَعَهُ مِنَ الشُّبَهِ حَتّٰی يَتَّبِعَهُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: سنن ابوداؤد: 4319 . (مسند احمد: 19875)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی دجال کی آمد کے بارے میں سنے تو وہ اس سے دور دور رہے، کیونکہ اپنے آپ کو مومن سمجھنے والا جب اس کے پاس آئے گا تو اس کے شبہات کی وجہ سے اس کی پیروی کرنے لگ جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12989/7286]..... وَعَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْاَزْدِیِّ قَالَ: ذَهَبْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَذْکُرُ فِی الدَّجَّالِ وَلَاتُحَدِّثْنَا عَنْ غَیْرِهٖ وَاِنْ کَانَ مُصَدَّقًا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْذَرْتُکُمُ الدَّجَّالَ ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ اُمَّتَهٗ وَاِنَّهٗ فِیْکُمْ اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ، وَاِنَّهٗ جَعْدٌ آدَمُ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ، مَعَهٗ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ وَمَعَهٗ جَبَلٌ مِّنْ خُبْزٍ وَنَهْرٌ مِّنْ مَاءٍ وَاِنَّهٗ یُمْطِرُ الْمَطَرَ وَلَایَنْبُتُ الشَّجَرُ وَاِنَّهٗ یُسَلَّطُ عَلٰی نَفْسٍ فَیَقْتُلُهَا وَلَایُسَلَّطُ عَلٰی غَیْرِهَا وَاِنَّهٗ یَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا، یَبْلُغُ فِیْهَا کُلَّ مَنْهَلٍ وَلَایَقْرُبُ اَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِیْنَةِ وَمَسْجِدَ الطُّوْرِ وَمَسْجِدَ الْاَقْصٰی وَمَا یَشْبَهُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 147/15 . (مسند احمد: 23685)

ترجمة الحدیث جنادہ بن ابی امیہ ازدی کہتے ہیں: میں اور ایک انصاری شخص، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں، آپ نے کسی اور سے بیان نہیں کرنا، اگرچہ وہ تصدیق شدہ ہو، انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: ''میں تمھیں دجال سے باخبر کر چکا ہو، یہ جملہ تین دفعہ فرمایا، مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو اس سے ڈرایا اور خبردار کیا ہے، لیکن اے میری امت! وہ تم میں نکلے گا، اس کے بال گھنگریالے اور اس کا رنگ گندمی ہوگا اور اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، اس کے پاس ایک جنت ہوگی اور ایک جہنم۔ لیکن حقیقت میں اس کی جہنم، جنت ہوگی اور اس کی جنت، جہنم ہوگی۔ اس کے پاس روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی، وہ بارش برسا کر دکھائے گا، لیکن اس سے درخت نہیں اگیں گے، اسے ایک آدمی کو قتل کرنے کی طاقت دی جائے گی، اس کے سوا اس کو اس قسم کی طاقت نہیں دی جائے گی، وہ زمین میں چالیس دن گزارے گا اور ہر ہر جگہ پہنچے گا، البتہ ان چار مساجد کے قریب نہیں جا سکے گا: مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد طور اور مسجد اقصیٰ۔ وہ تمھیں جتنے شبہات میں بھی ڈال دے، تم یاد رکھنا کہ تمہارا ربّ کانا نہیں ہے۔''

[12991/7287]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الشِّمَالِ، عَلَیْهَا ظَفَرَةٌ غَلِیْظَةٌ، مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ کَافِرٌ اَوْ قَالَ: کُفْرٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 3768، شرح السنة للبغوی: 4257 . (مسند احمد: 12145)

ترجمة الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی اس آنکھ پر موٹی سی جھلی ہوگی اور اس کی آنکھوں کے درمیان ''کَافِرٌ'' یا ''کُفْرٌ۔'' لکھا ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[12994/7288]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ تَمَامًا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((لَيْسَ بِاَعْوَرَ ، عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3439، 7407، صحيح مسلم: 2248. (مسند احمد: 4804)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس قسم کی حدیث بیان کی ہے، البتہ انھوں نے ''وہ کانا ہے'' کے الفاظ کے بعد یہ اضافی الفاظ بیان کیے ہیں: ''اس کی دائیں آنکھ یوں ہوگی، جیسے خوشۂ انگور میں ابھرا ہوا دانہ ہوتا ہے۔''

[12995/7289]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ ، لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ عليه السلام قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ, تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3057، صحيح مسلم: 2931. (مسند احمد: 6365)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ کے شایانِ شان حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''میں تمھیں اُس دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا، حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں تم سے اس کے متعلق ایسی بات بتلاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کہی، تمھیں علم ہونا چاہیے کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

[12996/7290]..... وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ۔)) قَالَ: فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَعَلَّهُ يُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ ، اَمِثْلُهَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: ((اَوْخَيْرٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4756، سنن الترمذی: 2234. (مسند احمد: 1693)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوح علیہ السلام کے بعد آنے والے ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے خبردار کیا اور میں بھی تمھیں اس سے باخبر کرتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں ہمیں بتاتے ہوئے فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ مجھے دیکھنے والا یا میری بات سننے والا کوئی آدمی بھی اسے پالے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی؟ کیا ایسی جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''یا اس سے بہتر؟''

[12997/7291]..... عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ، كَاَنَّ رَاْسَهُ اَصَلَةٌ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَاِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔)) قَالَ شُعْبَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ قَتَادَةَ فَحَدَّثَنِي بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الطبرانی : 11711، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2678، صحیح ابن حبان: 6796 . (مسند احمد: 2148)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا:''وہ کانا ہوگا،اس کا رنگ چمکیلا سفید ہوگا،اس کا سر پھونک سے مار ڈالنے والے زہریلے سانپ کی طرح ہوگا،وہ لوگوں میں عبدالعزی بن قطن کے زیادہ مشابہ ہوگا،اگر (اس کے شبہات کی وجہ سے) ہلاک ہونے والے ہلاک ہونے لگیں تو یاد رکھا کہ تمہارا ربّ کانا نہیں ہے۔''امام شعبہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہی حدیث امام قتادہ کو بیان کی تو انہوں نے بھی مجھے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

[12999/7292]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ مِمَّا يَلِي وَجْهَهَا رَجُلًا آدَمَ سَبْطَ الرَّاْسِ، وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَجُلَيْنِ، يَسْكُبُ رَاْسُهُ اَوْ يَقْطُرُ رَاْسُهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اَوِ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ، وَرَاَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا اَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى، جَعْدَ الرَّاْسِ اَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَلْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 169 . (مسند احمد: 4977)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میں نے کعبہ کے دروازے کے قریب ایک آدمی دیکھا،اس کی رنگت گندمی،سر کے بال قدرے خمدار،دو آدمیوں پر اپنا ہاتھ رکھے ہوا تھا،اس کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔میں نے پوچھا:''یہ کون ہے؟فرشتوں نے کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی کو دیکھا،وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا اور اس کے سر کے بال گھنگریالے تھے،میں نے جو لوگ دیکھے ہیں ان میں ابن قطن اس سے مشابہ ہے۔میں نے پوچھا: یہ کون ہے۔انھوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّعْصِمُهُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

ان لوگوں کا تذکرہ، جن کو اللہ تعالیٰ فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا

[13004/7293]..... وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، مَعَهُ نَهْرَانِ، يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَاْىَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَاْىَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِنْ اَدْرَكَنَّ وَاحِداً مِنْكُمْ فَلْيَاْتِ النَّهْرَ الَّذِىْ يَرَاهُ نَارًا فَلْيُغْمِضْ، ثُمَّ لْيُطَاْطِىءْ رَاْسَهُ فَلْيَشْرَبْ، فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ "كَافِرٌ" يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2934 . (مسند احمد: 23279)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ دجال کے پاس کیا کچھ ہوگا، اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک کا پانی بظاہر سفید ہوگا اور دوسری نہر بظاہر دہکتی ہوئی آگ ہوگی، اگر تم میں سے کسی کو ان حالات سے سابقہ پڑ جائے تو وہ اس نہر میں داخل ہو جائے، جسے وہ آگ دیکھ رہا ہو، وہ آنکھیں بند کر کے اور سر جھکا کر اس سے نوش کر لے، وہی ٹھنڈا پانی ہوگا، دجال کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، اس پر موٹی سی جھلی ہوگی اور اس کی آنکھوں کے درمیان "کَافِرٌ" لکھا ہوا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اس لفظ کو پڑھ لے گا۔''

[13005/7294]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2934 . (مسند احمد: 23365)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے بال بہت زیادہ ہوں گے، اسکے پاس ایک جنت اور ایک جہنم ہوگی، لیکن اس کی جہنم حقیقت میں جنت اور اس کی جنت حقیقت میں جہنم ہوگی۔''

[13006/7295]..... وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِىْ: ((اَىْ بُنَىَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ اِنَّهُ لَنْ يَّضُرَّكَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهُ جِبَالَ الْخُبْزِ وَاَنْهَارَ الْمَاءِ فَقَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَاكَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 7122، صحيح مسلم: 2152، 2939 . (مسند احمد: 18167)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں جس قدر میں نے پوچھا، کسی نے آپ ﷺ سے اس سے متعلقہ اتنے سوالات نہیں کیے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''بیٹے! تم کیوں گھبراتے ہو، وہ تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کم تر اور رذیل ہوگا۔''

مُدَّةُ مَكْثِ الدَّجَّالِ بَعْدَ ظُهُوْرِهٖ وَقَتْلُهُ الرَّجُلَ الْمُؤْمِنَ يُقَالُ اِنَّهُ الْخَضِرُ ثُمَّ اِحْيَائُهُ وَعَدَمُ تَسَلُّطِهٖ عَلٰى غَيْرِهٖ وَ هَلَاكُ الدَّجَّالِ

دجال کے ظہور کے بعد اس کی زمین پر قیام کی مدت، اس کا خضر نامی مومن کو قتل کر کے پھر زندہ کرنے اور اسے اس کے علاوہ کسی دوسرے پر اس قسم کا تسلط نہ ہونے اور اس کے ہلاک ہو جانے کا بیان

[13008/7296]..... عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ فِيْمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ: ((تَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، اَتَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يَحْيَا: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً فِيْكَ مِنِّيْ الْآنَ، قَالَ: فَيُرِيْدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 1882، 7132، صحيح مسلم: 2938. (مسند احمد: 11318)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے طویل حدیث بیان کی، اس میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''جب دجال آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا، اس دور کا افضل ترین آدمی دجال کی طرف جا کر اس سے کہے گا: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے، جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ ہمیں خبردار کر گئے ہیں، یہ سن کر دجال لوگوں سے کہے گا: کیا خیال ہے اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا تم میرے معاملے پھر بھی کوئی شک کرو گے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ چنانچہ دجال اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا، وہ آدمی زندہ ہونے کے بعد کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے دجال ہونے کے متعلق جس قدر اب بصیرت ہے، اتنی تو پہلے بھی نہیں تھی، چنانچہ دجال اسے دوبارہ قتل کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرے گا،لیکن وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔''

[13009/7297]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ خَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَاِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً يَسِيْحُهَا فِي الْاَرْضِ، اَلْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالشَّهْرِ وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ ثُمَّ سَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ هٰذِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 530/4 . (مسند احمد: 14954)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دجال اس وقت نکلے گا، جب جب دین کمزور ہو جائے گا اور علم اٹھ جائے گا، اس وقت دجال کا ظہور ہوگا، وہ چالیس دنوں تک ٹھہرے گا، ان میں سے ایک دن ایک سال کے، ایک دن ایک مہینے کے اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔''

[13011/7298]..... وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 2244 . (مسند احمد: 15467)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مسیح دجال کو''بابِ لُدّ'' کے پاس قتل کریں گے۔''

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ اَحَادِيْثَ جَامِعَةٍ لِقِصَّةِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَمَكْثِهٖ فِي الْاَرْضِ وَنُزُوْلِ نَبِيِّ اللّٰهِ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام وَ قَتْلِهٖ اِيَّاهُ وَظُهُوْرِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ثُمَّ هَلَاكِهِمْ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ فِي مُدَّةِ عِيْسٰى عليه السلام ثُمَّ ذَهَابِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَالْاِيْمَانِ وَبَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ ثُمَّ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

ان احادیث کا تذکرہ،جن میں دجال کے ظہور، زمین میں اس کے قیام کی مدت،عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کا دجال کو قتل کرنے، یاجوج ماجوج کے ظہور اور ان کی ہلاکت،عیسیٰ علیہ السلام کے دنوں میں لوگوں کی خوش حالی اور پھر اہلِ خیر واہلِ ایمان کے فوت ہو جانے اور بدترین لوگوں کے باقی رہ جانے، پھر صور پھونکے جانے اور قبر والوں کے جی اٹھنے کا بیان ہے

[13012/7299]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمَكَّةَ اِمْلَاءً قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ جَابِرِ نِ الطَّائِیُّ قَاضِی حِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرِ نِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِیَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِیْهِ وَرَفَعَ، حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَیْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِنَا، فَسَاَلْنَاهُ فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ فِیْهِ وَرَفَعْتَ، حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: ((غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ مِنِّیْ عَلَیْكُمْ، فَاِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ شَابٌّ جَعْدٌ قَطَطٌ، عَیْنُهُ طَافِیَةٌ، وَاِنَّهُ یَخْرُجُ مِنْ خُلَّةٍ بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَشِمَالًا، یَا عِبَادَ اللّٰهِ! اُثْبُتُوْا۔)) قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَبْثُهٗ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، یَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَیَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَیَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَیَّامِهٖ كَاَیَّامِكُمْ۔)) قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ هُوَ كَسَنَةٍ اَیَكْفِیْنَا فِیْهِ صَلَاةُ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ، قَالَ: ((لَا، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ۔)) قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا اِسْرَاعُهٗ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَیْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّیْحُ، قَالَ: فَیَمُرُّ بِالْحَیِّ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَسْتَجِیْبُوْنَ لَهٗ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ وَتَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَتُهُمْ وَهِیَ اَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرًی وَاَمَدُّهٗ خَوَاصِرَ وَاَسْبَغُهٗ ضُرُوْعًا وَیَمُرُّ بِالْحَیِّ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَرُدُّوْا عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ، فَیُصْبِحُوْا مُمْحِلِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ شَیْءٌ، وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَیَقُوْلُ: لَهَا اَخْرِجِیْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَیَعَاسِیْبِ النَّخْلِ قَالَ: وَیَاْمُرُ بِرَجُلٍ فَیُقْتَلُ فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ اِلَیْهِ یَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ قَالَ: فَبَیْنَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ، فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَهْرُوْدَتَیْنِ وَاضِعًا یَدَهٗ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَكَیْنِ فَیَتْبَعُهٗ فَیُدْرِكُهٗ فَیَقْتُلُهٗ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ الشَّرْقِیِّ، قَالَ: فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ علیہ السلام اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا مِنْ عِبَادِیْ لَایَدَانِ لَكَ بِقِتَالِهِمْ، فَحَوِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ﴾ فَیَرْغَبُ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُرْسِلُ عَلَیْهِمْ نَغَفًا فِیْ رِقَابِهِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَیَهْبِطُ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ بَیْتًا اِلَّا قَدْ مَلَاَّهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَیَرْغَبُ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُرْسِلُ عَلَیْهِمْ طَیْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَحَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ السِّكْسَكِيُّ مِنْ كَعْبٍ اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمُهَبَّلِ، قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا يَزِيْدَ! وَاَيْنَ الْمُهَبَّلُ؟ قَالَ: مَطْلِعُ الشَّمْسِ قَالَ: ((وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَايُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَامَدَرٍ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ وَيُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، قَالَ: فَيَوْمَئِذٍ يَاْكُلُ النَّفَرُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْفَخِذَ وَالشَّاةُ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِيْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِيْحًا طَيِّبَةً تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُسْلِمٍ اَوْقَالَ: كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسُ يَتَهَارَجُوْنَ تَهَارُجَ الْحَمِيْرِ وَعَلَيْهِمْ اَوْقَالَ: وَعَلَيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2937، سنن ابوداود: 4321. (مسند احمد: 17629)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا، اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کبھی اپنی آواز کو پست کر لیتے اور کبھی بلند، یہاں تک کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ وہ یہیں کھجوروں کے کسی جھنڈ میں موجود ہے، ہم اس سے اس قدر خوف زدہ ہوگئے کہ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر دہشت سی محسوس کر لی، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق مزید دریافت کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج دجال کا ذکر کیا اور اس دوران اپنی آواز کو کبھی پست کیا اور کبھی بلند، یہاں تک کہ ہم تو یہ سمجھنے لگے کہ وہ یہیں کہیں کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق دجال کے علاوہ دوسری بات کا اندیشہ زیادہ ہے، کیونکہ اگر میری موجودگی میں دجال آ گیا تو میں تم سے آگے اس کا مقابلہ کرلوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر آدمی اپنا دفاع خود کرلے گا اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میری طرف سے خلیفہ ہے، (یعنی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا)، دجال نوجوان ہوگا، اس کے بال گھنگریالے ہوں گے، اس کی آنکھ خوشۂ انگور میں ابھرے ہوئے دانے کی طرح ہوگی، وہ شام اور عراق کے درمیان کے علاقوں میں ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں (زمین پر) گھومے گا، اللہ کے بندو! تم اس وقت دین پر ثابت قدم رہنا'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس دن، لیکن اس کا ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، تو کیا اس میں ہمیں ایک ہی دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جی نہیں، تم وقت کا اندازہ کر کے (وقفے وقفے سے نمازیں) ادا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہنا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کس رفتار سے جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی رفتار اس بادل کی سی ہوگی، جسے ہوا آگے کو دھکیل رہی ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور انہیں (اپنی ربوبیت) کی دعوت دے گا، لوگ اس کی بات مان لیں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین نباتات اگائے گی، جنگلوں میں چرنے والے ان کے جانور پہلے سے بڑی کوہانوں والے، بھری ہوئی کوکھوں والے اور بڑے تھنوں والے ہو کر واپس آئیں گے، اسی طرح جب وہ ایک دوسرے قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور ان کو (اپنی ربوبیت پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا اور وہ اس کی بات کو رد کر دیں گے، ان کے اموال (ان کو چھوڑ کر) دجال کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ لوگ تنگ دست ہو کر رہ جائیں گے، ان کے پاس ان کے مالوں میں سے کچھ بھی نہیں بچے گا۔ دجال ایک شور زدہ زمین سے گزرتے ہوئے اس سے کہے گا کہ تو اپنے خزانے اُگل دے، تو اس زمین کے خزانے نکل کر اس کے پیچھے یوں چلیں گے، جیسے شہد کی مکھیوں کے لشکر جاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دجال تلوار کی ضرب سے ایک آدمی کے یک لخت اس طرح دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے تیر جلدی سے اور اچانک اپنے ہدف پر جا کر لگتا ہے، پھر وہ اس مقتول کو اپنی طرف بلائے گا تو وہ زندہ ہو کر اس کی طرف آ جائے گا اور اس کا چہرہ بے خوفی اور اطمینان کی وجہ سے خوب روشن ہوگا، دجال اسی طرح لوگوں کو شعبدے دکھا دکھا کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرما دے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید رنگ کی بلند جگہ پر اتریں گے، انھوں نے ورس اور زعفران کے ساتھ رنگے ہوئے دو کپڑے زیبِ تن کیے ہوں گے اور فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، وہ اتر کر دجال کا پیچھا کر کے اسے ''لُدّ'' کے مشرقی دروازے کے قریب قتل کر دیں گے، اتنے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ اب میں ایسے بندے بھیجنے لگا ہوں کہ آپ ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے، لہٰذا آپ اہلِ ایمان بندوں کو لے کر کوہِ طور کی طرف چلے جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ظاہر کرے گا، ان کی وہی کیفیت اور حالت ہوگی جو قرآن میں اس طرح بیان ہوئی ہے: ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ (وہ ہر بلندی سے تیزی سے دوڑتے آئیں گے)۔ (سورۂ انبیاء: ۹۶) پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا، اس سے وہ بہت جلد مر جائیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہِ طور سے نیچے آئیں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ ان کی لاشیں اور بدبو زمین پر ہر ہر گھر میں پڑی ہوئی ہے، تو وہ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے بڑے بڑے پرندے بھیج دے گا، جو ان کے لاشوں کو اٹھا اٹھا کر ادھر پھینک آئیں گے، جہاں اللہ کو منظور ہوگا۔'' یحییٰ بن جابر کہتے ہیں: عطاء بن یزید سکسکی نے مجھے سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی کی روایت سے بیان کیا کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاشوں کو ''مَھْبَل'' میں جا پھینکیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ ''مَھْبَل'' کہاں ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا، جو چالیس دن تک جاری رہے گی، اس بارش سے کوئی خیمہ یا کوئی گھر محروم نہیں رہے گا، اللہ تعالیٰ اس بارش کے ذریعے زمین کو اچھی طرح دھو دے گا اور زمین صاف چٹیل پتھر کی طرح صاف ہوجائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم دیا جائے گا کہ تو وہ اپنے پھل اگا دے اور اپنی برکات اگل دے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دنوں میں پھلوں اور باقی چیزوں میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک انار کو لوگوں کی بڑی جماعت کھائے گی اور وہ لوگ اس کے چھلکے کے سائے میں بھی بیٹھ سکیں گے اور دودھ میں بھی اس قدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو کفایت کرے گی اور ایک گائے کا دودھ بھی ایک جماعت کی ضرورت پوری کرے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک گھر والوں کے لیے کافی رہے گا، لوگ اسی طرح خوش حالی کی زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے ایک بہترین خوش بودار قسم کی ہوا چلائے گا، جو ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور وہ اس قدر بے حیا ہوں گے کہ گدھوں کی مانند برسرِ عام عورتوں کو استعمال کریں گے، پھر ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہوجائے گی۔''

[13013/7300]..... وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی خَفَقَةٍ مِنَ الدِّیْنِ وَاِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ اَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً یَسِیْحُهَا فِی الْاَرْضِ، اَلْیَوْمُ مِنْهَا کَالسَّنَةِ، وَالْیَوْمُ مِنْهَا کَالشَّهْرِ، وَالْیَوْمُ مِنْهَا کَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ اَیَّامِهِ کَاَیَّامِکُمْ هٰذِهِ، وَلَهُ حِمَارٌ یَرْکَبُهُ، عَرْضُ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، فَیَقُوْلُ لِلنَّاسِ: اَنَا رَبُّکُمْ وَهُوَ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ، مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ "کَافِرٌ ك ف ر" مُهَجَّأَةٌ یَقْرَؤُهُ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٌ وَغَیْرُ کَاتِبٍ، یَرِدُ کُلَّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ اِلَّا الْمَدِیْنَةَ وَمَکَّةَ، حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَیْهِ وَقَامَتِ الْمَلَائِکَةُ بِاَبْوَابِهَا وَمَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَالنَّاسُ فِی جَهْدٍ اِلَّا مَنْ تَبِعَهُ، وَمَعَهُ نَهْرَانِ اَنَا اَعْلَمُ بِهِمَا مِنْهُ، نَهْرٌ یَقُوْلُ الْجَنَّةُ وَنَهْرٌ یَقُوْلُ النَّارُ، فَمَنْ اَدْخَلَ الَّذِیْ یُسَمِّیْهِ الْجَنَّةَ فَهُوَ النَّارُ، وَمَنْ اَدْخَلَ الَّذِیْ یُسَمِّیْهِ النَّارَ فَهُوَ الْجَنَّةُ قَالَ: وَیَبْعَثُ اللّٰهُ مَعَهُ شَیَاطِیْنَ تُکَلِّمُ النَّاسَ وَمَعَهُ فِتْنَةٌ عَظِیْمَةٌ یَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ وَیَقْتُلُ نَفْسًا ثُمَّ یُحْیِیْهَا فِیْمَا یَرَی النَّاسَ لَا یُسَلَّطُ عَلٰی غَیْرِهَا مِنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ: اَیُّهَا النَّاسُ هَلْ یَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَیَفِرُّ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ فَیَاْتِیْهِمْ فَیُحَاصِرُهُمْ فَیَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ وَیُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِیْدًا ثُمَّ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ علیہ السلام فَیُنَادِیْ مِنَ السَّحَرِ، فَیَقُوْلُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! مَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلَی الْکَذَّابِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـخَبِيْثِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ ، فَيَنْطَلِقُوْنَ فَإِذَا هُمْ بِعِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام فَتُقَامُ الصَّلَاةُ ، فَيُقَالُ لَهُ: تَقَدَّمْ يَا رُوْحَ اللّٰـهِ! فَيَقُـوْلُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ ، فَإِذَا صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَـرَجُـوْا إِلَيْـهِ قَـالَ: فَـحِيْـنَ يَرٰى الْكَذَّابُ ، يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ، فَيَمْشِيْ إِلَيْهِ فَيَـقْتُـلُـهُ ، حَتّٰى إِنَّ الشَّجَرَةَ وَالْحَجَرَ يُنَادِيْ: يَا رُوْحَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَلَايَتْرُكُ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُهُ اَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: التوحید لإبن خزیمة: 102/1 . (مسند احمد: 14954)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کا ظہور اس وقت ہوگا جب دینی حالت کمزور ہوگی اور علم اٹھ چکا ہوگا، وہ زمین میں چالیس دن گھومے گا، ان میں سے ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، وہ ایک ایسے گدھے پر سوار ہوگا کہ جس کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، وہ کانا ہوگا، جب کہ تمہارا ربّ کانا نہیں، اس کی آنکھوں کے درمیان "كَافِرٌ" یعنی ''ک ف ر'' لکھا ہوگا، اس لفظ کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا، وہ ہر پانی اور ہر گھاٹ یعنی ہر جگہ پہنچے گا، ماسوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں حرموں کو اس کے لیے حرام کر دیا ہے، ان دونوں کے دروازوں پر فرشتے حفاظت کے لیے مامور ہیں، دجال کے پاس روٹی کے پہاڑ ہوں گے، اس کی پیروی کرنے والے لوگوں کے علاوہ باقی تمام مسلمان سخت فقر و فاقہ کی حالت میں ہوں گے، اس کے پاس دو نہریں ہوں گی، میں اُن دونوں کو اچھی طرح جانتا ہوں، وہ ایک نہر کو جنت اور ایک نہر کو جہنم ظاہر کرے گا، لیکن وہ جسے جنت کہے گا اور اس میں جس کو بھی داخل کرے گا، وہ اس کے لیے جہنم ہوگی اور وہ جسے جہنم کہے گا اور اس میں جس کو بھی داخل کرے گا، وہ اس کے لیے جنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین (جنات) کو بھی بھیجے گا، وہ لوگوں کے ساتھ ہم کلام ہوں گے، لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے اس کے پاس ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا، وہ آسمان کو حکم دے گا تو لوگ دیکھ رہے ہوں گے کہ وہ بارش برسائے گا اور وہ ایک آدمی کو قتل کر کے اسے زندہ بھی کرے گا اور لوگ یہ منظر دیکھ رہے ہوں گے، البتہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کو قتل کر کے زندہ کرنے کی طاقت نہیں دے گا۔ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے کہے گا: لوگو! کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی ایسے کام کر سکتا ہے؟ مسلمان ان حالات میں شام میں واقع پہاڑ ''دخان'' کی طرف دوڑ جائیں گے، لیکن وہ بھی ادھر جا کر ان کا محاصرہ کرے گا اور سخت محاصرہ کرے گا، وہ لوگ شدید فقر و فاقہ سے دوچار ہو جائیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور صبح کے وقت یہ آواز دیں گے: لوگو! کیا بات ہے، تم بدترین کذاب کے مقابلے کے لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں نکلتے؟ پہلے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ کسی جن کی آواز ہے،لیکن جب جا کر دیکھیں گے تو وہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے،اتنے نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: اے روح اللہ! آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں،لیکن وہ فرمائیں گے: تمہارا امام ہی آگے آئے اور نماز پڑھائے، وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دجال کی طرف نکلیں گے،جب جھوٹا دجال ان کو دیکھے گا تو وہ پانی میں گھل جانے والے نمک کی طرح گھلنے لگ جائے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف جا کر اسے قتل کر ڈالیں گے اور حالات مسلمانوں کے حق میں اس حد تک بہتر ہو جائیں گے کہ درخت اور پتھر پکار پکار کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی یہاں ہے،عیسیٰ علیہ السلام دجال کے ایک ایک پیروکار کو پکڑ پکڑ کر قتل کر دیں گے۔''

[13014/7301]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (يَعْنِی ابْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ) اِنَّكَ تَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰی كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَكُمْ شَيْئًا، اِنَّمَا قُلْتُ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا كَانَ تَحْرِيْقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی اُمَّتِیْ فَيَلْبَثُ فِيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ، لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِيْسَی بْنَ مَرْيَمَ عليہ السلام كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ نِ الثَّقَفِیُّ فَيَظْهَرُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَلْبَثُ النَّاسُ بَعْدَهُ سِنِيْنَ سَبْعًا، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَايَبْقٰی اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ فِیْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَايَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَايُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا قَالَ: فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَاْمُرُهُمْ بِالْاَوْثَانِ، فَيَعْبُدُوْنَهَا وَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ دَارَّةٌ اَرْزَاقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَايَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لَهُ وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَهُ فَيَصْعَقُ، ثُمَّ لَا يَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا فَيَصْعَقُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ يُنْزِلُ اللّٰهُ قَطْرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ (نُعْمَانُ الشَّاكُّ) فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَاَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: فَيُقَالُ: كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ، فَيَوْمَئِذٍ يُبْعَثُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا وَيَوْمَئِذٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ شُعْبَةُ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2940 . (مسند احمد: 6555)

ترجمۃ الحدیث یعقوب بن عاصم کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو سنا، وہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہہ رہا تھا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت فلاں وقت تک قائم ہوجائے گا؟ اس کی بات سن کر سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ لوگوں کو کوئی چیز بیان نہ کروں۔ میں نے تو کہا تھا کہ تم کچھ عرصہ بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے اور وہ بیت اللہ کی آتش زدگی کی صورت میں ظاہر ہو چکا ہے،اس کے بعد سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میری امت میں دجال رونما ہوگا اور وہ چالیس رہے گا،'' یہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن کہا یا چالیس سال یا چالیس مہینے یا چالیس راتیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بعد اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، ان کا حلیہ عروہ بن مسعود ثقفی سے ملتا ہوگا، وہ آ کر دجال کو قتل کریں گے، اس کے بعد مسلمان سات برس اس طرح گزاریں گے کہ کوئی سے دو مسلمانوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، جس آدمی کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا، وہ اس ہوا کی وجہ سے فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی مومن مسلمان پہاڑوں کے اندر بھی ہوا تو وہ ہوا وہاں بھی جا پہنچے گی۔'' انہوں نے کہا کہ یہ ساری بات میں نے رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہیں، اس کے بعد شریر ترین اور بدترین لوگ باقی بچ جائیں گے، جن کا طرز عمل اور عقل پرندوں اور درندوں کی سی ہوگی، جو کسی اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کرتے ہوں گے۔ شیطان ان کے لیے انسانی شکل میں نمودار ہو کر ان سے کہے گا: تم میری بات کیوں نہیں مانتے، پھر وہ انہیں بتوں کی پوجا پاٹ کا کہے گا، چنانچہ وہ لوگ بتوں کی پرستش شروع کر دیں گے۔ ان دنوں ان کے پاس رزق وافر اور زندگی خوش حال ہوگی، اس کے بعد صور پھونکا جائے گا، اس کی دہشت اور اثر اس قدر ہوگا کہ جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ وہیں ڈھیر ہوجائے گا، سب سے پہلے اس کی آواز سننے والا آدمی اپنے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا اور وہ وہیں گر جائے گا، اس کے بعد سب لوگ گرتے چلے جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ خوب بارش نازل فرمائے گا، اس کے اثر سے لوگوں کے اجسام اگیں گے، اس کے بعد پھر صور پھونکا جائے گا، لوگ دیکھتے بھالتے اٹھ کھڑے ہوں گے، پھر لوگوں سے کہا جائے گا: اپنے ربّ کی طرف آ جاؤ، اور فرشتوں سے کہا جائے گا۔ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ (سورۂ صافات: ۲۴) (اور انہیں کھڑا کر دو، اب ان سے پوچھ گچھ ہوگی۔)۔ پھر کہا جائے گا کہ جہنم کا حصہ ایک طرف کر دو۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کتنا ہے؟ جواباً کہا جائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے، اس وقت اس قدر دہشت ہوگی کہ کم سن بچے بوڑھے بن جائیں گے، اور اس دن (اللہ تعالیٰ کی) پنڈلی پر سے حجاب اٹھا لیا جائے گے۔'' محمد بن جعفر کہتے ہیں: شعبہ نے یہ حدیث کئی مرتبہ مجھے بیان کی اور میں نے بھی اس کے سامنے اس کی قراءت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[13015/7302]..... وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لِيْ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّخْرُجِ الدَّجَّالُ وَاَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوْهُ وَاِنْ يَّخْرُجِ الدَّجَّالُ بَعْدِيْ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، اِنَّهُ يَخْرُجُ فِيْ يَهُوْدِيَّةِ اَصْبَهَانَ، حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَدِيْنَةَ فَيَنْزِلُ نَاحِيَتَهَا وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ شِرَارُ اَهْلِهَا، يَأْتِي الشَّامَ مَدِيْنَةً بِفَلَسْطِيْنَ بِبَابِ لُدٍّ۔)) وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ مَرَّةً: حَتّٰى يَاْتِيَ فِلَسْطِيْنَ بَابَ لُدٍّ) فَيَنْزِلُ عِيْسٰى عليہ السلام فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ عليہ السلام فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، اِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا۔))

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 134/15 . (مسند احمد: 24467)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں اس وقت رو رہی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم کیوں رو رہی ہو؟ کیا بات ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! دجال کا فتنہ یاد آنے پر رو رہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری زندگی میں دجال آ گیا تو میں اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تمہاری طرف سے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نمودار ہوا تو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اور یاد رکھو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، وہ اصبہان کے یہودیوں میں ظاہر ہوگا اور مدینہ منورہ کی طرف آ کر اس کے ایک کنارے پر اترے گا، ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے، اس کی حفاظت کے لیے ہر دروازے پر دو دو فرشتے مامور ہوں گے، مدینہ منورہ کے بدترین لوگ نکل کر اس کے ساتھ جا ملیں گے، پھر وہ شام میں فلسطین شہر کے "بَابِ لُدّ" کے پاس جائے گا، اتنے میں عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر اسے قتل کر دیں گے، اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام زمین پر ایک عادل اور مصنف حکمران کی حیثیت سے چالیس برس گزاریں گے۔''

فَصْلٌ فِيْ نُزُوْلِ نَبِيِّ اللّٰهِ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ عليہ السلام وَقَتْلِهِ الدَّجَّالَ وَعَدْلِهِ بَيْنَ النَّاسِ وَمَكْثِهِ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونے، دجال کو قتل کرنے، لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے، زمین میں چالیس برس تک قیام کرنے، پھر ان کے وفات پانے اور مسلمانوں کا ان کی نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

[13016/7303]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ، لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاعْرِفُوْہُ رَجُلًا مَرْبُوْعًا اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ، عَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ، کَاَنَّ رَاْسَہٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ یُصِبْہُ بَلَلٌ، فَیَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَدْعُو النَّاسَ اِلَی الْاِسْلَامِ، فَیُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَیُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْاَمَنَۃُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی تَرْتَعَ الْاُسُوْدُ مَعَ الْاِبِلِ وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَیَلْعَبُ الصِّبْیَانُ بِالْحَیَّاتِ لَا تَضُرُّھُمْ، فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ۔)) زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ ((وَیَدْفُنُوْنَہٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4324 . (مسند احمد: 9270)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا علاتی بھائی ہیں، (یعنی ان کا باپ ایک ہے اور) مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ (میری امت میں) اترنے والے ہیں۔تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا، وہ درمیانے قد کے ہیں، ان کا رنگ سرخی سفیدی مائل ہے، وہ دو سوتی چادروں میں ملبوس ہوں گے، جب وہ اتریں گے تو ایسے لگیں گے کہ گویا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اگرچہ ان کو گیلا نہیں کیا ہوگا، وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ (کا تصور) ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ تمام (باطل) مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور مسیح دجال کو بھی ہلاک کر دے گا۔اور (ان کے زمانے میں) زمین میں اتنا امن ہوگا کہ سانپ اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال قیام کرنے کے بعد فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''پھر ان کو دفن کریں گے۔''

[13022/7304]..... وَعَنْہُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((کَیْفَ بِکُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (وَفِیْ لَفْظٍ) فَاَمَّکُمْ اَوْ قَالَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3449، صحیح مسلم: 155 . (مسند احمد: 7680)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا، جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَصْلٌ وَمِنَ الْعَلَامَاتِ الْكُبْرٰى ظُهُوْرُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

یاجوج ماجوج کا ظہور بھی قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے

[13024/7305]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ لَيَحْفِرَنَّ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: اِرْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا، فَيَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ كَاَشَدِّ مَاكَانَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَبْعَثَهُمْ اِلَى النَّاسِ (وَفِیْ رِوَايَةٍ: عَلَى النَّاسِ) حَفَرُوْا حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: اِرْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَيَسْتَثْنِیْ فَيَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ تَرَكُوْهُ، فَيَحْفِرُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِیْ حُصُوْنِهِمْ، فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ، فَيَقُوْلُوْنَ: قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا۔))فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ (وَتَشْكَرُ) شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ وَدِمَائِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3153، سنن ابن ماجه: 4080. (مسند احمد: 10632)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج روزانہ دیوار کو کھودتے ہیں، جب سورج غروب ہونے لگتا ہے تو ان کا امیر کہتا ہے: واپس چلو، کل تم اسے کھود لو گے، لیکن جب وہ دوسرے دن آتے ہیں، تو وہ دیوار پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو چکی ہوتی ہے، (ہر روز یہی کچھ ہوتا ہے) حتی تک جب ان کا مقررہ وقت پورا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر لے گا کہ وہ لوگوں کی طرف نکل آئیں، تو اسی طرح کھودنا شروع کریں گے، جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوگا تو اس بار ان کا امیر ان سے کہے گا: واپس چلو، اگر اللہ نے چاہا تو باقی کل کھود لیں گے، اس دفعہ وہ ''ان شاء اللہ'' کہے گا، دوسرے دن جب وہ وہاں آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے، جس میں چھوڑ کر گئے ہیں، چنانچہ وہ اسے کھود لیں گے اور لوگوں کی طرف نکل جائیں گے، وہ سارے پانیوں کو چوس جائیں گے اور لوگ ان سے ڈر کر اپنے اپنے قلعوں میں بند ہو جائیں گے، (زمین پر قبضہ جما لینے کے بعد) یاجوج ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے، وہ تیر خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، یہ دیکھ کر وہ کہیں گے کہ ہم زمین والوں پر بھی اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے وہ مر جائیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے گوشت اور خون کھا کھا کر زمین کے جانور خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔''

[13026/7306]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُفْتَحُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ، يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ فَيُغَشُّوْنَ الْاَرْضَ وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْهُمْ اِلٰى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ وَيَضُمُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ وَيَشْرَبُوْنَ مِيَاهَ الْاَرْضِ، حَتّٰى اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُوْا مَا فِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكُوْهُ يَبَسًا، حَتّٰى اِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَيَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهْرِ، فَيَقُوْلُ: قَدْ كَانَ هٰهُنَا مَاءٌ مَرَّةً حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَحَدٌ فِيْ حِصْنٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ اَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ ثُمَّ يَرْمِيْ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مُخْتَضِبَةً دَمًا لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دُوْدًا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مَوْتٰى لَا يُسْمَعُ لَهُمْ حِسٌّ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: اَلَا رَجُلٌ يَشْرِيْ نَفْسَهُ فَيَنْظُرُ مَا فَعَلَ هٰذَا الْعَدُوُّ، قَالَ: فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ قَدْ اَظَنَّهَا عَلٰى اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ فَيَنْزِلُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَيُنَادِيْ: يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اَلَا اَبْشِرُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ وَيَسْرَحُوْنَ مَوَاشِيَهُمْ فَمَا يَكُوْنُ لَهَا رَعًى اِلَّا لُحُوْمُهُمْ فَتَشْكَرُ عَنْهُ كَاَحْسَنِ مَا تَشْكَرُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ اَصَابَتْهُ قَطُّ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 4079 . (مسند احمد: 11731)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بالآخر یاجوج ماجوج کے لیے دیوار کھول دی جائے گی اور وہ لوگوں کی طرف نکل آئیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ (الانبیاء: 96) (وہ ہر بلندی سے تیزی سے دوڑتے آئیں گے)، وہ زمین پر چھا جائیں گے، مسلمان ان کے شر اور فتنوں سے بچنے کے لیے اپنے شہروں اور قلعوں میں بند ہو جائیں گے اور اپنے مویشیوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے، یاجوج ماجوج زمین سے اس قدر پانی پئیں گے کہ جب ان میں سے بعض افراد پانی کی نہر کے پاس سے گزریں گے، تو اس طرح پانی پی جائیں گے کہ نہر خشک ہو جائے گی، ان کے بعد گزرنے والے اس نہر کے بارے میں یہ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا، جب ہر آدمی اپنے قلعے یا شہر میں بند ہو جائے گا (اور زمین پر ان کا مکمل قبضہ ہو جائے گا تو) وہ یاجوج ماجوج میں سے ایک فرد کہے گا: ہم اہل زمین سے تو فارغ ہو گئے ہیں، البتہ آسمان والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی ہیں، پھران میں سے ایک اپنے نیزے کوحرکت دے کرآسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ نیزہ ان کے امتحان وآزمائش کے لیے خون آلود ہوکر واپس گرے گا۔(یہ دیکھ کر وہ کہیں گے کہ ہم آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں)۔وہ اسی قسم کی کیفیات میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کردے گا، جیسے ٹڈی دل کا لاروا ان کی گردنوں میں ہوتا ہے،اس وجہ سے وہ سارے اس طرح مرجائیں گے کہ ان کی حرکت تک بھی سنائی نہیں دے گی،مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا کوئی ایسا فرد ہے جو اپنے آپ کوقربان کرے اور یہ خبر لائے کہ یاجوج ماجوج کا کیا بنا ہے، ایک مسلمان دشمن کے حالات کو دیکھنے کے لیے اس خیال سے جائے گا کہ وہ وہاں قتل ہوجائے گا،لیکن جب وہ ان کے درمیان پہنچے گا تو دیکھے گا کہ وہ تو سب ایک دوسرے کے اوپر گرے مرے پڑے ہیں، وہ مسلمانوں کو آواز دے گا: مسلمانوں کی جماعت! خوش ہوجاؤ،اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کا صفایا کردیا ہے، پھر مسلمان اپنے شہروں ورقلعوں سے باہرنکل آئیں گے اوراپنے مویشیوں کو چرنے کے لیے چھوڑ دیں گے،ان مویشیوں کی خوراک یاجوج ماجوج کا گوشت ہوگا، وہ اس سے پہلے کبھی گھاس کھا کھا کراس قدر سیر نہیں ہوئے ہوں گے،جس قدر ان کا گوشت کھا کر سیر ہوں گے۔''

[13027/7307]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ: ((لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1593 . (مسند احمد: 11217)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''یاجوج و ماجوج کے ظہور کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اورعمرہ کیا جائے گا۔''

طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَغَلْقُ بَابِ التَّوْبَةِ

سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے اورتوبہ کے دروازے کے بند ہونے کا بیان

[13029/7308]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنٌ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4635، صحيح مسلم : 157 . (مسند احمد: 7161)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوجائے اور جب یہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے،مگر یہ ایسا وقت ہوگا کہ کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی اچھا عمل نہیں کیا ہوگا۔''

[13030/7309]..... وَعَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَادَامَ الْعَدُوُّ يُقَاتَلُ۔)) فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہم: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْهِجْرَةَ خَصْلَتَانِ ، اِحْدَاهُمَا اَنْ تَهْجُرَ السَّيِّئَاتِ وَالْاُخْرٰى اَنْ تُهَاجِرَ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، وَلَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا تُقُبِّلَتِ التَّوْبَةُ وَلَاتَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ فَاِذَا طَلَعَتْ ، طُبِعَ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيْهِ وَكُفِيَ النَّاسُ الْعَمَلَ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 146/7، التاریخ الکبیر للبخاری: 27/5۔ سنن البیهقی: 17/9۔ صحیح ابن حبان: 4866۔ سنن ابوداؤد: 2479۔ مسند البزار: 1054. (مسند احمد: 1671)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جب تک دشمن سے لڑائی جاری رہے گی، اس وقت تک ہجرت منقطع نہیں ہوسکتی۔'' اور سیّدنا معاویہ، سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''ہجرت کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ تم برائیوں کو ترک کر دو۔ اور دوسری یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرو، جب تک اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ قبول ہوتی رہے گی، تب تک ہجرت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی، جب تک مغرب کی طرف سے سورج طلوع نہیں ہو جاتا اور جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوجائے گا، تب ہر دل میں (کفر یا ایمان اور عمل کی صورت میں) جو کچھ ہوگا، اس پر مہر لگا دی جائے گی اور اس وقت لوگوں کو عمل سے بے نیاز کر دیا جائے گا۔''

[13031/7310]..... وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2703. (مسند احمد: 9130)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جس نے سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔''

[13033/7311]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتَخْرُجُ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَاَيُّهُمَا خَرَجَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَالْاُخْرٰى مِنْهَا قَرِيْبٌ۔)) وَلَااَحْسِبُهُ اِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، هِيَ الَّتِي اَوَّلًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2941 . (مسند احمد: 6531)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج غروب ہونے والے اپنے مقام سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت ایک جانور ظاہر ہوگا، ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوگئی تو دوسری اس کے بعد جلد نمایاں ہوجائے گی۔'' سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا پہلے ہوگا، یہی پہلی علامت ہوگی۔

خُرُوْجُ الدَّابَّةِ

چوپائے کا ظہور

[13039/7312]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا حَجِیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ مَسْلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِیَّةَ بْنِ دِلَافٍ الْمُزَنِیِّ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلٰی خَرَاطِیْمِهِمْ ثُمَّ یَعْمُرُوْنَ فِیْکُمْ حَتّٰی یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ الْبَعِیْرَ فَیَقُوْلُ: مِمَّنِ اشْتَرَیْتَهُ؟ فَیَقُوْلُ: مِنْ اَحَدِ الْمُخَطَّمِیْنَ۔))وَقَالَ یُوْنُسُ ، یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ ، : ثُمَّ یَعْمُرُوْنَ فِیْکُمْ وَلَمْ یَشُکَّ قَالَ فَرَفَعَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: التاریخ الکبیر للبخاری : 172/6 . (مسند احمد: 22308)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چوپایہ نکلے گا' وہ لوگوں کی ناک پر ایک علامت لگائے گا اور وہ تم میں لمبی عمریں پائیں گے' حتی کہ ایک آدمی اونٹ خریدے گا، جب کوئی اس سے پوچھے گا کہ تو نے یہ اونٹ کس سے خریدا ہے، تو وہ جواب دے گا: میں نے یہ نشان زدہ لوگوں میں سے ایک آدمی سے خریدا تھا۔''

مَجِیْءُ رِیْحٍ بَارِدَةٍ تَقْبِضُ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ایک خوش گوار قسم کی ہوا کا چلنا، جو اہل ایمان کی روحیں قبض کر لے گی

[13041/7313]..... عَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((تَجِیْءُ رِیْحٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تُقْبَضُ فِیْهَا اَرْوَاحُ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف عبد الرزاق: 20802، المستدرک للحاکم: 489/4 . (مسند احمد: 15463)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی، اس میں ہر اہل ایمان کی روح قبض کر لی جائے گی۔''

[13043/7314]..... وَعَنْ مِرْدَاسِ نِ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ حَتّٰى يَبْقٰى كَحُثَالَةِ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ لَايُبَالِى اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 4156. (مسند احمد: 17729)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگ یکے بعد دیگرے فوت ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ بچی ہوئی خراب اور ردی کھجور یا جو کی طرح گھٹیا قسم کے لوگ رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔''

هَدْمُ الْكَعْبَةِ وَاسْتِخْرَاجُ كَنْزِهَا بِاَيْدِى الْحَبْشَةِ

کعبہ کا منہدم ہونا اور حبشیوں کے ہاتھوں اس کے خزانوں کو نکالا جانا

[13044/7315]..... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَّسْتَحِلَّ الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهُ، فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا يُسْاَلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَاْتِى الْحَبْشَةُ فَيُخَرِّبُوْنَهُ خَرَابًا لَايَعْمُرُ بَعْدَهُ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: صحيح ابن حبان: 6827، المستدرك للحاكم: 452/4، مصنف ابن ابی شيبة: 52/15. (مسند احمد: 7910)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک (خلیفہ) کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور اسی بیت اللہ والے یعنی اسی امت کے لوگ اس گھر کو حلال سمجھیں گے (اور اس پر چڑھائیاں کریں گے) اور جب ایسے ہوگا تو اس وقت کے عربوں کی تباہی کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے، پھر حبشی لوگ آ کر بیت اللہ تعالیٰ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، اس کے بعد یہ گھر کبھی بھی آباد نہیں ہو گا، وہ لوگ اس کے خزانوں کو نکالیں گے۔''

[13045/7316]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ يَظْهَرُ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ عَلَى الْكَعْبَةِ۔)) قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ((فَيَهْدِمُهَا۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 1591، صحيح مسلم: 2909. (مسند احمد: 8094)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں باریک پنڈلیوں والا ایک آدمی کعبہ پر چڑھے گا اور اس کو گرا دے گا۔''

[13048/7317]..... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَنْقُضُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔)) يَعْنِي الْكَعْبَةَ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 1595 . (مسند احمد: 2010)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گویا کالے رنگ کے اس آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں، جس کے پیروں کے اگلے حصے قریب اور ایڑھیاں دور ہیں، وہ کعبہ کے پتھروں کو ایک ایک کر کے گرا رہا ہے۔''

الْخَسْفُ وَكَثْرَةُ الصَّوَاعِقِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

لوگوں کا زمین میں دھنسایا جانا اور لوگوں کا کثرت سے بے ہوش ہونا

[13052/7318]..... وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدِ نِ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ السَّاعَةَ لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ عَشْرَ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرْحِلُ النَّاسَ۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2901، سنن ابوداود: 4311 . (مسند احمد: 16144)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم یہ دس علامتیں نہیں دیکھ لو گے: مشرق میں دھنسنا، مغرب میں دھنسنا، جزیرۂ عرب میں دھنسنا، دھواں، دجال، چوپایہ، آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، یاجوج و ماجوج اور عدن کے انتہائی مقام سے نکلنے والی آگ، جو لوگوں کو اپنے آگے آگے ہانک کر لے جائے گی.....''

[13053/7319]..... وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَكْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ حَتّٰى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَيَقُوْلُ: مَنْ صَعِقَ مِنْكُمُ الْغَدَاةَ، فَيَقُوْلُوْنَ: صَعِقَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: المستدرك للحاكم: 444/4 . (مسند احمد: 11620)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے قریب بے ہوشیاں بہت زیادہ ہوں گی، یہاں تک کہ ایک آدمی لوگوں کے پاس آ کر پوچھے گا: آج صبح تم میں سے کون کون بے ہوش ہوا ہے؟ وہ بتائیں گے کہ فلاں فلاں بیہوش ہوئے ہیں۔''

خُرُوْجُ نَارٍ مِّنْ حَضْرَمُوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ

حضرموت کی جانب سے نکلنے والی آگ جو لوگوں کو جمع کر دے گی

[13058/7320]..... وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدِ نِ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْنَ عَشْرَ آيَاتٍ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَخُرُوْجُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَخُرُوْجُ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ وَالدَّجَّالُ وَثَلَاثُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِعَدْنٍ تَسُوْقُ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2901. (مسند احمد: 16144)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بالا خانے سے ہماری طرف جھانکا اور پھر فرمایا: ''تم جب تک یہ دس نشانیاں نہیں دیکھ لیتے، قیامت قائم نہیں ہوگی: آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، دھواں، چوپایہ، یاجوج ماجوج کا خروج، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول، دجال، ان تین مقامات میں دھنسنے کے واقعات: مغرب میں دھنسنا، مشرق میں دھنسنا اور جزیرۂ عرب میں دھنسنا اور عدن کے انتہائی مقام سے ایک آگ کا نکلنا، جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی، جہاں لوگ رات گزاریں گے وہ آگ بھی وہاں رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے وہ بھی وہاں قیلولہ کرے گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ وَالنَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

قیامت کے برپا ہونے،صور میں پھونکے جانے اور لوگوں کے قبروں سے اٹھائے جانے کا بیان

اَلنَّفْخُ فِي الصُّوْرِ

صور پھونکے جانے کا بیان

[13061/7321]..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالصُّوْرُ؟ قَالَ: ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4742، سنن الترمذی: 2430، 3244. (مسند احمد: 6507)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک بدّو نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! صور کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک سینگ ہے،اس میں پھونک ماری جائے گی۔''

[13063/7322]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ۔)) قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا نَقُوْلُ: قَالَ: ((قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2431. (مسند احمد: 11039)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں خوشی کیونکر مناؤں جب کہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور کو منہ میں لیے اپنی پیشانی کو جھکائے اور اپنی سماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیے ہوئے کھڑا ہے کہ کب اسے صور میں پھونک مارنے کا حکم ملتا ہے؟'' یہ سن کر مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ کہو: ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا'' ہمارے لیے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا۔''

قِيَامُ السَّاعَةِ بَغْتَةً وَآخِرُ مَنْ يَّمُوْتُ مِنَ الْبَشَرِ

قیامت کے اچانک برپا ہو جانے اور سب سے آخر میں مرنے والے آدمی کا بیان

[13065/7323]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِتَقُمِ السَّاعَةُ وَ ثَوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا لَايَطْوِيَانِهِ وَلَايَتَبَايَعَانِهِ، وَلْتَقُمِ السَّاعَةُ وَقَدْ حَلَبَ لِقْحَتَهُ وَلَايَطْعَمُهَا، وَلَتَقُمُ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ لُقْمَتَهُ اِلٰى فِيْهِ وَلَايَطْعَمُهَا، وَلْتَقُمِ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَلِيْطُ حَوْضَهُ لَايَسْقِيْ مِنْهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6506، 7121، صحيح مسلم: 2954. (مسند احمد: 8824)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، ان کے سامنے کپڑا پڑا ہوگا، لیکن نہ وہ اسے لپیٹ سکیں گے اور نہ بیع پوری ہو گی کہ قیامت برپا ہو جائے گی، ایک ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ چکا ہوگا، مگر ابھی تک اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اسی طرح ایک آدمی اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھائے گا، لیکن ابھی تک کھائے گا نہیں کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک آدمی اپنے حوض کو پلستر کر رہا ہوگا، مگر اس سے پانی پینے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

[13067/7324]..... وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6519، صحيح مسلم: 2787. (مسند احمد: 8863)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس زمین کو اپنی مٹھی میں بند کر لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین والے بادشاہ کہاں ہیں؟''

اَلْبَعْثُ وَاَوَّلُ مَنْ يُّبْعَثُ مِنَ الْبَشَرِ

لوگوں کو اٹھائے جانے کا اور سب سے پہلے اٹھائے جانے والے بشر کا بیان

[13068/7325]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((يَاْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ۔)) قِيْلَ: وَمِثْلُ مَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْهُ تَنْبُتُوْنَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند ابویعلی: 1382، صحیح ابن حبان: 3140، المستدرك للحاكم: 609/4. (مسند احمد: 11230/ 3)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مٹی دم کی جڑ کے آخری حصے کے علاوہ انسان کے پورے جسم کو کھا جاتی ہے۔'' کسی نے کہا: اس کی مقدار کیا ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رائی کے دانے کے برابر،تم اسی سے دوبارہ اگو گے۔''

[13069/7326]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابن ماجه: 4308. (مسند احمد: 10987)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر سے زمین پھٹے گی اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن میں ہی سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا اور میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا۔''

[13070/7327]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاءُ تَطِشُّ عَلَيْهِمْ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند ابویعلی: 4041. (مسند احمد: 13814)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو آسمان ان پر ہلکی ہلکی بارش برسا رہا ہوگا۔''

[13073/7328]..... وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَهْزِيِّ عَنْ اَبِيْهِ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((هٰهُنَا تُحْشَرُوْنَ ثَلَاثًا رُكْبَانًا وَمُشَاةً وَعَلٰى وُجُوْهِكُمْ تُوْفُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُوْنَ اُمَّةً، اَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، تَاْتُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ وَعَلٰى اَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، اَوَّلُ مَايُعْرِبُ عَنْ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ۔)) قَالَ ابْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ: فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الشَّامِ فَقَالَ: ((اِلٰى هٰهُنَا تُحْشَرُوْنَ۔))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابن ماجه: 234، سنن النسائی: 4/5، 82. (مسند احمد: 20011)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں تین طرح سے اٹھایا جائے گا، بعض لوگ سوار ہوں گے، بعض پیدل چلنے والے ہوں گے اور بعض چہروں کے بل چلتے ہوں گے، تم قیامت کے دن ستر کے عدد کو پورا کرو گے، جبکہ تم آخری امت ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزز ہو، تمہارے چہروں پر مہریں لگی ہوں گی، سب سے پہلے تمہاری رانیں بولیں گی۔'' ابن ابی بکیر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارضِ شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''تمہیں وہاں اکٹھا کیا جائے گا۔''

[13074/7329]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ: ((اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَرْجُلِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 4760، صحيح مسلم: 2806 . (مسند احمد: 12708)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو چہروں کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس ذات نے انہیں پاؤں کے بل چلنے کی طاقت دی ہے، وہ انہیں چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔''

[13075/7330]..... وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ عَلٰى تَلٍّ وَيَكْسُوْنِيْ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حُلَّةً خَضْرَاءَ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِيْ فَاَقُوْلُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْلَ: فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: صحيح ابن حبان: 6479، المستدرك للحاكم: 363/2 ، المعجم الكبير للطبرانی : 142/19 . (مسند احمد: 15783)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کے دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں اور میری امت ایک بلند ٹیلے پر ہوں گے، میرا ربّ مجھے سبز رنگ کا لباس پہنائے گا، پھر مجھے اجازت دی جائے گی اور جیسے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، میں اس کی تعریف کروں گا، یہی مقامِ محمود ہوگا۔''

اَلْحَشْرُ وَصِفَةُ النَّاسِ فِيْهِ

حشر اور اس میں لوگوں کی کیفیت کا بیان

[13076/7331]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ مُشَاةٌ وَصِنْفٌ رُكْبَانٌ وَصِنْفٌ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: ((اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَرْجُلِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كَلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 3142. (مسند احمد: 8647)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کو تین حالتوں میں اٹھایا جائے گا، بعض لوگ پیدل ہوں گے، بعض سوار ہوں گے اور بعض چہروں کے بل چل رہے ہوں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس ہستی نے ان کو ٹانگوں کے بل چلنے کی طاقت دی ہے، وہ انہیں چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے، خبردار! وہ اپنے چہروں کے ذریعے بلند اور سخت جگہ اور کانٹوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں گے۔''

[13077/7332]..... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: ((اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾، فَاَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ثُمَّ يُؤْخَذُ بِقَوْمٍ مِنْكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ۔)) قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: ((وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَائِلِ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَصْحَابِيْ، قَالَ: فَيُقَالُ لِيْ: اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ، فَاَقُوْلُ: ((كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَادُمْتُ فِيْهِمْ﴾ اَلْآيَةَ اِلٰى ﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔﴾ [المائدۃ: 117]))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2526، صحیح مسلم: 2960. (مسند احمد: 2096)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ ونصیحت کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون ہوگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾ (سورۂ انبیاء: 104) (جس طرح ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی، اسی طرح ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے، یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے، بے شک ہم اسے پورا کرنے والے ہیں۔) مخلوقات میں سب سے پہلے خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، پھر تم میں سے ایک گروہ کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔'' ابن جعفر کے الفاظ یوں ہیں: ''میری امت کے کچھ لوگوں کو لا کر بائیں طرف کر دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات جاری کیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے جانے کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹ جاتے رہے، تو میں بھی اسی طرح کہوں گا جیسے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔﴾ (سورۂ مائدہ: 117، 118) (میں ان پر نگران تھا، جب تک میں ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے، اگر تو انہیں عذاب دے تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے)۔''

[13078/7333]..... وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔)) قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ قَالَ: ((يَاعَائِشَةُ! اِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6527، صحيح مسلم: 2859. (مسند احمد: 24265)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں قیامت کے دن ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون اٹھایا جائے گا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس طرح تو مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟

هَوْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَدُنُوُّ الشَّمْسِ مِنْ رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ

قیامت کے دن کی ہولناکی اور سورج کے لوگوں کے سروں کے قریب ہو جانے کا بیان

[13081/7334]..... وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَدْنُوْ الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّبْلُغُ عَرَقُهُ عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ الْعَجُزَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ الْخَاصِرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ عُنُقَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ وَسْطَ فِيْهِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَاَلْجَمَهَافَاهُ۔)) رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ هٰكَذَا ((وَمِنْهُمْ مَنْ يُّغَطِّيْهِ عَرَقُهُ۔)) وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِشَارَةً۔

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير للطبرانی: 844/17، صحيح ابن حبان: 7329، المستدرك للحاكم: 571/4. (مسند احمد: 17439)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج زمین کے بہت قریب آ جائے گا، اس وجہ سے لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے، بعض لوگوں کا پسینہ ایڑیوں تک، بعض نصف پنڈلی تک، بعض کا گھٹنوں تک اور بعض کا دبر تک، بعض کا کوکھ تک، بعض کا کندھوں تک، بعض کا گردن تک اور بعض کا منہ تک پہنچ جائے گا۔'' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے منہ تک کی کیفیت بیان کی اور ''بعض لوگوں کا پسینہ تو ان کو ڈھانپ لے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

[13082/7335]..... وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى قَدْرِ مِيْلٍ وَزَادَ فِيْ حَرِّهَا كَذَا وَكَذَا، يَغْلِيْ مِنْهَا الْهَوَامُّ كَمَا يَغْلِي الْقُدُوْرُ يَعْرَقُوْنَ فِيْهَا عَلٰى قَدْرِ خَطَايَاهُمْ، مِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغَ اِلٰى سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغَ اِلٰى وَسَطِهِ، وَمِنْهُمْ مَن يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: المعجم الکبیر للطبرانی : 7779 . (مسند احمد: 22186)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سورج ایک نیزے کے بقدر قریب آ جائے گا اور اس کی حرارت بھی کئی گناہ بڑھ جائے گی، اس کی حرارت کی وجہ سے دماغ یوں کھولیں گے، جیسے ہنڈیا ابلتی ہیں، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے حساب سے پسینے میں شرابور ہوں گے، بعض لوگوں کا پسینہ ٹخنوں تک، بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا کمر تک اور بعض کا منہ تک پہنچ جائے گا۔''

[13085/7336]..... وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّ الْعَرَقَ لَيُلْجِمُ الرِّجَالَ اِلٰى اَنْصَافِ آذَانِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4938، صحیح مسلم: 2862 . (مسند احمد: 4862)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن رحمان کی تعظیم کے لیے لوگ ربّ العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ پسینہ ان کے نصف کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔''

بَعْثُ اَهْلِ النَّارِ وَعَلَامَاتُ بَعْضِهِمْ

جہنم والوں کی تعداد اور ان میں سے بعض کی علامات

[13086/7337]..... عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَاآدَمُ! قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكِ ، يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ ، قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ ، قَالَ: فَحِيْنَئِذٍ يَشِيْبُ الْمَوْلُوْدُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرٰى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔)) قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ۔)) قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَلَاتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاللّٰهِ! اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَااَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3348، 4741، صحیح مسلم: 222 . (مسند احمد: 11284)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! اٹھ کر جہنم کا حصہ الگ کرو، وہ کہیں گے: اے میرے ربّ! میں حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، جہنم کا حصہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں نو سو ننانوے۔ اس وقت (گھبراہٹ کا ایسا عالم طاری ہوگا کہ) بچے بوڑھے بن جائیں گے، ہر حاملہ اپنے حمل کو گرادے گی اور لوگ بے ہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے، درحقیقت اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید اور سخت ہوگا۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! نجات پانے والا وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(یاجوج ماجوج کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ) نو سو ننانوے افراد ان سے ہوں گے اور تم میں سے ایک ہوگا۔'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنت میں ایک چوتھائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ جنت میں ایک چوتھائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! مجھے تو یہ امید ہے کہ جنت میں ایک تہائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! بلکہ مجھے تو یہ امید ہے کہ جنت میں نصف تعداد تمہاری ہوگی۔'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوشی سے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن دوسرے لوگوں کے بہ نسبت تمہاری تعداد یوں گی، جیسے سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر معمولی سفید بال ہوتے ہیں یا سفید رنگ کے بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔''

[13088/7338]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُفِعَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ ، فَقِيْلَ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6177، صحیح مسلم: 1735 . (مسند احمد: 4839)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے لیے بطور علامت ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کے دھوکے کی علامت ہے۔''

[13089/7339]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُعْرَفُ بِهٖ عِنْدَ اِسْتِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1738 . (مسند احمد: 11303)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر دھوکہ باز کے لیے اس کی دبر کے پاس ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، اس سے اس کی پہچان ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلشَّفَاعَةُ لِلْمُذْنِبِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن گنہگاروں کے حق میں شفاعت کا بیان

حِرْصُهٗ ﷺ عَلَى الشَّفَاعَةِ لِاُمَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کا حریص ہونا

[13091/7340]..... عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اِجْتَمَعَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَكَعْبٌ، فَجَعَلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَحَدِّثُ كَعْبًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَعْبٌ يُحَدِّثُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ الْكُتُبِ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّيْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 7474، صحيح مسلم: 198، 336، 337. (مسند احمد:)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا کعب کو نبی کریم ﷺ کی احادیث بیان کرنے لگے اور وہ اِن کو سابقہ کتب کی باتیں سنانے لگے، سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا قبول شدہ ہوتی ہے اور میں نے اس دعا کو چھپا رکھا ہے، تاکہ قیامت کے دن اپنی امت کے لیے سفارش کرسکوں۔''

[13093/7341]..... وَعَنْ اَبِيْ نَضْرٍ قَالَ: خَطَبَ بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا لَهٗ دَعْوَةٌ قَدْ تَنَجَّزَهَا فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ قَدِ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ۔))

تخریج الحدیث: **حسن لغیرہ:** مسند ابو داؤد الطيالسی: 2711، مصنف ابن ابی شيبة: 135/14، مسند ابويعلی: 2328، سنن الترمذی: 3148. (مسند احمد: 2546)

ترجمۃ الحدیث: ابونضرہ کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو ایک ایک قبول شدہ دعا کرنے کا اختیار دیا گیا، اور ہر ایک نے دنیا ہی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دعا کر لی، البتہ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں سفارش کرنے کے لیے چھپا رکھا ہے۔''

[13094/7342]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَاذَا رَدَّ اِلَيْكَ رَبُّكَ فِی الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَسْاَلُنِیْ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِیْ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا يَهُمُّنِیْ مِنَ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِیْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِیْ ، وَشَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا يُصَدِّقُ قَلْبُهٗ لِسَانَهٗ ، وَلِسَانُهٗ قَلْبَهٗ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 69/1، صحيح ابن خزيمة: 698/2 . (مسند احمد: 8070)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ شفاعت کے بارے میں آپ کی درخواست پر آپ کے رب نے آپ کو کیا جواب دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میرا خیال تھا کہ میری امت میں سے تم ہی اس کے بارے میں مجھ سے سب سے پہلے سوال کرو گے، کیونکہ میں نے تم کو علم پر حریص پایا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میرے نزدیک جنت کے دروازوں پر لوگوں کے ہجوم کی بہ نسبت اپنی شفاعت کی تکمیل زیادہ اہم ہے اور میری یہ سفارش ہر اس آدمی کے حق میں ہوگی، جو اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے معبودِ برحق ہونے کا شہادت اس طرح دیتا ہے کہ اس کا دل، اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہے اور اس کی زبان اس کے دل کی۔''

[13096/7343]..... وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((رَاَيْتُ مَا تَلْقٰى اُمَّتِیْ بَعْدِیْ وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ وَسَبَقَ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا سَبَقَ لِاُمَمٍ قَبْلَهُمْ ، فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يُّوَلِّيَنِیْ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْهِمْ فَفَعَلَ۔))

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير للطبرانی : 409/23، المستدرك للحاكم: 68/1 . (مسند احمد: 27410)

ترجمۃ الحدیث زوجۂ رسول سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ میری امتی میرے بعد کیسے کیسے گناہوں میں پڑ جائے گی، یہ ایک دوسرے کا خون بھی بہا دیں گے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فیصلہ اسی طرح ہو چکا ہے، جیسے سابقہ امتوں کے حق میں ہوا تھا، اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ مجھے قیامت کے دن ان کے حق میں شفاعت کی اجازت دے، سو اس نے میری دعا قبول فرمالی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِخْتِصَاصُهٗ ﷺ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى لِاَهْلِ الْمَوْقِفِ وَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ يَّشْفَعُ

حشر والوں کے لیے شفاعت عظمیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہونا اور آپ ﷺ کا سب سے پہلا سفارشی ہونا

[13099/7344]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِى الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 196 . (مسند احمد: 12419)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دخولِ جنت کے لیے سب سے پہلا سفارشی میں ہوں گا۔''

مَارُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

[13100/7345]..... وَعَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِىٌّ اِلَّا لَهٗ دَعْوَةٌ قَدْ تَنَجَّزَهَا فِى الدُّنْيَا وَاِنِّىْ قَدِ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِىْ وَاَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِىْ وَلَا فَخْرَ وَيَطُوْلُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى النَّاسِ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰى آدَمَ اَبِى الْبَشَرِ فَلْيَشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ عليہ السلام فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ! اَنْتَ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا، فَيَقُوْلُ: اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِنِّى قَدْ اُخْرِجْتُ مِنَ الْجَنَّةِ بِخَطِيْئَتِىْ وَاِنَّهٗ لَا يُهِمُّنِىْ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِىْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا رَاْسَ النَّبِيِّيْنَ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَانُوْحُ! اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ: اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِنِّى دَعَوْتُ بِدَعْوَةٍ اَغْرَقَتْ اَهْلَ الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَا يُهِمُّنِىْ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِىْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عليہ السلام فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ! اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا، فَيَقُوْلُ: اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِنِّىْ كَذَبْتُ فِى الْاِسْلَامِ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، وَاللّٰهِ اِنْ حَاوَلَ بِهِنَّ اِلَّا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ، قَوْلُهٗ ﴿اِنِّىْ سَقِيْمٌ﴾، وَقَوْلُهٗ ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْاَلُوْهُمْ اِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾، وَقَوْلُهُ لِامْرَأَتِهِ حِيْنَ اَتٰى عَلَى الْمَلِكِ اُخْتِيْ، وَاِنَّهُ لَايُهِمُّنِيْ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِيْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ، فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَامُوْسٰى اَنْتَ الَّذِيْ اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَّمَكَ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِنِّيْ قَتَلْتُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ وَاِنَّهُ لَايُهِمُّنِيْ اِلَّا نَفْسِيْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسٰى! اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِنِّي اتُّخِذْتُ اِلٰهًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ لَايُهِمُّنِي الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِيْ وَلٰكِنْ اَرَاَيْتُمْ لَوْكَانَ مَتَاعٌ فِيْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ عَلَيْهِ اَكَانَ يَقْدِرُ عَلٰى مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَعُضَّ الْخَاتَمَ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيَاْتُوْنِّيْ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا، فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَرْضٰى فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهٖ نَادٰى مُنَادٍ: اَيْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهُ فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، نَحْنُ آخِرُ الْاُمَمِ اَوَّلُ مَنْ يُّحَاسَبُ فَتُفَرَّجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِيْقِنَا فَنَمْضِيْ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الطُّهُوْرِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ: كَادَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ تَكُوْنَ اَنْبِيَاءَ كُلَّهَا، فَنَاْتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَاَقْرَعُ الْبَابَ فَيُقَالُ: مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، فَيُفْتَحُ لِيْ فَاَاْتِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ اَوْ سَرِيْرِهٖ شَكَّ حَمَّادٌ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) فَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَاَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا اَحَدٌ كَانَ قَبْلِيْ وَلَيْسَ يَحْمَدُهُ بِهَا اَحَدٌ بَعْدِيْ فَيَقُوْلُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيَقُوْلُ: اَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا (لَمْ يَحْفَظْ حَمَّادٌ) ثُمَّ اُعِيْدُ فَاَسْجُدُ فَاَقُوْلُ: مَاقُلْتُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيَقُوْلُ: اَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا دُوْنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ اُعِيْدُ فَاَسْجُدُ فَاَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِيْ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ: اَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا دُوْنَ ذٰلِكَ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند ابوداؤد الطیالسی: 2711، مصنف ابن ابی شیبة: 135/14، سنن الترمذی: 3148. (مسند احمد: 2546)

ترجمۃ الحدیث ابونضرہ کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو ایک ایک قبول شدہ دعا کرنے کا اختیار دیا گیا، اور ہر ایک نے دنیا ہی میں وہ دعا کر لی، البتہ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں سفارش کرنے کے لیے چھپا رکھا ہے، میں قیامت کے دن ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، لیکن اس پر فخر نہیں ہے، سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا، لیکن مجھے اس پر بھی فخر نہیں ہے، آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کی تمام انسانیت میرے اس جھنڈے کے نیچے ہوگی اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں ہے۔ قیامت کا دن لوگوں کے لیے انتہائی طویل ہو چکا ہوگا، بالآخر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کی خدمت میں چلیں، وہ ہمارے رب کے ہاں ہمارے حق میں سفارش کریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلے کرے، پس لوگ جمع ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جا کر کہیں گے: اے آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ ریز کرایا، آپ رب کے ہاں جا کر سفارش تو کریں کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرنا شروع کرے۔ وہ کہیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا، میری خطا کی وجہ سے مجھے جنت میں نکالا گیا تھا، مجھے تو میری اپنی جان نے بے چین کر رکھا ہے، تم نوح علیہ السلام کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ نبیوں کی اصل ہیں، چنانچہ وہ سب نوح علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے اور کہیں گے: اے نوح! آپ ہمارے رب کے ہاں ہمارے حق میں سفارش کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلے کرے، لکن وہ کہیں گے: میں اس کی جرأت نہیں کر سکتا، میں نے تو اپنی دعا کر لی ہے، جس سے تمام اہل زمین غرق ہو گئے تھے، آج تو مجھے اپنی جان کی فکر لگی ہوئی ہے، البتہ تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: اے ابراہیم! آپ ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلے کرے، وہ کہیں گے: میں اس بات کی جرأت نہیں کر سکتا، میں نے اسلام میں تین جھوٹ بولے تھے۔ حالانکہ اللہ کی قسم ہے کہ انہوں نے ان باتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کا دفاع ہی کیا تھا، ایک تو انہوں نے کہا تھا ﴿اِنِّیْ سَقِیْمٌ﴾ (بے شک میں بیمار ہوں۔) (سورۂ صافات: 89)، دوسرا انہوں نے کہا تھا: ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾ (بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے نے کیا ہے، اگر یہ بول سکتے ہیں تو تم خود ان سے پوچھ لو۔) (سورۂ انبیاء: 63) اور تیسرا یہ کہ جب وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ بادشاہ کے پاس پہنچے تو کہا کہ یہ تو میری بہن ہے۔ بہر حال ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: آج تو مجھے اپنی پریشانی لگی ہوئی ہے، البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا تھا اور ان کے ساتھ کلام بھی کیا تھا، وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچ جائیں گے اور کہیں گے: اے موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے نوازا اور آپ کے ساتھ کلام بھی کیا، آپ ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے یہ سفارش تو کر دیں کہ وہ ہمارا حساب شروع کر دے، وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، میں نے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دیا تھا، مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے،تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے کہیں گے: اے عیسیٰ! آپ اپنے رب سے ہمارے حق میں سفارش کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔ وہ کہیں گے: میں تو یہ کام نہیں کر سکتا، مجھے تو لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر معبود بنا لیا تھا، اس لیے مجھے تو اپنی پریشانی نے بے چین کر رکھا ہے،لیکن دیکھو اگر کوئی سامان کسی برتن (یا تھیلے) میں بند کر کے اس پر مہر لگا دی گئی ہو،تو کیا مہر کو توڑے بغیر برتن کے اندر کی چیز کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں، وہ آج موجود ہیں، ان کا مقام یہ ہے کہ ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلے کرے۔تو میں کہوں گا: جی ہاں، جی ہاں، میں ہی اس شفاعت کے قابل ہوں ،یعنی آج میں ہی سفارش کر سکتا ہوں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسے جسے چاہے گا اور پسند کرے گا، اسے شفاعت کی اجازت دے گا، جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو الگ الگ کرنے کا ارادہ کرے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کہاں ہیں؟ ہم اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے ہیں،لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، ہم اگرچہ آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ ہمارے راستے سے دوسری امتوں کو ہٹا دیا جائے گا اور وضوء کے اثر سے میری امت کے چہرے ، ہاتھ اور پاؤں خوب چمک رہے ہوں گے،انہیں دیکھ کر دوسری امتیں رشک کرتے ہوئے کہیں گی: قریب تھا کہ اس امت کے تو سارے افراد انبیاء ہوتے ، یہ امت جنت کے دروازے پر پہنچے گی۔ میں جنت کے دروازے کے کڑے کو پکڑ کر دستک دوں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہو؟ میں کہوں گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ پھر میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کرسی یا تخت پر تشریف فرما ہوں گے،(کرسی یا تخت کا شک راویٔ حدیث حماد کو ہوا) میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور میں اللہ تعالیٰ کی ایسی ایسی حمد کروں گا، جو نہ تو مجھ سے پہلے کسی نے بیان کی اور نہ بعد میں کوئی کر سکے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا: اے محمد! سجدہ سے سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھا کر کہوں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جن لوگوں کے دلوں میں فلاں چیز کے برابر ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ، میں اس کے بعد دوبارہ سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کو جیسے منظور ہوگا، میں سجدہ میں کہوں گا، بالآخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب! میری امت ،میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کسی کے دل میں فلاں چیز کے برابر ایمان ہو، ان کو جہنم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکال لاؤ، اس کے بعد پھر میں سجدہ کروں گا اور پہلے کی طرح اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کروں گا، بالآخر مجھے کہا جائے گا: سجدہ سے سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ سے کہا جائے گا کہ جس کسی کے دل میں فلاں چیز کے برابر بھی ایمان ہو، اس کو جہنم سے نکال لاؤ۔''

مَارُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصَّدِیْقِ رضی اللہ عنہ ، وَفِیْهِ اَیْضًا شَفَاعَةُ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالشُّهَدَاءِ

بسلسلۂ شفاعت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، اور اس میں اصدقاء، انبیاء اور شہداء کی شفاعت کا تذکرہ

[13104/7346]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، قَالَ: ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحٰقَ الطَّالَقَانِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلِ نِ الْمَازِنِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ نَعَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُنَیْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنْ اَبِی بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَصَلّٰی الْغَدَاةَ ، ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰی اِذَا كَانَ مِنَ الضُّحٰی ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتّٰی صَلّٰی الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ ، كُلَّ ذٰلِكَ لَایَتَكَلَّمُ حَتّٰی صَلّٰی الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَقَالَ النَّاسُ لِاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ : اَلَا تَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاْنُهُ ، صَنَعَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ یَصْنَعْهُ قَطُّ ، قَالَ: فَسَاَلَهُ فَقَالَ: ((نَعَمْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا هُوَكَائِنٌ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَاَمْرِ الْآخِرَةِ فَجُمِعَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخَرُوْنَ بِصَعِیْدٍ وَاحِدٍ ، فَزِعَ النَّاسُ بِذٰلِكَ حَتّٰی انْطَلَقُوْا اِلٰی آدَمَ علیہ السلام وَالْعَرَقُ یَكَادُ یُلْجِمُهُمْ فَقَالُوْا: یَاآدَمُ! اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ وَاَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ ، قَالَ: لَقَدْ لَقِیْتُ مِثْلَ الَّذِیْ لَقِیْتُمْ ، اِنْطَلِقُوْا اِلٰی اَبِیْكُمْ بَعْدَ اَبِیْكُمْ اِلٰی نُوْحٍ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَآلَ اِبْرَاهِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ﴾ قَالَ: فَیَنْطَلِقُوْنَ اِلٰی نُوْحٍ علیہ السلام فَیَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ , فَاَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِیْ دُعَائِكَ وَلَمْ یَدَعْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَیَّارًا , فَیَقُوْلُ: لَیْسَ ذَاكُمْ عِنْدِیْ , اِنْطَلِقُوْا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ علیہ السلام فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِتَّخَذَهُ خَلِیْلاً ، فَیَنْطَلِقُوْنَ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُ: لَیْسَ ذَاكُمْ عِنْدِیْ ، وَلٰكِنْ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی مُوْسٰی علیہ السلام فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَلَّمَهُ تَكْلِیْمًا فَیَقُوْلُ مُوْسٰی علیہ السلام : لَیْسَ ذَاكُمْ عِنْدِیْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰی عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فَاِنَّهُ یُبْرِیءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِی الْمَوْتٰی فَیَقُوْلُ عِیْسٰی: لَیْسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذَاكُمْ عِنْدِیْ ، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ فَاِنَّه اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی مَحَمَّدٍ ﷺ فَیَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ، قَالَ: فَیَنْطَلِقُ فَیَاْتِیْ جِبْرِیْلُ علیہ السلام رَبَّهٗ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ: فَیَنْطَلِقُ بِهٖ جِبْرِیْلُ فَیَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ وَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ یَا مُحَمَّدُ! وَقُلْ یُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ قَالَ: فَیَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَاِذَا نَظَرَ اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ اُخْرٰی ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ یُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، قَالَ: فَیَذْهَبُ لِیَقَعَ سَاجِدًا فَیَاْخُذُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام بِضَبْعَیْهِ فَیَفْتَحُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی بَشَرٍ قَطُّ فَیَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ خَلَقْتَنِیْ سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَلَافَخْرَ وَاَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَافَخْرَ ، حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَكْثَرُ مِمَّا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَاَیْلَةَ ، ثُمَّ یُقَالُ: اُدْعُوا الصِّدِّیْقِیْنَ فَیَشْفَعُوْنَ ، ثُمَّ یُقَالُ: اُدْعُوا الْاَنْبِیَاءَ قَالَ: فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ ، ثُمَّ یُقَالُ: اُدْعُوا الشُّهَدَاءَ فَیَشْفَعُوْنَ لِمَنْ اَرَادُوْا ، وَقَالَ: فَاِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذٰلِكَ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَدْخِلُوْا جَنَّتِیْ مَنْ كَانَ لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا ، قَالَ: فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ: ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا فِی النَّارِ هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ خَیْرًا قَطُّ؟ قَالَ: فَیَجِدُوْنَ فِی النَّارِ رَجُلًا فَیَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَاغَیْرَ اَنِّیْ كُنْتُ اُسَامِحُ النَّاسَ فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِسْمَحُوْا لِعَبْدِیْ كَاِسْمَاحِهٖ اِلٰی عَبِیْدِیْ ، ثُمَّ یُخْرِجُوْنَ مِنَ النَّارِ رَجُلًا فَیَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ ، فَیَقُوْلُ: لَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ اَمَرْتُ وَلَدِیْ اِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ ، فَاذْهَبُوْا بِیْ اِلَی الْبَحْرِ ، فَاذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ ، فَوَ اللّٰهِ لَایَقْدِرُ عَلَیَّ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَبَدًا ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ مَّخَافَتِكَ ، قَالَ: فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرْ اِلٰی مُلْكِ اَعْظَمِ مَلِكٍ ، فَلَكَ مِثْلُهٗ وَعَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ ، فَیَقُوْلُ: لِمَ تَسْخَرُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: وَذٰلِكَ الَّذِیْ ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحٰی۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 56، 57، مسند البزار: 76، صحیح ابن حبان: 6476، مسند ابوعوانة: / 175 . (مسند احمد: 15)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز ادا کر کے بیٹھ گئے، یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہوگیا، پھر آپ ﷺ مسکرائے اور اس کے بعد آپ ﷺ وہیں بیٹھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں بھی وہیں ادا کیں اور کسی سے کوئی بات نہیں کی، جب آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی اور اٹھ کر اپنے اہل خانہ کی طرف چلے گئے تو لوگوں نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول سے دریافت نہیں کرتے کہ کیا وجہ ہے کہ آج آپ ﷺ نے ایسا عمل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے کبھی بھی ایسا نہیں کیا، چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، دنیا اور آخرت میں جو کچھ ہونے والا ہے، آج میرے سامنے پیش کیا گیا، پہلے والے اور بعد والے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا، وہاں وہ شدید کرب و اذیت میں مبتلا ہوں گے کہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لوگوں کو منہوں تک پسینہ آیا ہوگا، وہ کہیں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخلوق میں سے منتخب کیا، آپ اپنے ربّ کے ہاں ہمارے حق میں سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں بھی اسی قسم کی بے چینی میں مبتلا ہوں، جس میں تم پھنسے ہوئے ہو، تم اس طرح کرو کہ میرے بعد اپنے دوسرے باپ نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو سارے جہان والوں میں سے منتخب فرمایا ہے۔) چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں جا کر ان سے گزارش کریں گے کہ وہ ان کے حق میں ربّ سے سفارش کریں، آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں میں سے منتخب کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی، جس کے نتیجے میں اس نے زمین پر بسنے والے ایک کافر کو بھی نہیں چھوڑا، لیکن نوح علیہ السلام معذرت کرتے ہوئے کہیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا، پس وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے اپنی بات ذکر کریں گے، لیکن وہ بھی معذرت کرتے ہوئے کہیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ اعزاز عطا کیا ہے کہ ان سے براہ راست کلام کیا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام بھی یہ کہیں گے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ خصوصیت دی تھی کہ وہ مادرزاد اندھوں کو بینا کر دیتے تھے، برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتے اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا، البتہ تم اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ کی خدمت میں چلے جاؤ۔ قیامت کے دن سب سے پہلے زمین ان سے پھٹی ہے اور وہ سب سے پہلے اٹھے ہیں، بس تم لوگ آپ ﷺ کے پاس ہی چلے جاؤ، وہ تمہارے ربّ کے ہاں تمہارے حق میں سفارش کر سکتے ہیں۔ اُدھر جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے گے اور اللہ تعالیٰ ان کو حکم دیتے ہوئے کہیں گے: تم حضرت محمد ﷺ کو اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو، حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو ساتھ لے کر جائیں گے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ہفتے کے برابر طویل سجدہ کریں گے، بالآخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے، لیکن جونہی اپنے ربّ کو دیکھیں گے تو دوبارہ سجدہ ریز ہو جائیں گے اور ایک ہفتہ بھر سجدہ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سر اٹھاؤ، کہو آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کرو آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ پھر سجدہ ریز ہونے لگیں گے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے بازوؤں سے پکڑ لیں گے، تب اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی ایسی دعائیں سکھا دے گا کہ اس نے ایسی دعائیں آج تک کسی فرد کو نہیں سکھائی۔ آپ ﷺ کہیں گے: اے میرے رب! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا، میں اس پر فخر نہیں کرتا، قیامت کے دن سب سے پہلے زمین سے میں اٹھا، میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا اور صنعاء اور ایلہ کے درمیان میں سما جانے والے لوگوں سے زیادہ لوگ پانی پینے کے لیے میرے حوض پر آئیں گے۔ پھر اعلان کیا جائے گا کہ صدّیقوں کو بلاؤ، وہ آ کر گنہگاروں کے حق میں سفارش کریں گے، پھر اعلان کیا جائے گا کہ انبیاء کو بلاؤ، چنانچہ کوئی نبی آئے گا اور اس کے ساتھ امتیوں کی چھوٹی سی جماعت ہوگی، کسی نبی کے ساتھ پانچ، کسی کے ساتھ چھ افراد ہوں گے اور بعض نبی ایسے بھی ہوں گے کہ جن کے ساتھ کوئی آدمی نہیں ہوگا، پھر اعلان کیا جائے گا کہ شہداء کو بلاؤ، وہ بھی جن جن کے حق میں چاہیں گے سفارشیں کریں گے، جب شہداء سفارش سے فارغ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ارحم الرحمین (سب سے زیادہ رحم کرنے والا) ہوں، تم ہر اس آدمی کو جنت میں لے جاؤ، جو میرے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا، چنانچہ ایسے لوگ جنت میں چلے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں دیکھو، کیا تمہیں کوئی ایسا آدمی نظر آ رہا ہو، جس نے کبھی کوئی نیکی کی ہو؟ چنانچہ جہنم میں ایک آدمی سے کہا جائے گا: تو نے بھی کبھی کوئی نیکی کی تھی؟ وہ کہے گا: جی نہیں، کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، البتہ خرید و فروخت کرتے وقت میں لوگوں سے نرمی کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ جس طرح میرے بندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا تھا، تم بھی میرے اس بندے کے ساتھ اسی طرح نرمی کرو۔ اس کے بعد پھر وہ جہنم سے ایک آدمی کو نکال کر لائیں گے، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا اس نے کبھی کوئی نیکی کی ہے؟ وہ کہے گا: جی نہیں، میں نے تو اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے آگ سے جلا ڈالنا، پھر میری راکھ کو پیسنا، جب میں سرمہ کی مانند باریک ہو جاؤں تو میری راکھ کو سمندر کی طرف لے جا کر ہواؤں میں اڑا دینا، اللہ کی قسم، ایسا کرنے سے اللہ ربّ العالمین کو مجھ پر کوئی قدرت نہیں رہے گی، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تو نے یہ کام کیوں کیا تھا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! تیرے خوف کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی بادشاہت کو تصور کرو، تمہیں جنت میں وہ اور اس کا دس گنا دیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ کہے گا: اے اللہ! تو تو بادشاہ ہے، تو میرے ساتھ مذاق کیوں کرتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ بات تھی، جس کی وجہ سے میں چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَفَاعَتُهُ ﷺ لِفَرِيْقٍ مِّنْ اُمَّتِهِ اسْتَحَقُّوا الْعَذَابَ قَبْلَ دُخُوْلِهِمُ النَّارَ وَاِخْرَاجُ فَرِيْقٍ مِنْهَا بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمُ الَّذِيْنَ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ

امت کا ایک گروہ، جو عذاب کا مستحق ہوگا،لیکن جہنم میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ ﷺ کا ان کے حق میں سفارش کر دینا، اور ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جہنم سے نکالنا، جن کو بعد میں بھی جہنمی ہی کہا جائے گا

[13105/7347]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاُعْطٰى لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ، وَاَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ، وَاِنِّيْ آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَاَقُوْلُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ، فَاَدْخُلُ فَاِذَا الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلِيْ، فَاَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَامُحَمَّدُ! وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلُ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاَقُوْلُ: اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ اِلٰى اُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَّ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْاِيْمَانِ، فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَاُقْبِلُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِيْ قَلْبِهٖ ذٰلِكَ، فَاُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ فَاِذَا الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلِيْ فَاَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَامُحَمَّدُ! وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاَقُوْلُ: اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اَيْ رَبِّ! فَيَقُوْلُ اِذْهَبْ اِلٰى اُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَّ فِيْ قَلْبِهٖ نِصْفَ حَبَّةٍ مِّنْ شَعِيْرٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ فَاَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ، فَاَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذٰلِكَ اُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلِيْ فَاَسْجُدُ لَهُ فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَامُحَمَّدُ! وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاَقُوْلُ: اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اِذْهَبْ اِلٰى اُمَّتِكَ، فَمَنْ وَجَدْتَّ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَاَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذٰلِكَ اَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ وَفَرَغَ اللّٰهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَاَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ اُمَّتِيَ النَّارَ مَعَ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ اَهْلُ النَّارِ: مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، لَاتُشْرِكُوْنَ بِهٖ شَيْئًا، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ: فَبِعِزَّتِيْ لَاُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ، فَيُرْسِلُ اِلَيْهِمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَقَدِ امْتُحِشُوْا فَيُدْخَلُوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ غُثَاءِ السَّيْلِ وَيُكْتَبُ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَزَّوَجَلَّ فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ عَزَّوَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ جیّد**: سنن الدارمی: 52، سنن الکبریٰ للنسائی: 7690، مسند ابویعلی: 4130. (مسند احمد: 12469)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے میرے وجود سے زمین پھٹے گی اور اس بات پر مجھے فخر نہیں ہے، قیامت کے دن مجھے حمد کا جھنڈا دیا جائے گا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا، اس پر بھی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن میں ہی سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور اس پر بھی مجھے فخر نہیں ہے، میں جنت کے دروازے پر جا کر اس کے کڑے کو پکڑوں گا، وہ پوچھیں گے کہ کون ہے؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں، پس وہ میرے لیے جنت کا دروازہ کھول دیں گے، جب میں جنت کے اندر داخل ہوں گا تو اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہوگا، میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، کہو تمہاری بات قبول کی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، چنانچہ میں سجدہ سے اپنا سر اٹھا کر کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی امت کی طرف جاؤ اور جس آدمی کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو، اسے جنت میں لے آؤ، میں آ کر جس جس آدمی کے دل میں اتنا ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا، پھر جب اللہ تعالیٰ میرے سامنے آئے گا تو میں اس کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، بات کرو، تمہاری بات مقبول ہوگی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول ہوگی، سو میں سجدہ سے سر اٹھا کر کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی امت کی طرف جاؤ اور جس کے دل میں نصف جو کے برابر بھی ایمان پاؤ، اسے جنت میں لے آؤ، چنانچہ میں جاؤں گا اور جن لوگوں کے دلوں میں اتنا ایمان پاؤں گا، ان کو جنت میں لے آؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہوگا اور میں پھر اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، کہو تمہاری بات مقبول ہوگی، سفارش کرو، تمہاری قبول کی جائے گی، میں سجدہ سے سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی امت کی طرف جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان پاؤ، اسے جنت میں لے آؤ۔ پس میں جس جس کے دل میں اتنا ایمان پاؤں گا، اسے جنت میں لے آؤں گا، اُدھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاسبہ سے فارغ ہو کر میری امت کے باقی لوگوں کو جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں داخل کر چکا ہوگا، لیکن اہل جہنم ان سے کہیں گے: تم تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، لیکن تمہیں اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم: میں ان لوگوں کو ضرور بالضرور جہنم سے آزاد کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ان کی طرف بھیجے گا، چنانچہ ان کو جہنم سے نکالا جائے گا، جبکہ وہ جل جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے، پھر ان کو ''نہر حیات'' میں ڈالا جائے گا، وہ وہاں اس طرح اگ آئیں گے، جیسے سیلاب کے پتے تنکوں اور جھاگ وغیرہ میں دانے اگتے ہیں، ان کی آنکھیں کے درمیان یعنی ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہ بندے اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں، پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اہل جنت ان جہنم والے کہیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔''

شَفَاعَةُ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْهِ تَتَجَلّٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِعِبَادِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ

فرشتوں، نبیوں اور مومنوں کی شفاعت کا بیان، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید والے اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے

[13109/7348]..... عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمِنُوْا، فَمَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهٖ فِی الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِی الدُّنْيَا بَاَشَدَّ مُجَادَلَةً لَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِیْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اِذْهَبُوْا، فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ لَاتَاْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰی كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ، حَتّٰی يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ۔)) قَالَ: اَبُوْسَعِيْدٍ فَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْ بِهٰذَا فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ((قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا فَلَمْ يَبْقَ فِی النَّارِ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ الْاَنْبِيَاءُ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَبَقِیَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ: فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ اَوْ قَالَ: قَبْضَتَيْنِ، نَاسٌ لَمْ يَعْمَلُوْا لِلّٰهِ خَيْرًا قَطُّ قَدِ احْتَرَقُوْا حَتّٰی صَارُوْا حُمَمًا قَالَ: فَيُؤْتٰی بِهِمْ اِلٰی مَاءٍ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ اَجْسَادِهِمْ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، فِیْ اَعْنَاقِهِمُ الْخَاتَمُ عُتَقَاءُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ، قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا تَمَنَّيْتُمْ اَوْ رَأَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَكُمْ، عِنْدِيْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا وَمَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: رِضَائِيْ عَلَيْكُمْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2598، سنن النسائی: 112/8، سنن ابن ماجه: 60.

(مسند احمد: 11898)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب اہل ایمان جہنم سے نجات پا کر مطمئن ہو جائیں گے تو دنیا میں کوئی مومن اپنے حق کے بارے میں اس قدر نہیں جھگڑتا، جتنا زیادہ یہ ایمان والے اپنے ان اہل ایمان بھائیوں کے بارے میں اپنے ربّ سے جھگڑا کریں گے، جن کو جہنم میں داخل کر دیا گیا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کرتے تھے، تو نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا جاؤ، تم ان میں سے جن جن کو پہچانتے ہو، ان کو نکال لاؤ۔ وہ ان کے پاس آئیں گے اور ان کو چہروں سے پہچان لیں گے، کیونکہ آگ ان کے چہروں کو نہیں جلائے گی، ان میں کسی کو آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک اور کسی کو ٹخنوں تک جلایا ہوا ہوگا، وہ ان کو نکال لائیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جن لوگوں کو وہاں سے نکال لانے کی اجازت دی تھی ان کو تو ہم لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اب اس کو بھی نکال لاؤ، اس کے بعد فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو، اس کو بھی نکال لاؤ، یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے اسے بھی نکال لاؤ۔'' سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو اس حدیث پر یقین نہیں آتا، وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر کسی کی وہ (ذرہ برابر) بھی نیکی ہو تو وہ اسے بڑھا دیتا ہے اور اپنی طرف سے بہت زیادہ اجر عطا فرماتا ہے)۔ اہل ایمان کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جن لوگوں کو نکال لانے کی اجازت دی تھی، ان کو تو ہم نکال لائے ہیں، اب جہنم میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہا، جس کے دل میں کوئی خیر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتے سفارش کر چکے، انبیاء بھی سفارش کر چکے اور اہل ایمان نے بھی سفارش کر لی ہے، اب ارحم الرحمین باقی رہ گیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک یا دو مٹھیاں بھر کر ایسے جہنمیوں کو نکالے گا، جنہوں نے کبھی بھی نیکی نہیں کی ہوگی اور وہ جل جل کر کوئلے بن چکے ہوں گے، پھر انہیں ''ماء الحیاۃ'' کی طرف لایا جائے گا اور وہ ان پر ڈالا جائے گا، اس سے وہ یوں اگنے لگیں گے، جیسے سیلاب کے تنکوں اور جھاگ وغیرہ میں دانے اگتے ہیں، وہ اپنے جسموں میں سے موتیوں کی مانند صاف شفاف چمکتے ہوئے نکلیں گے، ان کی گردنوں پر ایک مہر ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر "عُتَقَاءُ اللّٰہ" لکھا ہوا ہوگا، ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تم جو تمنا کرو گے اور جو چیز دیکھو گے، وہ تمہاری ہوگی۔ اور تمہارے لیے میرے پاس اس سے بھی ایک بہترین چیز ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ ہے تمہارے اوپر میری رضا مندی، چنانچہ اب میں کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔"

طَلَبُ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ شَفَاعَتَهُ لَهُمْ وَشَفَاعَتُهُ ﷺ لِكُلِّ مَنْ مَاتَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

بعض صحابہ کا نبی کریم ﷺ سے اپنے حق میں شفاعت کی درخواست کرنا اور آپ ﷺ کا ہر اس شخص کے حق میں سفارش کرنا، جس کو اس حال میں موت آئی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو

[13116/7349]..... وَعَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: قَالَ: ((اَنَا فَاعِلٌ بِهِمْ۔)) قَالَ: فَأَيْنَ اَطْلُبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَاِذَا لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: ((فَاَنَا عِنْدَ الْمِيْزَانِ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: ((فَاَنَا عِنْدَ الْحَوْضِ، لَااُخْطِيءُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ مَوَاطِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2433 . (مسند احمد: 12825)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ قیامت کے دن آپ میرے حق میں سفارش کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: "جی میں قیامت کے دن لوگوں کے حق میں شفاعت کروں گا۔" سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نبی! میں اس دن آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم مجھے سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا۔" میں نے کہا: "اگر آپ سے میری ملاقات پل صراط پر نہ ہو سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر میزان کے پاس مجھے تلاش کرنا۔" میں نے کہا: اگر میزان کے پاس بھی میں آپ کو نہ پا سکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر میں حوض کوثر کے پاس ہوں گا، قیامت کے دن میں ان تین مقامات میں سے کسی ایک پر ہی ہوں گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَفَاعَةُ بَعْضِ صَالِحِي الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِصَالِحِيهَا

امت محمدیہ کے بعض صالحین کی دوسرے بعض نیک لوگوں کے حق میں شفاعت کرنے کا بیان

[13118/7350]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ: ((سِوَايَ سِوَايَ۔)) قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2438، سنن ابن ماجه: 4316. (مسند احمد: 15858)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ ٔ بنو تمیم کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے علاوہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے علاوہ ہو گا، میرے علاوہ۔'' عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے کہا کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے آپ ﷺ سے خود سنا ہے۔

[13119/7351]..... وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيَّيْنِ اَوْ مِثْلُ اَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوْمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ فَقَالَ: ((اِنَّمَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی: 7638. (مسند احمد: 22215)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی، جو نبی بھی نہیں ہوگا، کی سفارش کی وجہ سے ربیعہ اور مضر دونوں یا ان میں سے ایک قبیلے کے افراد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ربیعہ بھی مضر میں سے نہیں ہیں؟ فرمایا: ''میں نے جو بات کہہ دی، سو کہہ دی۔''

اَلْكَوْثَرُ وَصِفَتُهُ

کوثر اور اس کی صفات کا بیان

[13123/7352]..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمَاءُ يَجْرِيْ عَلَى اللُّؤْلُؤِ وَمَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حدیث قوی: سنن الترمذی: 3361، سنن ابن ماجه: 4334 . (مسند احمد: 5355)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''جنت میں ایک نہر کا نام کوثر ہے، اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اس کا پانی موتیوں پر بہتا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔''

[13124/7353]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُوِ ، فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ اِلٰى مَايَجْرِيْ فِيْهِ الْمَاءُ ، فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَاجِبْرِيْلُ!؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 437/11، مسند ابویعلی: 3823، سنن الکبریٰ للنسائی : 11706 . (مسند احمد: 13776)

ترجمة الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک نہر کا نام کوثر ہے اور میرے ربّ نے مجھ سے اس کا وعدہ کیا ہے۔''

مَادَّةُ الْحَوْضِ مِنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ

حوض کا سرچشمہ کوثر کی نہر ہوگی

[13126/7354]..... وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْكَوْثَرِ؟ فَقَالَ: ((نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ ، اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَفِيْهِ طَيْرٌ كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ۔)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ تِلْكَ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: ((اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا يَا عُمَرُ!))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم: 537/2، سنن الکبریٰ للنسائی : 11703 . (مسند احمد: 13306)

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے متعلق پوچھا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے، جو میرے ربّ نے مجھے عطا کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس میں اونٹ کی گردن جیسے بڑے بڑے پرندے ہوں گے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ پرندے تو بڑے عمدہ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عمر! ان کو کھانے والے ان سے بھی بہتر اور افضل ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صِفَةُ الْحَوْضِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

حوض کی کیفیت اور اس سے متعلقہ دیگر روایات

[13128/7355]..... عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ لِیْ حَوْضًا مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ عَرْضُهُ كَطُوْلِهٖ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَنْثَعِبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فِيْهِ اَبَارِيْقُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند البزار: 3849، صحیح ابن حبان: 6458، المستدرك للحاكم: 76/1. (مسند احمد: 19804)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخرت میں میرا ایک حوض ہوگا، اس کی وسعت اس قدر ہوگی جیسے ایلہ سے صنعاء تک کی مسافت ہے، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہو گی، اس میں جنت سے آنے والے پانی کے دو پرنالے گر رہے ہوں گے، ایک پرنالہ چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا، اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، برف سے زیادہ ٹھنڈا، دودھ سے زیادہ سفید ہوگا، جس نے اس سے ایک دفعہ پی لیا وہ جنت میں جانے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا، اس کے آبخوروں کی تعداد آسمان کے تاروں سے بھی جتنی ہوگی۔''

[13130/7356]..... وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْاَخْنَسِ السُّلَمِیُّ رضی اللہ عنہ: وَاللّٰهِ! مَا اُوْلٰئِكَ فِیْ اُمَّتِكَ اِلَّا كَالذُّبَابِ الْاَصْهَبِ فِی الذُّبَّانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَزَادَنِیْ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، (وَفِیْ رِوَايَةٍ: مِنْ حَثَيَاتِ الرَّبِّ)۔)) قَالَ: فَمَا سِعَةُ حَوْضِكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((كَمَا بَيْنَ عَدَنَ اِلٰى عُمَانَ وَاَوْسَعَ وَاَوْسَعَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ قَالَ فِيْهِ مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ۔)) قَالَ: فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا، وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهٗ اَبَدًا۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِیْ كِتَابِ اَبِیْ بِخَطِّ يَدِهٖ وَقَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ، لِاَنَّهٗ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 6457، المعجم الکبیر للطبرانی: 7672، سنن الترمذی: 4286، سنن ابن ماجه: 2437. (مسند احمد: 22156)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔'' یہ سن کر سیّدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تعداد تو آپ کی امت میں ایسے ہی ہے، جیسے عام مکھیوں میں سفید سرخی مائل رنگ کی مکھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے ربّ نے میرے ساتھ ستر ہزار کا وعدہ کیا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا بھی وعدہ کیا اور اس پر مستزاد یہ کہ کہ اللہ تعالیٰ کی تین مٹھیاں اس تعداد کے علاوہ ہیں۔'' انھوں نے پھر کہا: اللہ کے نبی! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر عدن سے عمان تک مسافت ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے، اس سے زیادہ وسیع ہے، اس میں دو پرنالے ہوں گے، ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے نبی! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور کستوری سے بڑھ کر خوش بودار ہوگا، جس نے ایک دفعہ وہاں سے پی لیا، اس کے بعد وہ کبھی بھی پیاس محسوس نہیں کرے گا اور اس کا چہرہ بھی کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث میں نے اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ کے ساتھ لکھی ہوئی پائی اور اس پر نشان لگایا گیا تھا، جس سے مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ حدیث اس طرح ٹھیک نہیں دراصل یہ حدیث "عن زید عن ابی سلام عن ابی امامه" کے واسطے سے مروی ہے۔ (عبداللہ رفیق)

مَنْ يُطْرَدُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

ان لوگوں کا تذکرہ، جنہیں حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے

[13136/7357]..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَ اَفْلَحَ، وَيُؤْتٰى بِاَقْوَامٍ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ! فَيُقَالُ: مَا زَالُوْا بَعْدَكَ يَرْتَدُّوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4625، 4740، صحیح مسلم: 2760. (مسند احمد: 2327)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو شخص وہاں تک پہنچ گیا، وہ فلاح پا جائے گا، وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے، جن کو بائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف دھکیل دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! (یہ لوگ)۔ جواباً کہا جائے گا: یہ لوگ آپ کے بعد دین سے واپس پلٹتے گئے تھے۔''

[13137/7358]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازَعَنَّ اَقْوَامًا، ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَصْحَابِيْ، فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6575، صحيح مسلم: 2297. (مسند احمد: 4042)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے پہلے حوض پر جا کر تمہارا انتظار کروں گا، کچھ لوگوں کو مجھ سے دور کر دیا جائے گا اور میں ان کے بارے میں مغلوب ہو جاؤں گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ لوگ تو میرے ساتھی یعنی میری امت کے لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کچھ ایجاد کر لیا تھا۔''

[13139/7359]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ مِنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2367، صحيح مسلم: 2302. (مسند احمد: 7968)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں تم میں سے کچھ لوگوں کو اپنے حوض سے اس طرح دور کر دوں گا، جیسے اجنبی اونٹ کو حوض سے ہٹا دیا جاتا ہے۔''

[13140/7360]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ: ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا۔)) قَالُوْا: اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔)) قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ مِنْ اُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، اَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيْهِمْ: اَلَا هَلُمَّ، اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 249 . (مسند احمد: 9292)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبرستان کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: ''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ '' (تم پر سلامتی ہو، مومن لوگوں کے گھر والو! ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔) میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تو میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، (یعنی تم سے پہلے جا کر تمہارا انتظار کروں گا)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی تک نہیں آئے، آپ انہیں کیسے پہنچانیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی آدمی کا ایسا گھوڑا ہو، جس کی ٹانگوں اور پیشانی پر سفیدی ہو اور وہ کالے سیاہ گھوڑوں کے اندر ہو، تو کیا وہ آدمی اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے لوگ جب آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین دفعہ دوہرایا، اور میں تم سے پہلے حوض پر جا کر تمہارا انتظار کروں گا۔ خبردار! کچھ لوگوں کو میرے حوض کی طرف آنے سے یوں روک دیا جائے گا جیسے گمشدہ اونٹ کو دور کر دیا جاتا ہے اور میں پکار پکار کر ان سے کہوں گا: خبردار! اِدھر آ جاؤ، اِدھر آ جاؤ۔ لیکن جواباً مجھے کہا جائے گا: ان لوگوں نے آپ کے بعد دین کو بدل دیا تھا، تب میں بھی کہوں گا: برباد ہو جائیں، برباد ہو جائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابٌ فِیْ ذِکْرِ یَوْمِ الْحِسَابِ وَعَرْضِ الْخَلَائِقِ عَلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ وَفِیْهِ فُصُوْلٌ

یومِ حساب اور اس دن انسانوں کو ربّ الارباب کے حضور پیش کیے جانے کے ابواب، اور اس میں کئی فصلیں ہیں

شِدَّةُ الْحِسَابِ وَنَدَمُ الْمُؤْمِنِ عَلٰی عَدَمِ الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ وَتَاَنِّیْبُ الْکَافِرِ

محاسبہ کی سختی، اہل ایمان کا مزید نیکیاں نہ کر لانے پر ندامت اور کفار کی ڈانٹ ڈپٹ کا بیان

[13151/7361]..... عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمِ نِ الطَّائِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ یَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَایَرٰی اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ یَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ۔)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّقِیَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6539، 7512، صحیح مسلم: 1016. (مسند احمد: 19373)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ براہ راست گفتگو کرے گا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان بھی نہیں ہوگا، اُس دن انسان اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے صرف اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی دکھائی دیں گے، پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے گا، اُدھر بھی اسے صرف اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی نظر آئیں گے، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کا سامنا کر رہی ہوگی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے جو کوئی اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کا سامان کر سکتا ہے، تو وہ کرے، خواہ وہ کھجور کے ایک حصے کو صدقہ کرنے کی صورت میں ہو۔''

[13152/7362]..... وَعَنْهُ اَیْضًا مِنْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ ذُکِرَ بِتَمَامِهٖ فِیْ تَرْجَمَةِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابِ الْفَضَائِلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَائِلٌ: مَا اَقُوْلُ، اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، اَلَمْ اَجْعَلْ لَّكَ مَالًا وَوَلَدًا، فَمَاذَا قَدَّمْتَ؟ فَيَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَلَايَجِدُ شَيْئًا، فَمَا يَتَّقِي النَّارَ اِلَّا بِوَجْهِهٖ، فَاتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2954. (مسند احمد: 19381)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ ایک طویل حدیث ہے، جو کتاب الفضائل میں سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حالات کے ضمن میں گزر چکی ہے، اس میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے والی ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا: کیا میں نے تمہیں سننے والا اور دیکھنے والا نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہیں مال و اولاد سے نہیں نوازا تھا؟ سو تو نے کون سا عمل آگے بھیجا ہے؟ وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں میں دیکھے گا، لیکن کوئی اچھا عمل اسے دکھائی نہیں دے گا، پھر جب اسے جہنم میں بھیجا جائے گا تو وہ اپنے چہرے سے جہنم سے بچنے کی کوشش کرے گا، لہٰذا تم جہنم سے بچنے کا سامان کرتے رہو، خواہ وہ کھجور کے ایک حصہ کو صدقہ کرنے کی صورت میں ہو اور اگر تم اتنی چیز کے بھی مالک نہ ہو تو اچھی بات کر لیا کرو۔''

[13153/7363]..... وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ عَبْدًا خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَوَدَّ اَنَّهُ يُرَدُّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادُ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ۔

تخریج الحدیث صحیح: الزهد لإبن مبارك: 34، التاريخ الكبير للبخاری: 15/1، المعجم الكبير للطبرانی: 562/19. (مسند احمد: 17650)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ، جو کہ صحابیٔ رسول تھے، سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ''اگر کوئی آدمی اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں چہرے کے بل پڑا رہے، تب بھی وہ قیامت کے دن اس اطاعت کو کم تر سمجھتے ہوئے تمنا کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تاکہ وہ مزید نیکیاں کر کے زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکے۔''

[13155/7364]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، اَنْتَ مُفْتَدِيًا بِهٖ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ: قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ ذٰلِكَ، قَدْ اَخَذْتُ عَلَيْكَ فِيْ ظَهْرِ آدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3334، صحيح مسلم: 2805 . (مسند احمد: 12289)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک جہنمی سے کہا جائے گا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اگر تیرے پاس زمین پر پائے جانے والے سارے خزانے ہوتے تو کیا تو جہنم سے آزاد ہونے کے لیے وہ اس فدیے میں دے دیتا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، جب تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا تو میں نے تجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میرے ساتھ شرک نہ کرنا، مگر تو تو میرے ساتھ شرک کرنے پر ہی مصر رہا۔''

[13156/7365]..... وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا۔)) فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: ((اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: الرَّجُلُ تُعْرَضُ عَلَيْهِ ذُنُوْبُهٗ ثُمَّ يَتَجَاوَزُ لَهٗ عَنْهَا) اِنَّ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَاعَائِشَةُ! هَلَكَ وَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةَ تَشُوْكُهٗ۔))

تخریج الحدیث صحيح: المستدرك للحاكم: 57/1، صحيح ابن خزيمة: 7372، المعجم الاوسط للطبرانی: 3662 . (مسند احمد: 24215)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نماز میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا: "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا۔" (اے اللہ! میرا حساب آسان لینا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس کا نامہ اعمال دیکھے اور درگزر فرمائے (ایک روایت کے مطابق) بندے پر اس کے گناہ پیش کیے جائیں اور پھر ان کو فوراً معاف بھی کر دیا جائے، اے عائشہ! قیامت کے دن جس آدمی سے تفصیلی حساب لیا گیا، وہ تو ہلاک ہو جائے گا، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) مومن کو جو بھی تکلیف یا پریشانی لاحق ہوتی ہے، یہاں تک کہ جب اسے کوئی کانٹا چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

[13158/7366]..... وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ يُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث رجالہ ثقات رجال الشیخین: شعب الایمان للبیهقی : 11180، مسند ابوداؤد الطیالسی: 535، مسند البزار: 3296، المعجم الاوسط للطبرانی : 8920 . (مسند احمد: 19487)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بے شک نیکیوں اور گناہوں کو مجسم شکل میں پیدا کر کے قیامت کے دن لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ نیکی، نیکیاں کرنے والوں کو خوش خبریاں دے گی اور ان سے اچھے انجام کا وعدہ کرے گی اور گناہ، گنہگاروں سے کہے گا: ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ، مگر وہ اس کے ساتھ ہی چمٹے رہیں گے۔''

شَهَادَةُ الْاَرْضِ وَاَعْضَاءِ الْاِنْسَانِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن زمین اور انسان کے اعضاء کی انسان کے خلاف شہادت

[13160/7367]..... وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ عَظْمٍ مِنَ الْاِنْسَانِ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ يُخْتَمُ عَلَى الْاَفْوَاهِ فَخِذُهُ مِنَ الرِّجْلِ الشِّمَالِ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر : 921/17 . (مسند احمد: 17374)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب انسانوں کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی تو سب سے پہلے انسان کی بائیں ٹانگ کی ران کی ہڈی بول کر (انسان کے اعمال بیان کر کے اس کے خلاف گواہی دے گی)۔''

مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَدِّ الظَّالِمِ اِلٰى اَهْلِهَا

قیامت کے دن قصاص اور مظلوموں کو ان کے حقوق دلائے جانے کا بیان

[13161/7368]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَمَّاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ تَنْطِحُهَا اَوْ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) يَعْنِيْ فِيْ حَدِيْثِهٖ يُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2582 . (مسند احمد: 7204)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن حق داروں کو ان کے حقوق دلوائے جائیں گے، یہاں تک کہ سینگ والی بکری نے جو سینگ بے سینگ بکری کو مارا ہوگا، اس کا اسے قصاص دلوایا جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[13164/7369]..... وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَشَاتَانِ تَقْتَرِنَانِ، فَنَطَحَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى، فَأَجْهَضَتْهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقِيْلَ: مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَيُقَادَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 4032، مسند ابوداؤد الطیالسی: 480. (مسند احمد: 21511)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے سامنے دو بکریاں آپس میں لڑنے لگیں اور ایک نے دوسری کو سینگ مارا اور اسے دور بھگا دیا، رسول اللہ ﷺ یہ منظر یہ دیکھ کر مسکرا پڑے، کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس بکری پر تعجب ہو رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس مظلوم بکری کو اس ظالم بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔''

[13167/7370]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟)) قَالَ: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ لَادِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ۔ قَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصِيَامٍ وَصَلَاةٍ وَزَكَاةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ عِرْضَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2581. (مسند احمد: 8029)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے اندر مفلس وہ ہوتا ہے، جس کے پاس درہم اور دنیوی ساز و سامان نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دن روزے، نمازیں اور زکوتیں لے کر آئے گا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے کسی کی عزت پر ڈاکہ زنی کی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہو گا، ایسا آدمی بیٹھا ہوگا، ایک مظلوم آ کر اس سے نیکیاں لے کر قصاص لے گا، پھر دوسرا آ کر اس کی نیکیاں لے کر بدلہ لے گا، پس اگر اس کے مظالم کے بدلے پورے ہونے سے قبل اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور بالآخر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَدْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْقَضَاءِ وَرَحْمَةُ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ وَسَتْرُهُ وَفَضِيحَةُ الْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ وَخِزْيُهُ

فیصلے میں اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف، اس کے اپنے مومن بندے پر رحم کرنے اور اس کی ستر پوشی کرنے اور کافر اور منافق کو ذلیل ورسوا کرنے کا بیان

[13168/7371]..... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: كُنْتُ اٰخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ (رضی اللہ عنہ) اِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ وَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهٖ وَيَقُوْلُ لَهُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ: فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ يُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ، وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ ﴿فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔﴾ [هود: 18]

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2441، 6070، صحيح مسلم: 3768. (مسند احمد: 5436)

ترجمۃ الحدیث صفوان بن محرز کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا، اسی اثنا میں ایک آدمی نے ان کے سامنے آ کر کہا: اللہ تعالیٰ کا قیامت والے دن اپنے بندے سے سرگوشی کرنا، اس بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا، اس پر اپنا بازو رکھے گا اور اسے لوگوں سے اوجھل کر کے اس سے اس کے گناہوں کا اعتراف کرائے گا اور کہے گا: کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ کا بھی علم ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ کا بھی پتہ ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے تمام گناہوں کا اعتراف کرا لے گا اور اس آدمی کو دل سے یقین ہو جائے گا کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا اور آج میں ان تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، اس کے بعد اسے نیکیوں کا اعمال نامہ تھما دیا جائے گا، رہا مسئلہ کافروں اور منافقوں کا تو ان کے بارے میں گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں، جو دنیا میں اپنے ربّ پر جھوٹ باندھتے رہے، خبردار! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔''

[13170/7372]..... وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَسْتَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـخَلائِـقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا ، كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا ، اَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِيْ الْحَافِظُوْنَ؟ قَالَ: لَا ، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَلَكَ عُذْرٌ اَوْ حَسَنَةٌ؟ فَيَبْهُتُ الـرَّجُـلُ ، فَيَـقُـوْلُ: لَا ، يَـارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاحِدَةً ، لَاظُلْمَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ فَتُـخْـرَجُ لَـهُ بِطَاقَةٌ ، فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، فَيَقُوْلُ: اَحْضِرُوْهُ فَيَـقُـوْلُ: يَـارَبِّ! مَـا هٰـذِهِ الْبِـطَـاقَةُ مَـعَ هٰـذِهِ السِّـجِلَّاتِ! فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَاتُظْلَمُ ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ ، قَالَ: فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَايَثْقُلُ شَيْءٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی**: سنن الترمذی: 2639 ، سنن ابن ماجه: 4300 . (مسند احمد: 6994)

ترجمۃ الحدیث— سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک آدمی کو لوگوں کے سامنے سے الگ کرے گا اور اس کے سامنے اس کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے، ہر رجسٹر تاحدِّ نگاہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اس بندے سے فرمائے گا: کیا تو ان گناہوں میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے مقرر کردہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، جی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر یا نیکی ہے؟ وہ آدمی حیران و پریشان ہو کر کہے گا: اے میرے ربّ! نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، اس کے سامنے ایک ٹکڑا لایا جائے گا، اس پر کلمہ شہادت ''اَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ'' تحریر ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو بھی سامنے لاؤ۔ وہ بندے کہے گا: اے میرے ربّ! اتنے بڑے بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں اس معمولی سے ٹکڑے کی کیا وقعت ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، چنانچہ وہ تمام رجسٹر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور وہ ہلکا ہونے کی وجہ سے اوپر اٹھ جائیں گا اور وہ ٹکڑا بھاری ہو جائے گا، اصل بات یہ ہے کہ مہربان اور نہایت رحم والے اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی۔''

[13171/7373]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيُسْـاَلُ يَـوْمَ الْـقِيَامَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْمَا يُسْاَلُ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُنْكِرَ الْمُنْكَرَ اِذَا رَاَيْتَهُ قَالَ: فَمَنْ لَقَّنَهُ اللّٰهُ حُجَّتَهُ قَالَ: رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِفْتُ النَّاسَ۔))

تخریج الحدیث **حسن**: مسند الحمیدی: 739، شعب الإیمان للبیهقی : 7575، مسند ابویعلی: 1344 . (مسند احمد: 11214)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم میں سے ایک آدمی سے مختلف سوالات کیے جائیں گے، یہاں تک کہ اس پوچھ گچھ کے دوران اس سے یہ بھی پوچھا جائے گا: جب تو دنیا میں گناہ کو دیکھا تھا تو نے اس سے روکا کیوں نہیں تھا؟ تو جس بندے کو اللہ تعالیٰ جواب سمجھا دے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تیری رحمت کی امید تھی اور میں لوگوں سے ڈر گیا تھا۔''

[13173/7374]..... وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ، قَالَ: فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ وَيُخْبَأُ عَنْهُ كِبَارُهَا، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ فَيُقَالُ: اَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَا اَرَاهَا۔)) قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 190 . (مسند احمد: 21393)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو، پس اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے اور بڑے بڑے گناہوں کو اس سے اوجھل رکھا جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ وہ ان گناہوں کا اعتراف کرتا جائے گا اور انکار نہیں کرے گا، جبکہ وہ اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ اسے ہر گناہ کے عوض ایک ایک نیکی دے دو، تب وہ بولے گا اور کہے گا: میں نے تو ایسے گناہ بھی کیے تھے، جو یہاں مجھے نظر نہیں آ رہے۔'' سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں بھی نمایاں ہوگئیں۔

[13175/7375]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُعْطٰى عَلَيْهَا فِی الدُّنْيَا وَيُثَابُ عَلَيْهَا فِی الْآخِرَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُعْطِيْهِ حَسَنَاتِهٖ فِی الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى فِی الْآخِرَةِ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهَا حَسَنَةٌ يُعْطٰى بِهَا خَيْرًا۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2808 . (مسند احمد: 12237)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے سلسلہ میں بھی ظلم نہیں کرے گا، بلکہ مومن کو دنیا میں نیکی کا عوض بھی دیا جاتا ہے اور آخرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ثواب بھی دیا جاتا ہے، رہا مسئلہ کافر کا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی چکا دیتا ہے، جب وہ آخرت تک پہنچتا ہے تو کوئی نیکی نہیں ہوتی کہ اسے بدلہ دیا جائے۔''

اَلصِّرَاطُ وَشَفَاعَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَتَحَنُّنُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِرَحْمَتِهٖ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ

پل صراط، انبیاء اور اہل ایمان کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے اپنے موحد بندوں پر مہربانی کرنے کا بیان

[13180/7376]..... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ أَيْنَ النَّاسُ؟ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الشَّيْءَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ قَبْلَكَ، اَلنَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2791 . (مسند احمد: 24697)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جس دن زمین اور آسمان کو تبدیل کیا جائے گا، اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے میری امت میں سے کسی نے اس کے متعلق دریافت نہیں کیا، اس وقت لوگ پل صراط پر ہوں گے۔''

[13181/7377]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُوْضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ، ثُمَّ يَسْتَجِيْزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَ مَجْرُوْحٌ بِهٖ ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهٖ مَنْكُوْسٌ فِيْهَا، فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ يَفْقِدُ الْمُؤْمِنُوْنَ رِجَالًا كَانُوْا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِمْ وَيُزَكُّوْنَ بِزَكَاتِهِمْ وَيَصُوْمُوْنَ صِيَامَهُمْ وَيَحُجُّوْنَ حَجَّهُمْ وَيَغْزُوْنَ غَزْوَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ رَبَّنَا! عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ كَانُوْا مَعَنَا فِي الدُّنْيَا يُصَلُّوْنَ صَلَاتَنَا وَيُزَكُّوْنَ زَكَاتَنَا وَيَصُوْمُوْنَ صِيَامَنَا وَيَحُجُّوْنَ حَجَّنَا وَيَغْزُوْنَ غَزْوَنَا لَانَرَاهُمْ، فَيَقُوْلُ: اِذْهَبُوْا اِلَى النَّارِ فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْهَا مِنْهُمْ فَاَخْرِجُوْهُ، قَالَ: فَيَجِدُوْنَهُمْ قَدْ اَخَذَتْهُمُ النَّارُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَزَرَتْهُ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى ثَدْيَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى عُنُقِهٖ وَلَمْ تَغْشَ الْوُجُوْهَ، فَيَسْتَخْرِجُوْنَهُمْ مِنْهَا فَيُطْرَحُوْنَ فِيْ مَاءِ الْحَيَاةِ۔)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْحَيَاةُ؟ قَالَ: ((غُسْلُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الزَّرْعَةِ وَقَالَ مَرَّةً فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الزَّرْعَةُ فِيْ غُثَاءِ السَّيْلِ ثُمَّ يَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ فِيْ كُلِّ مَنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا فَيُخْرِجُوْنَهُمْ مِنْهَا قَالَ: ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ عَلٰى مَنْ فِيْهَا فَمَا يَتْرُكُ فِيْهَا عَبْدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا اَخْرَجَهُ مِنْهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 4280 . (مسند احمد: 11081)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا اور اس کے اوپر خاردار پودے سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے لگے ہوں گے، پھر اس کے اوپر سے لوگ گزریں گے، کچھ لوگ تو صحیح سالم اس کو پار کر کے نجات پا جائیں گے اور بعض اس کے اوپر سے گرتے پڑتے گزر کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو اس کے اوپر روک کر ان کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیا جائے گا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہوگا تو اہل ایمان بعض ایسے لوگوں کو نہیں دیکھ پائیں گے، جو دنیا میں ان کے ساتھ نماز ادا کرتے، زکوٰۃ دیتے، روزے رکھتے، حج کرتے اور جہاد کرتے تھے، اس لیے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تیرے وہ بندے جو دنیا میں ہمارے ساتھ نماز پڑھتے، ہمارے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے، روزے رکھتے، ہمارے ساتھ حج ادا کرتے اور ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے، وہ ہمیں دکھائی نہیں دے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جا کر دیکھو، تمہیں ان میں سے جو آدمی وہاں نظر آئے اسے باہر لے آؤ، چنانچہ وہ لوگ ان کو جہنم میں پائیں گے، جبکہ آگ ان کو ان کے اعمال کے حساب سے جلا چکی ہوگی، کوئی قدموں تک، کوئی نصف پنڈلیوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک، کوئی سینے تک اور کوئی گردن تک جلا ہوا ہوگا، البتہ آگ ان کے چہروں کو نہیں جلائے گی، یہ لوگ ان کو جہنم سے نکال لائیں گے اور پھر ان کو "مَاءُ الْحَيَاة" میں ڈال دیا جائے گا۔'' کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! "مَاءُ الْحَيَاة" کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ اہل جنت کے غسل کا پانی ہوگا، یہ لوگ اس میں جا کر اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی جھاگ میں پودے اگتے ہیں، پھر انبیائے کرام ان لوگوں کے حق میں سفارش کریں گے، جنہوں نے خلوصِ دل سے اللہ کے معبود برحق ہونے کی شہادت دی ہوگی اور ان کو وہاں سے نکال کر باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہل جہنم پر اپنی خصوصی رحمت کرے گا اور جس بندے کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، اللہ اسے جہنم سے نکال لے گا۔''

[13182/7378]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ، مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا، اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى لِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6535 . (مسند احمد: 11706)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل ایمان قیامت کے دن جہنم سے نجات پا کر آ جائیں گے تو ان کو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا، تا کہ دنیا میں ان کے آپس میں ہو جانے والے مظالم کا ایک دوسرے کو بدلہ دلوایا جا سکے، جب ان کو اچھی طرح سنوار دیا جائے گا اور وہ پاک صاف کر دیئے جائیں گے، تو انہیں جنت میں جانے کی اجازت دے دی جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس طرح دنیا میں ان کو اپنے گھروں کا راستہ معلوم تھا، وہ جنت میں اپنے مقام پر اس سے بھی زیادہ آسانی سے پہنچ جائیں گے۔''

[13183/7379]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سُلَیْمَانَ الْمِصْرِیَّ حَدَّثَنِیْ عُقْبَةُ بْنُ صَهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((یُحْمَلُ النَّاسُ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنْبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ، قَالَ: فَیُنْجِی اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَاءُ، قَالَ: ثُمَّ یُوْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالشُّهَدَاءِ اَنْ یَّشْفَعُوْا فَیَشْفَعُوْنَ وَیُخْرِجُوْنَ وَیَشْفَعُوْنَ وَیُخْرِجُوْنَ۔)) وَزَادَ عَفَّانُ مَرَّةً فَقَالَ اَیْضًا: ((وَیَشْفَعُوْنَ وَیُخْرِجُوْنَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مَا یَزِنُ ذَرَّةً مِّنْ اِیْمَانٍ۔)) قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مِثْلَهٗ۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الصغیر للطبرانی: 929، مسند البزار: 3671، مصنف ابن ابی شیبة: 177/13 . (مسند احمد: 20440)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کو پل صراط پر چلایا جائے گا، پل کے کنارے لوگوں کو اس طرح جہنم میں ڈالتے جائیں گے، جیسے پتنگے آگ میں تیزی سے اور پے در پے گرتے ہیں، بہرحال اللہ تعالیٰ جن بندوں کے بارے میں چاہے گا، ان کو نجات دلائے گا، اس کے بعد فرشتوں، نبیوں اور شہیدوں کو اجازت دی جائے گی کہ وہ لوگوں کے بارے میں سفارش کریں تو وہ سفارش کرتے جائیں گے اور ان کو جہنم سے نکالتے جائیں گے، وہ لوگوں کے حق میں سفارش کرتے جائیں گے اور ان کے جہنم سے نکالتے جائیں گے اور وہ سفارش کرتے جائیں گے اور جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، ان کو جہنم سے نکالتے جائیں گے۔''

[13184/7380]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((یُضْرَبُ جَسْرٌ عَلٰی جَهَنَّمَ۔)) قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّجِیْزُ وَدَعْوٰی الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهَا كَلَالِیْبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَتُخْطَفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 806، 6573، صحیح مسلم: 182. (مسند احمد: 10906)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کے اوپر ایک پل رکھا جائے گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے میں اس پل کے اوپر گزر کر اسے پار کروں گا، اس دن رسولوں کی پکار بھی یہ ہوگی: اے اللہ! محفوظ رکھنا، سلامت رکھنا۔ اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی طرح خم دار سلاخیں ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، لیکن ان کی بڑی جسامت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، لوگ اپنے اپنے اعمال کے حساب سے اچک لیے جائیں گے، کوئی تو یوں ہی ہلاک ہو جائے گا اور کسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہلاک کیا جائے گا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ

جہنم اور جنت کے متعلقہ مسائل

ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور جہنم کا تذکرہ

مَا جَاءَ فِيْ اَهْلِهِمَا..... جنت اور جہنم والوں کا بیان

[13185/7381]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ وَاَهْلِ الْجَنَّةِ، اَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَكُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ اَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، وَاَمَّا اَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ ذِيْ تَبَعٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 3987 . (مسند احمد: 12476)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بتلا نہ دوں کہ جہنم والے کون ہیں اور جنت والے کون ہیں؟ ہر وہ آدمی جو دنیوی طور پر کمزور ہو، جسے لوگ کمزور سمجھتے ہوں، پراگندہ اور غبار آلودہ ہو اور دو بوسیدہ سی چادریں پہن رکھی ہوں، یہ لوگ جنتی ہیں، ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقام ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھا دے تو وہ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے اور سخت مزاج، بد اخلاق، متکبر، مال و دولت جمع کرنے والا و بخیل اور موٹا تازہ آدمی (جو از راہِ تکبر) لوگوں سے آگے آگے چلنا پسند کرتا ہو، وہ جہنمی ہے۔''

اِحْتِجَاجُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور جہنم کا تکرار

[13191/7382]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةُ: يَارَبِّ! مَالِيْ لَايَدْخُلُنِيْ اِلَّا فُقَرَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ ، وَقَالَتِ النَّارُ: مَالِيْ لَايَدْخُلُنِيْ اِلَّا الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ ، فَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا ، فَاَمَّا الْجَنَّةَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِىءُ لَهَا مَا يَشَاءُ وَاَمَّا النَّارُ فَيُلْقَوْنَ فِيْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهُ فِيْهَا فَهُنَالِكَ تَمْتَلِىءُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4849، 7449، صحیح مسلم: 2846 . (مسند احمد: 7718)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت اور جہنم کا کچھ تکرار ہوا، جنت نے کہا: اے میرے ربّ! میرا بھی کیا حال ہے کہ میرے اندر صرف فقیر اور مفلس قسم کے لوگ آئیں گے، اور جہنم نے کہا: میرا بھی کیا حال ہے کہ میرے اندر صرف ظالم اور متکبر قسم کے لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے آگ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں جن بندوں کے بارے چاہوں گا، تجھے ان پر مسلط کر دوں گا، اور اس نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں جس کے بارے میں چاہوں گا، تیرے ذریعے اس پر مہربانی کروں گا، میں نے تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ رہا مسئلہ جنت کا تو اس کے لیے تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق نئی مخلوق بھی پیدا کرے گا، لیکن جہنم کا معاملہ یہ ہوگا کہ لوگوں کو تو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، لیکن جہنم ابھی تک یہ کہہ رہی ہوگی کہ کیا کوئی مزید افراد ہیں، بالآخر اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھے گا اور اس طرح وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض کی طرف سکڑ جائے گا۔ اور وہ کہہ اٹھے گی کہ بس بس، کافی ہیں، کافی ہیں۔''

[13192/7383]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِفْتَخَرَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَارَبِّ يَدْخُلُنِي الْجَبَابِرَةُ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَالْمُلُوْكُ وَالْاَشْرَافُ ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: اَيْ رَبِّ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَلِكُلٍّ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا ، فَيُلْقٰى فِي النَّارِ اَهْلُهَا فَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ قَالَ: وَيُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ، وَيُلْقٰى فِيْهَا فَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ، حَتّٰى يَاْتِيَهَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتُزْوٰى فَتَقُوْلُ: قَدِيْ قَدِيْ وَاَمَّا الْجَنَّةُ ، فَيُنْشِئُ لَهَا اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يُنْشِئَ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4849، 7449، صحیح مسلم: 2846 . (مسند احمد: 11099)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت اور جہنم نے ایک دوسرے پر برتری کا اظہار کیا، جہنم نے کہا: اے میرے ربّ!! میرے اندر ظالم، جابر، متکبر، حکمران اور سردار قسم کے لوگ داخل ہوں گے، اور جنت نے کہا: اے میرے ربّ! میرے اندر کمزور، فقیر اور مسکین قسم کے لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں جن لوگوں کو عذاب سے دوچار کرنا چاہوں گا، تجھے ان پر مسلط کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: ''تو میری رحمت ہے، جو ہر چیز سے وسیع ہے، اور تم دونوں کو بھر دیا جائے گا، اہل جہنم کو جہنم میں ڈالا جائے گا، لیکن جہنم مزید افراد کا مطالبہ کرے گی، پھر لوگوں کو اس میں ڈالا جائے گے، لیکن یہی کہے گی کیا مزید ہیں، پھر لوگوں کو اس میں ڈالا جائے گا، لیکن وہ کہے گی کہ کیا مزید ہیں (ابھی تک گنجائش باقی ہے)، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ سکڑ جائے گی اور اس کے کنارے ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور وہ کہے گی: بس بس۔ رہا مسئلہ جنت کا تو اس میں مزید افراد کی گنجائش بچ جائے گی، اس لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جتنی چاہے گا، نئی مخلوق پیدا کرے گا۔''

قَوْلُهُ ﷺ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''جنت کو ناپسندیدہ امور سے گھیرا گیا ہے.....''

[13193/7384]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 6487، صحیح مسلم: 2823. (مسند احمد: 7530)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کو ناپسندیدہ امور کے ساتھ اور جہنم کو لذت والے امور کے ساتھ گھیرا گیا ہے۔''

[13195/7385]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ قَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَجَاءَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهِ، قَالَ: وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ قَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهَا وَاِذَا هِيَ قَدْ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ! قَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ، قَالَ: اِذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرَجَعَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَسْمَعَ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4744، سنن الترمذی: 2560، سنن النسائی: 3/7 . (مسند احمد: 8398)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور اس سے کہا: جنت کو اور اس میں اہل جنت کے لیے تیار کردہ چیزوں کو دیکھو، انھوں نے جنت میں آ کر اسے دیکھا اور وہاں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے، اسے بھی دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آ کر کہا: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں تو جو بھی سنے گا، وہ اس میں داخل ہوگا۔ اُدھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جنت کے اردگرد ناپسندیدہ کاموں کی باڑ لگا دی گئی، اور ان کو دوبارہ حکم دیا کہ اب جا کر جنت کو دیکھو اور ان چیزوں کو دیکھو جو میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں، جبرائیل علیہ السلام جنت کی طرف گئے اور اس کے اردگرد انسانوں کے ناپسندیدہ کاموں کی باڑ لگی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جا کر کہا: تیری عزت کی قسم! مجھے تو اندیشہ ہے کہ ایک آدمی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا کہ جاؤ اور جہنم اور اس میں اہل جہنم کے لیے تیار کردہ چیزوں کو دیکھ کر آؤ، انہوں نے جا کر دیکھا کہ جہنم کے بعض حصے بعض حصوں پر چڑھ رہے ہیں، وہ واپس چلے گئے اور جا کر کہا: تیری عزت کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ جو کوئی بھی اس جہنم کے بارے میں سنے گا، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، اُدھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کے اردگرد شہوات یعنی انسانوں کے پسندیدہ کاموں کی باڑ لگا دی گئی، جبرائیل علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر کہا: تیری عزت کی قسم! مجھے تو لگتا ہے کہ کوئی آدمی بھی اس سے بچ نہیں سکے گا۔''

شَقَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَنَعِيْمُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جہنم کی بدبختی اور اہل جنت کی نعمتوں کا بیان

[13196/7386]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ اَهْلِ النَّارِ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ، فَيَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً، قَالَ: وَكُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ، قَالَ: فَيَكُوْنُ لَهُ شُكْرًا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6569 . (مسند احمد: 19652)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر جہنمی جنت میں اپنی جگہ کو دیکھے گا اور کہے گا: کاش کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہوتی، اس طرح سے یہ چیز اس کے لیے باعثِ حسرت ہوگی، اور ہر جنتی جہنم میں اپنی جگہ دیکھے گا اور کہے گا: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں اس مقام میں ہوتا، اس طرح سے یہ چیز اس کے لیے مزید شکر کا باعث بنے گی۔''

[13197/7387]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَّ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ: سَلْ وَتَمَنَّ، فَيَقُوْلُ: مَا اَسْاَلُ وَاَتَمَنّٰى اِلَّا اَنْ تَرُدَّنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، وَيُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اِبْنَ اٰدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَّ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! شَرَّ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ: اَتَفْتَدِيْ مِنْهُ بِطِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتَ قَدْ سَاَلْتُكَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَاَيْسَرَ فَلَمْ تَفْعَلْ، فَيُرَدُّ اِلَى النَّارِ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: مسند ابويعلى: 1329، صحيح ابن حبان: 7350، المستدرك للحاكم: 75/2. (مسند احمد: 13162)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک جنتی آدمی کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ابن آدم! تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ!! بہترین ٹھکانہ، اللہ تعالیٰ کہے گا: مزید سوال کرو اور مزید تمنا کرو۔ وہ کہے گا: میں کوئی سوال نہیں کرتا اور میں کوئی تمنا نہیں کرتا، مگر یہ کہ تو مجھے دنیا میں واپس لوٹا دے تاکہ میں دس دفعہ تیرے راستے میں شہید ہوسکوں، اس کی اس بات کی وجہ شہادت کی فضیلت ہوگی، پھر ایک جہنمی آدمی کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے پوچھے گا: آدم کے بیٹے! کیسا پایا تو نے اپنے ٹھکانے کو؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! بدترین جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر روئے زمین کے برابر تیرے پاس سونا ہوتو کیا تو اس جگہ سے بچنے کے لیے وہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، میرے ربّ! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، میں نے تو تجھ سے اس سے کم اور آسان بات کا مطالبہ کیا تھا لیکن تو نے تو وہ بھی نہیں کیا تھا، پھر اسے جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔''

[13198/7388]..... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيُصْبَغُ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـجَـنَّةِ صَبْـغَةً فَيُـقَـالُ لَهُ: ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2807. (مسند احمد: 13112)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک جہنمی کو لایا جائے گا، جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش حال تھا، اسے جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی اچھائی دیکھی ہے؟ کیا کبھی تو نے کوئی نعمت استعمال کی؟ وہ کہے گا: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے ربّ! اسی طرح ایک جنتی آدمی کو بلایا جائے گا، جو دنیا میں سب سے زیادہ دکھوں اور شدتوں والا تھا، اسے جنت میں ایک چکر دیا جائے گا، اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا کبھی تجھے کوئی پریشانی آئی ہے؟ وہ کہے گا: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! نہ مجھے کوئی تکلیف آئی ہے اور نہ کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے۔''

[13200/7389]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِّنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنِّيْ وَلَا يَسْاَلُ الْجَنَّةَ اِلَّاقَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ اِيَّايَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2572، سنن النسائی: 279/8، سنن ابن ماجه: 4340. (مسند احمد: 12170)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ظہر یا عصر کی نماز کی بات ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں صفیں بنائے یہ نماز ادا کر رہے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے سامنے کسی چیز کو بار بار پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی، پھر آپ پیچھے کو ہٹے اور ہم بھی پیچھے ہٹ گئے، آپ دوبارہ پیچھے کو ہوئے، ہم بھی پیچھے ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایسا عمل کرتے دیکھا ہے کہ آپ اس سے قبل تو نماز میں ایسا کوئی عمل نہیں کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے سامنے جنت اپنی نعمتوں سمیت پیش کی گئی، میں نے اس کے انگوروں کا گچھا توڑنا چاہا تاکہ تمہیں دکھاؤں، اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا اور زمین و آسمان کے درمیان موجود تمام مخلوقات اسے کھاتیں، تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی، لیکن پھر میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی، اسی طرح میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعاعوں کی حرارت محسوس کی تو میں پیچھے کو ہٹا، میں نے اس میں زیادہ تعداد ان عورتوں کی دیکھی کہ جنہیں جب کسی چیز کا امین بنایا جاتا ہے تو وہ اسے راز نہیں رکھتیں، اسی طرح جب سوال کرتی ہیں تو خوب اصرار کرتی ہیں، اور جب انہیں کوئی چیز دے دی جاتی ہے تو وہ خیانت کرتی ہیں، اور میں نے جہنم میں لحی بن عمرو کو دیکھا، وہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا تھا،اس کی شکل معبد بن اکثم کے مشابہ تھی۔'' یہ سن کر سیّدنا معبد بن اکثم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی اس مشابہت سے ڈر لگ رہا ہے، کیونکہ آخر وہ نسبی طور پر والد بنتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، (اس کا تجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا، کیونکہ) تم مومن ہو اور وہ کافر تھا، بلکہ یہ وہی شخص ہے جو عربوں کو سب سے پہلے بت پرستی کی طرف لے گیا۔''

اَلتَّعَوُّذُ مِنَ النَّارِ وَسُؤَالُ اللّٰهِ الْجَنَّةَ وَاَنَّهُمَا اَقْرَبُ اِلَى الْاِنْسَانِ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور اس سے جنت کا سوال کرنے کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ دونوں انسان کے تسمے سے زیادہ قریب ہیں

[13201/7390]..... وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6488. (مسند احمد: 3923)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو مجھ سے دور رکھنا، اسی طرح جو آدمی اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو میرے اندر داخل کرنا۔''

[13202/7391]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: وَعَمْرٌو عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ: ((اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَضُرِبَتْ بِالْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْفَعَةً لِاَحَدٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 7462، صحیح البخاری: 3265، صحیح مسلم: 2843. (مسند احمد: 7327)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے زیادہ تمہارے قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صِفَةُ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا حَرُّهَا وَبَرْدُ زَمْهَرِيْرِهَا

آگ کی کیفیت کا بیان، ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، اس کی گرمی اور اس کے زمہریر کی ٹھنڈک کا بیان

[13204/7392]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَارُكُمْ هٰذِهٖ مَا يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ۔)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3265، صحيح مسلم: 2843. (مسند احمد: 8126)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہ آگ، جسے انسان جلاتے ہیں، جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو عذاب دینے کے لیے تو یہی آگ کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہرحال جہنم کی آگ اِس آگ کی بہ نسبت مزید انہتر گنا تیز ہے، ہر ایک کی حرارت اس کی طرح ہے۔''

عُمْقُهَا وَاَوْدِيَتُهَا وَآلَاتُ الْعَذَابِ فِيْهَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

جہنم کی گہرائی، اس کی وادیوں اور عذاب کے ذرائع کا بیان، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے

[13206/7393]..... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ رَصَّاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ، وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ جُمْجُمَةٍ، اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2588. (مسند احمد: 6856)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین و آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، اس کے باوجود اگر ایک بڑے پیالے یا کھوپڑی کے برابر پتھر آسمان سے زمین کی طرف گرایا جائے تو وہ رات ہونے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا، لیکن اگر اسے زنجیر کے ایک سرے سے نیچے کی طرف گرایا جائے تو وہ اس کی اصل یا تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس برسوں تک چلتا رہے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[13207/7394]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا فَسَمِعْنَا وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ((هٰذَا حَجَرٌ، اُرْسِلَ فِیْ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَالْآنَ اِنْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2844 . (مسند احمد: 8839)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی دھمک سنی، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کس چیز کی آواز ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: ''یہ ایک پتھر کی آواز ہے، جسے آج سے ستر سال پہلے جہنم کے اندر ڈالا گیا تھا، وہ اب اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔''

سِعَتُهَا وَجُدْرَانُهَا

جہنم کی وسعت اور اس کی دیواروں کا بیان

[13212/7395]..... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَتَدْرِیْ مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ! مَا نَدْرِیْ، اِنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ وَبَیْنَ عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا تَجْرِیْ فِیْهَا اَوْدِیَةُ الْقَیْحِ وَالدَّمِ، قُلْتُ: اَنْهَارًا؟ قَالَ: لَا، بَلْ اَوْدِیَةً، ثُمَّ قَالَ: اَتَرَوْنَ مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ! مَا نَدْرِیْ، حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ ﴿وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِهٖ﴾ فَاَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((هُمْ عَلٰی جَسْرِ جَهَنَّمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3241، سنن الکبریٰ للنسائی: 11453، المستدرك للحاکم: 436/2 . (مسند احمد: 24856)

ترجمۃ الحدیث مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: آیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: واقعی ہم یہ نہیں جانتے، بہرحال (وہ اس قدر وسیع ضرور ہے کہ) ایک جہنمی کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان ستر برس کی مسافت ہوگی، اس میں پیپ اور خون کی وادیاں بہتی ہوں گی۔ میں نے کہا: پیپ اور خون کی نہریں؟ انھوں نے کہا: نہریں نہیں، وادیاں وادیاں، پھر انھوں نے کہا: کیا جانتے ہو جہنم کس قدر فراخ ہوگی؟ میں نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: واقعی ہم نہیں جانتے کہ وہ کس قدر فراخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ البتہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا تھا: ﴿وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ﴾ (اور قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان بھی اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے) (سورۂ زمر: 67) اے اللہ کے رسول! اس تبدیلی کے وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم کے پل صراط پر ہوں گے۔''

خُرُوْجُ عُنُقٍ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَوْلُ جَهَنَّمَ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن کا ظہور اور جہنم کا کہنا کہ کیا مزید افراد ہیں

[13214/7396]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَاُذَانٌ يَسْمَعُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ فَيَقُوْلُ: اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَبِكُلِّ مَنِ ادَّعٰى مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَالْمُصَوِّرِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2574 . (مسند احمد: 8430)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے وہ دیکھتی ہوگی، اس کے کان ہوں گے جن سے وہ سنتی ہو گی اور اس کی ایک زبان بھی ہوگی، جس سے وہ بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے: ایک وہ جو ظالم اور سرکش ہو، دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کے معبود ہونے کا دعویٰ کرے اور تیسرا تصاویر بنانے والا۔''

التَّحْذِيْرُ مِنَ النَّارِ

جہنم سے ڈرانے کا بیان

[13217/7397]..... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ نِ الطَّائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِتَّقُوا النَّارَ)) قَالَ: شَاحَ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّه يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((اِتَّقُوا النَّارَ)) وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ: قَالَ: مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ((اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6023، صحیح مسلم: 1016 . (مسند احمد: 19387)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو'' اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنے چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا، ہمیں یوں محسوس ہوا کہ گویا آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے بچنے کے اسباب پیدا کرو۔'' ساتھ ہی آپ نے اپنے چہرے سے ناگواری کا اظہار فرمایا، دو تین مرتبہ ایسے ہوا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو اور اگر کسی کو وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی سہی۔''

[13218/7398]..... وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ۔)) فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا سَمِعَ صَوْتَهُ۔

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 287/1، مسند ابوداؤد الطيالسي: 792، سنن الدارمي: 2812، صحيح ابن حبان: 644، 667، سنن البيهقي: 207/3. (مسند احمد: 18360)

ترجمۃ الحدیث سماک بن حرب کہتے ہیں: میں نے سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ خطبہ دے رہے تھے اور انھوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمھیں جہنم سے خبردار کر چکا ہوں۔'' آپ ﷺ نے یہ بات اس قدر بلند آواز سے فرمائی کہ اگر کوئی آدمی فلاں جگہ پر بھی ہوتا تو وہ بھی سن لیتا۔

اَهْلُ النَّارِ وَصِفَاتُهُمْ

جہنم والوں اور ان کی صفات کا بیان

[13222/7399]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَتَكَلَّمُ يَقُوْلُ: وُكِّلْتُ الْيَوْمَ بِثَلَاثَةٍ، بِكُلِّ جَبَّارٍ، وَبِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَيَنْطَوِيْ عَلَيْهِمْ فَيَقْذِفُهُمْ فِيْ غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ۔))

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 3500، مسند ابويعلى: 1146، المعجم الاوسط: 320، مصنف ابن ابى شيبة: 160/13. (مسند احمد: 11354)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے ایک گردن نکلے گی اور وہ کہے گی: آج تین قسم کے لوگوں کو میرے سپرد کر دیا گیا ہے، ایک وہ جو ظالم و سرکش ہو، دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور تیسرا وہ جس نے کسی جان کو ناحق قتل کیا، پھر وہ اس قسم کے لوگوں کو لپیٹ کر جہنم کی گہرائیوں میں پھینک دے گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[13223/7400]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ ذِكْرِ اَهْلِ النَّارِ: ((كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك للحاكم : 499/2 . (مسند احمد: 6580)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اہل جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''ہر بدمزاج (و بدخلق)، اکڑ کر چلنے والا، متکبر، بہت زیادہ مال جمع کرنے والا اور بہت زیادہ بخل کرنے والا یہ سب جہنمی لوگ ہیں۔''

[13226/7401]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَعَرْضُ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَفَخِذُهٗ مِثْلُ وَرِقَانٍ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مِثْلُ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الرَّبَذَةِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2579، 2578، 2577، صحیح مسلم: 2851 . (مسند احمد: 8345)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی، اس کی جلد کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی، اس کی ران ورقان پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کے سرین یہاں سے ربذہ مقام تک مسافت جتنے بڑے ہو جائیں گے۔''

[13228/7402]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَقْعَدُ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَكُلُّ ضِرْسٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَفَخِذُهٗ مِثْلُ وَرِقَانٍ، وَجِلْدُهٗ سِوٰى لَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 11232، المستدرك للحاكم: 598/4 . (مسند احمد: 11232)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں کافر کے سرین تین دنوں کے سفر کے برابر ہو جائیں گے، اس کی ہر داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی، اس کی ران ورقان پہاڑ کے برابر ہو جائے گی اور اس کی جلد کی موٹائی چالیس ہاتھ ہوگی، جبکہ گوشت اور ہڈیاں اس کے علاوہ ہوں گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طَعَامُ اَهْلِ النَّارِ وَشَرَابُهُمْ وَصِفَةُ عَذَابِهِمْ وَتَفَاوُتُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

اہل جہنم کے کھانے پینے اوران کے عذاب کی کیفیت اوراس معاملے میں ان کے مابین تفاوت کا بیان

[13229/7403]..... عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ وَابْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ مَعَهُ مِحْجَنٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ لَاَمَرَّتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ عَيْشَهُمْ، كَيْفَ مَنْ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا الزَّقُّوْمُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 5285، سنن ابن ماجه: 4325. (مسند احمد: 2735)

ترجمۃ الحدیث مجاہد سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ خمدار چھڑی لیے بیٹھے تھے، جبکہ لوگ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، انھوں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم اسلام پر قائم دائم ہو۔) (سورۂ آل عمران:۱۰۲) اور اگر جہنم کے زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو وہ روئے زمین پر بسنے والوں کی زندگی کو کڑوا کر دے گا، (ذرا سوچو کہ) ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی خوراک ہی زقوم ہوگا۔''

[13230/7404]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 2584. (مسند احمد: 2/11230)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر جہنم میں سے پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو تمام دنیا والوں کو اپنی بدبو سے بے چین اور بدبودار کر دے گا۔''

[13234/7405]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ، وَمِنْهُمْ فِي النَّارِ اِلٰى كَعْبَيْهِ مَعَ اِجْرَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ فِي النَّارِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مَعَ اِجْرَاءِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ فِي النَّارِ اِلٰى صَدْرِهٖ مَعَ اِجْرَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَدِ اغْتُمِرَ فِي النَّارِ۔)) قَالَ عَفَّانُ: (اَحَدُ الرُّوَاةِ) ((مَعَ اِجْرَاءِ الْعَذَابِ قَدِ اغْتُمِرَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 3502، المستدرك للحاكم: 581/4. (مسند احمد: 11100)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں میں سب سے کم عذاب والا آدمی وہ ہوگا، جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے، ان کی وجہ سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا، بعض جہنمی ایسے ہوں گے کہ ان کے ٹخنوں تک آگ ہوگی اور اس کے ساتھ ان کو مزید عذاب بھی دیا جائے گا، بعض کے گھٹنوں تک آگ ہوگی اور اس کے ساتھ اور عذاب بھی دیا جائے گا، بعض کے سینہ تک آگ ہوگی اور اس کے ساتھ ان کو مزید عذاب بھی دیا جائے گا اور بعض تو ایسے ہوں گے کہ مکمل طور پر آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو مزید عذاب بھی دیا جائے گا۔''

[13235/7406]..... وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔))

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2845 . (مسند احمد: 20103)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض جہنمیوں کے ٹخنوں تک، بعض کے گھٹنوں تک، بعض کی کمر تک اور بعض کے سینہ تک آگ ہوگی۔''

[13236/7407]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ كَمَا لَمْ يَعْمَلْ فِي الدُّنْيَا، وَاِنَّ الْكَافِرَ يَرٰى جَهَنَّمَ وَيَظُنُّ اَنَّهَا مُوَاقِعَتُهٗ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔))

تخریج الحدیث: حسن لغیرہ: مسند ابويعلى: 1385، المستدرك للحاكم: 597/4 . (مسند احمد: 11714)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر کے لیے قیامت کے دن پچاس ہزار سال کی مدت مقرر کی جائے گی، جیسا کہ اس نے دنیا میں عمل نہیں کیا تھا اور کافر جہنم کو دیکھ رہا ہوگا اور اسے یہ خیال آ رہا ہوگا کہ جہنم اسے چالیس برس کی مسافت سے بھی اپنی طرف کھینچ لے گی۔''

آخِرُ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَآخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ

اہل توحید میں سے جہنم سے سب سے آخر میں رہائی پانے والا اور سب سے آخر میں جنت میں جانے والے کا تذکرہ

[13240/7408]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ آخِرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَمْشِيْ عَلَى الصِّرَاطِ فَيَنْكِبُ مَرَّةً وَيَمْشِيْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَ الصِّرَاطَ الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ مَالَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ قَالَ: فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ: أَيْ عَبْدِيْ! فَلَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهُمَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ وَيُعَاهِدُ اللّٰهَ أَنْ لَّا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَالرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَسْأَلُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ يَعْنِيْ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ وَهِيَ أَحْسَنُ مِنْهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ: أَيْ عَبْدِيْ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ يَعْنِيْ أَنَّكَ لَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! هٰذِهِ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَيُعَاهِدُهُ وَالرَّبُّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَسْأَلُهُ غَيْرَهَا فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ: رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ أَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ: أَيْ عَبْدِيْ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنَّكَ لَا تَسْأَلُ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! هٰذِهِ الشَّجَرَةُ، لَاأَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَيُعَاهِدُهُ وَالرَّبُّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَسْأَلُهُ غَيْرَهَا لِأَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! الْجَنَّةَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: عَبْدِيْ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنَّكَ لَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ أَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ: مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيْ عَبْدِيْ، أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ مِنَ الْجَنَّةِ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَتَهْزَأُ بِيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ۔)) قَالَ: فَضَحِكَ عَبْدُاللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ لِمَ ضَحِكْتُ؟ قَالُوْا لَهُ: لِمَ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: لِضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَنَا: ((أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ لِمَ ضَحِكْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِضِحْكِ الرَّبِّ حِيْنَ قَالَ: أَتَهْزَأُ بِيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 187 . (مسند احمد: 3714)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے آخر میں جنت میں جانے والا پل صراط کے اوپر سے گزرے گا، وہ کبھی گرے گا اور کبھی چلے گا اور کبھی آگ اسے جھلسائے گی، بالآخر جب وہ پل صراط کو پار کر جائے گا تو جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ برکتوں والا ہے، جس نے مجھے تجھ سے نجات دلائی، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا کرم کیا ہے کہ اس نے اگلوں پچھلوں میں سے کسی پر بھی ایسا کرم نہیں کیا، پھر اسے ایک درخت دکھائی دے گا، چنانچہ وہ اسے دیکھ کر عرض کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا: اے میرے ربّ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے، تا کہ میں اس کے سایہ میں بیٹھ سکوں اور اس کا پانی پی سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے بندے! اگر میں تجھے اس کے قریب کر دوں تو کیا تو مجھ سے اور تو کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ!! میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اس کے علاوہ مزید کوئی چیز نہیں مانگوں گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہو گا کہ وہ ہر صورت میں اس سے مزید سوال کرے گا، کیونکہ وہ وہاں پہنچنے کے بعد ایسی چیزیں دیکھے گا کہ وہ صبر نہیں کر سکے گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب جانے کی اجازت دے دے گا، اس کے بعد اسے ایک اور درخت دکھائی دے گا، جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہو گا، وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس درخت کے قریب جانے کی اجازت دے دے، تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور وہاں کا پانی پی سکوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے مزید کوئی چیز طلب نہیں کرے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب! بس میری یہی گزارش ہے، اسے پورا کر دے، میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کا پختہ عہد کرے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہو گا کہ وہ عنقریب مزید سوال کرے گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب جانے کی اجازت دے دے گا، اس کے بعد اسے جنت کے دروازے کے قریب پہلے درختوں سے زیادہ حسین درخت دکھائی دے گا، وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس درخت کے قریب جانے کی اجازت دے دے، تا کہ میں اس کے سائے میں آرام کر سکوں اور اس کا پانی پی سکوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے مزید سوال نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس درخت تک جانے کی اجازت دے دے، میں پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کے بعد تجھ سے مزید کچھ نہیں مانگوں گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو تو علم ہے کہ وہ عنقریب مزید سوال کرے گا، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھے گا کہ اس سے صبر نہیں ہو سکے گا، بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب جانے کی اجازت دے دے گا، جب وہ وہاں پہنچ کر اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے جنت میں داخل کر دے، جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے مزید کوئی چیز نہیں مانگے گا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! بس تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے! کون سی چیز مجھے تجھ سے روک سکتی ہے، کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے جنت میں پوری دنیا، بلکہ اس کی مثل ایک اور دنیا بھی دے دوں؟ وہ کہے گا: اے اللہ! تو تو ربّ العزت ہے، میرے ساتھ مذاق کیوں کرتا ہے؟'' یہ بات بیان کر کے سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس قدر زور سے ہنسے کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر انھوں نے پوچھا: تم مجھ سے میرے اس قدر زور سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ ان کے شاگردوں نے کہا: جی بتلائیں کہ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انھوں نے کہا: بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث بیان کر کے ہنسے تھے اور پھر ہم سے فرمایا تھا: ''تم مجھ سے میرے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بندے نے جب کہا کہ اے اللہ! تو تو ربّ العزت ہے، تو میرے ساتھ مذاق کیوں کرتا ہے؟ تو اس کی بات سن کر اللہ تعالیٰ مسکرا دیئے۔''

مَا اشْتَرَكَ فِيْهِ اَوْلَادُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَوْلَادُ الْكَافِرِيْنَ

وہ امور جن میں مسلمانوں کی اولاد اور کافروں کی اولاد کا ایک ہی حکم ہے

[13246/7409]..... وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ مِنْ بَنِيْ صَرِيْمٍ قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ وَالْوَلِيْدَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 339/5، طبقات ابن سعد: 84/7. (مسند احمد: 23476)

ترجمۃ الحدیث بنو صریم کی ایک خاتون حسناء بنت معاویہ اپنے چچا سے بیان کرتی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کون کون لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبی جنت میں ہوگا، شہید جنت میں ہوگا اور (بلوغت سے پہلے فوت ہو جانے والا) بچہ اور بچی بھی جنت میں ہوں گے۔''

اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکوں کی اولاد کا بیان

[13249/7410]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ، حَتّٰى يُبِيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُشَرِّكَانِهٖ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ مَاكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6599، صحیح مسلم: 2658. (مسند احمد: 7445)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، وہ اِس ملتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ بولنا شروع کر دے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جو بچے اس عمر سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں، ان کا انجام کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ انھوں نے کون سے عمل کرنے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَمَا جَاءَ فِي نَخْسِ الشَّيْطَانِ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ

اس امر کا بیان کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، نیز پیدا ہونے والے ہر بچے کو شیطان کے چوکا دینے کا بیان

[13251/7411]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1385، 4775، صحيح مسلم: 2658. (مسند احمد: 9102)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیدا ہونے والا ہر بچہ دینِ فطرت یعنی دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے، بعد میں اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، یہ بات بالکل ایسے ہی ہے جیسے جانور کا بچہ سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم ان میں سے کسی کا کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ اگر اس بات کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کی فطرت کو یعنی اس کے اس دین کو اختیار کرو، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کا حق حاصل نہیں ہے۔''

[13254/7412]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((كُلُّ بَنِیْ آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَنْبِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ اِلَّا عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ، ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3286، صحيح مسلم: 2366. (مسند احمد: 10773)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو آدم کے ہر بچے کو پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلی سے چوکا لگاتا ہے، ماسوائے عیسیٰ بن مریم کے، شیطان چوکا لگانے کے لیے گیا تو تھا، لیکن پردے میں چوکا لگا کر واپس آ گیا۔''

اَوْلَادُ الْمُسْلِمِيْنَ

اہلِ اسلام کی اولاد کے بارے میں

[13256/7413]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((ذَرَارِیُّ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عليہ السلام۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث حسن: صحیح ابن حبان: 7446، المستدرك للحاكم: 380/2 . (مسند احمد: 8324)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل اسلام کی اولاد جنت میں ہے، ابراہیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔''

اَهْلُ الْفَتْرَةِ وَالْاَحْمَقُ وَالْاَصَمُّ وَالْهَرِمُ

اہلِ فترہ، بے شعور، بہرے اور انتہائی بوڑھے افراد کے انجام کا بیان

[13259/7414]..... وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَصَمُّ لَا يَسْمَعُ شَيْئًا وَرَجُلٌ اَحْمَقُ وَرَجُلٌ هَرِمٌ وَرَجُلٌ مَاتَ فِيْ فَتْرَةٍ، فَاَمَّا الْاَصَمُّ فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَمَا اَسْمَعُ شَيْئًا، وَاَمَّا الْاَحْمَقُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَالصِّبْيَانُ يَخْذِفُوْنَنِيْ بِالْبَعْرِ، وَاَمَّاالْهَرِمُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَمَا اَعْقِلُ شَيْئًا، وَاَمَّا الَّذِيْ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ مَا اَتَانِيْ لَكَ رَسُوْلٌ، فَيَاْخُذُ مَوَاثِيْقَهُمْ لَيُطِيْعَنَّهُ فَيُرْسِلُ اِلَيْهِمْ اَنِ ادْخُلُوْا النَّارَ قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ دَخَلُوْهَا لَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 2174، الاعتقاد للبيهقي: ص 111، مسند اسحاق بن راهويه: 42. (مسند احمد: 16301)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن چار قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے، ایک بہرہ ہوگا، جو بالکل نہیں سنتا تھا، دوسرا احمق یعنی بے شعور ہوگا، تیسرا انتہائی بوڑھا اور چوتھا فترہ میں مر جانے والا۔ بہرہ آدمی کہے گا: اے میرے رب! میرے پاس دین اسلام اس وقت آیا تھا، جب میں کچھ بھی نہیں سنتا تھا، احمق کہے گا: اے میرے رب! اسلام تو آیا تھا، لیکن میں اس قدر بے شعور تھا کہ بچے مجھے مینگنیاں مارا کرتے تھے، بوڑھا کہے گا: اے میرے ربّ! جب اسلام آیا تھا تو میری حالت یہ تھی کہ مجھے کوئی چیز سمجھ نہیں آتی تھی اور فترہ میں مرنے والا کہے گا: اے میرے رب! میرے پاس تو تیرا کوئی رسول ہی نہیں آیا تھا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ ان سے پختہ عہد لے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ضرور بالضرور اطاعت کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف پیغام بھیجے گا کہ تم اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر وہ اس آگ میں داخل ہو جائیں گے تو وہ ان کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی والی ہوگی۔''

[13260/7415]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِثْلُ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ آخِرِهٖ: ((فَمَنْ دَخَلَهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْهَا يُسْحَبُ اِلَيْهَا۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 2175، الاعتقاد للبیهقی: ص 111. (مسند احمد: 16302)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی گزشتہ حدیث کی مانند ایک حدیث مروی ہے، البتہ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص اس آگ میں داخل ہو جائے گا، وہ اس کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی والی ہوگی اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا، اسے گھسیٹ کر اس کی طرف لے جایا جائے گا۔''

اَبَوَا النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے والدین کا تذکرہ

[13261/7416]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَيْنَ اَبِيْ؟ قَالَ: ((فِي النَّارِ۔)) قَالَ: فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: ((اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 203. (مسند احمد: 12192)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میرا والد کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں۔'' پھر جب آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر غم کے آثار دیکھے تو فرمایا: ''میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔''

[13263/7417]..... وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ (بُرَيْدَةِ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَخَرَجَ يَمْشِيْ اِلَى الْقُبُوْرِ حَتّٰى اِذَا اَتٰى اِلٰى اَدْنَاهَا جَلَسَ اِلَيْهِ كَاَنَّهٗ يُكَلِّمُ اِنْسَانًا جَالِسًا يَبْكِيْ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: ((سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّاْذَنَ لِيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّ مُحَمَّدٍ فَاَذِنَ لِيْ، فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَّاْذَنَ لِيْ فَاسْتَغْفِرَلَهَا فَاَبٰى، اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَنِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تَمَسَّكُوْا بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَزُرْ فَقَدْ اَذِنَ لِيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّ مُحَمَّدٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ، وَعَنِ الظُّرُوْفِ تَشْرَبُوْنَ فِيْهَا الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَاَمَرْتُكُمْ بِظُرُوْفٍ وَاِنَّ الْوِعَاءَ لَايُحِلُّ شَيْئًا وَلَايُحَرِّمُهٗ، فَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 977. (مسند احمد: 23038)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ سے فارغ ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور اس کی قریب والی طرف میں جا کر بیٹھ گئے، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آپ کسی انسان کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں، جبکہ آپ رو بھی رہے تھے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''میں نے اپنے ربّ سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کی تو اجازت دے دی، لیکن جب میں نے اس سے والدہ کے حق میں دعائے مغفرت کی اجازت طلب کی، تو اس نے اس کی اجازت نہیں دی، میں نے تمہیں تین کاموں سے منع کیا تھا، ایک یہ کہ تم تین دنوں کے بعد قربانیوں کے گوشت نہیں کھا سکتے، اب تمہیں اجازت ہے جب تک چاہو کھا سکتے ہو، دوسرا میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا، اب جو آدمی قبرستان جانا چاہے، جا سکتا ہے، مجھے بھی اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے، ہاں جو آدمی قبرستان نہ جانا چاہتا ہو، وہ بے شک نہ جائے، اور تیسرا کہ میں نے تمہیں کدو، سبز مٹکے اور تارکول لگے برتن کو استعمال کرنے سے منع کیا تھا اور باقی برتنوں کو استعمال کرنے کی اجازت دی تھی، اب یہ حکم ہے کہ برتن تو کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا، لہٰذا تم سارے برتن استعمال کر سکتے ہو، البتہ ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَنَّةُ وَاَوْصَافُهَا وَاَهْلُهَا وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ فِيْهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَااَحْرَمَنَا اللّٰهُ مِنْهَا (آمین)

جنت، اس کی صفات، اس کے رہنے والوا وران چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں

نَعِيْمُ الْجَنَّةِ وَقَوْلُهُ ﷺ ((فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ)) اِلَخْ

جنت کی نعمتوں اور آپ ﷺ کے اس قول کا بیان کہ ''اس میں وہ کچھ ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا''

[13265/7418]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هٰرُوْنَ بْنِ مَعْرُوْفٍ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى اِنْتَهٰى ثُمَّ قَالَ آخِرَ حَدِيْثِهٖ: فِيْهَا ((مَالَاعَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاعَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ۔)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔﴾ [السجدة: 16، 17]

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2825 . (مسند احمد: 22826)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی ایک محفل میں حاضر تھا، آپ نے جنت کا تذکرہ کیا اور آپ ﷺ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا: ''جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے ان کے متعلق نہیں سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا تصور گزرا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔﴾ (ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے ربّ کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے وہ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت کے لیے ان کے کیے ہوئے اعمال کی جزاء کے طور پر جو نعمتیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں، ان کو فی الحال کوئی بھی نہیں جانتا۔)

[13266/7419]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ، لَايَبْأَسُ، وَلَاتَبْلٰى ثِيَابُهُ، وَلَايَفْنٰى شَبَابُهُ، فِي الْجَنَّةِ مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2836 . (مسند احمد: 8827)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جنت میں داخل ہوجائے گا، وہ خوشحال رہے گا، بدحال نہیں ہوگا، اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے، اس کی جوانی زائل نہیں ہوگی، جنت میں وہ کچھ ہے کہ آج تک نہ کسی آنکھ نے وہ چیزیں دیکھیں ہیں، نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہے اور نہ کسی شخص کے دل پر ان کا تصور گزرا ہے۔''

صِفَةُ بِنَائِهَا وَتُرْبَتِهَا وَغُرَفِهَا وَخِيَامِهَا

جنت کی عمارت، مٹی، کمروں اور خیموں کا تذکرہ

[13269/7420]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: ((لَبِنَةُ ذَهَبٍ وَلَبِنَةُ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَايَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَايَمُوْتُ وَلَاتَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2526 . (مسند احمد: 8043)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں جنت کے بارے میں بتلائیں کہ اس کی عمارت کیسی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی، اس کا گارا انتہائی تیز مہکنے والی کستوری کا اور اس کے کنکر لولو اور یاقوت کے موتی ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران ہوگی، جو آدمی جنت میں داخل ہوجائے گا، وہ خوشحال ہوگا، کبھی بدحال نہیں ہوگا، وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اسے موت نہیں آئے گی، اس کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا اور اس کا شباب زائل نہیں ہوگا۔''

[13270/7421]..... عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ ابْنَ صَائِدٍ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم : 2928 . (مسند احمد: 11002)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ سفید رنگ کی ملائم مٹی اور خالص کستوری والی ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔''

[13272/7422]..... وَعَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاؤَوْنَ الْغُرْفَةَ فِی الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاؤَوْنَ الْكَوْكَبَ فِی السَّمَاءِ۔)) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ: كَمَا تَرَاؤَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ فِی الْاُفُقِ الشَّرَقِیِّ اَوِ الْغَرْبِیِّ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3256، صحیح مسلم: 2830، 2831 . (مسند احمد: 22876)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے ہر جگہ سے اپنے کمروں کو یوں دیکھیں گے، جیسے تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہو۔'' ابوحازم نے کہا: میں نے حدیث نعمان بن ابی عیاش کو بیان کی، انھوں نے کہا کہ اس نے بھی سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے یوں سنا ہے: ''جس طرح تم مشرقی یا مغربی افق پر دمکتے ہوئے تارے کو دیکھتے ہو۔''

[13273/7423]..... وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰی بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا وَظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا۔)) فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنْ هِیَ؟ قَالَ: ((لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَصَلّٰی لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن الترمذی: 1984، 2527 . (مسند احمد: 1338)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ باہر سے ان کے اندر کا ماحول اور اندر سے ان کے باہر کا ماحول دیکھا جا سکے گا۔'' ایک بدّو نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اچھی بات کرے، دوسروں کو کھانا کھلائے اور جب رات کو عام لوگ سوئے ہوئے ہوں تو وہ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے لیے نماز ادا کرے۔''

[13274/7424]..... وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ (اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِی السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا، فِیْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُوْنَ۔)) وَرُبَمَا قَالَ عَفَّانُ: لِكُلِّ زَاوِيَةٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3243، صحیح مسلم: 2838 . (مسند احمد: 19576)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت کا ایک خیمہ بہت بڑا موتی ہوگا، وہ اندر سے خالی ہوگا، اس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کا اہل خانہ ہوگا، لیکن (وہ دوری کی وجہ سے) ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پائیں گے۔''

[13275/7425]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ ﷺ قَالَ: ((مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ فِی الْجَنَّةِ كَمَسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1275 . (مسند احمد: 11239)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے کے دو پٹوں میں چالیس سال کی مسافت جتنی وسعت ہوگی۔''

صِفَةُ اَشْجَارِهَا وَطُیُوْرِهَا وَاَنْهَارِهَا

جنت کے درختوں، پرندوں اور نہروں کی کیفیت کا تذکرہ

[13276/7426]..... عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ نِ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ: فِیْهَا فَاكِهَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَفِیْهَا شَجَرَةٌ تُدْعٰی طُوْبٰی۔)) فَذَكَرَ شَیْئًا لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ قَالَ: اَیُّ شَجَرِ اَرْضِنَا تُشْبِهُ؟ قَالَ: ((لَیْسَتْ تُشْبِهُ شَیْئًا مِنْ شَجَرِ اَرْضِكَ۔)) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَتَیْتَ الشَّامَ؟)) فَقَالَ: لَا ، قَالَ: ((تُشْبِهُ شَجَرَةٌ بِالشَّامِ تُدْعٰی الْجَوْزَةَ تَنْبُتُ عَلٰی سَاقٍ وَاحِدٍ یَنْفَرِشُ اَعْلَاهَا۔)) قَالَ: مَا عِظَمُ اَصْلِهَا؟ قَالَ: ((لَوِ ارْتَحَلَتْ جَذْعَةٌ مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ مَا اَحَاطَتْ بِاَصْلِهَا حَتّٰی تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرِمًا۔)) قَالَ: فِیْهَا عِنَبٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ الْعُنْقُوْدِ؟ قَالَ: ((مَسِیْرَةُ شَهْرٍ لِلْغُرَابِ الْاَبْقَعِ وَلَا یَفْتُرُ۔)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ؟ قَالَ: ((هَلْ ذَبَحَ اَبُوْكَ تَیْسًا مِنْ غَنَمِهٖ قَطُّ عَظِیْمًا؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَسَلَخَ اِهَابَهُ فَاَعْطَاهُ اُمَّكَ قَالَ: اِتَّخِذِیْ لَنَا مِنْهُ دَلْوًا؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ الْاَعْرَابِیُّ: فَاِنَّ تِلْكَ الْحَبَّةَ لَتُشْبِعُنِیْ وَاَهْلَ بَیْتِیْ ، قَالَ: ((نَعَمْ وَعَامَّةَ عَشِیْرَتِكَ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قابل للتحسین: المعجم الکبیر للطبرانی : 313/17، المعجم الاوسط للطبرانی : 404، صحیح ابن حبان: 6450 . (مسند احمد: 17642)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدّو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوض کے بارے میں پوچھا اور جنت کا ذکر کیا، پھر اس بدّو نے پوچھا: آیا جنت میں پھل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس میں ایک طوبیٰ نامی درخت ہوگا۔'' آپ ﷺ نے ایک اور بات ذکر کی جو مجھے یاد نہیں رہی، اس نے پوچھا: وہ درخت ہماری اس زمین کے کس درخت کے مشابہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس زمین کے کسی درخت جیسا نہیں ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: ''کیا تم شام کے علاقے میں گئے ہو؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شام میں ''جوزۃ'' نامی ایک درخت ہوتا ہے، وہ ایک ہی تنا پر اگتا ہے، البتہ اوپر جا کر پھیل جاتا ہے۔'' اس بدّو نے پوچھا: اس کا تنا کتنا بڑا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے اونٹوں میں سے ایک نوجوان اونٹ اس کے گرد چکر کاٹنے لگے تو چکر کاٹتے کاٹتے وہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا، مگر اس درخت کے تنے کے گرد چکر پورا نہیں کر سکے گا۔'' اس نے پوچھا: کیا وہاں انگور ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے پوچھا: انگوروں کا ایک گچھا کتنا بڑا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر سفید کوا ایک ماہ تک کوئی لچک پیدا کیے بغیر مسلسل پرواز کرتا رہے تو اس کے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ پائے گا۔'' اس نے پوچھا: وہاں کے غلے کا ایک دانہ کس قدر بڑا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے والد نے بکریوں کے ریوڑ میں سے کوئی بڑا بکرا کبھی ذبح کیا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس نے اس کا چمڑا اتار کر تمہاری والدہ کو دیا ہے کہ وہ اس سے ایک ڈول تیار کر لے؟ (بس اسی کو دانے کی مثال سمجھ لیں)'' اس نے کہا: جی ہاں۔ بدّو نے کہا: تب تو غلے کا ایک دانہ میرے اور میرے اہل خانہ کے لیے کافی ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی بالکل، بلکہ تمہارے خاندان کے عام افراد کے لیے بھی کافی ہوگا۔''

[13278/7427]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَّادُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاِنَّ وَرَقَهَا لَيَخْمِرُ الْجَنَّةَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 4335، سنن الترمذی: 3292. (مسند احمد: 9243)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، تیز رفتار گھوڑ سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہتا ہے، اس کا ایک پتہ پورے باغ کو ڈھانپ لیتا ہے۔''

[13279/7428]..... (وَلَهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔)) وَقَرَأَ ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3013، 3292. (مسند احمد: 9650، 9651)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمۃ الحدیث: (دوسری سند) اس میں یہ اضافہ ہے: اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ (اور وہ لمبے لمبے سایوں میں ہوں گے) (سورۂ واقعہ: 30)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں تمہاری ایک لاٹھی کے برابر جگہ دنیا اور ما فیہا سے بڑھ کر ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (پس جسے آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہوگیا اور (یاد رکھو کہ) دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔'' (آل عمران: 185)

[13280/7429]..... وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا سَبْعِيْنَ اَوْ مِائَةَ سَنَةٍ هِيَ شَجَرَةُ الْخُلْدِ۔))

تخریج الحدیث: صحیح: ابن جرير الطبری: 18327 . (مسند احمد: 9950)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت اس قدر بڑا ہے کہ ایک اونٹ سوار ستر یا سو برس تک اس کے سائے میں چل سکتا ہے، وہ ''شَجَرَةُ الْخُلْد'' (دائمی درخت) ہے۔''

[13282/7430]..... وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي الْجَنَّةِ بَحْرُ اللَّبَنِ ، وَبَحْرُ الْمَاءِ ، وَبَحْرُ الْعَسَلِ ، وَبَحْرُ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ مِنْهَا بَعْدَهُ۔))

تخریج الحدیث: حسن: سنن الترمذی: 25871 . (مسند احمد: 20052)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں دودھ کا سمندر ہوگا، پانی کا سمندر ہوگا، شہد کا سمندر ہوگا اور شراب کا سمندر ہوگا، پھر ان سے نہریں نکل رہی ہوں گی۔''

سُوْقُ الْجَنَّةِ وَصِفَةُ نِسَائِهَا وَغِنَاءُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فِيْهَا

جنت کے بازار، جنتی عورتوں کی صفات اور جنت میں موتی آنکھوں والی حوروں کے گانے کا بیان

[13284/7431]..... وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ سُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فِيْهَا كُثْبَانُ الْمِسْكِ فَاِذَا خَرَجُوْا اِلَيْهَا هَبَّتِ الرِّيْحُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ شِمَالِيٌّ) قَالَ: فَتَمْلَاُ وُجُوْهَهُمْ وَثِيَابَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ مِسْكًا فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا قَالَ: فَيَاْتُوْنَ اَهْلِيْهِمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا وَيَقُوْلُوْنَ لَهُنَّ: وَاَنْتُمْ قَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا۔))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 2833 . (مسند احمد: 14035)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلِ جنت کا ایک بازار ہوگا، وہ وہاں ہر ہفتہ کو جایا کریں گے، اس میں کستوری کے اونچے اونچے ڈھیر ہوں گے، جب وہ اس بازار کی طرف نکلیں گے تو شمال کی جانب سے ہوا چلے گی اور وہ ان کے چہروں، کپڑوں اور گھروں کو کستوری سے بھر دے گی اور اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا، وہ جب لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس جائیں گے تو گھر والے ان سے کہیں گے کہ ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہو چکا ہے اور وہ کہیں گے کہ ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی بہت اضافہ ہو چکا ہے۔''

[13285/7432]..... وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوِ اطَّلَعَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَطَابَ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2792، 2796، 6568. (مسند احمد: 12436)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اہل جنت کی بیویوں میں سے ایک خاتون زمین کی طرف جھانک جائے تو اس کی خوشبو سے زمین و آسمان کے درمیان والا خلا بھر جائے اور ان دونوں کے درمیان والی ہر چیز معطر ہو جائے، اس کے سر کا ایک دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔''

[13286/7433]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ زَوْجَتَانِ مِنْ حُوْرِ الْعِيْنِ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا وَرَاءَ الثِّيَابِ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3254، 3327، صحيح مسلم: 2834. (مسند احمد: 8542)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''موٹھی آنکھوں والی حوروں میں سے ہر جنتی کی دو دو بیویاں ہوں گی، ہر ایک کے جسم پر ستر ستر لباس ہوں گے، (لیکن نزاکت اور شفافیت کا یہ عالَم ہوگا کہ) ان کپڑوں کے پیچھے سے ان کی ران کا مغز دکھائی دے رہا ہوگا۔''

صِفَةُ جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ وَلِمَنْ تَكُوْنُ وَفِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْفِرْدَوْسَ اَعْلَاهَا جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ سُكَّانِهَا

جنت الفردوس کی صفات، اس کے مستحقین، اس میں جنتوں کے درجات اور فردوس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہونا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس میں رہنے والوں میں سے بنا دے

[13288/7434]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ فَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نُخْبِرُ النَّاسَ؟ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَاِنَّهُ وَسْطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهُ تَفْجُرُ اَوْ تَنْفَجِرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔)) شَكَّ اَبُوْ عَامِرٍ (اَحَدُ الرُّوَاةِ)۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2790 . (مسند احمد: 8419)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے، تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا اپنی جائے پیدائش میں ہی زندگی گزار دی ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو آپ کی یہ بات بتلا نہ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یاد رکھو کہ) جنت میں سو درجے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے ان کو تیار کر رکھا ہے، ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، تم جب بھی اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو، وہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

[13293/7435]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الترمذی: 2532 . (مسند احمد: 11236)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر دنیا کے تمام لوگ کسی ایک درجہ میں جمع ہو جائیں تو وہ اس میں سما جائیں گے۔''

[13294/7436]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَامِرٌ وَسُرَيْجٌ قَالَا: ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا۔)) قَالَ سُرَيْجٌ: ((لَيَتَرَاوَوْنَ فِيْهَا كَمَا تَرَاوَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ وَالْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ الطَّالِعَ فِيْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُولٰئِكَ النَّبِيُّوْنَ؟ قَالَ: ((بَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ! اَقْوَامٌ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ۔)) وَقَالَ سُرَیْجٌ: ((وَاَقْوَامٌ آمَنُوْا بِاللّٰہِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3256، سنن الترمذی: 2556 . (مسند احمد: 8423)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں درجات کے تفاوت کے باوجود ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے، جیسے تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر غروب ہوتے، طلوع ہوتے ہوئے ستارے کو دیکھ لیتے ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ انبیاء ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ درجات ان لوگوں کے ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی۔''

[13295/7437]..... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاھُمْ مَنْ تَحْتَھُمْ کَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِی الْاُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الترمذی: 3658 . (مسند احمد: 11882)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں نچلے درجات والے لوگ اونچے درجات والوں کو اس طرح دیکھ سکیں گے، جیسے تم آسمان کے دور دراز کناروں پر چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہو اور سیّدنا ابو بکر صدیق اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی جنتیوں میں سے ہیں، (جو جنت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے)، اور کیا خوب مقام ہے ان کا۔''

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَصِفَتُھُمْ

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے لوگوں اور ان کی صفات کا تذکرہ

[13297/7438]..... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((آتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: فَاَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: یَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 197 . (مسند احمد: 12397)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دن جنت کے دروازے پر جا کر دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا، دروازے کا نگہبان پوچھے گا:تم کون ہو؟ میں کہوں گا: جی میں محمد ﷺ ہوں، وہ کہے گا: آپ کے بارے میں ہی مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

[13298/7439]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ اَوَّلُ النَّاسِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ، فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، غَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰی۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 755. (مسند احمد: 7706)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ہم زمانہ کے لحاظ سے سب سے آخر میں آئے ہیں، تاہم قیامت کے دن ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، بس فرق یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ہمیں بعد میں دی گئی، ان لوگوں نے جس دن کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہماری رہنمائی فرما دی اور لوگ اس سلسلے میں ہمارے تابع ہیں، (پہلا دن جمعہ ہے، جو کہ ہمارا ہے)، اس سے اگلا دن (ہفتہ) یہودیوں کا ہے اور اس سے اگلا دن (اتوار) عیسائیوں کا ہے۔''

[13300/7440]..... وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِیْ صَدْرِهٖ لَايَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ: اِئْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَفَتَاْمُرُنَا اَنْ نَّاْتِیَ هٰؤُلَاءِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِیْ، لَايُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِیْ صَدْرِهٖ لَايَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَاْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: 24]۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ جید**: مسند البزار: 3665، صحیح ابن حبان: 7421. (مسند احمد: 6570)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے وہ فقراء اور مہاجرین جنت میں جائیں گے، جن کے ذریعے سرحدات کو تحفظ دیا جاتا ہے اور جن کے واسطے سے (دشمنوں کے) ناپسندیدہ امور سے بچا جاتا ہے، جبکہ وہ خود اس حال میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں کہ ان کی خواہشات ان کے دلوں میں ہی رہ جاتی ہیں اور وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ جا کر ان لوگوں کو سلام کہو، فرشتے کہیں گے: اے اللہ! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری بہترین مخلوق ہیں، کیا تو ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں سلام کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ وہ لوگ ہیں، جو میری عبادت کیا کرتے تھے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کے ذریعے سرحدات کو تحفظ دیا جاتا تھا اور ان کے واسطے سے ناپسندیدہ امور سے بچا جاتا تھا، جبکہ یہ خود اس حال میں وفات پا گئے تھے کہ ان کی خواہشات ان کے دلوں میں ہی رہ گئی تھیں اور وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے تھے، اس کے بعد یہ فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے داخل ہو کر یوں سلام پیش کریں گے: ﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (تم دنیا میں جو صبر کرتے رہے، اس کی وجہ سے تم پر سلام ہو، یہ تمہارا بہترین ٹھکانہ اور منزل ہے۔) (الرعد: 22، 23)

[13302/7441]..... وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَايَبْصُقُوْنَ وَلَايَتْفِلُوْنَ فِيْهَا وَلَايَتَخَمَّطُوْنَ فِيْهَا وَلَايَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا، آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاُلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقَيْهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَااخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَاتَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3245، صحیح مسلم: 2834. (مسند احمد: 8198)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں شب کے چاند کی طرح روشن ہوں گی، ان کو جنت میں نہ لعاب آئے گا، نہ وہ وہاں تھوکیں گے، نہ ان کے ناکوں میں کوئی فضلہ ہوگا اور نہ وہ قضائے حاجت کریں گے، ان کے استعمال کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں میں (جلانے کے لئے) خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کا پسینہ کستوری ہوگا، ہر جنتی کی دو دو بیویاں ہوں گی، ان کے حسن و لطافت کی بناء پر ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت میں سے نظر آ رہا ہوگا، اہل جنت کا آپس میں کسی قسم کا اختلاف یا جھگڑا نہیں ہوگا۔ ان کے دل ایک دوسرے کے بغض سے یکسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاک صاف ہوں گے گویا ان سب کا دل ایک ہوگا۔ وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیحات کریں گے۔''

عَدَدُ مَنْ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَصِفَتُهُمْ

حساب کتاب کے بغیر جنت میں جانے والوں کی تعداد اور ان کی صفات کا بیان

[13306/7442]..... وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاسْتَزَدْتُّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَزَادَنِیْ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا۔)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَرَأَيْتُ اَنَّ ذٰلِكَ اَتٰى عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِیْ۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو یعلی: 112 . (مسند احمد: 22)

ترجمۃ الحدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے' ان کے چہرے بدر والی رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک انسان کے دل کی مانند ہوں گے۔ جب میں نے اپنے ربّ سے مزید مطالبہ کیا تو اس نے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد کا اضافہ کر دیا۔'' سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ چیز تو بستیوں والوں پر آئے گی اور دیہاتوں کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔

[13308/7443]..... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَدْخُلُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ۔)) ثُمَّ قَامَ آخَرُ ، فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6542، صحیح مسلم: 216 . (مسند احمد: 8016)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔'' ایک آدمی نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے اس کے حق میں یہ دعا کی: ''یا اللہ! اس کو ان لوگوں میں شامل کر دے۔'' اس کے بعد ایک اور آدمی نے کھڑا ہوا اور کہا: آپ میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر لے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

[13310/7444]..... وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللّٰهِ! مَا اُولٰئِكَ فِيْ اُمَّتِكَ اِلَّا كَالذُّبَابِ الْاَصْهَبِ فِي الذُّبَابِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَزَادَنِيْ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ حَثَيَاتِ الرَّبِّ)۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 6457، المعجم الکبیر للطبرانی: 7672. (مسند احمد: 22156)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔'' یہ سن کر سیّدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تعداد تو آپ کی امت میں ایسے ہی ہے، جیسے عام مکھیوں میں زرد رنگ کی مکھیوں کی قلیل سی تعداد ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ربّ نے میرے ساتھ ستر ہزار کا وعدہ کیا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا بھی وعدہ کیا اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ کے تین چلو اس تعداد کے علاوہ ہیں۔''

بَيَانُ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَمَا لِاَعْلَاهُمْ

سب سے کم درجہ والے اور سب سے بلند درجہ والے جنتی کے انعامات کا بیان

[13314/7445]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ يَّتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُقَالُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ اِلَّا اَنَّهُ يُلَقَّنُ فَيُقَالُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، فَيُقَالُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ۔)) فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ (رضی اللہ عنہ): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيُقَالُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6573، صحیح مسلم: 182. (مسند احمد: 9815)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سب سے کم درجے والا شخص وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر تمنائیں کرے گا اور اس سے کہا جائے گا: یہ سب کچھ تیرے لیے ہے، بلکہ اتنا مزید بھی دیا جاتا ہے، پھر اسے یہ لقمہ دیا جائے گا کہ فلاں فلاں چیز بھی مانگ لے۔ پھر اسے کہا جائے گا یہ سب کچھ تجھے دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گنا مزید بھی عطا کیا جاتا ہے۔'' سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ تجھے دیا جا رہا ہے، بلکہ اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید بھی دیا جاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[13316/7446]..... عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ عَفِيْفٌ فَقِيْرٌ مُتَصَدِّقٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2865 . (مسند احمد : 17484)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے کم مرتبے والے جنتی کے سات درجات ہوں گے، وہ چھٹے درجے پر ہوگا اور اس سے اوپر ساتواں ہوگا، اس کے تین سو خادم ہوں گے، صبح شام سونے کے تین سو برتن اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ہر برتن میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے برتن میں نہیں ہوگا اور اس کا پہلا حصہ جتنا لذیذ ہوگا، اس کا آخری بھی اتنا ہی مزیدار ہوگا۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! اگر تو مجھے اجازت دے اور میں اہل جنت کو کھانا پیش کروں اور مشروبات پلاؤں، اس سے میری نعمتوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، نیز اسے دنیا والی بیویوں کے علاوہ بہتر جنتی بیویاں ملیں گی، ان میں سے ایک ایک بیوی کے بیٹھنے کی جگہ ایک میل زمین کے برابر ہوں گی۔''

اَهْلُ الْجَنَّةِ وَصِفَاتُهُمْ وَمِقْدَارُهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِلْاُمَمِ الْاُخْرٰى وَاَكْلُهُمْ وَشُرْبُهُمْ وَنِكَاحُهُمْ وَلِبَاسُهُمْ

اہل جنت، ان کی صفات، دیگر امتوں کے مقابلے میں امتِ محمدیہ کی تعداد اور ان کے کھانے پینے، نکاح اور لباس کا تذکرہ

[13317/7447]..... وَعَنْ حَسْنَاءَ ابْنَةِ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيْمِيَّةِ عَنْ عَمِّهَا رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْؤُدَةُ فِي الْجَنَّةِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2521 . (مسند احمد: 20583)

ترجمۃ الحدیث بنو صریم کی خاتون حسناء بنت معاویہ اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون لوگ جنتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، بچہ جنتی ہے اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنتی ہے۔''

[13318/7448]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2840 . (مسند احمد: 8382)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے، جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے نرم ہوں گے۔''

[13319/7449]..... عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَانُوْنَ صَفًّا۔)) قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ: مَاتَ بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَالْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ فِيْ سَنَةٍ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2546، سنن ابن ماجه: 4289 . (مسند احمد: 23061)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اَسّی (80) صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی۔''

[13320/7450]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا بِيْضًا جُعَادًا مُكْحَلِيْنَ اَبْنَاءُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ عَلٰى خَلْقِ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِيْ عَرْضِ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ۔))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الصغیر للطبرانی : 808، مصنف ابن ابی شیبة: 114/13 . (مسند احمد: 7933)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں جائیں گے تو ان کے جسموں پر بال نہیں ہوں گے، اور وہ بے ریش نوجوان، سفید رنگ، گھنگریالے بالوں والے اور سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے، ان کی عمریں تینتیس برس کی اور قد آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ساٹھ ہاتھ اور جسم کی چوڑائی سات ہاتھ ہوگی۔''

[13322/7451]..... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ وَلَا يَبْزُقُوْنَ، طَعَامُهُمْ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2835 . (مسند احمد: 14401)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے، لیکن وہ پاخانہ نہ کریں گے نہ پیشاب اور ان کے ناک سے فضلہ آئے گا نہ منہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھوک،ان کا کھانا تو ایک ڈکار سے ہضم ہو جائے گا اور ان کا پسینہ کستوری کی خوشبو جیسا ہوگا۔''

[13324/7452]..... وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اَلَسْتَ تَزْعُمُ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ؟ وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: اِنْ اَقَرَّ لِيْ بِهٰذِهٖ خَصَمْتُهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجِمَاعِ۔)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: فَاِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنُ لَهُ الْحَاجَةُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَاجَةُ اَحَدِهِمْ عِرْقٌ يَفِيْضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ مِثْلَ رِيْحِ الْمِسْكِ، فَاِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ۔))

تخریج الحدیث **صحیح**:سنن الکبریٰ للنسائی : 11478، صحیح ابن حبان: 7424، مسند البزار: 3522، البعث والنشور للبیهقی : 352، سنن الدارمی: 2825 . (مسند احمد: 19269)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی، نبی کریم ﷺ میں خدمت میں آیا اور اس نے پوچھا: اے ابوالقاسم! آپ یہ کہتے ہیں ناں کہ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے؟ وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ چکا تھا کہ اگر محمد ﷺ نے ان دو باتوں کا اقرار کر لیا تو میں ان پر غالب آ جاؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا:''ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ایک ایک جنتی کو کھانے پینے اور شہوت و جماع کے سلسلے میں سو سو آدمیوں کے برابر قوت دی جائے گی۔'' یہ سن کر یہودی نے کہا: تو پھر جو آدمی کھاتا پیتا ہے، اسے بول و براز کی حاجت بھی پیش آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ان کی یہ حاجت اس طرح پوری ہو جائے گی کہ ان کے جسموں سے پسینہ خارج ہوگا، جس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی، اسی سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جایا کریں گے۔''

مَنِ اشْتَهٰى شَيْئًا فِي الْجَنَّةِ وَجَدَهُ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ﴾

جو جنتی جنت میں جس چیز کی خواہش کرے گا، وہ اسے مل جائے گی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''اور جنت میں ہر وہ چیز مہیا ہوگی جسے دل چاہیں گے اور آنکھیں پسند کریں گی۔''

[13328/7453]..... وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَهُوَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ: ((اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ، قَالَ: فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ: دُوْنَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَاِنَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَايُشْبِعُكَ شَيْءٌ۔)) قَالَ: فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِهٖ، قَالَ: فَضِحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2348، 7519. (مسند احمد: 10642)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن گفتگو کر رہے تھے اور ایک دیہاتی آپ کے قریب بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے دورانِ گفتگو فرمایا: ''ایک جنتی اپنے ربّ سے زراعت کی اجازت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھے ہر وہ چیز مل نہیں گئی جو تو چاہتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، تاہم میں زراعت پسند کرتا ہوں، چنانچہ وہ بیج ڈالے گا۔ اور پلک جھپکنے کی دیر میں کھیتی اُگ آئے گی، بڑی ہو جائے گی اور کٹائی بھی ہو جائے گی اور پہاڑوں کے برابر کھیتی کے ڈھیر لگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے ابن آدم! سنبھال لے اس کو، کوئی چیز تجھے سیر نہیں کرتی۔'' وہ بدّو کہنے لگا: اللہ کی قسم جنت میں ایسی خواہش کرنے والا کوئی قریشی ہو گا یا انصاری، کیونکہ یہی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں، ہم تو کھیتی باڑی کرنے والے ہیں ہی نہیں، یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے۔

[13329/7454]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2563، سنن ابن ماجه: 4338. (مسند احمد: 11063)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مومن جنت میں بچے کی تمنا کرے گا تو اس کا حمل، وضعِ حمل اور اس کی مطلوبہ اور پسندیدہ عمر، یہ سارے مراحل لمحہ بھر میں ہو جائیں گے۔''

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَفْضَلِ النِّعَمِ عَلَيْهِمْ

اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی، اور یہی چیز اہل جنت پر سب سے بڑی نعمت ہوگی

[13330/7455]..... عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا: يَا رَبَّنَا فَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ بَعْدَهُ اَبَدًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6549، صحيح مسلم: 2829 . (مسند احمد: 11835)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ سب کہیں گے: ہم حاضر ہیں، اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اور ہم راضی کیوں نہ ہوں، تو نے تو ہمیں وہ کچھ عنایت کر دیا ہے، جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی نہیں دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں تمہیں سب سے افضل چیز دینے لگا ہوں، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ان نعمتوں سے بڑھ کر بھی کوئی نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اپنی رضامندی کا مستحق ٹھہراتا ہوں اور اب میں تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

ذَبْحُ الْمَوْتِ وَخُلُوْدُ اَهْلِ النَّارِ فِيْهَا وَخُلُوْدُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْهَا

موت کو ذبح کر دینے اور جہنمیوں کا ہمیشہ جہنم میں رہنے اور جنتیوں کا ہمیشہ جنت میں رہنے کا بیان

[13331/7456]..... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوْقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ اَنْ يُّخْرَجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ! فَيَطَّلِعُوْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ اَنْ يُّخْرَجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ ، فَيَأْمُرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُوْدٌ فِيْمَا تَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِيْهِ اَبَدًا۔))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 4327 . (مسند احمد: 7546)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو لا کر صراط کے اوپر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ خوف زدہ ہو کر اور گھبرا کر ادھر دیکھیں گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو ان کے مقام سے نکال دیا جائے، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے، پھر کہا جائے گا: اے جہنم والو! وہ خوش ہو کر اُدھر دیکھیں گے کہ شاید ان کو ان کی اس جگہ سے نکلنے کا حکم دیا جانے والا ہے، ان سے بھی دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ بھی کہیں گے: جی ہاں اے ہمارے ربّ! یہ موت ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اس موت کے بارے میں حکم دے گا اور اس کو صراط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ذبح کر دیا جائے اور پھر دونوں فریقوں سے کہا جائے گا: تم جہاں بھی ہو، یہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو گے، اب کسی کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔''

[13333/7457]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ، جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُوْقَفَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُوْدٌ لَامَوْتَ، يَا اَهْلَ النَّارِ! خُلُوْدٌ لَامَوْتَ، فَازْدَادَ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَازْدَادَ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6548، صحیح مسلم: 2850 . (مسند احمد: 5993)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لا کر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے ذبح کر دیا جائے گا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے جنت والو! اب تم ہمیشہ کے لیے یہیں رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور اے جہنم والو! اب تم بھی ہمیشہ کے لیے یہیں رہو گے اور کبھی موت نہیں آئے گی، یہ اعلان سن کر اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گی اور اہل جہنم کا غم اور افسوس بڑھ جائے گا۔''

[13335/7458]..... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((يُنَادِيْ مُنَادٍ: اَنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَاتَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَاتَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا وَلَاتَهْرَمُوْا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنَعَّمُوْا وَلَاتَبْأَسُوْا اَبَدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔﴾ [الاعراف: 43]۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2837 . (مسند احمد: 11905)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے جنت والو! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی مرو گے نہیں، تم تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم ہمیشہ خوشحال رہو گے، کبھی بدحال نہیں ہو گے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے: ﴿ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔﴾ (اور اعلان کر کے ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں تمہارے اعمال کے نتیجے میں اس جنت کا وارث بنایا گیا)۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُؤْيَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَبَّهُمْ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ اَعْظَمُ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بِهَا، لَا اَحْرَمَنَا اللّٰهُ مِنْهَا، وَفِيْهَا اَيْضًا تَلْخِيْصُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ يَوْمِ الْمَوْقِفِ اِلٰى ذَبْحِ الْمَوْتِ

اہل ایمان کا جنت میں اپنے ربّ کا دیدار کرنا اور یہ سب سے بڑی نعمت ہوگی، جو اللہ تعالیٰ ان کو عطا کرے گا، اللہ ہمیں اس سے محروم نہ رکھے (آمین) نیز اس باب میں موقف سے موت کے ذبح ہونے تک کے ابواب کی تلخیص بھی ہے

[13336/7459]..... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِي ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ﴿كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ، فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ تَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، قَالَ: فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ، قَالَ: وَيُضْرَبُ جَسْرٌ عَلٰى جَهَنَّمَ۔)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهَا كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَتَخْطِفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّرْحَمَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ يُخْرِجُوْهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ اِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَقُوْلَ: فَلَعَلِّيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهُ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ! لَااَسْاَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: يَارَبِّ! قَرِّبْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: اَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَّاتَسْاَلَنِيْ غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا اَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَقُوْلَ: فَلَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهُ، فَيَقُوْلُ: لَا، وَعِزَّتِكَ! لَااَسْاَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِيْ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيْقَ اَنْ لَايَسْاَلَ غَيْرَهُ، فَيُقَرِّبُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا دَنَا مِنْهَا انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَاِذَا رَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ سَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ اَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: اَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَّاتَسْاَلَ غَيْرَهُ فَقَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَاتَسْاَلَنِيْ غَيْرَهُ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! لَاتَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَايَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ اَذِنَ لَهُ بِالدُّخُوْلِ فِيْهَا، فَاِذَا دَخَلَ قِيْلَ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى، حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِيُّ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ۔)) قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهُ۔)) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6573، صحیح مسلم: 182 . (مسند احمد: 10919)

ترجمۃ الحدیث امام زہری، عطاء بن یزید لیثی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا﴾ (ہر گروہ کو اس کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔) کی تفسیر میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! آیا قیامت کے دن ہم اپنے ربّ کا دیدار کریں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت پیش آتی ہے، جبکہ اس کے سامنے بادل بھی نہ ہوں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! بالکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح قیامت کے دن تم اللہ تعالیٰ کا دیدار کرو گے، اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا: تم دنیا میں جس جس کی عبادت کرتے تھے، اس کے پیچھے چلے جاؤ، چنانچہ چاند کی عبادت کرنے والے چاند کے پیچھے، سورج کی پوجا کرنے والے سورج کے پیچھے اور دوسرے طاغوتوں کی پوجا پاٹ کرنے والے ان کے پیچھے چل پڑیں گے، اس امت کے لوگ کھڑے رہ جائیں گے، ان میں منافقین بھی ہوں گے، تم اللہ تعالیٰ کی جو صورت پہچانتے ہو، وہ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں تمہارے پاس آ کر کہے گا: میں تمہارا ربّ ہوں، وہ کہیں گے: ہم تو تیرے شرّ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم تو یہیں ٹھہرے رہیں گے تا آنکہ ہمارا ربّ ہمارے پاس آ جائے، جب ہمارا ربّ ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا، جسے وہ پہچانتے ہوں گے، وہ کہے گا: میں تمہارا ربّ ہوں۔ وہ کہیں گے: واقعی تو ہمارا ربّ ہے،سو وہ اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جہنم کے اوپر ایک پل نصب کیا جائے گا،سب سے پہلے میں اسے عبور کروں گا،اس دن تمام انبیاء ورسل بھی خوف اور ڈر کے مارے یہ کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ بچانا، اے اللہ محفوظ رکھنا، اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی طرح خمدار کانٹے ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا:''یہ بات ضرور ہے کہ ان کانٹوں کی ضخامت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے،لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب سے اچک لیا جائے گا،کوئی تو یوں ہی ہلاک ہو جائے گا اور کسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہلاک کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کر کے فارغ ہوگا اور وہ توحید کی گواہی دینے والے اہل جہنم میں سے بعض پر رحم کرتے ہوئے ان کو جہنم سے نکالنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ان کو جہنم سے نکال لائیں، فرشتے ان اہل توحید کو سجدوں کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات کو کھائے، بہرحال فرشتے ان کو نکال کر لائیں گے، وہ جل جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، ان پر "ماءُ الحیاۃ" ڈالا جائے گا، اس سے وہ یوں اگیں گے جیسے سیلاب کی جھاگ وغیرہ میں دانے اگتے ہیں، ایسے لوگوں میں سے ایک آدمی باقی رہ جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: اے میرے رب! مجھے جہنم کی ہوا نے تکلیف دی ہے اور اس کی گرمی کی شدت نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے، لہٰذا تو میرے چہرے کو آگ سے پھیر دے، وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کر لوں تو کیا تو اس کے علاوہ کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم ہے کہ میں تجھ سے مزید کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے پھیر دے گا،لیکن اس کے بعد وہ پھر کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مزید کوئی مطالبہ نہیں کرے گا؟ اے ابن آدم! تجھ پر بڑا افسوس ہے، تو کس قدر وعدہ خلاف ہے، لیکن وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کو پکارتا رہے گا اور اس سے دعائیں کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں تیری یہ بات قبول کر لوں تو تو مزید تو کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے مزید کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، وہ اس پر اللہ تعالیٰ سے پختہ وعدہ کرے گا، پس اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا، تو جنت اس کے لیے نمایاں اور وسیع ہو جائے گی، جب وہ جنت کے اندر کی راحتیں اور خوشیاں ملاحظہ کرے گا تو کچھ دیر تو خاموش رہے گا،لیکن بالآخر یوں بول پڑے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مزید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی مطالبہ نہیں کرے گا؟ جبکہ تو اس سلسلہ میں میرے ساتھ پختہ وعدے کر چکا ہے، وہ کہے گا: اے رب! تو اپنی مخلوق میں سے مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں رکھ، چنانچہ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کو پکارتا اور دعائیں کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی باتوں پر ہنس دے گا، جب اللہ تعالیٰ اس کی باتوں پر ہنسے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت بھی دے دے گا، جب وہ جنت میں جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو جو تمنا کر سکتا ہے کر لے، یعنی جو مانگ سکتا ہے مانگ لے، چنانچہ وہ خوب مانگے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو مزید مانگ لے چنانچہ وہ مزید مانگے گا، یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سے کہا جائے گا: تو نے جو کچھ مانگا ہے، یہ سب اور اتنا مزید تجھے دیا جاتا ہے۔'' جب سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی ان کے قریب تشریف فرما تھے، انھوں نے ان کی بیان کردہ کسی بھی بات میں کوئی تبدیلی نہیں کی، البتہ آخری بات کے بارے میں سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا: میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا تھا: ''تو نے جو کچھ مانگا، تجھے وہ بھی ملے گا اور اس سے مزید دس گنا دیا جاتا ہے۔'' سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو اسی طرح یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تو نے جو کچھ مانگا تجھے یہ اور اتنا مزید دیا جاتا ہے، ساتھ ہی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جنت میں جانے والا سب سے آخری آدمی یہ ہوگا۔

[13338/7460]..... عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا ، قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا ، قَالَ: ((فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَذٰلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ قَالَ: فَيُقَالُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ قَالَ: فَيَتَّبِعُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الشَّمْسَ اَلشَّمْسَ ، فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ ، وَيَتَّبِعُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْقَمَرَ الْقَمَرَ فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ وَيَتَّبِعُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ الْاَوْثَانَ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ الْاَصْنَامَ ، فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ ، قَالَ: وَكُلُّ مَنْ يَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ۔)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَيَبْقٰى الْمُوْمِنُوْنَ وَمُنَافِقُوْهُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ وَبَقَايَا اَهْلِ الْكِتٰبِ وَقَلَّلَهُمْ بِيَدِهٖ ، قَالَ: فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَتَّبِعُوْنَ مَاكُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَمْ نَرَ اللّٰهَ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ ، فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَعَ سَاجِدًا ، وَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَسْجُدُ رِيَاءً وَسُمْعَةً اِلَّا وَقَعَ عَلٰى قَفَاهُ ، قَالَ: ثُمَّ يُوْضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ وَالْاَنْبِيَاءُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِنَاحِيَتِيهِ، قَوْلُهُمْ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَاِنَّهُ لَدَحْضٌ مَزَلَّةٌ وَاِنَّهُ لَكَلَالِيْبُ وَخَطَاطِيْفُ، قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَلَا اَدْرِىْ لَعَلَّهُ قَالَ: تَخْطِفُ النَّاسُ وَحَسَكَةٌ تَنْبُتُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ قَالَ: وَنَعَتَهَا لَهُمْ ، قَالَ: فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِىْ لَاَوَّلَ مَنْ مَرَّ اَوْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ، قَالَ: فَيَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ مِثْلَ الْبَرْقِ وَمِثْلَ الرِّيْحِ وَمِثْلَ اَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسْلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُكَلَّمٌ وَمَكْدُوْسٌ فِى النَّارِ، فَاِذَا قَطَعُوْهُ اَوْ فَاِذَا جَاوَزُوْهُ، فَمَا اَحَدُكُمْ فِىْ حَقٍّ يَعْلَمُ اَنَّهُ حَقٌّ لَهُ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً مِنْهُمْ فِىْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ سَقَطُوْا فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ اَىْ رَبِّ! كُنَّا نَغْزُوْا جَمِيْعًا وَنَحُجُّ جَمِيْعًا وَنَعْتَمِرُ جَمِيْعًا فَبِمَ نَجَوْنَا الْيَوْمَ وَهَلَكُوْا، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ زِنَةُ دِيْنَارٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، قَالَ: فَيُخْرَجُوْنَ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ زِنَةُ قِيْرَاطٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، قَالَ: فَيُخْرَجُوْنَ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، قَالَ: فَيُخْرَجُوْنَ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ سَعِيْدٍ: بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَاَظُنُّهُ يَعْنِىْ قَوْلَهُ ﴿وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾ قَالَ: فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُطْرَحُوْنَ فِى نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوَانِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبُّ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، اَلَاتَرَوْنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ النَّبَتِ اِلَى الشَّمْسِ يَكُوْنُ اَخْضَرَ وَمَا يَكُوْنُ اِلَى الظِّلِّ يَكُوْنُ اَصْفَرَ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّكَ كُنْتَ قَدْ رَعَيْتَ الْغَنَمَ؟ قَالَ: ((اَجَلْ قَدْ رَعَيْتُ الْغَنَمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4581، صحیح مسلم: 183 . (مسند احمد: 11127)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قیامت کے دن اپنے ربّ کو اسی طرح بسہولت دیکھو گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ دنیا میں جو کوئی جس کی عبادت کیا کرتا تھا، وہ اس کے پیچھے چلا جائے، چنانچہ سورج کی پوجا کرنے والے اس کے پیچھے چل پڑے گے اور وہ ان کو جہنم میں جا گرائے گا، چاند کی پرستش کرنے والے اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور جہنم میں جا گریں گے اور دوسرے مختلف بتوں کی عبادت کرنے والے ان کے پیچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چل پڑیں اور اس طرح جہنم میں جا گریں گے۔صرف اہل ایمان باقی رہ جائیں گے، جبکہ ان میں منافقین اور کچھ اہل کتاب بھی ہوں گے، پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے اہل کتاب کی تعداد کی قلت کی طرف اشارہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آ کر ان سے کہے گا: تم جس کی عبادت کیا کرتے تھے، اس کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟ وہ کہیں گے: ہم تو ایک اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور ہم نے ابھی تک اس کو دیکھا ہی نہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کو نمایاں کرے گا، جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرتے تھے، وہ فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو لوگ محض دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدے کیا کرتے تھے، وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے بلکہ گدی کے بل گر جائیں گے، اس کے بعد جہنم پر پل صراط نصب کیا جائے گا، انبیاء و رسل اس کی دونوں اطراف میں کھڑے ہر یہ دعائیں کر رہے ہوں گے: اے اللہ! محفوظ رکھنا، محفوظ رکھنا، اے اللہ! بچانا ، بچانا، اس پل پر شدید قسم کی پھسلن ہوگی اور وہاں بے شمار خمدار سلاخین اور کنڈیاں لگی ہوں گی، وہ گزرنے والوں کو اچک لیں گی اور وہاں نجد کے علاقے میں اگنے والے سعدان درخت کے کانٹوں کی طرح کے کانٹے ہوں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان کانٹوں کی صفات بھی بیان کیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور میری امت سب سے پہلے اس پل کو پار کریں گے، اس کے اوپر سے لوگ بجلی کی رفتار سے، تیز ہوا کی رفتار سے، بہترین تیز رفتار گھوڑوں کی رفتار سے اور تیز اونٹوں کی رفتار سے گزریں گے، بعض لوگ صحیح سالم نجات پا جائیں گے اور بعض گرتے پڑتے زخمی ہو کر گزریں گے اور گر جانے والے جہنم میں جا گریں گے، اس پل کو پار کر جانے والے لوگ دنیا میں اپنے یقینی حق پر جو جھگڑا کرتے تھے، اس سے زیادہ تکرار وہ اپنے ان بھائیوں کے حق میں کریں گے، جو جہنم میں گر جائیں گے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم اکٹھے جہاد کرتے تھے، مل کر حج وعمرہ کرتے تھے، تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم نجات پا گئے اور وہ ہلاک ہو گئے؟ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: دیکھو، جن لوگوں کے دلوں میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو ان کو نکال لاؤ، چنانچہ ایسے لوگوں کو جہنم سے باہر نکال لیا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جن کے دلوں میں ایک قیراط کے برابر ایمان ہو، ان کو بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جن لوگوں کے دلوں میں رائی کے ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہو، ان کو بھی نکال لاؤ، چنانچہ ایسے لوگوں کو بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔'' اس کے بعد سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بات کی تائید کے لیے میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے، عبدالرحمٰن بن اسحاق کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا: ﴿وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَ كَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾ (اور اگر کسی کے پاس رائی کے ایک دانے کے برابر ایمان ہوا تو ہم اسے سامنے لے آئیں گے اور محاسبہ کرنے میں ہم کافی ہیں)۔ آگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور ان جہنمیوں کو جہنم سے نکال کر ''نہر الحیوان'' میں ڈالا جائے گا، اس میں وہ لوگ اس طرح اگیں گے، جیسے سیلاب کی لائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی مٹی وغیرہ میں دانے اگتے ہیں، کیا تم دیکھتے ہو کہ جو پودا سورج کی طرف ہو وہ سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہو وہ زرد ہوتا ہے۔'' صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! معلوم ہوتا ہے کہ آپ بکریاں چراتے رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، میں نے بکریاں چرائی ہیں۔''

[13339/7461]..... عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ نَصْفَ النَّهَارِ؟)) قَالُوْا: لَا، قَالَ: ((فَتُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوْا: لَا، قَالَ: ((فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ ذٰلِكَ۔)) قَالَ الْاَعْمَشُ: لَاتُضَارُّوْنَ، يَقُوْلُ: لَاتُمَارُوْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4581، صحیح مسلم: 183 . (مسند احمد: 11120)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عنقریب اپنے ربّ تعالیٰ کا دیدار کرو گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے ربّ کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟'' انھوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت ہوتی ہے؟'' انھوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی، مگر اسی طرح کہ جتنی سورج اور چاند کو دیکھتے وقت دقت پیش آتی ہے۔'' اعمش نے ''لا تضارون'' کا معنی ''لا تمارون'' کیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہوئے دھکم پیل نہیں ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تہذیب واختصار کے نکات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے "الفتح الربانی" کی تہذیب واختصار کو مسلمانان عالم کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ ادارہ کا بہت بڑا اور باعث صد افتخار عمل ہے۔ فتح الربانی کے اختصار وتہذیب کا کام چند امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔

1. ضعیف روایات کو حذف کر دیا گیا ہے۔
2. سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث "لا تحدثوا الناس بما لا یبلغ عقولھم" کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر معروف روایات کو حذف کیا گیا ہے۔
3. منسوخ احادیث کو حذف کرتے ہوئے ناسخ احادیث کو باقی رکھا گیا ہے۔
4. کتاب میں وارد مکرر روایات میں سے ان کی جامع روایات کو باقی رکھا گیا ہے۔ جن میں معانی زیادہ پائے جاتے تھے۔
5. شاذ روایات کو حذف کرتے ہوئے معروف احادیث کو کتاب میں باقی رکھا گیا ہے۔
6. راجح روایات کو باقی رکھتے ہوئے مرجوح روایات کو حذف کر دیا گیا ہے۔
7. عقائد واحکام کی احادیث کو باقی رکھتے ہوئے تاریخی روایات کو حذف کیا گیا ہے۔
8. راویوں کے اوہام والی روایات کو بھی حذف کیا گیا ہے۔
9. احادیث کی علمی تخریج کرتے ہوئے اس چیز کو مدنظر رکھا ہے کہ جس حدیث کو امام بخاری ومسلم دونوں یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا تو صرف ان ہی کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا اور جو احادیث دوسری کتب میں پائی جاتی ہیں تو ان پر شیخ شعیب ارناؤط کے لگائے گئے احکام پر اکتفا کیا گیا ہے۔
10. بعض مقامات پر محدث البانی رحمہ اللہ کی رائے کو ترجیح دی ہے۔
11. بعض جگہ اسناد کو بھی حذف کیا ہے۔

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۰۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

042-37357587